A History of Arabic Poets from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

نسخہ تذکرہ مسمی فراید الدہر

عرب کی شاعرون کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سی تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرہوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اوسمین لکہا ہے

باہتمام سید اشرف علے مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چہپا

سنہ ۱۸۴۸ع

A History of Arabic Poets

from the earliest to the present day Containing 397 Biographies with Specimens of their Compositions Compiled from various Arabic Tazkerahs and Translated into Urdoo by

Mowlowee Kareem uddeen

(Price)

یہ تذکرہ مسمی فرائد الدہر

عرب کی شاعروں کا تذکرہ جو کہ مولوی کریم الدین نے چند کتب ادب سے تالیف
کیا ہی اسمین تین سو ستانوین شاعر کا بیان ہی ابتداء ایام جہالت سے تیرھوین
صدی تک ہر ایک صدی کا ایک حصہ اسمین ہے جس صدی مین وہ شاعر گذرا ہی اوسمین لکھا ہے

باہتمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی مین چھپا

سنہ ۱۸۴۷ ع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجز و نیاز اوس کریم و کارساز کے جناب مین کرتا ہون جسکو بقا ہی اور دوام
— اور کبر و غرور اوس ذات جامع الصفات کو زیبا ہی جسکو ثبات ہی
اور قیام نے مشعل ہدایت عقل کے اس ظلمت جسمانی مین رہنمونی راہ حق
حمد اوسکی سی کی — اور ادراک عقول نورانیہ کا دریافت ماہیتہ حمد و شکر
اوسکے مین گرچہ شیدا ہے مثل بلبل — لیکن بسبب عجز قصور کے بی عقلی
کیچڑ اور بیوقوفی کے دلدل مین پا بگل — العظمت للہ ہزار ہا اہل عقل اور
علم کو مثل کہلونون کے بنا کر نیست و نابود کیا اور صد ہا بی جانون کو کنج عدم سی
ظاہر کرکے گلشن ہستی مین موجود کیا — اور سبحان اللہ کیا کیا ظریف و بلیغ
و فصیح شاعر و حاکم پیدا کرکے لوگونکے دونین تذکرہ اور واقعات اور
تواریخ نویسی کا شوق دلوایا — اور سبکی بلاغت و فصاحت کے چراغ
کو ایک امی محض کے بلاغت کی سامنہی گل کر دکہلایا اور ناسخ الملل اوسکا
خطاب شافع امت اور نبی اور رسول اوسکے القاب مقرر کئی ہماری
طرف سی ہی صلواۃ اور درود اوسپر اور اوسکے آل اور اصحاب پر نازل

دیباچہ

ہو جیو آمین — محتجب نرہی بندہ کمترین کریم الدین سب ارباب علم و ہنر
اور طالبان کتب تواریخ وسیر کی خدمت مین دو تین کلمی ضروری عرض کرکی سمع
خراشی کرتا ہی کہ ان ایام مین بموجب فرمایش صاحب والا مناقب ڈاکٹر سپنجر صاحب
بہادر پرنسپل مدرسہ دہلی اور سکرٹیری سوسایٹی اردو کی جو کہ فاضل کامل
اور عالم بی بدل اور ماہر اکثر السنہ متفرقہ اور متصف بصفات مختلفہ حمیدہ
کے ایسی کہ نظیر اونکا اہل یورپ مین سی اسجائی معدوم — اور مقابلہ کرنا
اونکے فن ڈاکٹری یعنی طب کا بقراط اور سقراط اور فن حکمت کا ارسطو
اور فارابی سے معلوم — اس شخص کو اللہ تعالے نی باوجود کم سن ہونے
کی ایسا معدن علم بنایا ہی کہ وہ استعداد بڈہون صد سالہ سے مفقود —
تاریخ دانی مین ابن الاثیر اور ابن الجوزی اور اکثر مورخون مشہورہ سی
افزود — سخاوت اور حلم کے اوس کے گلشن مزاج مین وہ نمود —
کہ بوئی بخل کے سبب اوس کے سخاوت کی جس ملک مین وہ رہی وہان
سے کوسون تک نیست ونابود — کتب کہنہ اہل اسلام کو صدہا روپیہ خرچ
کرکے خرید کئے اور کار مسیحائی فرماکر کرم خوردہ مردہ کو زندہ کیا — جیسی
عریب شایق کتاب سے نے جو کتاب یا رسالہ دیکھنی کو مانگا فوراً لادیا — سوسائٹی
اردو کو وہ رونق دی کہ جو کتابین قابل شیوع کے تہین اور آج تک بسبب
غفلت کے وہ نہ چہپی تہین اونکا ترجمہ کروا کر چہپوا کر ہندوستانیون کو ممنون
احسان کیا — طلباء مدرسہ کو جن کتابون کا کبہی خواب مین بہی دیکہنا
نصیب نہ ہوا تہا داخل درس فرماکر پڑہوا دیا غرضیکہ یہہ صاحب بہت
خوش خلق ہستی پیشانی نیک سیرت ہین فاضلون کو مرہون منت عالمون کو محبوس

دیباچہ

محبوس دام الفت لڑکون کو مقید علمیت بڑہون کو ممنون نیک سیرت رکھتی ہین
انہونے ازراہ قدر دانی اس کم بضاعت بد قسمت بندہ کمترین کریم الدین
کو ارشاد کیا کہ ایک کتاب کتب تواریخ اور چند تذکرہ شعراء عرب سی اسطرح
پر کہ کسی شاعر مشہور کا حال نرہ جائی سعہ بیان اوس کے تصنیفات ـــ اور
تاریخ وفات ـــ اور حال حیات کے اگر تو قلمبند کری تو وہ کتاب اہل ہند کو
خصوصاً اون لوگون کو جو شایق تاریخ ہین بہت مفید ہوگی بندہ نی حسب الارشاد
ایک تذکرہ زبان عربی مین مسمی فرائد الدہر تیرہ ۱۳ صدیون پر اسطور پر کہ ہر ایک
صدی کے شاعر اوسی صدی مین مندرج کرکے طیار کیا جب اوس سے
فراغت ہو چکے صاحب بہادر نے ارشاد کیا کہ اوسکا ترجمہ زبان اردو
مین طیار کرتا کہ شعراء اردو اور باشندگان ہندوستان کو حالات شعراء عرب
اور اونکے عادات اور بود و باش اور فطانت عقل اور تصانیف کتب
سی آگاہی ہو جاوی اسلئی بندہ نے یہہ ترجمہ اوس اصل کتاب مولفہ اپنے
سی اردو مین درمیان سنہ ۱۲۶۳ ہجری مطابق سنہ ۱۸۴۶ع کے طیار کیا اور نام
اوسکا تاریخ شعراء عرب رکہا گیا

تنبیہ

واضح ہو کہ یہہ تاریخ تیرہ ۱۳ حصون اور ایک خاتمہ پر مرتب ہی ہر ایک
حصہ مین ایک صدی کے شاعر مندرج کئے ہین اسطور پر کہ اول حصہ مین وہ
شاعر ہین جو کہ اول صدی مین یا انکے کچہہ قبل زمانہ رسول مقبول کی زندہ
تہی مگر وہ اسی صدی مین فوت ہوئے ہین دوسری حصہ مین اون لوگونکا
بیان ہے جو دوسری صدی مین فوت ہوئے گرچہ اونہون نے صدے

اول مین بہی عیش اور زندگانی کی ہو اسیطرح پر تیرہوین صدی تک لکہتا ہوا
چلا گیا ہون خاتمہ مین کچہہ فواید اس تاریخ کے اور حال مولف کا اور ایک
فہرست اون شعرا کے جنکی اس کتاب مین نام ہین معہ بیان صفحہ اور سطر کے
اوس خاتمہ مین ملحق کے ہے — عجب نہ ہی کہ شعرا عرب اپنی اشعار مین
عورت کو معشوق اور مرد کو عاشق باندہتی ہین اور چاہئی بہی یہی اپنی بہی یہی
رای ہے — بخلاف اہل فارس کے کہ وہ لونڈی کو معشوق تصور کرتے
ہین عورت سے سروکار نہین رکہتی — اور اہل ہند دو قسم کے شاعر ہین ایک
وہ جو ہندی دوہری لکہتی ہین اور زمانہ اونکا سب سی اول تہا وہ لوگ
مرد کو معشوق اور عورت کو عاشق اپنی اشعار مین باندہتی ہین بخلاف قسم ثانی
کے جو ہماری زمانہ مین اردو گو موجود ہین کیونکہ اونہین اکثر اہل فارس کا
اتباع کرتے ہین اور بعض عرب کا جیسا کہ مومن خان سلمہ الرحمان

حصہ پہلا

اسمین اول صدی کے شاعر ہین ہر ایک کا نام معہ اونکی حال اور شعر کے
بطور نمونہ لکہتا ہون

امراء القیس

امراء القیس بن حجر الکندی یہہ شاعر مشہور عرب کی شاعرونمین سے ہی
زمانہ اوسکا چالیس برس پیشتر پیغمبر خدا صلعم کے زمانہ سی تہا یہہ حال ابن قتیبہ نے
کتاب طبقات الشعراء مین جو اوس کے تصنیف سے ہی لکہا ہی وہ کہتا ہی
کہ امراء القیس کو ملک الضلیل (یعنی بادشاہ گمراہ) بہی کہتی ہین یہہ شاعر
اپنی چچا کے بیٹی مسماۃ شرحبیل پر جسکا عرف عنیزہ ہی عاشق تہا اوسنی خود

پہلی صدی کی شاعر

خود اوس قصیدہ مین جو اوس کے تصنیف سی ہی اپنا اور اوس عُنیزہ کا حال درج کیا ہے وہ قصیدہ معلقہ اولی سبعہ معلقہ سی ہی اول اوسکا یہہ ہے

قِفَا نَبْكِ مِنْ ذِكْرَى حَبِيبٍ وَمَنْزِلِ   بِسِقْطِ اللِّوَى بَيْنَ الدَّخُولِ فَحَوْمَلِ

ترجمہ — ٹہرو تاکہ روئین ہم محبوب اور اوس کے گہر کو یاد کرکی — ٹہری ریگستان دخول اور حومل کے بین دخول اور حومل یہہ دونو نام ہین دو موضع کی اس قصیدہ کی اکاسٹی شعر ہین بحر طویل ثمن الاجزا سے وہ شعر کہ جہان سی عُنیزہ یعنی اوسکی معشوقہ کا حال اور تعریف ہی یہہ ہی

وَيَوْمَ دَخَلْتُ الْخِدْرَ خِدْرَ عُنَيْزَةٍ   فَقَالَتْ لَكَ الْوَيْلَاتُ إِنَّكَ مُرْجِلِي

ترجمہ — اپنے معشوقہ کی وصل کی آیام یاد کرکی کہتا ہی کہ کوئی روز اوس دن سی بہتر نہ تہا جس روز کہ عنیزہ کی کجاوہ مین گہسا اور اوسنی مجکو کہا کہ ماری جائی میری اونٹ کی تونے پیٹہہ چہیل دی کیا تیرا ارادہ پیدل چلانے کا ہی — ایک شعر مین اپنی کاریگری جماع کی فخراً اپنی معشوقہ کو مخاطب کرکی بیان کرتا ہی وہ یہہ ہے

فَمِثْلِكِ حُبْلَى قَدْ طَرَقْتُ وَمُرْضِعٍ   فَأَلْهَيْتُهَا عَنْ ذِي تَمَائِمَ مُحْوِلِ

إِذَا مَا بَكَى مِنْ خَلْفِهَا انْصَرَفَتْ لَهُ   بِشِقٍّ وَتَحْتِي شِقُّهَا لَمْ يُحَوَّلِ

ترجمہ دونو شعرونکا یہہ ہی

کہتا ہی کہ ای عنیزہ جیسی تو میری معشوقہ ہی ایسی ہی بہت عورتین حاملہ اور دودہ پلانی والیان میری معشوقہ ہو چکے ہین اون کے پاس راتون کو مین جاتا تہا اور باوجودیکہ حاملہ عورت اور دودہ پلانی والی کو خواہش جماع کی کم ہوتے ہی جب مینی اونسی جماع کرنا شروع کیا تو اونکے یہہ حالت ہوجاتے تہی کہ ہر برس دن کے بچہ تعویزون والی کے بہی محبت ماری مرنکے بہول جاتے تہین جب وہ رو پڑتا

پہلی صدی کی شاعر

۹۶ تو ادہر کا دہڑ یعنی چہاتیان بچہ کیطرف پہیر دیتین اور نیچی کا دہڑ بسبب فرط مزہ کی ہرگز نہ ہلاتین جب ایسی عورتون کے یہہ حالت ہو پہر تو باوجود یکہ کنواری خواہش مند جماع کا ہے مجسی کیونکر بچی گے اور یکبتک نفرت کریگے ان شعرو نمین فحش کثرت سی ہی شتی نمونہ خروار تس اب چار ہے شعرون پر واسطی دریافت فطانت اور تیزی اور بلاغت و فصاحت اسس شاعر حصر کیا جاتا ہی — یہہ سچ ہی کہ یہہ شاعر مستند اور بڑا اوستاذ اور فصیح و بلیغ ہرے سری کا گذرا ہی مگر اوس کے گمراہ ہونی مین بہی کوئی شک نہین

طرفۃ بن العبد البکری

یہہ شاعر بکر ابن وایل کے اولادسی ہی اور طرفہ اوسکا لقب ہی نام اوسکا عمرو بن العبد ہے یہہ بہی مسلمان نہ تہا طبقہ جاہلیہ سی شمار کیا گیا ہی بعد امر القیس کی اوسکا چراغ روشن ہوا وہ ایک اپنی قصیدہ مین جو معلقہ ثانیہ کہلاتا ہے ایک عورت مساۃ خولہ معشوقہ کی مکان کو یاد کرکے بیان کرتا ہی

لخولۃ اطلال ببرقۃ ثہمد تلوح کباقی الوشم فی ظاہر الید

کہتا ہی کہ مساۃ خولہ معشوقہ کے سنگستان و ریگستان ثہمد مین گہر کی کہنڈر ایسی چمکتی ہین جیسی کہ عورت کی ہاتہہ پر گودی ہوئی نشان جو سوئین سی گود کر نیل بہر دیتی ہین چمکا کرتی ہین

وقوفا بہا صحبی علی مطیہم یقولون لاتہلک اسا وتجلد

یہہ شعر بعینہ امرالقیس کا ہی مگر اسکی آخر مین لفظ تجلد ہی اوس کے آخر مین لفظ تجمل ہے اتنا فرق ہی — اسس قصیدہ کی ایکسو چار شعر ہین بحر طویل سے

زہیر ابن ابی سلمی المزنی

پہلی صدی کی شاعر

نام اوسکا ربیعہ ابن رباح ہی یہہ شاعر بہی کچہہ ہی قبل ظہور رسول خدا صلعم کی تہا وہ اوس قصیدہ
مین جسکو معلقۂ ثالثہ کہتی ہین حارث ابن عوف بن ابی حارثہ مری — اور ہرم ابن سنان
بن ابی حارثہ مری کے جوکہ بنی ذبیان سی ہین مدح کرتا ہی اسبات پر کہ انہونے قبیلہ عبس
اور قبیلہ ذبیان مین جو لڑائی ہوئی تہی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اور دیت کی ذمہ
داری اپنی کرکے اطمینان جانبین کے کر دی تہی — تشریح اسکی یہہ ہی — کہ عبس بن
بغیض بن ریث بن غطفان — اور ذبیان بن بغیض بن ریث یہہ دونو اپسمین لڑی تہی اوس
لڑائی مین ورد ابن حابس العبسی نے ہرم بن ضمضم کو قبل صلح ہونیکی مار ڈالا تہا بعد
اس واقعہ کے صلح ہو گئی — مگر اوس صلح مین حصین ابن ضمضم نہ داخل تہا کیونکہ
اوسنی قسم کہائی تہی کہ جبتک ورد بن حابس کو قتل نہ کرون اپنا سر نہ دہوؤن اور
اگر بالفرض وہ ہاتہہ نہ آیا تو کوئی شخص قبیلہ بنی عبس یا بنی غالب سے میری ہاتہہ لگجائی
جب اوسکو قتل کرلون تب چین سی بیٹہون اور سر دہوؤن — اس بات کی خبر کسیکو
نہ تہی اتفاقاً ایک شخص بنی عبس کے قبیلہ مین کا حصین بن ضمضم کے گہر مین مہمان آکر
اوترا حصین نے پوچہا کہ تو کون ہے اوس اجل رسیدہ کی مونہہ سی نکلا کہ عبسی ہون
اوسنے کہا کون سی عبس کے اولاد سی ہے اوس شامت زدہ نے سب اپنا حسب و
نسب شمار کرکے غالب تک پہنچا دیا جب اوسکو یقیناً ثابت ہو گیا کہ یہہ قبیلہ عبس سے
ہی فوراً تلوار کہینچ کر دو ٹکڑے اوس کی کر دئی یہہ خبر حارث بن عوف — اور ہرم
بن سنان کو پہنچی اون دونون کو یہہ بات بہت بری معلوم ہوئی — لیکن رفتہ
رفتہ جبکہ بنی عبس کو یہہ خبر پہنچی وہ سارا قبیلہ مجتمع ہوکر حارث پر چڑہہ آیا — حارث
نی بعد دریافت چڑہائی قبیلہ بنی عبس کے ایکسو اونٹ ہمراہ اپنے بیٹے کے اونکی پیشکش
روانہ کئی اور قاصد کے زبانی یہہ کہلا بہیجا کہ یہہ سو اونٹ اوس شخص مقتول

۸ کے دیت کی بابت ایکی خدمت مین آتی ہین چاہئی یہہ دیت قبول کیجئی — اور چاہئے یہہ لڑکا جو میرا بیٹا آتا ہی اوسکے عوض اسکو مار کر دل ٹہنڈا کیجئی — چنانچہ ربیعہ ابن زیاد نے اونسی کہا کہ تمہاری بہائی نے قاصد کی زبانی یہہ کہلا بھیجا ہی بنی عبس نے بالاتفاق یہہ کہا کہ ہمکو صلح کرنے منظور ہی سو اونٹ لی لئی لڑکی کو صحیح و سلامت اونکی پاس روانہ کیا اس صلح کروانی اور سو اونٹ کی دینی پر اس شاعر نے حارث ابن عوف اور ہرم ابن سنان کی مدح مین یہہ قصیدہ کہا ہی کہ اونے سو اونٹ دیکر لڑائی موقوف کروا کے صلح کروا دی تہی اس قصیدہ کے چونسٹ ۶۴ شعر ہین اور بحر طویل سے ہی

امن ام اوفی دمنة لم تکلم بحومانة الدراج فالمتثلم
ودار لها بالرقمتین کانها مراجیع وشم فی نواشر معصم

لبید ابن ربیعة العامری

یہہ شاعر مسلمان ہو گیا تہا اور سن اکتالیس ۴۱ ہجری مین فوت ہوا ایکسو ستاون ۱۵۷ برس کی اس کے عمر ہوئی بڑی عمر پائی بہت خوش کلام شیرین زبان اپنی وقت کا بڑا نامی شاعر ہے اوسکے بہت پسند کیجاتی ہے نواسی شعر کا ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام کا بحر کامل مین مسدس الاجزار بروزن متفاعلن متفاعلن متفاعلن کے اسنی لکہا ہی اوسکے اول کی یہہ دو شعر ہین

عفت الدیار محلها فمقامها بمنی تابد غولها فرجامها

ترجمہ — کہتا ہی کہ مسمار ہو کر جاتی رہی گہر دو ستونکے جو منی مین تہی نہ وہان کے سرائین پاتی ہے نہ وہانکی باشندونکی گہرون کا پتا لگتا ہی اور خالی پڑی رہگئی دیار غولیہ اور دیار رجامیہ — منی سے مراد ایک اور مکان ہے

منی ہے جو زمین نجد مین ہی سوای منا کمہ کے

فمدافع الریان عری رسمها　　خلقا کما ضمن الوحی سلامها

کہتا ہی کہ وہ رو اور پانی کے نال جو جبل ریان سی بہہ کرائی ہین او نہونی اون مکانون کو ڈہادیا مگر باوجودسالہا سال گزرنے کی پہربہی کہنڈر اور آثار آت اونکی ایسی موجود ہین جیسی کہ کتبہ کہدا ہوا پتہر مین ہوتا ہے یعنی وہ نیست ونابود نہین ہوئی

عمرو بن کلثوم التغلبی

اس شاعر نے ایک قصیدہ تصنیف کیا ہی ایکسو ایک شعر کا وہ بحر وافر سی مسدس ہی بروزن مفاعلتن مفاعلتن مفاعلتن کے جسمین ایام بنی تغلب کا ذکر کرکی فخر کرتا ہی وہ بہی طبقہ جاہلیہ سے شمار کیا جاتا ہے مسلمان نہ ہوا تہا اوس قصیدہ کی یہہ شعر اول کی ہین سوا اس قصیدہ کے ہمنی اور اوس کے شعر نہین پائی

الا ھبی بصحنك فاصبحینا　　ولا تبقی خمور الاندرینا

کہتا ہی کہ ای معشوقہ اٹہہ ہوشیار ہو میرا بیدار رہنا بسبب تیری قدح کی عطا کرنی ہے مجکو شراب ایسی پلا کہ قریہ اندر کی جو کہ ملک شام مین ایک گانو ہی اور وہان کی شراب مشہور ہے کچہہ نہ چہوڑ سب کی سب پلادی

مشعشعة کان الحص فیها　　اذا ما الماء خالطها سخینا

کہتا ہی وہ شراب پلا جسمین پانی ملکر اوس کے زعفران کیسی رنگت ہوگئی ہی جب وہ پی کر مست ہونگا سخاوت کرونگا تمام اپنا مال دیدی ڈالونگا

تجور بذی اللبانة عن ھواہ　　اذا ما ذاقها حتی تلینا

بہلا دیتی ہی وہ شراب حاجتمند کو اوس کے غرض جب چہکہی اوسکا مزا نرم ہوجاوی

الحارث بن حلزة الیشکری

پہلی صدی کی شاعر

۱ یہہ شاعر ہی طبقہ جاہلیت مین نامسلم گذرا ہے اوس کے یہہ شعر ہین

اذنتنا ببینها اسماء　　رب ثاوٍ یمل منه الثواء

اسماء نام ایک عورت کا ہی کہتا ہی جتلا دیا ہکو اسمائی اپنا فراق یہہ کہکر کہ اکثر مقیمون کو اقامت سے ملامت لاحق ہو جاتی ہے

بعد عهد لها ببرقة شماء　　فادنی دیارها الخلصاء

پہلی جب ریگستان شماء مین ملی تہی وہان جتلایا تہا پہر خلصاء مین جو ہماری نزدیک ہے وہ شہر اور اوس کے شہرون سی وہان ملی جب یہی کہا کہ اب ہمارا تمہارا فراق ہوا چاہتا ہی

عنترہ بن معاویہ بن شداد العبسی

یہہ شاعر ہی طبقہ جاہلیت سے گذرا ہی مسلمان نہین ہوا اوسکا یہہ قصیدہ جس کے اول کی شعر مین لکہتا ہون بحر شعر کا بحر کامل سے ہی یہہ شاعر بیان کرتا ہی کہ اگلون نے پچہلون کی لئی کوئی مضمون نہین چہوڑا اب مین کیا باندہون — یہہ شاعر اپنی چچا کی بیٹی مسماۃ عبلہ پر جو کہ اوس کے زوجہ ہی عاشق تہا وہ عورت بہت خوبصورت تہی

هل غادر الشعراء من متردم　　ام هل عرفت الدار بعد توهم

کہتا ہی کہ کیا شعرا نے پچہلون کے واسطے کوئی پیوند لگانی کے جائی چہوڑی ہے پہر اپنی نفس کو مخاطب کرکے دوسرے مصرعہ مین کہتا ہی کہ کیا تونے پہچانا گہر معشوقہ کا بعد توہم اور شک کے

یا دار عبلة بالجواء تکلمی　　وعمی صباحا دار عبلة واسلمی

کہتا ہی کہ اے گہر عبلہ کے موضع جواء مین ہمسی کلام کر بتلا تیری اہل کیا کرتی ہین یہہ کہتا ہی کہ خوش ہو جو عیش ہی تیرا صبح کو اے خانہ عبلہ اور سلامت رہو تو سبب سے

پہلی صدی کی شاعر

الحارث ابن ہمام

یہہ شاعر مشرک تہا جنگ بدر مین پیغمبر خدا کے مخالفین کے ہمراہ ہوکر لڑنی آیا تہا لیکن جب اوسکو شکست ہوئی اور بہاگ گیا اوسوقت حسّان بن ثابت انصاری نی جوکہ ایک شاعر مسلمان اور پیغمبر خدا کے اصحاب مین سی تہا اور بہت مدح اور حال وواقعات محمد مصطفی صلعم کے اپنی قصیدون مین بیان کرتا تہا یہہ دو شعر اوسکی بہاگنی کے بابت کہی

ان كنتِ كاذبة التى حدثتنى — فنجوتُ منجا الحارث بن هشام

ترك الاحبة ان يقاتل دونهم — ونجا براس طمرةٍ ولجام

اوس قصیدہ مین جسکے یہہ دو شعر ہین حسان ابن ثابت ایک زن نازک اندام کے طرف خطاب کرکے کہتا ہی — ان كنتِ كاذبة التى حدّثتني — حارث مذکور نی یہہ شعر سن کر اپنے بہاگنی کے عذر مین یہہ شعر کہی

الله يعلم ما تركت قتالهم — حتى اوسوا فرسى باسقر مزبد

وعلمت انى ان اقاتل واحدًا — اَقتَل ولا تضرر عدوى مشهدى

وشممت ريح الموت من تلقاهم — فى مارق والخيل لم تتبدد

وصدقت عنهم والاحبة دونهم — طمعًا لهم بعقاب يوم انكد

کہتی ہین کہ کسی بادشاہ عجم نے جسوقت یہہ عذر سنا بہت ہنسا اور کہا کہ ای عرب کے لوگو تم اپنے چرب زبانی اور جحت ظریف سی اوس رتبہ کو پہنچی ہو کہ کسیکو وہ رتبہ میسر نہین آیا بہاگنی کا عذر جو تمنی بیان کیا کیا خوب عذر ہی یہہ ایک حجت پچہلون کے واسطی تمنی بنا کر چہوڑی جو کوئی بہاگی گا یہی عذر بیان کریگا پہر مسلمان ہوگیا اور مقام اجنادین مین درمیان سنہ ۱۳ ہجری کے شہید ہوا

پہلی صدی کی شاعر

مروان ابن ابی حفصہ

یہہ مروان بیٹا سلیمان کا ہے اور ابو حفصہ مروان ابن الحکم کا غلام تہا اوس کو یوم الدار کے روز اوسنی ازاد کردیا تہا عبد اللہ بن معتز باللہ کہتا ہی کہ اس کے ازادگی کے دلیل قول مروان کا ہی وہ خود اپنا عشق یعنی ازاد ہونا بیان کرتا ہے وہ شعر یہہ ہے

بنو مروان قوم اعتقونی　　وکل الناس بعد لهم عبید

عبد اللہ بن المعتز سے روایت ہی کہ یحی ابن ابی حفصہ نے ابراہیم ابن نعمان بن بشیر انصاری کے بیٹی سی نکاح کرلیا تہا اوس لڑکے کا مہر بیس ہزار درہم ٹہری اوسنی تمام مہر چپاکر اوس کے باپ کے معرفت بہجوا دیا تا ہنوز صحبت نہونی پائے تہی لوگون نے ابراہیم کو اس امر شنیع سے ملامت کرنے شروع کی ہرایک یہہ کہنی لگا کہ تونی اپنی آبا اور اجداد اور اپنے عزت کو بٹا لگایا کیونکہ بیٹی کا نکاح غلام سے کیا مہر پہیر دی اور لڑکی غلام کو ندی ابراہیم نی یہہ توبیخ اور ملامت احبا کی سنکر یہہ شعر کہی

فما ترکت عشرین الفا لقائل　　مقالا ولم احفل مقالة لائم

فان کنت قد زوجت مولی فقد مضت　　به سنة قبلی وحب الدراهم

کہتی ہین کہ ابو حفصہ سابق مین یہودی تہا حضرت عثمان جامع قرآن رض کے وقت مین اونکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا — رفتہ رفتہ مالدار اور غنی ایسا ہوگیا کہ بنی امیہ کی خاندان کے جمیع خزانہ اوسی متعلق ہوگئی — اور اوسنی ایک عورت مسماۃ خولہ سے جو کہ بیٹی مقاتل بن طلبہ ابن قیس بن عاصم سردار اہل وبر کے تہی نکاح کیا ایک شاعر نے اسیلئی مقاتل ابن طلبہ کے ہجو کی ہی

کی ہے — اور مروان شاعر مذکور نے اپنے اشعار مین اپنا فخر بہی بیان کیا ہی — فخر
اوسمین ہرگز کچھہ نہ تہا بجز اس کے کہ وہ شاعر تہا اور ناصبی — اوسنی اپنی قصیدہ کافیہ
عجیبہ مین معن ابن زایدہ کے سامنی اپنا فخر بیان کیا ہے اوس قصیدہ کی صلہ مین
بہت مال اوس کے ہاتھہ آیا تہا نام اوس قصیدہ کا الغرا ہے اوس کے انعام مین
ایک لاکہہ درہم اوسکو ملے تہی — روایت کی گئی ہی کہ مروان مذکور جعفر ابن
یحیی برمکی کی مجلس مین ایکدفعہ حاضر ہوا اور اوس کے مدح مین قصیدہ رائیہ
پڑہا جب سب پڑہ چکا جعفر نے کہا کہ ای مروان تو نے جو معن کی حق مین مرثیہ ایک
لکہا ہے جسمین کا ایک یہہ شعر ہی سے وکان الناس کلہم لمعن الی ان زار حفرتہ
عیالا پڑہ چنانچہ اوسنی فوراً یہہ مرثیہ پڑہا:

مضیٰ لسبیلہ معن و ابقیٰ — مکارم لن تبید ولن تنالا
کان الشمس یوم اصیب معن — من الاظلام ملبسۃ جلالا

یہہ مرثیہ بہت بڑا ہی بطور نمونہ دو شعر لکہے گئی — راوی کہتا ہے کہ وہ یہہ مرثیہ
پڑہ رہا تہا اور جعفر اپنی اشکو سنکے رتو بہا رہا تہا جب وہ تمام پڑہ چکا جعفر نے
پوچہا کہ کسی اوس کے لڑکی نے کچھہ تجہی دیا اوسنے کہا کچھہ نہین — پہر یہہ کہا کہ
اگر معن زندہ ہوتا اور وہ تجہسی ثنا اپنے سنتا تو کیا دیتا اوسنی کہا کہ چار سو
دینار — جعفر نے کہا کہ مینی اٹہہ سو دینار تجکو مرحمت کئے اور اٹہہ سو اپنی طرف
سی جا خزانچی سے ایک ہزار چہہ سو [١٦٠٠] دینار لی لی اسس عطا پر بطور شکریہ مروان
نی یہہ شعر پڑہا ہے

فعجت مکافیاً عن قبر معن — لنا مما یجود بہ سجالا
فعجلت العطیۃ یا ابن یحیی — لنادبہ ولم یرد المطالا

۱۴ فَکَا فَاعَنْ صَدٰی مَعْنٍ جَوَادٌ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بِاَجْوَدِ رَاحَةٍ بَذَلَتْ نَوَالَا
بَنِیْ لَکَ خَالِدٌ وَاَبُوْکَ یَحْیٰی ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ بِنَاءً فِی الْمَکَارِمِ لَنْ یُنَالَا
کَاَنَّ الْبَرْمَکِیَّ بِکُلِّ مَالٍ ‌ ‌ ‌ ‌ ‌ تَجُوْدُ بِهٖ یَدَاهُ یُفِیْدُ مَالَا

یہہ مروان مذکور شعرا رجید سے شمار کیا گیا ہی اور شعرا اوسکے کیفیت نشہ بادہ کو بہی کرکری کرتی ہین — جو شخص ایک خم شراب کا مزہ چاہی اوس کے ایک شعر سی وہ لذت اٹہائی

جمیل

کنیت اوسکے ابو عمرو نام اوسکا جمیل بیٹا عبد اللہ کا پوتا معمر کا پڑپوتا صباح کا یہہ شاعر مشہور و معروف ہے عرب کی شاعرونمین مسماۃ بثینہ کا عاشق تہا عرب کے عاشقونمین ایک یہہ بہی عاشق شمار کیا جاتا ہی اس عورت مذکورہ پر چہوٹی سے عمر مین کہ وہ نابالغ لڑکا تہا عاشق ہوا جب بالغ ہوا اور سن کبر کو پہنچا ہر چند اوسکے ہمراہ نکاح کا ارادہ کیا اور بہت سر پٹکا ہرگز اوسکا ارادہ پذیرا نہوا اوسکے محبوبہ کے وارثون نے نہ مانا لاچار ہوکر پوشیدہ اوسکے پاس آتا اور شعلہ عشق کو اوسکے آب دیدار سی بجہاتا اوس کی عشق مین شعر بہت کہا کرتا تہا اون دونون کے مکان وادی قری مین تہی — اس شاعر بی نظیر کا دیوان بہت مشہور ہی اوسمین سی کچہہ ذکر کرنے کی حاجت نہین — یہہ عاشق اور وہ اوسکے معشوقہ دونو قبیلہ بنی عذرہ سے ہین — اوسکے معشوقہ بثینہ کے کنیت ام عبد الملک ہے — جس قبیلہ کے یہہ عورت ہے اوسکا حسن اور جمال بہت مشہور ہی — اور اس قبیلہ کے مردونین عشق بہی بہت ہی چنانچہ ایک اعرابی کے حکایت ہی کہ وہ بہی اسی قبیلہ کا تہا کسی شخص نے اوس سے بطور استفسار یہہ پوچہا کہ تم

پہلی صدی کی شاعری

لوگون کے دلونکا عجب حال دیکھنے مین آیا جہان کوئی معشوقہ طرحدار تمہارے (۱)
نظر پڑی اور تم مثل نمک کے پگھل جاتی ہو جیسا پانی مین نمک گھل جاتا ہے
یہہ حال تمہاری دلون کا ہے ـــ اوس اعرابی نے جواب دیا کہ میان صاحب
ہم لوگ اپنے جان اور دل کے بچانے کا کچھہ خیال نہین کیا کرتے جیسا کہ خانہ چشم
ہوتے ہین اونکو اپنی آراستے اور زیبایش نہین دکہلائے دیا کرتی بلکہ اچھے
صورت یا بدصورت جو سامنی آئی اوسکو وہ دیکہتا ہے اور اپنی گہر کی طرف
کچھہ نظر انکو نہین ہوتے ہی یہی حال ہم لوگون کا ہی ـــ اور ایک شخص سے
یون حکایت کی گئی ہے کہ کسی نی اوس سے پوچھا کہ آپ کس قبیلہ کے ہین اوس شخص
نے کہا کہ مین اوس قوم کا ہون جب وہ لوگ عشق اور محبت کرتے ہین مر جاتی
ہین ایک لونڈی بہی وہان حاضر تہی اوسنی اپنی آقا سی عرض کے کہ قسم خدا کی
مین پہچان گئے یہہ شخص بنی عذرہ مین کا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اس قبیلہ کے
لوگون مین عشق بہت تہا اس شاعر جلیل القدر کے یہہ شعر ہین

اِذَا قُلْتُ مَابِیْ یَا بُثَیْنَۃَ قَاتِلِیْ ۔۔۔ مِنَ الْوَجْدِ قَالَتْ ثَابِتٌ وَّیَزِیْدُ
وَاِنْ قُلْتُ رُدِّیْ بَعْضَ عَقْلِیْ اَعِشْ بِہٖ ۔۔۔ بُثَیْنَۃَ قَالَتْ ذَاکَ مِنْکَ بَعِیْدُ

قاضی ہارون بن عبد اللہ بیان کرتے ہین کہ جمیل بن معمر ـــ در میان مصر کے
عبد العزیز بن مروان کی مدح مین قصاید لکھہ کر لایا اوسنے سنی اور اچھا صلہ دیا
بعد فراغت عطا عبد العزیز نے جمیل سے کہا کہ کہو اب بثینہ کو چاہتی ہو یا نہین
اوس کے سامنی یہہ لفظ ذکر کرتے ہی آگ عشق کے بھڑک گئی تمام حال اپنا مع
مصایب اور رنج والم عشق کے حرف بحرف بیان کیا عبد العزیز نے اوس کے
تسلی کے اور ایک مکان اوس کے رہنی کے واسطی مقرر کرکے یہہ کہا کہ تو

خاطر جمع رکھہ ہم تیری معشوقہ تجکو دلوادینگے مگر افسوس کہ چند ایام اوسنی اس امید
مین بسر کئے اور بسبب اس نوید باعث شادی مرگ کی درمیان ۸۲ھ بیاسی ہجری
کی وفات پائے امید ہی نہ برائی — زبیر بن بکار بیان کرتے ہین کہ عباس
بن سہل ساعدی سے یہہ روایت ہی وہ کہتی ہین کہ ہم ملک شام مین تہی ایکروز
ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوئی اوسنے مجہسی یہہ کہا کہ تمکو کچہہ خبر جمیل کی ہی
ہے وہ بیمار پڑا ہے ہم اوسکے خبر بیماری کے لینی کو گئی جب ہم اوسکے پاس
گئی وہ حالت اخیر مین تہا اوسنی میری طرف دیکہا اور کہا کہ ای ابن سہل
جس شخص نے تمام عمر شراب نہ پی ہو اور اپنی مدت العمر مین کبہی زنا اور قتل
اور چوری نہ کی ہو اور وہ گواہی دیتا ہو کہ کوئی معبود سوا اللہ کی نہین اوسکے
حقمین تو کیا کہتا ہی مینی کہا کہ اوس شخص نے نجات پائی اور بیشک وہ ناجی ہی
مین جانتا ہون کہ خدا اوسکو جنت بیشک دیگا یہہ کہکر — پہر مینی اوسنی پوچہا
کہ ایسا شخص کون ہے اوسنی کہا کہ مین ہون مینی کہا کہ مجکو تو گمان نہین پڑتا کہ آپ
ایسی ہون کیونکہ بیس برس سے آپ بثینہ کے عاشق ہین عقل مین نہین آتا کہ آپ
نے اوسی کبہی مباشرت نہ کی ہو — اوسنی میری سامنی قسم کہائی اور کہا
کہ مجکو محمد مصطفی صلعم کے شفاعت نصیب نہ ہو جو مین جہوٹ بولتا ہون — مجکو
ہنوز روز اول ہے کبہی بہول سے ہی بثینہ کے بدن پر ہاتہہ نہین رکہا اور
چہ جائی کہ صحبت ہو راوی کہتا ہی کہ یہہ کہتی ہے کچہہ دیر نہ ہونے پائی تہی
کہ راہی ملک بقا ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون ایسی عاشق صادق کم ہوتی ہین
کہ باوجود ایسی اشتیاق اور ملاقات خفیہ ہونے کے اور محبوبہ کے دیکہنی کے
پہر صحبت نکرنا یا بہولے سی ہی ہاتہہ نہ لگانا اور نگاہ بد سے بچا رہنا بہت مشکل

ہی — وہ عورت بہی اوس کے اوپر بجان و دل فریفتہ تہی

علاؤ الحضرمی

علاؤ الحضرمی ایک قاصد تہا جو رسول اللہ صلعم کی خدمتمین حاضر ہوا تہا پیغمبر خدا صلعم نی اوس کے طرف مخاطب ہوکر ارشاد کیا کہ تونے قرآن مین سی کچھہ پڑہا ہے اوسنی عرض کی کہ یا رسول اللہ پڑہا ہے آپنے فرمایا پڑہہ اوسنے یہہ پڑہا عَبَسَ وَتَوَلّٰی اور اپنی طرف سے یہہ پڑہا یا — اَخرَجَ مِنَ الحُبلٰی نَسَمَۃً تَسعٰی بَینَ شَرَاسِیفَ وَحَشَا — حضرت نے یہہ سُنتی ہے با واز بلند فرمایا چپ رہ کیا سورہ کافی نہ تہی جو تونے یہہ اور اوسمین ملا دیا دہ چپکا ہوگیا — پہر پیغمبر خدا آنی فرمایا کہ تو کچھہ شعر بہی کہتا ہے اوسنی کہا کہتا ہون حضرت نے ارشاد کیا کہ پڑہہ اوسنے یہہ شعر پیغمبر خدا صلعم کی خدمت مین پڑہی شعر

حَیِّ ذَوِی الاَضغَانِ تَسبِ قُلُوبَھُم تَحِیَّۃَ ذِی الحُسنٰی فَقَد یُرقَعُ النَّغَلُ
وَاِن دَحَسُوا بِالکُرہِ فَاحفُ کَرِیھَۃً وَاِن جَسُوا عَنکَ الحَدِیثَ فَلَا تَسَلُ
فَاِنَّ الَّذِی یُوذِیکَ مِنہُ سَمَاعُہُ وَاِنَّ الَّذِی قَالُوا وَرَاءَکَ لَم یُقَلِ

پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنکر ارشاد کیا کہ - اِنَّ مِنَ الشِّعرِ لَحِکَمًا وَاِنَّ مِنَ البَیَانِ لَسِحرًا — یعنی بعضی شعر حکم ہوتے ہین اور بعضی بیان مثل جادو کے اثر رکہتی ہین یہہ شخص پیغمبر خدا کے زمانہ مین موجود تہا اوس کے وفات کی تاریخ ۱۴ سنہ ہجری

عبد المسیح

عبد المسیح بیٹا عمر کا پوتا حنان غسانی کا ہے زمانہ اوسکا قریب زمانہ ولادت پیغمبر خدا صلعم کی تہا — ابو الفدا اسمعیل اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ جب پیغمبر خدا صلعم نے بطن شریف والدہ ماجدہ اپنی سی ظہور پایا اور حضرت پیدا ہوئے تو بادشاہ

پہلی صدی کی شاعری

۱۰ کسریٰ کا محل لرز گیا اور قاضی فارس مسمی موبذان نے خواب مین دیکھا کہ ایک سخت قوی ہیکل اونٹ عربی گھوڑون کو کھینچے ہوئے لئے جاتا ہے اور نہر دجلہ ٹوٹ کر تمام بلاد فارس مین پھیل گئے ہیں — جب صبح ہوئے کسریٰ کو یہہ خواب سنایا اوسکو بہت اضطراب اور فزع لاحق ہوا بادشاہ نے قاضی سے پوچھا کہ پھر تمکو کیا تعبیر اس کے معلوم ہوتے ہیں — موبذان نے عرض کی کہ اس کی تعبیر یہہ ہے کہ ملک عرب مین کوئی شخص پیدا ہوا ہی اس ماہیت اور حقیقت حال کے دریافت کرنے کی واسطے کسریٰ نے — نعمان ابن منذر کو یہہ خط لکھا — کہ کوئی شخص عالم ایسا کا ہو جو مین اوس سے سوال کرون وہ مجکو اوسکا جواب ایسا دی کہ تسلی اور تشفی میری خوب کردی میری پاس جلد روانہ کر نعمان حاکم عرب نے اس عبد المسیح بن عمرو بن حیان غسانی کو کسریٰ کی پاس بہیجا کسریٰ نے وہ کنگورون کا ہلنا اور خواب سب بیان کیا عبد المسیح نے کہا کہ اس علم کا عالم میرا ماموں ہے وہ ملک شام کے مشرق کیطرف رہتا ہے اوسکا نام سطیح ہی — کسریٰ نے کہا کہ اچھا تو اوسکے پاس جا اور جلد اوسکا جواب مجکو لا کر دی — چنانچہ عبد المسیح روانہ ہوا اور سطیح کے پاس جا پہنچا جسوقت یہہ وہان گیا وہ حالت نزع مین تہا اوس نے جا کر سلام کیا وہ سلام کا جواب نہ دی سکا اوسوقت عبد المسیح نے یہہ شعر کہی

اصمّ لم یسمع غطریف الیمن	ام فاد فازلمّ به شاو العنن
یا فاصل الخطة اعیت من فن	وکاشف الکربة عن وجه الغضن
اتاك شیخ الحی من آل سنن	وامه من آل ذیب ابن حجن
ابیض فضفاض الرداء والبدن	رسول قیل العجم یسری بالوسن
لا یرهب الرعد ولا ریب الزمن	تجوب بی الارض علنداة شجن

پہلی صدی کی شاعر

ترفعنی وجناو تھوی بی جنن

اس شاعر کا زمانہ بھی زمانے آخر الزمان کا تھا مگر یہہ معلوم نہین کہ اوسنی اور بھی اشعار کہی ہین یا نہین یہی شعر اور اتنا ہی حال ہماری ہاتہہ آیا لکھا گیا

اُمیّہ بن ابی الصلت

نام ابا الصلت کا عبداللہ بن ربیعہ ہے کفار کا یہہ سردار تھا کتب انبیا یعنی انجیل مقدس اور کتاب عہد العتیق یعنے توریت اور نبیون نے کتابین سب وہ پڑہتا تھا پیغمبر خدا کے مبعوث ہونے پر آگاہ تھا بروقت ظہور نبی آخر الزمان کے بسبب حسد کی انکا انکار کیا کیونکہ وہ چاہتا تھا کہ مین ہی مبعوث ہوتا تو خوب تھا یہہ اُمیّہ ملک شام کو چلا گیا تھا بعد جنگ بدر کے جب وہ حجاز مین درمیان سنہ ہجری کی آیا تو کیا دیکھتا ہی کہ ایک کنوا مُردون کے لاشون سے بہرا اور اٹہا ہوا پڑا ہے اوسی لوگون نے کہا کہ یہہ مقتولین جنگ بدر کی ہین جنکو پیغمبر خدا نے قتل کیا ہے اون مقتولین مین عتبہ — اور — شیبہ — دونو بیٹے — ربیعہ — کے جو ماموزادن امیہ مذکور کی تہے اونکے لاشین بھی پڑی تہین امیہ نے جو اونکو مردہ پایا بسبب فرط غم اور قلق کے اپنی اونٹنی کے دونو کان کاٹ کر اوسکو ٹی پر بیٹھہ گیا اور ایک قصیدہ بہت بڑا اونکے ماتم مین تصنیف کیا اوسمین سے یہہ چند شعر ہین جو لکھتا ہون

الا بکیتُ علی الکرام بنی الکرام اولی الممادح ۔ کبکاء الحمام علی فروع الایك فی الغصن الجوانح

تبکین حزنی مستکینات یرحن مع الروایح ۔ امثالهن الباکیات المعولات من النوایح

ماذا ببدر فالعنقل من مرازبة جحاجح ۔ شمط وشبان بهالیل مغاویر وحاوح

ان قد تغیر بطن مکة فهی موحشة الاباطح

یہہ حال تاریخ ابو الفدا سی مینی پایا بعینہ لکھہ دیا سوا اسکے اور کچھہ معلوم نہین

پہلی صدی کی شاعر

قتیلہ

یہہ ایک عورت ہی عرب کے شعراء مین سی بیٹی نضر — بن حارث — بن کلدہ — بن علقمہ — بن ہاشم — بن عبد مناف کی جب پیغمبر خدا صلعم نے اوس کے باپ مسمی نضر کو جو جنگ بدر کے قیدیوں مین سی تہا قتل کیا اوسوقت اس لڑکی نے یہہ شعر کہی تہی جب پیغمبر خدا صلعم نے یہہ شعر سنی آپنے ارشاد کیا کہ اگر یہہ شعر اول مین سنتا ہرگز اوس کے باپ کو قتل نکرتا — بروقت مراجعت کے جب پیغمبر خدا صلعم جنگ بدر سے مظفر و منصور ہوکر مدینہ کو تشریف لیگئی اس گرفتار کو مقام الصفرا مین جو درمیان مدینہ اور بدر کے واقع ہی — حضرت علی ابن ابیطالب نے یا مقداد ابن الاسود نے حضرت کی سامنی حاضر کرکے قتل کیا تہا وہ شعر جو اوس کے بیٹی قتیلہ نے کہی تہے یہہ ہین

یا راکبا ان الاثیل مظنة ٭ من صبح خامسة وانت موفق

بلغ به میتا فان تحیة ٭ ما ان تزال بها الرکائب تخفق

منی الیه وعبرة مسفوحة ٭ جادت لمائحها واخری تخنق

ولیسمعن النضر ان نادیته ٭ ان کان یسمع میت او ینطق

ظلت سیوف بنی ابیه تنوشه ٭ لله ارحام هناك تشقق

امحمد ولانت ضنء نجیبة ٭ من قومها والفحل فحل معرق

ما کان ضرك لو مننت وربما ٭ من الفتی وهو المغیظ المحنق

والنضر اقرب من اصبت وسیلة ٭ واحقهم ان کان عتق یعتق

یہہ اشعار اس عورت کے کتاب حماسہ مین جو ابوتمام کے تالیف سی ہی باب الرثائی مین مذکور ہین۔

پہلی صدی کی شاعر

ابو الخطاب عمر

بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا پڑپوتا مغیرہ کا قوم سے قریش قبیلہ مخزوم کا شاعر مشہور ہے کوئی بڑا شاعر قریش مین اوسکے برابر نہ تھا غزلیات اور نوادر اور واقعات اور لطایف و ظرایف اور مضامین عاشقانہ کے شعر بہت تصنیف کرتا اسباب مین اوسکے حکایتین مشہور ہین چونکہ مسماۃ ثریا بنی علی بن عبد اللہ بن الحارث پر عاشق تہا اسلئے اکثر غزلین اوسپر لکہے ہین ایک شاعرہ مسماۃ قتیلہ جو اوسکے پر گذری اس کے دادی تہی یہہ شعر اوس کے ہین

حیّ طیفاً من الاحبّۃ زارا — بعد ما صرع الکری السّمارا

طارقاً فی المنام تحت دجی اللّیل — ضنیناً بان یزور نہارا

قلت ما بالنا خفینا وکنّا — قبل ذالک الاسماع والابصارا

قال انا کما عہدت لکن — شغل الحلی اہلہ ان یعارا

جس شب کو حضرت عمر ابن الخطاب کو شہادت ہوئے اوسی شب کو یہہ شاعر پیدا ہوا وہ شب چہارشنبہ اور چوتہی تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۲۳ ہجری کے تہی اور ستر برس کے عمر پائی — ہیثم ابن عدی بیان کرتا ہی کہ سنہ ۹۳ ہجری مین اس شاعر نے وفات پائی اور اسّتے برس کی پائی واللہ اعلم بالصواب اسکے قول سے لازم آتا ہی کہ سنہ ۲۳ ہجری مین اوسنے پیدائش نہ پائی ہو

امیمہ

یہہ عورت بیٹی ہی عبد المطلب کی جو دادا پیغمبر خدا صلعم کے تہی واقدی کہتا ہے کہ جب عبد المطلب مرنے لگے اوسوقت تمام اپنے بیٹیون کو بلوا کر یہہ کہا کہ تم میری روبرو میرا نوحہ کرو کیونکہ مین حالت نزع مین ہون پیغمبر خدا ابہی اوسوقت

پہلی صدی کی شاعر

اُنکی پاس بیٹھی تھی اور حضرت کی عمر اٹھہ برس کے تھی ام ایمن بیان کرتے ہین کہ پیغمبر خدا
کو چونکہ عبد المطلب بہت پیار کرتے تہی بروقت اونکی وفات کے حضرت بھی رو رہی
تہی عبد المطلب نے ایکسوبیس ۱۲۰ برس کے عمر پائی — جب بموجب فرمانی عبد المطلب
کے سب بیٹیان اونکے حاضر ہوئین ہر ایک نے نوحہ کیا اور اشعار اپنے اپنی پڑہی
اور روئین جب امیہ مذکورہ نے یہہ شعر پڑہی تو اوسوقت عبد المطلب کے چہاتے
مین جان تہی مونہہ سی بول نہ سکتا تہا مگر یہہ شعر سنتا تہا اور سر ہلا کر داد دیتا جاتا تہا

وہ شعر یہہ ہین

اعینیّ جودا بدمعٍ دِرَر — علی طیّب الخِیْم والمعتصر
علی ماجد الجد واری الزناد — جمیل المحیّا عظیم الخطر
علی سیبه الحمد ذی المکرمات — وذی العز والمجد والمفتخر
وذی الحلم والفضل فی النائبات — کثیر المکارم جمّ الفخر
له فضل مجدٍ علی قومه — مُبینٍ یلوح کضوء القمر
اتته المنایا فلم تشوه — بصرف اللیالی وریب القدر

یہہ سنکر شعر وفات پائی اور حجون مین مدفون ہوا

ربیعہ بن ثابت

کتاب الاغانے مین لکھا ہی کہ ربیعہ بن ثابت اسکے رقی کا لقب غاوی سے ہے یہہ شاعر
ایک لونڈی مسماۃ عثامہ پر جو کہ ایک شخص قریسی کے کنیزک تہی مرتا تہا جس پہلے
مانس کے وہ لونڈی تہی اوسکا نام ابن مرار ہے ایام دولت بنی ہاشم مین
وہ والی مصر کا تہا اور بہت دولتمند ذی عزت تہا اوس کو جب یہہ خبر پہنچی
کہ اکثر کتنک مسماۃ عثامہ پر حضرت ربیعہ دل مفتون اور عاشق مجنون ہین

اوسنی ربیعہ کو بلا کر یہہ کہا کہ اگر آپکا دل میری لونڈی پر آگیا ہے تو کیا مضایقہ ہے مینی آپکو یہہ کہ آپ اوس کے مختار ہین شعلہ اشتیاق کو اوس کے آب وصال سی بجہائی — اور دن عید شب شب برات منائی — ربیعہ شاعر مذکور نے کہا کہ ہرگز یہہ خیال بہی نہ لائی گا مجکو وہ عطا نہ کیجئے گا کیونکہ جس صورت مین آپنے وہ لونڈی مجکو عطا کی تو وہ میری ملک مین آئے فوراً میرا عشق جاتا رہیگا اور مجکو یہہ منظور نہین ہے کہ عشق کو کہو بیٹہون اس لذت ہجرت کہدو بیٹہون مجکو اتنا حکم دیجئے کہ چوری چہپی اوس سے ملتا رہون دلکی حسرت اور شعلہ عشق کو بہڑاتا رہون یہہ شعر اوسنی اوسی لونڈی کی صفتمین کہی ہین

اعتادَ قلبي من حبيبك عِيدُه ؛ شوقٌ عراكَ فانت عنه تذودُه
والشوق قد غلبَ الفؤاد فقادَه ؛ والشوق يغلبُ ذا الهوى فيقودُه
في دار مرّادٍ غزالٌ كنيسةٍ ؛ عطّلَ عليه خزورُه وبرودُه
ريمٌ اغرّ كانه من حسنه ؛ صنمٌ يحج وبيعةٌ معبودُه
بيضاء حيث يذوذ ببصريه ؛ ولدٌ من الظبي المربّب جيدُه
ما ضر عمه ان تلمّ بعاشقٍ ؛ دنف الفؤاد متيّمٍ فتعودُه
وتلذّه من ريقها ولربما ؛ نفع السقيم من السقام لدودُه

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسمین یزید ابن مہلب کے کسی بیٹے کے بہی مدح اوسنے کی ہی یہہ شاعر شعراء جاہلیت سی ہے

مرحب

واضح ہو کہ یہہ شخص یعنے مرحب قلعہ خیبر کا حاکم تہا جب درمیان سن سات ہجری کے پیغمبر خدا ﷺ اس قلعہ کے فتح کرنی کو تشریف لیگئے حضرت نی دس روز تک

اوس قلعہ کا محاصرہ کیا فتح نہوا ہر چند کہ اور اصحاب کو علم دیکر فرما سے تھی مگر
سب ناکام پھر آتے تھے جب حضرت علی رضی اللہ کو کہ بیماری چشم کی تھی حضرت نے
بلا کر علم سپرد کیا اور اپنا لعاب دہن اونکی آنکھ پر لگا کر حکم دیا کہ ای علی خیبر
فتح کر حضرت علی رضی اللہ خندق اوس کے آنٹ کر دروازہ خیبر کا توڑا اوسوقت
یہہ مرحب اونکی مقابلہ کو میدان رزم مین آیا اوس کے سر پر ایک لوہی کے
خود تھی وہ یہہ شعر کہتا ہوا حضرت علی رضی اللہ کی سامنی آیا

قد علمت خیبر انی مرحب شاکی السلاح بطل مجرب

حضرت علی رضی اللہ نی یہہ شعر اوس کے مقابلہ میں فرمایا

انا الذی سمتنی امی حیدرہ اکیلکم بالسیف کیل السندرہ

اور ایک ہاتھ تلوار ذوالفقار کا ایسا اوس کے سر پر مارا کہ سعد خود اور سر
مرحب کے دو پھانکین مثل خربوزہ کے ہوگئین فوراً زمین پر گر کی ہی مر گیا یہہ
واقعہ مرحب کا درمیان سنہ ہجری کے ہوا ابن اسحاق نے اسکے خلاف
ذکر کیا ہے مگر ہمنی جو بیان کیا یہہ بہت صحیح ہے حضرت علی رضی اللہ نی اوس قلعہ کو فتح

عباس بن مرداس السلمی

عباس نام ابو الہیثم کنیت بیٹا مرداس کا یہہ شاعر اصحاب رسول اللہ صلعم
ہی لیکن وہ اون لوگون مین شمار کیا جاتا ہی جنکو مال طمع بہت تھی اور رسول
اونکو بعد آنی مال غنیمت کے بسبب اونکی دلکی خوشی کرنی اور تالیف قلوب
لئی دیا کرتی تھی ــ کچھہ ہی قبل فتح مکہ کے وہ مسلمان ہوا مگر اچھا مسلمان
ــ وہ لوگ جو طبقہ جاہلیت مین شمار کئی گئی ہین اور وہ بسبب ناواقفی
اسلام کے شراب نوشی کیا کرتی تہی یہہ بھی اونمین سے تھا چنانچہ اوسپر

پہلی صدی کی شاعر

خمر کے ممانعت کی گئی تہی بروقت حرام ہوئی شراب توڑتی ہے کے اوس سے بہی اوسکی بیٹی میمی ۲۵
کنانہ نے بہت حدیثین روایت کی ہین — اوسکے شاعر مشہور اور چالاک ہونے
مین کوئی شک نہین جنگ حنین مین ہمراہ غلامون کے گھوڑون پر سوار ہوکر اوسنے بہی
لڑائی کے اور بروقت تقسیم مال غنیمت کے رسول اللہ صلعم نے — ابوسفیان اور اوسکی
دو بیٹون — اور یزید — اور معاویہ کو — اور سہیل بن عمر اور عکرمہ بن ابی
جہل — اور حارث بن ہشام یعنی ابوجہل کے بہائی کو اور صفوان بن امیہ کو
(یہہ لوگ قریش تہے) سو سو اونٹ فی آدمی دئیے — اور اقرع بن حابس
تمیمی — اور — عینیہ بن حصین بن حذیفہ بن بدر الذبیانے — اور ملک بن
عوف سردار قبیلہ ہوازن وغیرہ کو چالیس چالیس مرحمت کئے — اور عباس
بن مرداس سلمی شاعر مشہور کو چند اونٹ دئیے وہ خوش نہوا اسلئے اوسنے
یہہ شعر تصنیف کئے اور سامنے رسول اللہ کے پڑہے

فَاَصْبَحَ نَهْبِي وَنَهْبُ الْعَبِيدِ ؛ بين عُيَيْنَةَ وَالاَقْرَع

وما كان حصن ولا حابس ؛ يفوقان مرداس في المجمع

وما كنت دون امرأ منهما ؛ ومن يضع اليوم لا يرفع

کہتے ہین کہ پیغمبر خدا نے ارشاد کیا کہ اسکو اور دو تاکہ اسکے زبان بند
ہو یہہ حال ۸ ہجری مین گذرا حال وفات شاعر مذکور کا معلوم نہین ہوا

حاتم طائی

پوشیدہ نرہے کہ یہہ وہ حاتم طائی ہے جسکے سخاوت اور شجاعت اور کرم
اور عدل کے شہرت دنیا مین مشہور ہے بلکہ فقیر لوگ بہی اپنی صدا مین یہہ کہا
کرتے ہین — (بھلا ہو حاتم طائی بھیجیو) کیونکہ حاتم بہت سخی و کریم تہا — اوسکے

۲۶ کنیت ابو سفانہ ہی مسماۃ سفانہ اوس کے بیٹی ہتی جو کہ پیغمبر خدا صلعم کے پاس حاضر ہوکر اپنا حال بیان کر گئی تھی حاتم بیٹا عبد اللہ کا پوتا سعد کا پڑوتا حشرج کا اولاد طی بن اود سے ہی وہ بڑی شعراء مجیدین کاملین سی درمیان طبقہ جاہلیت کے گذرا درمیان سنہ ہجری کے فوت ہوا اوس کے یہہ شعر ہین

وما انا بالساعی بفضل زمامها ؛ لتشرب ماء الحوض قبل الرکائب

وما انا بالطاوی حقیبة رحلها ؛ لابعثها خفا واترک صاحبی

اذا کنت ربا للقلوص فلا تدع ؛ رفیقک یمشی خلفها غیر راکب

انخها فاردفه فان حملتکما ؛ فذاک وانکان العقاب فعاقب

یہہ اشعار حاتم طائی مذکور کے ابو تمام نے اپنی کتاب حماسہ مین مندرج کئی ہین ہمنی بہی وہین سے لکہی ہین

عتبہ

عتبہ بیٹا ابو لہب کا ہے جب اللہ تعالی نے اپنی نبی محمد صلعم کے روح کو قبض کیا اور حضرت ابوبکر رض خلیفہ اونکی ہوئی اور حضرت عمر رض نے بیعت پہلی پہل اونکی بمجرد اس بیعت کی پچھلی عشرہ ربیع الاول سنہ ۱۱ ہجری مین سب صحابہ نی بیعت اونکی کرنے — مگر بنی ہاشم مین سی کسینی نہ کی اور — حضرت زبیر اور اس عتبہ بن ابی لہب — اور خالد بن سعید بن العاص — اور مقداد بن عمر — اور سلمان فارسی — اور ابی ذر — اور عمار بن یاسر — اور براء بن عازب — اور ابی بن کعب ان لوگون نے اونکی بیعت نہ کی بلکہ یہہ سب حضرت علی رضی اللہ کی طرف مایل ہوگئی اسواسطی عتبہ مذکور نے اسوقت یہہ شعر کہے

ما کنت احسب ان الامر منصرف ؛ عن هاشم ثم منهم عن ابی حسن

پہلی صدی کی شاعر

عن اول الناس ایمانا وسابقه ؛ واَعلَمِ الناس بالقرآن وَالسُّنَنِ ۴م
وآخر الناس عهدًا بالنبی ومَنْ ؛ جبریل عَونٌ له فی الغُسْلِ والکَفَنِ

مُسَیلَمَۃُ الکذّاب

اس شخص نے ایام نبی آخر الزمان مین دعوہ نبوت کا کیا اور بنی کلب کے لوگ اوسکی بہت تابع ہوگئے تہی ابتدا ر حال اوسکے یہہ ہی کہ پیغمبر خدا صلعم کی پاس بنی حنیفہ کی طرف سی وہ ایلچی ہوکر آیا تہا یہان آکر اوسنے یہہ دعوہ کیا کہ محمد صلعم اور مین دونو نبی ہین ہماری اور اونکے درمیان نبوت مین مشارکت ہے اور ظاہر مین مسلمان ہوکر حضرت کے پاس آگیا جب اوسنی دیکہا کہ میری کسیطرحسی دال نہین گلتی اوسوقت مرتد ہوگیا اور یہہ دعوہ کیا کہ مین بہی ایک نبی مستقل ہون چونکہ وہ شخص فصیح اور شاعر تہا اسلئے اوسنے ایک قران بہی اپنا علیحدہ جمع کیا اور اپنی متبعین سے بہی کہا کہ یہہ ہم پر معرفت فرشتہ کی نازل ہوا کرتا ہی — بعد ازان درمیان ایام ابوبکر رضی کے ایک عورت مسماۃ سجاح بنت حارث نی بہی یہہ دعوہ نبوت کا کیا یہہ عورت قبیلہ بنی تمیم کے تہی اوسکے بہی بہت لوگ تابع ہوگئے چنانچہ قبیلہ بنی یمتم کے گروہ اور قبیلہ تغلب کے آدمی اور قبیلہ بنی ربیعہ کے خلق اوسکی مرید ہوگئی اوس عورت نی جو مسیلمۃ الکذاب کے دہوم دہام سنے بصد اشتیاق اوس کی پاس معہ اپنے ہاہیر بہار — یعنی بجمعیت مردمان امت اپنی کے حاضر ہوئے مسیلمۃ الکذاب نے اوس عورت سے کہا کہ اپنی متبعین کو میری سامنی نہ لاؤ اگر ملاقات مجہسی منظور ہے تو تن تنہا بذات خود میری خیمہ مین تشریف لاؤ چنانچہ اوس عورت نے سب اپنی تابعین کو حکم دیا کہ اس خیمہ مین ایک سنے — اور بنیہ کے ملاقات ہولی ہی تم سب دور دور رہو خدا جانے کیا کلامات الہامیہ صادر ہون مسیلمۃ الکذاب

پہلی صدی کی شاعر

نے اپنا خیمہ تمام تزئین وآرایش کے آراستہ کیا اور اگر کی بتی اور خوشبوئین اوسمین جلائین اتنی مین وہ حضرت بنیۃ تشریف لائین بیٹھین اور کہنی لگین کہ آپ کے اوپر کیا وحی نازل ہوئی ہے مسیلمۃ الکذاب نی یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑھی الم تر الی ربك کیف فعل بالحبلی اخرج منہا نسمۃ تسعی من بین صفاق وغشی یہہ سنکر بولین کہ اور بہی کوئی آیت سناؤ اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ آیتہ اپنی بنائی ہوئی پڑھی

الم تر ان اللہ خلق النساء افواجا وجعل الرجال لہن ازواجا فتولج فیہن ایلاجا ثم نخرج ما نشاء اخراجا فینتجن لنا انتاجا

یہہ سنکر وہ عورت بولی کہ مین گواہی دیتی ہون کہ تو بیشک نبی ہی جب مسیلمۃ الکذاب بد ذات نی دیکہا کہ یہہ عورت تیری تابع اور معتقد ہوگئی فوراً اوسی اپنے مطلب کے باہین یہہ کہا کہ اگر مین تمسی جماع کرون تو آپکے بہی صلاح ہے یا نہین اوس عورت نی جواب مین کہا کہ مجکو بہی اس بات کی وحی آئی ہی اب بیشک کیجئی اوسوقت مسیلمۃ الکذاب نے یہہ شعر پڑہی

الا قومی الی النیك ، فقد ہیی لك المضجع
فان شئت ففی البیت ، وان شئت ففی المخدع
وان شئت صلقناك ، وان شئت علی اربع
وان شئت بثلثیہ ، وان شئت بہ اجمع

وہ عورت بولی کہ (بہ اجمع) یعنی ایسی طرح جماع کیجئی کہ کوئی ہیچ نہ رہجائی تب ازواہون مسیلمۃ الکذاب نے کہا کہ اسی حکم کی مجکو ابہی وحی نازل ہوئی

ہی کہ اس عورت نے اسی طور پر جماع کرکے کوئی چیخ کیسی کروٹ کے لذت
بڑھ جاتی تہیں پھر اسی طرح دونون نے چین اوٹھائی بعد ازان اپنی قوم کے
طرف وہ عورت گئی اور پہر دعوہ نبوت اوس سال تک کہ جس سال مین حضرت معاویہ
کے بیعت ہوئی علانیہ کرتی رہی کیونکہ اس سال مین وہ مسلمان ہوگئے اور اس دعوی
سی باز آئی اور بہت پچتائی اور بصرہ مین جا کر رہی وہین فوت ہوگئے — اور یہ
ایام خلافت حضرت ابوبکر رض یعنی خلیفہ اول کے وقتمین مسیلمہ الکذاب مارا
گیا اوس کے مرنی کا یہہ حال ہے کہ حضرت ابوبکر رض نے ایک لشکر اوس کی مقابلہ
کے واسطی آراستہ کرکے بہیجا تہا چنانچہ وہ مشرکین کو ہمراہ لیکر مقابلہ پر آیا اور
بہاری لڑائی ہوئی مسلمانون کے لشکر کا سپہ سالار خالد بن ولید تہا آخرکار
مسلمانون کو فتح ہوئے مشرکین بہاگ گئے اور مسیلمہ الکذاب مارا گیا مسمی وحشی
نی مسیلمہ مذکور کو اوس حربہ سے مارا تہا جس سے حضرت حمزہ پیغمبر خدا صلعم کی چچا شہید
ہوئی تہی یہہ مدعی نبوت زمین یمامہ مین رہتا تہا اس لڑائی مین مسلمان بہی بہت
مارے گئے چنانچہ اون لوگونسی جو حافظ قران مہاجرین اور انصار مین سی ہی
بہت کام آئی اوسوقت حضرت ابوبکر رض نے کہجورون کے پتون اور لوگون کے
مونہہ سے سنکر اور چمڑون کے ٹکرون پر سی نقل کرکے قران شریف کو جلد جمع کیا
تاکہ جاتا نرہے اور اوس کے ایک نقل کروا کے حضرت حفصہ بنت عمر زوجہ نبی صلعم
کے گہر مین رکہوا دیا تاکہ قران شریف مین زیادتی اور کمی نہونے پاوی

ابو نمیر السعدی

یہہ شاعر درمیان زمانہ خلافت حضرت ابوبکر رض کے موجود تہا — خلیفہ اول
کے وقتمین نبی یربوع کے لوگون نے زکات دینی چہوڑدی تہی اس قبیلہ کا

پہلی صدی کی شاعر

۱۲۱ سردار مالک بن نویرہ تہا — مالک مذکور کو گہوڑی کے سواری خوب آتی تہی
اور شاعر بہی تہا ایام حیات پیغمبر خدا کے مین مشرف با سلام ہوا حضرت نی اوسکو فرمایا
کہ تم اپنی قوم سے زکات کا روپیہ تحصیل کرکے بیت المال مین داخل کردیا کرو جب
حضرت ابوبکر رض خلیفہ ہوئی اوسنی زکوات دینے چہوڑدی اسلئی حضرت ابوبکر
صدیق سنے خالد بن الولید کو مالک مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ تم زکوات
کیون نہین دیتے — مالک مذکور نے جواب دیا کہ حضرت سلامت ہم نماز تو پڑہ لیا
کرینگے مگر زکات نہ دی جائیگی — خالد نے کہا کہ نماز اور زکوات دو نو معاً مقبول
ہوتے ہین یہہ نہین ہوسکتا کہ نماز پڑہو اور زکات نہ دو مالک نے بطور طنز خلیفہ
کے طرف اشارہ کرکے کہا کہ تمہاری صاحب نے ہمکو یہی حکم دیا ہی — خالد
کو غصہ آیا اور کہا کہ وہ میرا صاحب ہے کیا تمہارا صاحب نہین قسم خدا کی سر
اوڑا دونگا — غرضیکہ اون دونون کے باب زکوات مین گفتگو بڑہ گئی اسی
اثنا مین مالک کے جورو جو بہت خوبصورت اور شکیلہ پری پیکر تہی خالد کے نظر چڑہ
گئی اسلئی وہ اور بہی اوسکے قتل کی درپی ہوا ہر چند مالک یہہ کہتا رہا کہ تو مجکو خلیفہ
اول کے پاس لیچل جو وہ کہینگے اوسپر عمل کرونگا اوسنی ہرگز نمانا فوراً سر اوسکا
کاٹ ڈالا اوسوقت مالک نے اپنی جورو کے طرف دیکہہ کر یہہ کہا کہ اس کے
جمال اور خوبصورتی نی مجکو قتل کروایا حقیقت مین اسنی ہی مجکو قتل کیا ہی خالد نے
کہا کہ تجکو خدا نے بسبب اسلام سے پہرجانی کے قتل کروایا مالک نے کہا کہ مین مسلمان
ہون مرتد نہین ہوا ہون خالد نے فوراً اوسکا سر تن سی جدا کرکے چولہی مین جلایا
کیونکہ اوسکے سر پر بال بہت تہی اور اوسکے جورو کا اسیوقت پکڑ کر اپنا دل ٹہنڈا
کیا — بعضی کہتی ہین کہ ابن حجر — اور ابی قتادہ کو بہلا کر اوستی اپنا نکاح کرنا

چاہتا تہا اونہوں نے منا نا ابن عمر نے کہا کہ مین حضرت ابوبکر رض کو لکہہ کر اسحال کی اطلاع کرتا ہون اوسنے ہرگز نمانا اوس عورت سی نکاح کر لیا یہہ حال دیکہہ کر اس شاعر ابو میر سعدی نے یہہ شعر کہی ہین

الا قل لحیّ اوطئوا بالسنابك ؎ تطاول هذا اللیل من بعد مالك

قضی خالد بغیا علیه بعرسه ؎ وكان له فیها هوی قبل ذلك

فامضی هواه خالد غیر عاطف ؎ عنان الهوی عنها ولا متمالك

فاصبح ذا اهل واصبح مالك ؎ الی غیر اهل مالكا فی الهوالك

جب اس ماجری کی خبر حضرت ابوبکر رض اور حضرت عمر رض کو پہنچی حضرت عمر نے ابوبکر رض سے کہا کہ خالد نے زنا کیا اوسکو تم سنگسار کرو ابوبکر رض نی جواب دیا کہ مین اوس کو سنگسار نہین کرنیکا کیونکہ اسنے تاویل اور اجتہاد کیا اوسمین اوسکو خطا ہوئی اور مجتہد خطا کیاہی کرتا ہے — حضرت عمر رض نے کہا اوسنی ایک مسلمان کو قتل کیا اوس کی قصاص مین آپ اوسکو قتل کیجے — حضرت ابوبکر رض نی کہا کہ مجکو قتل بہی کرنا منظور نہین کیونکہ مجتہد مخطی بہی ہوتا ہے — پہر کہا کہ اچہا معزول ہی کرو — اسکا جواب اونہوں نی یہہ دیا کہ معزول اسواسطے نہین کرتا کہ جس تلوار کو خدا نی کہینچا ہو مین اوسکو میان مین بند نہین کرسکتا یہہ قصہ صرف واسطی تبیین معنی شعر کے بیان کیاگیا والا نہ کتب تواریخ مین مذکور ہی کچہہ حاجت نہ تہی

متمم بن نویرہ

یہہ شاعر اوس مالک مذکور مقتول کا جس کا ذکر اوپر گذرا بہائی تہا اوسکو جب یہہ خبر پہنچی کہ میری بہائی مالک کو خالد نے قتل کرڈالا ہے اوسکے نوحہ مین اوسنی بہت شعر کہے ازانجملہ یہہ چند شعر اوس کے قصیدہ عینیہ مین سے جو بنام متمم العینیہ مشہور ہے

لکھتا ہون وہ یہہ ہین

وَكُنَّا كَنَدْمَانَيْ جَذِيمَةَ حِقْبَةً ،، مِنَ الدَّهْرِ حَتَّى قِيلَ لَنْ يَتَصَدَّعَا

وَعِشْنَا بِخَيْرٍ فِي الْحَيَوةِ وَقَبْلَنَا ،، أَصَابَ الْمَنَايَا رَهْطُ كِسْرَى وَتُبَّعَا

فَلَمَّا تَفَرَّقْنَا كَأَنِّي وَمَالِكًا ،، لِطُولِ اجْتِمَاعٍ لَمْ نَبِتْ لَيْلَةً مَعًا

یہہ واقعہ اس مالک پر درمیان سلہ ہجری کے گذرا — ابو الفدا اسمعیل نے اپنی تاریخ مین یہہ حال معہ ان اشعار مذکورہ بالا کی مندرج کیا ہی ہمنی بہی اوسی ہی لکھا

جبلۃ بن الایہم

یہہ شاعر درمیان سلہ ہجری کے ایام خلافت حضرت عمر رض کے مین اونکی پاس ملاقات کو آیا مسلمانون نے اوسکے بہت تواضع وتکریم کی اور عجب شان شوکت سی وہ آیا تہا مورخ کہتی ہین کہ بہت اچہا لباس پہنی ہوئے تہا اور آگی آگی اوسکے کوتل گہوڑی چلی جاتی تہے ہمراہی اوسکے جامہ دیبا پہنی ہوئے اوسکے ساتہہ تہی غرضیکہ وہ حضرت عمر رض کے پاس آکر ٹہیرا اوسی سال مین خلیفہ دویم جب بارادہ ادا ء مناسک حج تشریف لیگئی وہ بہی اونکی ساتہہ گیا — اتفاق سی ایک شخص جو قبیلہ فزارہ کا تہا اوسکا ہاتہہ اوسکے کپڑی پر اثنائ طواف مین جاپڑا — جبلہ مذکور نی ایک مکا اسکی ایسا مارا کہ اوسکے ناک بیٹہہ گئے — وہ شخص حضرت عمر رض کے پاس مستغیث ہوکر حاضر ہوا حضرت عمر رض نے جبلہ مذکور کو فوراً بلاکر اپنی سامنی حاضر کردیا اور حکم دیا کہ اپنی جان کی بچاو واسطی فدیہ دی نہین ابہی حکم کرتا ہون وہ تیری ہاتہے ناک پر ایسا ہی مکا ماری کا — جبلہ نے کہا کہ یہہ کیونکر ہوسکتا ہی مین بادشاہ ہون وہ بزاری آدمی ہے حضرت عمر رض نے کہا کہ اسلام نی بادشاہ اور بزاری مین برابری کردی ہے حد دونون پر واجب ہوتے ہی کچہہ بزاری آدمی

آدمی اور بادشاہ مین فرق اور رتبہ احکام خدا کے تعمیل مین نہین ہے — جبلہ مذکور نے
کہا کہ مین یہہ جانتا تھا کہ اگر مسلمان ہو جاؤن گا تو بڑی عزت اور قدر میری ہو جاویگی
حالت جاہلیت سے سوا ب دیکھا کہ کچھہ نہین — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ یہہ نخیرہ ہے
حکومت کے بو دماغ سی دور کیجئی — جبلہ نے کہا کہ اب مین نصارای ہوجاتا ہون
مسلمانے مین کچھہ عزت نہ پائی — حضرت عمر رض نے فرمایا کہ اگر نصارای ہوجائیگا
تو تیرا سر اوڑا دونگا پھر جانسی ہی ہاتھہ دہوٹھی گا — اوسوقت جبلہ نی یہہ کہا
کہ آج رات آپ مہلت دین رات کو جو ہوگا سو دکھلا دونگا چنانچہ جب رات
ہوئی جبلہ اپنی نوکر چاکر لیکر ملک شام کیطرف بھاگ گیا — بعد ازان قسطنطنیہ مین
اپنی ہمراہ پانسو آدمی لیکر جا داخل ہوا اور معہ اپنے ہمراہیون کے نصارای ہوگیا
— ہرقل بادشاہ قسطنطنیہ نے اوسکی بڑی عزت و توقیر کی مگر نصارای ہوکر
وہ بہت پچھتایا اور یہہ شعر ندامت اوٹھا کر تصنیف کئی

تنصّرت الاشراف من عار لطمة ‌‌‌٭ وما کان فیہا لو صبرت لہا ضرر
تکنفنی فیہا لجاج ونخوة ‌‌‌٭ وبعت لہا العین الصحیحة بالعور
فیالیت امی لم تلدنی ولیتنی ‌‌‌٭ رجعت الی القول الذی قالہ عمر

قاصد خلیفہ دویم کا جب ہرقل کے پاس گیا تو اوسنی دیکھا کہ جبلہ کی بڑی عزت
اور توقیر ہو رہی ہی اور اوسکے پاس بہت نعمت اور دولت ہوگئی ہے چنانچہ جبلہ
نی پانسو دینار اوس قاصد کے معرفت حسّان بن ثابت انصاری شاعر معروف
کی واسطے جسکا ذکر آگے اویگا روانہ کئے اور حسان نی اوسکے شکریہ مین
بہی شعر کہی ہین اونکا لکھنا کچھہ ضرور نہین تاریخ ابوالفدا مین لکھا ہے کہ یہہ جبلہ
پچھلا بادشاہ ملوک غسان مین کا ہے

پہلی صدی کی شاعر

۳۴ المعافر

یہہ ایک بادشاہ ملک یمن کا نوان پشت اولاد حضرت نوح سے تہا طبقہ جاہلیت مین گذرا ہے نام اوسکا نعمان تہا نسب نامہ اوسکا یہہ ہے نعمان بن یعفر بن اسکسک بن وائل بن حمیر اسکی ہمراہ جب ہنود آدمی رعایا کے ہوگئی دشمن — عامر بن باہہ نے اوسکو ملک یمن سے نکالکر سلطنت چہین لی تہی بنی بہت برس اون گذرا ہی اسکو معافر بہی کہتی تہی یہہ لقب بسبب اوسکے اس شعر کے جو اوسکے تصنیف سے ہی رکہا گیا تہا

اذا انت عاذر - الامور بقدرة * بلغت معالی الاقربین المتاول

جذیمہ

جذیمہ ابن مالک بن فہم بڑی رتبہ کا ذیشان بادشاہ شہر حیرہ کا تہا چونکہ اوسکی جسم مین بیماری برص کے تہی اسواسطے اوسکو جذیمہ الابرش بہی کہتی تہی اوس بادشاہ کی ایک بہن مسماۃ رقاش تہی وہ عورت ایک شخص مسمی عدی بن نصر بن ربیعہ کو جو قبیلہ ایاد کا تہا اور اس بادشاہ کے پاس خدمت ساقی گری کے اوسکو بہت تہی چاہتی تہی — وہ بہی بجان و دل اوس پری پیکر کا مفتون و شیدا تہا لیکن کوئی وقت فرصت کا اپنی محبوبہ سے ملنے اور آتش ہجرت بجہانی کا امکان نہ پاتا تہا کیونکہ وہ بادشاہ کے بہن یہہ اوسکے گہر کا ساقی وصال جانان میسر ہونا مشکل تہا — اوس حورنژاد نے اس نیم جان سے کہا کہ ایک صورت ہماری تمہاری صحبت کے نکل سکتی ہے جسوقت بادشاہ نشہ شراب مین مدہوش اور مست ہو اوسوقت تو اجازت بادشاہ سے اس امر کی چاہنا فوراً کہہ دیگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جذیمہ مذکور شراب پیکر مست ہوگیا اور اوسنے بہی اپنی معشوقہ سے ملنے کی واسطے بادشاہ کو بہت شراب پلاکر بیہوش کرکے بادشاہ سے عرض کیا کہ

کی کہ اگر حضور حکم دین تو حضور کی بہن سے صحبت کرکے گلچہری اوڑاون بادشاہ ہ
نے نشہ مین کہا کہ بہت بہتر وہ تو اوسطرف سے بیچارہ کہولے مشتاق بیٹہی تہی اور یہہ
اوسپر شیدا و مفتون تہا غرضکہ صحبت ہوتے ہی اوس عورت کو حمل رہ گیا جب
صبح ہوئی اور وہ راز فاش ازایام افتادہ ہوگیا بادشاہ بہت خفا ہوا — عدی
اپنی جان بچا کر اوسی شہر سے بہاگ گیا — مگر بعضے یہہ بہی بیان کرتی ہین کہ جذیمہ
نے اوسکو گرفتار کرکے اوسکے مروا ڈالا والغیب عند اللہ الغرض بادشاہ نے بہن پر
سخت غصہ ہوکر یہہ دو شعر کہی

خبرینی رقاش لا تکذبینی ۞ ابحرٍّ زنیت ام بہجین

ترجمہ — بتا اے رقاش جہوٹ نہ بولیو کہ کیا کسی شریف سے زنا کروایا یا پاجی سے

ام بعبدٍ فانت اہلٌ لعبدٍ ۞ ام بدونٍ فانت اہلٌ لدون

ترجمہ — اگر کسی غلام سے کروایا ہے تو لائق غلام کی ہی اور اگر کسی بدذات سے کروایا ہے تو لائق اوسکے ہے
رقاش نے اوسکا جواب دیا کہ تو ہی نے کہا کہ مینے ایسی شخص سے زنا کروایا ہے جو عرب کی
شرافت مین یکتا ہے ہی جذیمہ چپ ہو رہا — بعد انقضای ایام حمل کے رقاش مذکورہ
کے ایک فرزند دلدار لڑکا پیدا ہوا — جذیمہ مذکور نے اوس لڑکے کو بڑی چاو اور
نازونعم کے ساتھ پرورش کیا کیونکہ اوسکے کوئی بیٹا نہ تہا — اور اوسکو ولد
متبنی اپنا مقرر کیا — ایکدفعہ ایسا ہوا کہ وہ لڑکا نازپرور دہ کہین گم ہوگیا عرب کے
لوگون نے یہہ تصور کیا کہ کوئی جن اوسکو اوٹہا لیگیا ہے — ناگاہ — مالک — اور
عقیل یہہ دو شخص اوسکو کہین سے ڈہونڈ لائے جذیمہ کو اوسکی پانے سے اسطرحکا
سرور ہوا کہ قریب تہا شادی مرگ ہو جاوے خوش ہوکر اوس لڑکی کے لانی والون
کو کہا کہ جو تم انعام مانگو فورًا دیا جائیگا کہو اسکے انعام مین کیا دون اون دونو نے

عرض کی کہ ہم کچھ نہین مانگتے ہماری یہہ تمنا ہے کہ حضور کی مصاحبت مین جب تک زندہ ہین رہین جذیمہ نے منظور کیا اسیوقت سی وہ ضرب المثل عرب مین یعنی کندمانی جذیمۃ مشہور ہو گئی ہی اس جذیمہ کے ایام حکومت مین ایک شخص قوم عالقہ مین کا جسکو عمرو بن الظرب بن حسان العلیقی کہتے ہین تمام فرات کی بلاد عالیہ در مشارق شام پر اور جزیرہ پر مسلط ہو گیا تہا اوس سے جذیمہ لڑا اور فتحیاب ہوا اس لڑائی مین وہ عمرو یعنی جذیمہ کا دشمن مقتول ہوا — اوس عمرو مذکور کے ایک بیٹی جسکو ذبا کہتی ہی نام اوسکا نایلہ ہے لیکن بنام اول وہ مشہور تہی چونکہ اوس کے کوئی بیٹا وارث سلطنت نہ تہا اسلئی یہہ لڑکی سلطنت کرنی لگے — اوسی لڑکی نے دو شہر آمنی سامنی فرات کے یعنی گویا ایک جواب دوسر لکیا بسائی تہی اور جذیمہ کو بہی فریب سی قتل کرکے اپنی باپ کی خون کا عوض لیکر دل ٹہنڈا کیا وہ فریب یہہ تہا کہ اوس سی کہلا بہیجا کہ اگر آپ کا ارادہ مجسی نکاح کرنی کا ہو تو آپ میری پاس آئی چنانچہ وہ اسی فریب مین آکر اوسکی پاس چلا گیا جب اوسکے گہر مین داخل ہوا پہر زہر دیکر مار ڈالا یہہ بادشاہ بنی ہ کے زمانہ سی بہت پہلی طبقہ جاہلیت مین تہا اس کا حال چونکہ قابل یادداشت کے اور گویا توضیح ایک ضرب المثل کے تہا اسلئی مختصر لکہا گیا

ذبا

یہہ بادشاہ زادی بیٹی اوسی عمرو مقتول جذیمہ کے — اور قاتلہ جذیمہ مذکورہ کے ہی اب ہم اسکا حال ہے لکہتی ہین واضح ہو کہ بعد وفات پانی جذیمہ کے عمرو بن عدی بن نصر بن ربیعہ یعنی وہی لڑکا ولد اترنا جسکا ذکر اوپر آیا ملک حیرت کے تخت پر وارث سلطنت ہو کر بجای جذیمہ کے بسبب نہونے اوس کے بیٹے کے سوار

پہلی صدی کی شاعر

اس ولد بنتی کے بیٹہا اوس کے دل مین اول روز سی یہہ تہا کہ کوئی تدبیر یا منصوبہ ایسا بن
پڑی جو زبا کو جسنی میری ماموں جذیمہ کو مار اہے قتل کرون آدمی خیال سے یہہ رہنمونی
کی که ایک غلام مسمی قصیر سی ملکر ناک اوسکے کٹواکر کوڑی لگواکر شہر بدر کر دیا ــ
وہ قصیر بحالت حقیر دربار ملکہ زبا مین حاضر ہوا اور عرض کی کہ میری ولی نعمت نی یہہ
سلوک میری ساتہہ باوجود بری ہونے ہر ایک جرم کے بسبب ناقدر دانی اور بد
خلقی کے میرا کرکی جلاوطن کر دیا ہے ــ ملکہ زبا کو اوس کی حال پر اختلال پر رحم
آیا فرمایا کہ تو ہماری ملک مین چین سے رہاکر اور اس سرکار دولتمدار کے کارخانہ
تجارت مین سوداگری کیا کر اوسکے تو یہہ مراد ہی تہی بجان و دل قبول کیا ــ سوداگر
کرنا ادہر سی مال بہرکر لیجانا اودہر سے اپنی اقا سی روپیہ لاد کر لانا اس سرکار مین
لی آنا شروع کیا بعد چند ایام کے جب زبا کو کسیطرحکا دغدغہ اور شک وشبہ اوسکے
طرف سی نرہا او سوقت اوس مکار نے یہہ نمک حرامی کی کہ ایک ہزار اونٹ
سیاہ اقا قدیم کے صندوقوں مین بٹہلاکر جنکی قفل اندر کے جانب لگے ہوئی تہی لاد لایا
جب وہ دربار زبا مین لیکر حاضر ہوا زبا کہڑی ہوئے دیکہہ رہی تہی ابہی وہ اونٹ
نہ بٹہلانے پایا تہا کہ زبا نی یہہ شعر فی البدیہہ پڑہی

ما للجمال مشيها وئيدا ؛ اجندلا يحملن ام حديدا
ام صرفانا باردا شديدا ؛ ام الرجال جثما قعودا

جب وہ صندوق داخل قلعہ شاہی ہوئے فوراً بطور یلغار اونمین سے آدمی
نکلکر بزور شمشیر رعایا کو قتل کرکے سلطنت کے مالک ہوگئی اسطرحسی قصیر حرامزادہ
نی اپنی جذیمہ کے خون کا عوض لیا یہہ حال تاریخ ابو الفدا اسمعیل عمی ہماری و ستیاب
ہوا لکہا گیا یہہ شاعر پیغمبر خدا کے زمانہ سی بہت اول ہے

پہلی صدی کی شاعر

زہیر ابن جناب

واضح ہو کہ بادشاہان عرب سے ایک بادشاہ زہیر بن جناب بن ہبل بن عبد اللہ
بن کنانہ ابن بکر ابن عوف بن عذرہ الکلبی بہی ہے اس زہیر مذکور کو لسبب صحت رائے
اور فطانت عقل کے کاہن بہی کہا کرتی تہی اوس کے عمر بہی بہت بڑی ہوئے تہی اور
لڑائیان بہی اوسنی بہت کی ہین اس کے ایام حکومت مین ایسی واردات ہوئے کہ وہ قابل
بیان ہے وہ یہہ ہی کہ ایک شخص مسمی میمون نقیب اوس کے گہر کا تہا اوستے قضاعہ کے
گروہ کی سب آدمی متفق ہو گئے تہی اونین اور غطفان مین خوب لڑائی ہوئی سبب اوسکا
یہہ تہا کہ سنے نقیض بن ریث ابن غطفان نے ایک دیوار مثل حرم مکہ کی بنا کر اوس کے
خادم مرہ ابن عوف کی اولاد مین سی چند ادمی مقرر کئے جب خبر زہیر کو پہنچی اوسنے
کہا کہ قسم ہی خدا کی ایک آدمی کو بہی غطفان مین سی زندہ نہ چہوڑونگا کیونکہ یہہ بات
جو اونہونے کی مبادا ہمیشہ کو اگر جاری ہو گئے تو بہت بڑی قباحت عاید ہوگے چنانچہ
اونین اور زہیر مین خوب لڑائی ہوئین مگر فتح کا نقارہ زہیر کی نام بجا پہر زہیر نے
وہ دیوار ڈہا کر سب مال اونکا لوٹ لیا اور کسی عورت کو اونین سے ہاتہہ نہ
لگایا اسباب مین زہیر مذکور نے اپنی فخریہ مین شعر کہی ہین ازانجملہ ایک یہہ بہی شعر ہی

ولولا الفضل منا ما رجعتم ٭ الی عذراء شیمتها الحیاء

بعد ازان زہیر مذکور نے ابرہہ الاشرم حبشی صاحب فیل سی ملاقات کی اوسنی
اوسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور سب عرب پر اوسکو فضیلت دیکر قبیلہ بکر اور
تغلب کا اوسکو امیر مقرر کیا چنانچہ زہیر اون پر حکومت کرنے لگا لیکن ایک دفعہ
وہی لوگ اسی بغی ہو گئے تہی مگر پہر بار کوٹ کر اوسنے درست کر لئی — اور ایک
دفعہ یہہ شخص بنی القین سے لڑا تہا اون لوگون سے اتنی لڑائیان اوسنی کی

ہین کہ شرح اونکے بہت طویل ہے حاصل یہہ ہی کہ زہیر کو ان سب لڑائیون مین فتح ہوئے
لیکن افسوس یہہ ہی کہ بڑہاپی مین یہہ بادشاہ شارب الخمر ہوگیا تہا مرتی دم تک شراب
پیتا رہا — ابن الاثیر کہتا ہی کہ شراب خوار ایسا کہ تمام عمر تا وقت مرگ شراب پیتا رہے
ایسی دو شخص گذری ہین ایک عمر بن کلثوم التغلبی — دوسرا ابو عامر ملاعب الاسنۃ
العامری — ابرہۃ الاشرم بادشاہ حبشہ نے درمیان نصف ماہ محرم ۴۲ سنہ نوشیروانی
کی کعبہ کی ڈہانے کا قصد کیا تہا اور اسی سال مین ولادت رسول اللہ کے یعنی بارہوین
تاریخ ربیع الاول ۸۸۱ سکندری مین ہوئے — اور ابتدا ر بخت نصر کو ۱۳۱۶ برس ہوئی
اوس سال مین یہہ شاعر مشہور بہی موجود تہا

متلمس

نام اس شاعر کا جریر بیٹا عبد المسیح بن عبد اللہ زید بن ذوفن بن حرب بن وہب بن
حلی ابن انحس بن ضبیعۃ الاصم بن نزار بن معد ابن عدنان ہے متلمس اسکا لقب
بسبب اس شعر کے کہنی کے ہوگیا ہی یہہ شعر اوس کے قصیدہ مین کا ایک ہی

فهذا اوان العرض حتی ذبابه ٭ زنابیره والازرق المتلمس

عمرو ابن ہند لخمی بادشاہ حیرۃ کی اوسنی اور طرفہ بن عبد البکری شاعر نے ہجو کی تہی
یہہ شاعر بہانجا متلمس مذکور کا تہا — جب اوس ہجو کرنے کی خبر عمرو مذکور کو پہنچی وہ
چپ ہو رہا کچہہ ذکر نکیا — بعد تہوڑی عرصہ کے پہر اون دونون نے اوس کی مدح
کی اوسنی ہر ایک کے واسطے ایک پروانہ اپنی ایک عامل کے نام پر لکہہ کر دونون
کو دیدیا اور کہا کہ تم فلانی حاکم کے پاس جاؤ وہ تمکو عطاء جزیل اور اچہا صلہ مدح کا
دیگا اور بادشاہ نے پروانون مین یہہ لکہا تہا کہ جب یہہ دو تو تیری پاس پہنچے
فوراً انکا سر کاٹ ڈالنا جب وہ دونو پروانے لیکر حیرۃ مین پہنچے متلمس نے طرفہ

سی کہا کہ بہائی ہمنی اس بادشاہ کی ہجو بہی کی تہی ایسا نہ ہو اسنی ہمسی کچہہ بدی کی ہو کیونکہ اگر وہ انعام دیتا تو اپنی پاس سے دیدیتا اس عامل کے نام پروانہ کیون لکہتا آو ہم کسیکو دکہلا دین کہ ان رقعون مین کیا لکہا ہے اگر کچہہ بہتر آئی سلکیے ہو کی جب تو شہر مین گہسین گی اور اگر کچہہ بدی ہوئے تو بہاگ جائینگی طرفہ نے کہا کہ بادشاہ کا فرمان مین نہین کہولتی کا متلمس نے کہا کہ مین تو کہولتا ہون اپنی جان بچانے ضرور ہے خدا جانے اسمین کیا لکہا ناگاہ اوسوقت ایک لڑکا حیرۃ مین سی نکلتا تہا متلمس نے اوس لڑکی سی کہا کہ ای لڑکی تو پڑہنا جانتا ہی اوسنی کہا ہان جانتا ہون اوسنی اوسکو بلا کر وہ نامہ بادشاہ کا دیا کہا پڑہ اسمین کیا لکہا ہے اوسنی دیکہتی ہے نامہ کہا کہ متلمس کے مان نہ ہوتی ہو گئی کیونکہ اسمین یہہ لکہا ہی کہ متلمس کو مار ڈالنا — اوسنے فوراً طرفہ سے ہی کہا کہ تو بہی اپنا نامہ کہول اوسنے کہا کہ اپنی نامہ کو جیسا تو نے کہول لیا مین تو بادشاہ کا نامہ نہین کہولنے کا کیونکہ یہہ کیا ضرور ہے جو تیری حقمین لکہا وہ ہی میرے بہی حقمین ہو متلمس کے کہنی کو جب اوسنے نہ مانا متلمس نے پہاڑ کر اپنا نامہ نہر مین ڈال کر ملک شام کیطرف بہاگ گیا —

اور طرفہ شاعر بیوقوف وہ نامہ اپنی موت کا لیکر شہر حیرۃ مین گیا اوس عامل نے دیکہتی ہے اوس نامہ کے فوراً اوسکو قتل کر ڈالا یہہ قصہ اسکا مشہور ہے اسیواسطے ایک ضرب المثل اوس نامہ کی متلمس سکے ہو گئی ہین عربی مین بہت جای پر صَحِیْفَۃُ الْمُتَلَمِّسْ آتا ہے یہہ اوسجاے بولتی ہین جو کوئے نامہ پڑہلیے اوسمین اوس کی مار ڈالنے کا حال ہو یہہ طرفہ وہ ہی ہے جسکا حال اور چند شعر اول لکہہ چکا ہون — متلمس نے شام مین جا کر بہت شعر اسباب مین کہی ہین از انجملہ ایک یہہ شعر بہی ہے

جزانی ابو لخم علیٰ ذات بیننا ؁ جزاء سنمار وما کان ذا ذنب

طبقہ جاہلیت مین یہہ شاعر گذرا ہے

پہلی صدی کی شاعر

عبد الرحمن کندی

درمیان ۳۴ہجری کی جب سعید حضرت عثمان رض کے خدمت مین آئی اور انہونے سب
حال اہل کوفہ کا بیان کیا اور یہہ کہا کہ اہل کوفہ چاہتی ہین کہ ابوموسے اشعری کو ہمارا
حاکم مقرر کرو — حضرت عثمان رض نے ابوموسی کو کوفہ پر روانہ کیا — اونہوں نے وہان
جاکر خطبہ پڑہا اور سب لوگون کو کہا کہ عثمان ابن عفان رض کے اطاعت اور بیعت دل
وجان کرو سب نے منظور کیا مگر چند صحابہ نے ایک دوسرے کو واسطے قتل عثمان رض کے برانگیختہ
کرکے یہہ لکہا ہماری پاس چلے آو جہاد یہان ہے اسکا باعث ایک یہہ بہی تہا کہ حضرت
عثمان رض نے حکم بن العاص کو جسکو رسول اللہ نے جلا وطن کر دیا تہا اور وہ حضرت
ابوبکر رض — اور حضرت عمر رض کے وقتمین بہی نکالا ہوا رہا انہونے اپنی ایام خلافت
مین بلا کر اوس کے بیٹی مروان بن الحکم کو پانچواں حصہ افریقہ کے غنایم کا جسکا [illegible]
دینار ہوتی ہین دیا اسباب مین اس عبد الرحمن کندی نے یہہ شعر کہی ہین

سَأَحلِفُ بِاللهِ جَهدَ اليَمِين ؛؛ مَا تَرَكَ اللهُ أَمرًا سُدًى
وَلكِن خُلِقتَ لَنَا فِتنَةً ؛؛ لِكَي نَبتَلِي بِكَ أَو تُبتَلَى
فَانَّ الامِينَينِ قَد نَبَيَا ؛؛ مَنَارَ الطَّرِيقِ عَلَيهِ الهُدَى
فَمَا اَخَذَا دِرهَمًا غِيلَةً ؛؛ وَمَا جَعَلَا دِرهَمًا فِي الهَوَى
دَعَوتَ اللَّعِينَ فَاَدنَيتَهُ ؛؛ خِلَافًا لِسُنَّةِ مَن قَد مَضَى
وَاَعطَيتَ مَروَانَ خُمسَ العِبَادِ ؛؛ ظُلمًا لَهُم وَحَمَيتَ الحِمَى

عمر بن جرموز المجاشعی

یہہ ایک بدوی عرب کا مشہور ہے جسنی حضرت زبیر رض کا سر کاٹا تہا حال یہہ ہے کہ حضرت
زبیر رض نے جنگ جمل سی جب مراجعت کرکے مدینہ کو جانے کا ارادہ کیا تب ایک [illegible]

بنی تمیم پر پہنچے وہان احنف بن قیس بیٹہا ہوا تہا کیونکہ وہ لڑائی کا ارادہ نہ رکہتا تہا
اسلئی ایک جانب ہو بیٹہا تہا کسی نے اوسکو کہا کہ حضرت زبیر رض اودہر آتے ہین اوسنے
کہا کہ دو لشکرون کو لڑائی کے لئی آراستہ کرکے اپنی جان بچا کر چلی آئی ہین اوس مقام پر
عمرو بن جرموز مجاشعی شاعر مذکور بہی بیٹہا ہوا تہا وہ یہہ بات سنکر وہانسی اٹہہ کر حضرت
زبیر کے پیچہے پیچہے ہو لیا حضرت زبیر رض اپنی عادت پر بیخبر چلے جاتی تہی وہ جاکر وادی
سباع مین سو رہے اوسنے حضرت زبیر کا سر حالت نیند مین کاٹ ڈالا وہ سر لیکر حضرت
علی رض کے خدمتمین حاضر ہوا حضرت علی رض نے وہ سر دیکہہ کر یہہ ارشاد کیا کہ مینی
رسول اللہ سے یہہ سنا ہے آپ فرماتی تہے کہ قاتل زبیر رض جہنمی ہوگا عمرو بن جرموز نے
یہہ جواب سنکر خفا ہوکر لفظ لعنت کا اپنی مونہہ سی نکالکر یہہ شعر بنائی

أَتَيْتُ عَلِيًّا بِرَأْسِ الزُّبَيْرِ أَحْسِبُهَا زُلْفَه
فَبَشَّرَ بِالنَّارِ قَبْلَ الْعِيَانِ فَبِئْسَ الْبِشَارَةُ وَالتُّحْفَه
وَسِيَّانِ عِنْدِي قَتْلُ الزُّبَيْرِ وَضَرْطَةُ عَيْرٍ بِذِي الْجُحْفَه

یہہ پچہتاتا ہوا انعام سی مایوس گیا کیونکہ وہ بارادہ انعام پانیکے حضرت زبیر کا سر کاٹ
کر لایا تہا الغرض حال اس شاعر کا ہمکو نہین معلوم ہوا

ابن الاطنابہ

اس کا نام ہمکو مثل اوسکے حال کی نہین معلوم ہوا بجز اسکی کنیت کی مگر اتنا دریافت ہوا
کہ مرہ کی قبیلہ سی وہ تہا شعراء جاہلیت سی یہہ گذرا ہے یہہ اشعار اوسکے ہین

أَبَتْ لِي هِمَّتِي وَحَيَاءُ نَفْسِي ؛ وَإِقْدَامِي عَلَى الْبَطَلِ الْمُشِيحِ
وَإِعْطَائِي عَلَى الْمَكْرُوهِ مَالِي ؛ وَأَخْذِي الْحَمْدَ بِالثَّمَنِ الرَّبِيحِ
وَقَوْلِي كُلَّمَا جَشَأَتْ وَجَاشَتْ ؛ رُوَيْدَكِ تُحْمَدِي أَوْ تَسْتَرِيحِي

پہلی صدی کی شاعر

عایشہ

یہہ ایک عورت شاعرہ ہی نام اوسکا عایشہ بیٹی عبداللہ بن المدان کے سنہ ہجری کا ذکر ہی کہ جب درمیان حضرت علے رض اور معاویہ کے عداوت قلبی بہت ہوگئی (اور اوسوقت ایام مین حضرت علی رض عراق مین تہے اور معاویہ رض شام مین تہا) اوسکا ثمرہ یہہ ظاہر ہوا کہ حضرت علے رض نماز پڑہ کر معاویہ — اور عمرو بن العاصی — اور ضحاک — اور ولید بن عقبہ — اور ابو اعور سلمی کے حق مین بد دعا کرتے — اور معاویہ نماز پڑہ کر حضرت علی — اور امام حسن اور امام حسین — اور عبداللہ بن جعفر پر بد دعا کیا کرتا تہا آخرش یہہ ہوا کہ معاویہ نے بُسر بن ارطاۃ کو لشکر دیکر حجاز مین بہیجا چنانچہ بُسر مذکور مذکور مدینہ مین آیا وہان ابو ایوب انصاری حضرت علی رض کے طرف سی عامل تہے وہ ڈر کر اپنی جان بچاکر حضرت علی کے پاس چلے گئی — اور بُسر مذکور نے مدینہ مین گہس کر تلوار کشی کرکے لوگون کو قتل کرنا شروع کیا اور یہہ حکم دیا کہ جو کوئی بیعت معاویہ کی کرے چہوڑ دو نہین تو فوراً سر اوسکا اوڑا دو — بعد ازان بُسر مذکور یمن مین گیا وہان جاکر ہزارہا آدمی قتل کرکے معاویہ کے بیعت کروائے یمن مین حضرت علے رض کے طرف سے عامل عبداللہ بن عباس تہے وہ بہی جان بچاکر حضرت علے رض کے پاس بہاگ آئے بُسر مذکور نے حضرت عبداللہ مذکور کے دو بچے صغیر وہان پکڑ لئی تہی اون معصومون کو خنجر سے ذبح کیا اون لڑکون کے والدہ یعنی اس عورت عایشہ مذکورہ کو اونکی ذبح ہونے سی بہت قلق لاحق ہوا اوسنی اون لڑکون کے نوحہ مین یہہ شعر کہی ہین جنکی پڑہ لی سی دلکو قلق و اضطراب لاحق ہوتا ہے اور سننی کے تاب نہین

ھا من احس ببنیّ اللذین ھما ٭ کالدرّتین تشظّی عنھما الصدف

ها من احس بنبی الذین هما ،، قلبی و سمعی فقلبی الیوم مختطف
من دل والهة حیری مدلهة ،، علی صبیین دلا اذ غدا السلف
خبرت بسرا وما صدقت مازعموا ،، من افکهم و من القول الذی اقترفوا

یہہ حال معہ اشعار تاریخ مسعودی سی لکھا گیا

عمران

عمران بن حطان لعنۃ اللہ علیہ درمیان خلافت حضرت علی رض کے موجود تہا جب درمیان سنہ ۴۰ ہجری کی عبد الرحمن بن ملجم نے حضرت علی رض کو شہید کیا اور وہ قید ہوا بعد ازان جب حضرت علی رض کے روح آسمان کو پرواز کر گئی اوسوقت عبد اللہ بن جعفر نے ابن ملجم مذکور کو نکالکر پہلی اوس کے ہاتہہ کاٹی — پہر ایک سلائی لوہی کے گرم کرکی اوس کے آنکہون مین پہیری — پہر زبان کاٹی بعد ازان تمام جثہ اوسکا جلا دیا اوس کا مرثیہ اسی عمران ابن حطان خارجی نے بڑی دہوم دہام سی لکہا ہے یہہ چند شعر اوس مرثیہ مین کے ہین

لله در المرادی الذی فتکت ،، کفاه مهجة شر الخلق انسانا
یا ضربة من ولی ما اراد بها ،، الا لیبلغ من ذی العرش رضوانا
انی لاذکره یوما فاحسبه ،، اوفی الخلیقة عند الله میزانا

عبد الرحمن بن الحکم

یہہ عبد الرحمن بیٹا حکم بہائی مروان کا جب معاویہ نے زیاد کو اپنی نسب مین درمیان سنہ ۴۴ ہجری کے ملا لیا عبد الرحمن مذکور پر یہہ بات بہت گران گذری — حقیقت حال مختصر یہہ ہے کہ معاویہ نے زیاد مذکور کو بلا کر اوس کی گواہ اسبات کی طلب کئی کہ وہ ابو سفیان کی نطفہ سے ہی یا نہین اوس گواہی مین — ایک شخص سے

پہلی صدی کی شاعر

ابو مریم شراب فروش سے گواہی دینی آیا تہا اوسنی یہہ اظہار دیا کہ ابوسفیان
میرے پاس مقام طایف مین آیا اور بعد شراب نوشی کے جب اوسکو بہت نشہ
غالب ہوا اوسنی کہا کہ کسی رنڈی کو بلاؤ مینی ایک لونڈی مسماۃ سمیہ کو لا حاضر
کیا صبح کو مینی ابو سفیان کے منی اوس کے چوترون پر سے ٹپکی ہوئی دیکھی تہی ـــ
زیاد نے کہا کہ آپ تو گواہی دینی آئی ہین یا مجھکو گالیان دینی الغرض بعد اس گواہی
کے ثابت ہوا کہ یہہ ولد الزنا یعنی زیاد ابو سفیان کے تخم سے ہی اور سمیہ کے پیٹ
سی معاویہ نے اوسکو اپنے نسب مین فوراً ملا لیا چونکہ یہہ فیصلہ خلاف قول رسول
اللہ صلعم کے صریح ہوا کیونکہ آپ نے فرمایا ہی کہ بچہ ولد الزنا عورت زانیہ کا ہوتا ہے
اور زانی کو نہین پہنچتا مگر حضرت معاویہ نے اسکی خلاف عمل کیا یہہ سب پر گران
گذرا اور تمام بنی امیہ کے لوگ اوس کے دشمن ہو گئی چنانچہ اوس کے چچا عبد الرحمن
بن الحکم نے یہہ شعر اسی واسطے کہی

اَلَا اَبْلِغْ مُعَاوِيَةَ بْنَ صَخْرٍ ،، لَقَدْ ضَاقَتْ بِمَا تَاتِي الْيَدَانِ
اَتَغْضَبُ اَنْ يُقَالَ اَبُوكَ عَفٌّ ،، وَتَرْضَى اَنْ يُقَالَ اَبُوكَ زَانِي
وَاَشْهَدُ اَنَّ رَحْمَكَ مِنْ زِيَادٍ ،، كَرَحْمِ الْفِيلِ مِنْ وَلَدِ الْاَتَانِ

بعد ازان زیاد مذکور کو بصرہ پر عامل مقرر کیا اور خراسان اور سجستان
اور ہند اور بحرین اور عمان یہہ سب اوس کے زیر حکم حضرت معاویہ نے کردئی
اور حال اس شاعر مذکور سوا اوس کے ان شعرون کے ہماری تئین نہین معلوم ہوا

معاویہ

یہہ معاویہ بیٹا ہے ابوسفیان کا اور باپ یزید علیہ اللعنت کا درمیان ماہ رجب
سنہ ۶۰ ہجری کے معاویہ بن ابی سفیان نے وفات پائی اوسنی انیس ۱۹ برس

پہلی صدی کی شاعر

سنہ ۶۰ جس دن سے حساب کی ہے اوس روز سے ہمنی اوس مدت یہہ کے خلافت و وزارت ستاسی ہمنی تہیت
کہ خلافت مستقل اوس کے ہوگئی اور حضرت امام حسن علیہ السلام نے بہی اوس کے بیعت
کرلی تہی — عمر معاویہ کی تذکرہ کے پچہتر برس کی ہوئی بعضی ستتر برس بیان کرتی ہین بعضے
اور کچہہ کہتے ہین جب معاویہ نے اون لوگون سے جو اوس کے بیمار پرسی کی لئی آئی تہی
کوڑی لگوائی یہہ شعر پڑہی

وَتَجَلُّدِی لِلشَّامِتِینَ اُرِیهِمُ ؎ اَنِّی لِرَیْبِ الدَّهْرِ لَا اَتَضَعْضَعُ
وَاِذَا الْمَنِیَّةُ اَنْشَبَتْ اَظْفَارَهَا ؎ اَلْفَیْتَ کُلَّ تَمِیمَةٍ لَا تَنْفَعُ

ظاہر مین یہہ شعر معاویہ کے نہین معلوم ہوتے کیونکہ ہمنی ایک اور شاعر کیطرف جسکا
نام بہول گیا ہون یہہ شعر منسوب پائی ہین اور شاید معاویہ ہی کے ہون العبد عند الله
اور کتاب مختار فی الاخبار والاثار مین یہہ شعر معاویہ کیطرف منسوب کئی ہین —

اَخُو الْحَرْبِ اِنْ عَضَّتْ بِهِ الْحَرْبُ عَضَّهَا ؎ وَاِنْ شَمَّرَتْ یَوْمًا بِهِ الْحَرْبُ شَمَّرَا
کَلَیْثِ هِزَبْرٍ کَانَ یَحْمِی ذِمَارَهُ ؎ رَمَتْهُ الْمَنَایَا قَصْدَهَا فَتَقَطَّرَا

میسون

یہہ عورت بہت خوبصورت مشکیلہ معاویہ رض کی زوجہ اور یزید کے والدہ
تہی بادیہ بنی کلب مین رہا کرتی تہی وہیں تجدل کی ہے وہ اپنی مہکل مین اسواسطے
رہا کرتی تہی کہ معاویہ ابن ابی سفیان یعنی اوس کے خاوند نی اکبر وزر دیکہا وہ یہہ شعر
پڑہ رہی تہی یہہ شعر اوسی عورت کے ہین

لَلُبْسُ عَبَاءَةٍ وَتَقَرُّ عَیْنِی ؎ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ لُبْسِ الشُّفُوفِ
وَبَیْتٌ تَخْفِقُ الْاَرْوَاحُ فِیهِ ؎ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ قَصْرٍ مُنِیفِ
وَبَکْرٌ یَتْبَعُ الْاَظْعَانَ صَعْبٌ ؎ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ بَغْلٍ زَفُوفِ

وکلب ینبح الاضیاف دونی ٭ احب الی من هر الدفوف
وخرق من بنی عمی فقیر ٭ احب الی من علج علیف

یہہ شعر سنکر معاویہ رض نے کہا کہ ای بنت بجدل تجکو میرے پاس رہنا ناگوار گذرتا ہے تو جا اپنی بہکی مین رہ چنانچہ وہ یزید کو بہی اپنی ہمراہ لیگئی اوسنی وہین پرورش پائے

یزید ابن معاویہ

یزید لعین مذکور حوارین مین جو مضافات حمص سے ہے چودہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری مین اہتیس ۳۸ برس کا ہوکر مرا اوسنی تین برس چہہ مہینی بادشاہت کی یزید کا رنگ گندم گون تہا اوسر بال کہونگریالی انکہین بڑی بڑی موںہہ پر چیچک کے داغ ڈاڑہی ایہی مگر ہلکے اور لنبی تہے عبداللہ ابن حنظلہ کہتا ہے کہ یزید شراب پیتا اور زنا بہی کرتا — اور جبکے مان کو رانڈ پاتا اوسکے بیٹی سی اوسکا نکاح کروا دیا کرتا تہا اور بہن کا بہائی سی بلکہ باپ کا بیٹے سی بہی نکاح کردیتا یہہ ایسی باتین کرتا تہا کہ لوگ یہہ کہتی تہی کہ اب آسمان گریگا اور یزید مریگا کیونکہ یہہ باتین زبردستی کرواتا تہا جب وہ مرا اوسنے چند لڑکے اور لڑکیان چہوڑین اوسکے مان کا نام میسون بنت بجدل کلبیہ ہے جسکا حال اوپر گذرا یزید نے اس عورت کے پاس اوسکے میکے مین پرورش پائی اور فصاحت اور شعر بنانا وہین سیکہا

پہلی صدی کی شاعر

سُدَیف

اسس شاعر کا ہمکو حال معلوم نہین ہوا مگر اتنا جانتی ہین کہ یہہ سفاح خلیفہ اول بنے عباسیہ کی وقت مین تہا کیونکہ جب سلیمان بن ہشام پکڑی گگے سفاح مذکور نے اونکو امن دیدی تہی اسس شاعر نے حاضر ہوکر یہہ شعر پڑہے

لا یغرنك ما تری من رجال ،، ان تحت الضلوع داء دویا
فضع السیف وارفع السوط ،، حتی لا تری علی ظہرھا اُمویا

یہہ شعر سنکر سفاح نے سلیمان کو معہ اور لوگون کے جو بنی امیہ سے تہی قتل کیا

حسان

اسس حسان ابن ثابت کی کنیت ابوالولید ہی وہ بہی ایک انصاری انصار مین سے قبیلہ خزرج کا شاعر ہے یہہ شاعر بنام شاعر رسول اللہ مشہور ہی کیونکہ وہ رسول مقبول کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو عبیدہ کہتا ہی کہ سب عرب کا اس بات پر اجماع ہی کہ اہل مدر مین بڑا شاعر حسان بن ثابت گذرا ہی اور وہ بہت ثقہ بہی تہا اوس سے عمرو — اور — ابوہریرہ — اور عائشہ رضہ نے روایت کی ہی قبل سنہ ۴۰ھ کی درمیان خلافت حضرت علی رض کے ایکسو بیس ۱۲۰ برس کا ہوکر فوت ہوا ساٹہہ برس جاہلیت مین گذارے اور ساٹہہ برس اسلام مین بسر کئے اسس شاعر کا ایک دیوان بہی مرتب کیا گیا ہے اوسمین اکثر مدح پیغمبر خدا صلعم کی مین کسی جائی اپنی واردات اور واقعات یا کسی اور کے حال کو بہی شاذ و نادر لکہا ہے یہہ شعر اوسکے اوس دیوان سے جو بالفعل میری اوستاد مولوی مملوک العلی صاحب کے کتب خانہ مین موجود ہے دیکہہ کر لکہی ہین — رسول اللہ کے مدح کرتا ہے

وشق له من اسمه کی یجله ،، فذو العرش محمود وهذا محمد

پہلی صدی کی شاعرہ

جانبین کا لشکر آراستہ ہوکر مقابل ہوا اوس وقت حضرت علی رض نے ایک شخص کو جو اونکے
اصحاب مین تہا اور جسکا نام مسلم ہی قرآن شریف اوسکو دیکر یہہ فرماکر روانہ کیا کہ
قرآن شریف مرے اوس جانب مخالف کو دکہلاؤ اور تم اپنی ذمہ سے یہہ کہکر بری ہو آؤ
کہ ہماری تمہاری درمیان یہہ قرآن ہے اسکے اطاعت تم کرو ہمارا کہنا نہ سنو
جو قرآن مین ہے اوسکے بموجب عمل کرو چنانچہ وہ مسلم گیا اور منادی قرآن شریف
کی کرنے لگا اوسکو ایک تیر کسی نے ایسا مارا کہ وہ [illegible] ہوگیا اوسکو حضرت علی رض
کے اوٹہا کر لاسکے اوس وقت مسلم کی والدہ یعنی شاعرہ مذکورہ نی یہہ دو شعر کہی

یا رب ان مسلما اتاهم — یتلو کتاب الله لا یخشاهم

فخضبوا من دمه لحیته — وامه قائمة تراهم

عمار بن یاسر

عمار بن یاسر جو بنی مخزوم کے اور حلیف اونکے تہی حقیقت حال یہہ ہے کہ یاسر
مذکور یعنی والد عمار اپنی دو بہائیون کے ہمراہ ایک کا نام حارث — دوسریکا
مالک تہا — تیسری بہائی کو جو کہو یا گیا تہا مکہ مین ڈہونڈنے آئی تہی — حارث
اور مالک تو یمن کو چلے گئے — یاسر مکہ ہی مین رہگئی اوسنے ابو حذیفہ سے
راہ محبت پیدا کی یہہ حلف کرکے کہ تمہاری پاس رہا کرونگا اسلئی اوسکی (مسمات) حذیفہ بی
جو اوسکے لونڈی کی بیٹی سمیہ تہی نکاح اونکا کر دیا — اسکی پیٹ سے عمار
پیدا ہوئی یہہ عمار ہی اون لوگون مین سے ہی جو درمیان مکہ کی عذاب دئی جاتے
تہی اسواسطے کہ اسلام سی پہر جائین رسول اللہ حضرت عمار کے اوپر ہاتہ پہیرتے
اور یہہ فرماتی کہ اے آگ ہوجا تو ٹہنڈی اور سلامتی عمار پر جیسی کہ تہی حضرت
ابراہیم پر — وہ اول مہاجرین مین سے ہی جنگ بدر مین حاضر ہوا سب واقعات

پہلی صدی کی شاعر

جنگ دیکھی اور بہت مصیبت اوسنے اوٹھائی — رسول اللہ نے اوسکا نام طیب مطیب رکھا تھا صفین مین ہمراہ حضرت علے رض کے ہوکر خوب لڑا جب بہت زخمی اور گھایل ہو گیا اوسوقت گر پڑا کیونکہ ترانوین ۹۳ برس کے اوسکے عمر تھی گرتی ہی پانی مانگا ایک شخص نے کوزہ دودہ کا بہرا ہوا اوسکو دیا دودہ پیا اور یہہ کہا کہ اب مین بیشک مرونگا کیونکہ رسول اللہ صلعم نے یہہ فرمایا تھا کہ اے عمار آخر وقت رزق تیرا دنیا مین جب تو دنیا سی اوٹھایا جاویگا دودہ ہی یعنے تجکو دودہ پلاوینگے درمیان ۳۷ھ ہجری کے شہید ہوا وہ شام کی وقت مقتول ہوا تھا قبر اوسکے درمیان صفین کے ہی اوسکے جنازہ کے نماز حضرت علی رض نے پڑوائی اور غسل نہین دیا اور نہین کپڑون مین جو پہنی ہوئی تہا بل غسل دفن کیا یہہ اشعار اوسکے طرف منسوب ہین مورخ بیان کرتے ہین کہ حضرت عایشہ صدیقہ رض جب طالب خون حضرت عثمان رض کی ہوکر حضرت علی رض سے مقابلہ کو گئے تہین اوسوقت عمار بن یاسر نے یہہ شعر حضرت عایشہ کو مخاطب کرکے بناکر سنائی اور پڑہی وہ یہہ ہین

فمنكِ البكاء ومنكِ العويل ؎ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ؎ وقاتلہ عندنا من امر

یہہ شعر جب سنے عمار بن یاسر پر تیر برسانی شروع کئے اسلئے اونہوں اپنا گھوڑا وہان سے دوڑا کر حضرت علی رض کے پاس چلدئے آپہنچے یہہ بیان تاریخ مسعودی مین ہے مگر مجکو یہہ خوب یاد ہی کہ ابن قتیبہ نے یہہ شعر عبید کے طرف منسوب کئی ہین اور وہ شعر بہی اوسنے اسطور پر لکھی ہین

منكِ البداءة ومنكِ الغير ؎ ومنكِ الرياح ومنكِ المطر

وانتِ امرتِ بقتل الامام ؎ وقلت لنا انہ قد كفر

فہبنا اطعناک فی قتلہ ؎ وقاتلہ عندنا من امر

امراۃ من عبد القیس

مسعودی کہتا ہے کہ ایک عورت عبد القیس کے قبیلہ کی جسکا نام معلوم نہین درمیان جنگ جمل کے مردون کو دیکہتی ہوئے پہر رہی تہی ناگاہ اوس کے دو بیٹے اور خاوند جب مری ہوئی اوسکو دکہلائی دئیے یہہ شعر اوسنی بنائی اور سب کو روکر سنائی

شہدت الحروب فشیبتنی ؎ ولم ار یوما کیوم الجمل
اضر علی مومن فتنۃ ؎ واقتلہ لشجاع بطل
فلیت الظعینۃ فی بیتہا ؎ ولیتک عسکر لم یرتحل

حابس

یہہ حابس بیٹا سعد طائی کا علم بردار معاویہ کا ہی جو جنگ صفین مین حضرت علی رض سی لڑنے آیا تہا معاویہ اور علی کے درمیان جب صلح ہوئی حابس مذکور نی یہہ شعر کہا

اما دون المنایا غیر سبع ؎ بقین من المحرم او ثمان

اشعث

یہہ اشعث بیٹا قیس کا پوتا معدی کرب کا کنیت اوس کے ابو محمد کندی ہی کندیون کے طرف سی پیغمبر خدا صلعم کے پاس ایلچی ہوکر آیا تہا واقع مین اونکا سردار تہا درمیان سنہ ہجری کے وہ طبقہ جاہلیت مین کندیونکا سردار تہا سب لوگ اوس کے اطاعت اور فرمانبرداری کرتے تہی وہ بہی صورت کا وجیہ سرداروں کی سے شکل رکہتا تہا اول مسلمان ہوا ـــ پہیر مرتد ہو گیا جب پیغمبر خدا نے وفات پائی اور حضرت ابو بکر صدیق رض خلیفہ ہوئے پہر مسلمان ہوگیا اور کوفہ مین جاکر رہا سنہ ہجری مین فوت ہوا وہ شعر بہی کہتا تہا اوس کی جنازہ کے نماز امام حسن علیہ السلام نے

پہلی صدی کی شاعر

۵۶ پہری — جب معاویہ نے دریاے فرات پر اپنی آدمیوں کی پہری لگادی کہ حضرت علی رضی کو دریاے فرات کا پانی نہ لینی دو اور کوئی اونکی ساتھ نہ پہنچی پاوی اشعث مذکور حضرت علی رضی کے سامنی آیا آپ نی فرمایا کہ ای اشعث چار ہزار سوار اپنی ساتھ لیکر دریاے فرات پر جاؤ اور پانی لوگون کے واسطی لاؤ اگر پانی نہ لینے دین تو ان سے لڑنا اور مارنا چنانچہ وہ رخصت ہوا چار ہزار سوار لیکر چلا اور یہ شعر اپنا پڑہتا جاتا تہا

لاوردن خلی الفراتا ❊ شعث النواصی او یقال ماتا

نابغہ ذبیانی

یہہ ایک شاعر شعراے جاہلیت سے ہی مجکو ایسا معلوم ہوتا ہی کہ عمرو بن جذیمہ بادشاہ حیرت کی وقتمین موجود تہا جسکا حال اوپر ذکر کیا یعنی وہ لڑکا عمرو قاتش سی ولد الزنا پیدا ہوا اور تخت پر بعد جذیمہ کے بیٹہا اس شعر سی بہی ایسا ہی معلوم ہوتا ہی جو اوسنی کہا ہے

علی لعمرو نعمۃ بعد نعمۃ ❊ لوالدہ لیست بذات عقارب

عبد اللہ

یہہ عبد اللہ بن عمر بن الخطاب رض قوم سے قریش اپنی باپ کی ہمراہ مکہ مین مسلمان ہوا اون ایام مین وہ صغیر سن تہا — جنگ بدر کی لڑائی اوسنی نہین دیکہی پہلی لڑائی جو انکے مشاہدہ مین آئی وہ خندق کی لڑائی تہی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ جنگ بدر کی وقت یہہ چونکہ صغیر سن تہی اسواسطی نہین حاضر ہوئی اور جنگ احد مین پیغمبر خدا نے اپ انکو اجازت دیدی تہی اسلئی نہین گئی — بعضی یہہ کہتی ہین کہ گئی تہی مگر چونکہ عمر اونکی چودہ برس کی تہے اسواسطی اونکو رسول اللہ نے لوٹا دیا تہا بعد جنگ خندق کے سب مشاہدہ اونہونی کیا وہ نیک بخت پارسا اور عالم و زاہد تہا بہت احتیاط اوسکے مزاج مین رہا کرتے تہی — اس قول کے موید قول جابر بن

پہلی صدی کی شاعر

عبد اللہ کا ہی وہ کہتا ہی کہ کوئی ایسا شخص نہیں جس کے طرف دنیا مایل ہوسے اور وہ
اوس کیطرف نہ رجوع ہوا ہو سوای حضرت عمرو اور اونکی بیٹی عبد اللہ کے۔ اور
میمونہ بن مہران یہہ کہتا ہی کہ کوئی پارسا اور پرہیزگار زیادہ ابن عمر رض سی مینی
نہین دیکہا — اور بڑا عالم ابن عباس سی زیادہ کوئی دیکھنی مین نہین آیا —
اور نافع یہہ بیان کرتا ہی کہ جب ابن عمر نے وفات پائی ایکہزار آدمی سی زیادہ اونے
آزاد کئی تہی — قبل وحی کے نازل ہونے کی ایک برس اول اونکے پیدا ایش ہوئے
اور ۷۳ھ ہجری مین بعد قتل ہونے ابن الزبیر کے تین مہینی بعد یا بموجب قول بعض
کی چہہ مہینی بعد وفات پائی بر وقت وفات کے یہہ وصیت کی تہی کہ درمیان حل
کی مجکو دفن کرنا مگر بسبب زور شور حجاج کے وہان کسیکا مقدور گاڑنی کا نہوا اسلئے
ذی طوی یعنی درمیان مقبرہ مہاجرین کی دفن کئی گئی عمر اونکے چوراسی برس کے
یا چہیاسی کے حسب اختلاف ہوسئے اوسی بہت لوگون نے روایت کی ہے جنگ
صفین میں معاویہ کی طرف تہی چار ہزار سوار لیکر جب وہ حضرت علی کی مقابلہ
پر آئی یہہ شعر کہہ کر سنائی

انا عبد اللہ سمانی عمر — خیر قریش من مضے ومن غبر
غیر نبی اللہ والشیخ الاغر — فلا ابطأت فی نصر عثمان مضر

والربعیون فلا اسقطوا المطر

حضرت علی رض نے پکار کر کہا کہ ای ابن عمر تو مجہی لڑنے کیون آیا اوسنی جواب
مین کہا کہ حضرت عثمان رض کی خونکا قصاص چاہتا ہون علی رض نے کہا کہ
اگر تیرا باپ زندہ ہوتا تو قسم ہی خدا کی وہ ہرگز مجہی مقابلہ نہ کرتا — خیر اگر
تجکو خون عثمان کے خواہش ہے تو مین بہی ہر مزان کا قصاص تجہی چاہتا ہون

(پھر ان کو اوس نے مار ڈالا تھا اور اسی سبب سے وہ معاویہ سے جا ملا تھا) یہہ کہکر حضرت علی رضی نے اشتر کو اوس کے مقابلہ کو بھیجا اوسوقت مقابلہ کرنا مناسب نہ جانکر عبد الله مذکور نے انکار کیا اور نہ لڑا

ابو عزة الجمحی

یہہ شخص سخت کافر تھا پیغمبر خدا صنے اوسکو درمیان جنگ اُحد کے قتل کیا نام اس کا عمر بن عبد الله ہے حال یہہ ہے کہ یہہ شاعر ایسے شعر کہا کرتا تھا کہ کافر مسلمانوں سے لڑنے کو طیار ہو جاتی ہے چنانچہ وہ اپنے شعروںمین لوگون کو جنگ کی حرص اور ترغیب دلوایا کرتا تھا پیغمبر خدا صنے بروز جنگ بدر اوسکو امن دیدی تھی مگر پھر وہ باز نہ آیا چنانچہ مکہ مین جاکر کہنی لگا کہ مینے محمد کو مسخر اور تابع اپنا کر لیا جب جنگ اُحد مین وہ اپنے شعر پڑھکر لوگون کو مسلمانونسے لڑنے کے لئے برانگیختہ کرنے آیا حضرت نے اوسکو پکڑکر مروا ڈالا

حجاج بن عزیة الانصاری

یہہ شخص ہمراہ حضرت علی رضی کے جنگ صفین مین تھا جب عمار بن یاسر مقتول ہوئے حجاج مذکور نے یہہ اوسی میدان صفین مین بنا کر پڑھی

قال النبی له تقتلك شرذمة ۔۔ سطت لحومهم بالبغی فجار

پہلی صدی کی شاعر

قالیوم یعلم اہل الشام انہم   اصحاب تلک وفیہا العائد والنا ۶۰

ہر چند کہ اسکے حالکی ہمنی بہت تلاش کے مگر شاعر مذکور کا حال کہین نہ پایا بجز اوسکی ان شعرون کے

ہرقال

اوسکو اعور لاتکن بہی کہتی ہین یہہ شاعر بہی جنگ صفین ہین مارا گیا وہ یہہ شعر اوس میدان مین پڑہتا جاتا تہا اور بہت چالاکی سی لڑتا تہا اوسکو ہاشم بن عتبہ نی قتل کیا وہ بہی معاونین علی رض سی تہا اوسکی یہہ شعر ہین جو وہ اوسوقت پڑہتا تہا

قد اکثر القول وما اقلا   اعور یبغی اہلہ محلا

قد عالج الحیوۃ حتی ملا   لا بد ان یفل او یفلا

اشلہم بذی الکعوب شلا

جب ہرقال درمیان ۳۷ ہجری کے صفر کی مہینی دار فانی سی سفر کر گیا حضرت علی رض نی اوسکا لاشہ دیکہہ کر بہت رحم کیا اوسکے واسطے دعا کی اور ایک شعر بہی کہا ہے وہ یہہ ہی

اشتر نخعی

جنگ صفین مین جب حضرت علی رض نے پانسی آدمی اپنی ہاتہہ سے قتل کئی اور لڑائی موقوف ہوگئی اور غبار جنگ کا برہم ہوگیا اور لیلۃ الہریر کے جنگ ہو چکے اوس وقت مسلمانون کے ایسی حالت اضطرار تہی کہ نماز کا وقت بہی کسیکو یاد نہ تہا کہ یہہ کونسا وقت ہی اوسوقت اشتر نخعی مذکور نی یہہ شعر پڑہہ کر گائی

نحن قتلنا حوشبا الماغلا قلا علا   وذا الکلاع قبلہ ومعبدًا اذ قد ما

پہلی صدی کی شاعر

۵۰ ان تقتلوا منا ابا الیقظان شیخا مسلما فقد قتلنا منکم سبعین راسا مجرما

اضحوا بصفین وقد لاقوا نکالا مہلما

بنت الحجر

بن عدی کندی مصری پیدا ایش اوس کے مصر کے گروہ عورت کوفہ مین جا رہی تہی
بعد ازان ان عدی مذکور یعنی اوسکا باپ جب جزیرہ مین جا بسا وہ بہی وہان جا رہے
اوسیجا ئی مری اوسسی ہی روایت کی ہی چنانچہ قیس ابن ابی حاتم اور عمیرہ او سے
روایت کرتی ہین اس شاعرہ کا باپ یعنی عدی مذکور نہایت محبت حضرت علی رض
سی کرتا تہا چنانچہ یہی سبب اوس کے دشمنی کا درمیان معاویہ اور اوس عدی
کی تہا جب زیاد نی ہمراہ نو آدمیون کے جو اوس کے یار تہی اوسکو پکڑ کر معاویہ کے
پاس بہیجدیا تو ابہی کوفہ سے چند میل گیا تہا کہ اس لڑکی نے یہہ شعر بنا کر پڑہے

ترفع ایہا القمر المنیر: لعلک ان تری حجرا یسیر
یسیر الی معاویۃ ابن حرب: لیقتلہ کذا زعم الامیر
ویصلبہ علی بابی دمشق: وتاکل من محاسنہ النسور
تجبرت الجبابر بعد حجر: وطاب لہا الخورنق والسدیر
الا یا حجر حجر بنی عدی: تلقتک السلامۃ والسرور
اخاف علیک ما اردی علیا: وشیخا فی دمشق لہ زئیر
الا یا لیت حجرا مات موتا: ولو ینحر کما نحر البعیر
فان یہلک فکل عمید قوم: الی ہلک من الدنیا یصیر

جب دمشق کے پاس پہنچا معاویہ نے ایک شخص کا نے کو اونکی پاس بہیجا حجر نے
کہا کہ شگون سے یہہ ثابت ہوتا ہے کہ نصف ہماری ساتہہ کے مارے جائین

اور نصف بچ رہین کیونکہ کانا آدمی سامنی سے آیا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اوس یک چشم نی اوسّی آکر کہا کہ ای گمراہ اور کافر تو علی رض سی محبت رکھتا ہی تم سب علی رض پر لعنت کہو اور اوسی پہر جاؤ نہین تو فوراً مارڈالو نگا پانچ شخص پہر گئی اونہونی فوراً حضرت علی رض پر لعنت کرکے توبہ کی اور معاویہ کی ہمراہ ہوگئی اور عدی مذکور معہ پانچ آدمیون کے مستقل رہا کہتی ہین کہ جب عدی کے ساتہہ چار شخص قتل ہوچکے اور نوبت عدی کی قتل کی آئی اوسنی کہا کہ مجکو اگر مہلت دو تو مین دو رکعت نماز کی پڑہلون چنانچہ منظور ہوا اوسنی بہت طول کے ساتہہ اور بڑی دیر مین وہ دو رکعت پڑہین اوسی پوچہا گیا کہ تو مرنی سے ڈرگیا اسلئی تونی اپنی زندگے کا دم دم واپسین سمجہہ کر یہہ خیال کرکے کہ جتنی دیر دنیا مین زندگی سی کٹ سکے کاٹئے اسلئی تونے نماز مین دیر کی اور بہت بڑی دیر مین دو رکعت نماز کی پڑہین اوسنی کہا کہ نہین جب کبہی مین نے وضو کی ہی تحیۃ الوضو کے دو رکعت پہڑی ہین اور کوئی نماز جلد آج کے روز سی پہلی نہین پڑہے ہے کیونکہ محبت علی رض مین آج سر اوڑتا ہے اس خوشی مین مینے بہت جلد پڑہی ہین اسکا ئی خیال کرنا چاہئے اوس کے عبادت اور پارسائی اور محبت اہل بیت کا آخرکار اوسکو اوندہا ڈالکے مثل بکری کے گلا ذبح کیا تاکہ رنج والم سی جان نکلے اپنی محبت کا ثمرہ پاوی یہہ عدی ۵۱ھ ہجری مین مقتول ہوا۔ اوس کے بیٹی شاعرہ مذکورہ نی بہت الم واندوہ کیا وہ پہلی ہی جانتی تہی کہ وہ مارا جاوی گا اوس کے مرنی کا مرثیہ بہی اوسنی لکہا ہی بنت الحجر مذکورہ بہت نیک بخت عورت تہی

عبد الله

بن الزبیر الاسدی القرشی کنیت اونکے ابوبکر— بعضی ابو جیب بہی کہتی ہین

پہلی صدی کی شاعر

۹۲ — والدہ اوس کی اسمار بنت ابی بکر صدیق رض — اور باپ اونکی زبیر رض — اور دادی اونکے بیوی صفیہ بیٹی عبد المطلب کی جو کہ رسول اللہ کے چچی تہے یہہ عورت مسلمان تہی اوسنے بہی ہجرت کی تہی اور چچی اونکی خدیجہ بنت خویلد ام المومنین یعنی پیغمبر خدا کی بیوی — اور خالہ اونکے عایشہ ام المومنین یہہ اول بچہ ہے جو مہاجرین مین بعد ہجرت کی پیدا ہوا اوسکے پیدا ہونی سے مسلمان بہت خوش ہوئی تہی کیونکہ یہودیون نے یہہ اوڑا رکہا تہا کہ مہاجرین پر ہمنی سحر کر دیا ہے اب انکی نسل نہ بڑہنی پاویگے اونکو اللہ تعالے نے جہوٹا کرنی کے واسطے عبد اللہ بن الزبیر کو پیدا کیا رسول اللہ نے پہلی ہے پہل اوس لڑکی کو گود مین لیکر کہجور چہبا کر اپنی جہوٹی اوس بچہ کی موہنہ مین دی اول ہی اول اوسکے پیٹ مین وہ کہجور جی ہوئے جہوٹے پیغمبر خدا کی گئی — رسول اللہ نے نام اوس کا عبد اللہ اور کنیت ابوبکر اونکے نانا کی رکہی یہہ بیان عبد اللہ نی کیا ہے بعد ہجرت کی بیس مہینی بعد یا بموجب قول بعضے کی سن اول مین پیدا ہوئے یہہ شخص بہت روزہ دار اور بڑا نمازی اور پرہیزگار تہا — ماں باپ بہن بہائی سی نہایت محبت رکہتا تہا اور بڑا ہی شجاع آدمی تہا کہتی ہین کہ اوسکے عبادت تین قسم تہی ایک تو نماز پڑہتے ساری رات کہڑی رہتی صبح تک — دوسری رات کو رکوع مین صبح تک گذارتے — تیسری رات سجدہ مین صبح تک پڑی رہتی اسطرح اونہونے اپنی زمانہ کے تقسیم کر رکہی تہی — اور اونہون ہی نے ہمراہ عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کے افریقیہ کے ہم پر بیس ہزار آدمی کی ہمراہ جاکر ایک لاکہہ کفار سے جہاد کر کے افریقیہ کے بادشاہ کو قتل کر کے فتح پائی — اور جب یزید ابن معاویہ درمیان نصف ماہ ربیع الاول سنہ ۶۴ ہجری

پہلی صدی کی شاعر

کی نوبت ہوا یعنی عبداللہ ابن الزبیر کے بیعت خلافت کی گئی چنانچہ اہل حجاز — اور یمن
اور عراق — اور خراسان کے باشندون نے اوسکی اطاعت منظور کی یہانتک
کہ حجاج ابن یوسف نے درمیان مکہ کے اول شب ذی الحجہ ۷۲ھ مین اونکا محاصرہ
کیا آخرکار منگل کے روز ساتوین جمادی الاول کو ۷۳ھ ہجری مین اونکو قتل کیا عبداللہ
ابن الزبیر مذکور کے اشعار بہت نقل کئے گئے ہین ازانجملہ یہہ تین شعر اونہون نے
اوسوقت کہی تہی جب عمرو بن العاص بن وائل بن سہم ۴۳ھ ہجری مین درمیان مصر
کی نوّے برس کا ہوکر موا

الم تر ان الدهر اخنت صروفه — على عمرو السهمي تجبى له مصر
فلم يغن عنه حزمه واحتياله — ولا جمعه لما اتاه له الدهر
تعاسى مقيما بالعراء وضللت — مكايده عنه وامواله الدثر

بنت عقیل

یہہ عورت بیٹی عقیل کے ہی حال اوسکا پردہ اختفا مین رہا جب حضرت امام حسین
درمیان کربلا کے شہید ہوئے ابن زیاد نے اونکا سر یزید کی پاس بہیجدیا وہ عورتین
اور بچے گرفتار اہلبیت کی جو حیران وپریشان قتل سادات سی وہان کہڑی تہی
جب وہ سر آیا اون عورتون مین سی اس عورت نے نکلکر یہہ شعر بناکر پڑہی

ماذا تقولون ان قال النبي لكم — ماذا فعلتم وانتم آخر الامم
بعترتي وباهلي بعد مفتقدي — نصف اساري ونصف ضرجوا بدم
ما كان هذا جزائي ان نصحت لكم — ان تخلفوني بشر في ذوي رحمي

سنان ابن انس النخعی

یہہ شخص قاتل امام حسین علیہ السلام کا ہے جب اوسنے امام حسین علیہ السلام

[illegible] کی شاعر

[illegible] کا سر کاٹ کر ابن زیاد کی پاس لا حاضر کیا طالب انعام ہوکر اوسنے یہہ شعر پڑہے

املاء رکابی فضۃ وذہبا ۔ انی قتلت الملک المحجبا

ومن یصلی القبلتین فی الصبا ۔ قتلت خیر الناس اما وابا

وخیرہم اذ ینسبون نسبا ۔ فی ارض نجد وحرما ویثربا

جب ابن زیاد نے یہہ شعر سنی اوسکو کہا کہ حرامزادہ اگر تو امام حسین علیہ السلام کو شریف اور بادشاہ بڑی نسب والا جانتا تہا جیسا کہ تو اپنی اشعار مین بیان کرتا ہے تو تونے کسواسطے انکو شہید کیا اگر تو یہہ اشعار نہ کہتا تو تجکو بیشک انعام ملتا اب کچہہ نہ ملیگا بلکہ جان بہی بچانی تجکو مشکل ہوگی یہہ کہکر ایک خادم کو حکم کیا کہ اسکا بہی سر کاٹ ڈال غرض وہ بہی مارا گیا بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ اوسکے ہمراہ تیئیس ۲۳ مرد اوسکے رشتہ دار تہی اونکو بہی ابن زیاد نے اوسکے ہمراہ مروا ڈالا

حسین ابن علی

حسین ابن علی بن ابیطالب رض کنیت اونکی ابو عبد اللہ نواسی جناب رسول اللہ کی سردار جوانان اہل جنت کی پانچوین تاریخ شعبان سنہ ہجری مین حضرت فاطمہ رض سے پیدا ہوئی کہتی ہین کہ حضرت فاطمہ رض جب امام حسن ع کو جن چکین اوسسی پچاس دن بعد حضرت امام حسین پیٹ مین پڑی ـــ اور جمعہ کی روز بروز عاشورا سنہ ۶۱ ہجری مین درمیان کربلا کے جو کہ ایک زمین عراق مین درمیان کوفہ اور دجلہ کے ہی مقتول ہوئے اونکو سنان ابن انس نخعی نے قتل کیا ـــ بعضی یہہ بیان کرتے ہین کہ شمر بن ذی الجوشن نے اونکو شہید کیا تہا بہرکیف جب حضرت امام حسین رض کا دشمنون سے مقابلہ ہوا اپکے ہاتہہ مین تلوار تہی اور یہہ رجز موہنہ سے فرماتے تہی

پہلی صدی کی شاعر

انا ابن علی الخیر من ال ہاشم
کفانی بہذا مفخرا حین افخر ۱۵

وجدی نبی رسول الله اکرم من مشی
ونحن سراج الله فی الناس یزہر

وفاطمۃ امی سلالۃ احمد
وعمی یدعی ذوا لجناحین جعفر

وفینا کتاب الله انزل صادقا
وفینا الہدی والعلم والحق یذکر

ترجمہ منظوم

علی ہے افضل اولاد ہاشم
پسر اوس کا ہون میں جان ہی عالم

کفایت فخر یہہ کرتا ہے مجکو
کہ جد میرا ہے افضل سب سی یارو

چراغ حق ہین خلق الله مین ہم
ہمارا جعفر طیار ہے عم

مری ما فاطمہ ہے جان احمد
سراپا اوس مین ظاہر شان احمد

سنو قران ہوا ہی ہم مین نازل
ہدایت وحی سب ہی ہم مین حاصل

اور حال حضرت امام حسین کا کتب اہل اسلام کیا شیعہ اور کیا سنیہ سب مین ہین اونکے فضایل اور بیانات سے اسجائی بسبب طوالت کے درگذر کیجاتی ہے — واضح ہو کہ طبیعت انصاف پسند کو بیشک واضح ہو جاگا اس کتاب مین مینی مشہور اور شہرہ افاق آدمیونکا حال بطور تذکرہ جو ضرور تھا ہی ویسے لکہا ہے کیونکہ اونکا حال ہر جائی سے آدمی نکال سکتا ہی الا حسب ضرورت تہوڑا سا مگروہ ہے خلاصہ ساری حال کا لکہہ کردیا ہے اور جنکو شہرت حاصل نہین ہوئی ہے اوس کے حال کے تلاش مین بندہ نے بہت سعی کر کے بالاستیعاب لکہا ہے تاکہ یہہ کتاب فایدہ بخش طیار ہو

مروان ابن الحکم

یہہ چوتہا خلیفہ خلفاء بنی امیہ مین کا ہی خبرین اس کے بہت ہین کتب تواریخ

پہلی صدی کی شاعر

۶۷ ہبد
میں موجود ہیں خلاصہ اونکا یہہ ہے کہ مروان ابن الحکم جب مدعی خلافت ہوا سب
بنی امیہ اوسکے تابع ہوگئے اور ملک شام میں دو تفریق لوگون کے اوسوقت
مین ہوگئے تہی — ایک فرقہ یمانیہ کہلاتا تہا یہہ فرقہ مروان کے تابعداری مین
بدل وجان مضبوط تہا — ایک فرقہ قیسیہ تہا اونکا سردار ضحاک بن قیس
تہا وہ عبد اللہ ابن زبیر کے تابع تہی جسکا حال اوپر بیان ہوا — حاصل یہہ ہے
کہ جب مروان دمشق مین داخل ہوا معاویہ کے گہر مین اترا اور سارے شہر کو اوسکے
اطاعت کی آئی اوسنے اوس ہنگامہ مین اوسیوقت خالد بن یزید بن معاویہ کے
والدہ سی بسبب ایک مصلحت کے جو تاریخ دان جانتی ہین اور خوف خالد کے
نکاح اپنا کیا — اوسی عورت نے مروان کا گلا گہوٹ کر مار ڈالا تہا اوسکا
حال یہہ ہے کہ وہ حسب عادت اوسکے پلنگ پر سونے گیا وہ اوس سے نہایت
رنجیدہ تہی تیسرے تاریخ رمضان شریف ۶۵ہجری کو عین حالت مباشرت
مین اوس عورت نے مروان مذکور کا گلا گہوٹ ڈالا فوراً دم نکل گیا جب
وہ مرچکا جان تن مین نہ رہی اوسوقت غل مچاکر رونے لگی کہ خلیفہ فوت ہوگئے
مروان کے عمر ترسٹھ برس کے ہوئی نو مہینے اٹھارہ روز اوسنی نے یزید کی
تخت پر چین اوڑا لئے — وہ شاعر بہی تہا چنانچہ جب ضحاک ابن قیس فرقہ
قیسیہ کا سردار معہ اکثر مسلمانون کے مارا گیا مروان مذکور نے یہہ شعر کہے

شعر
لما رأیت الناس صاروا حزبا: والمال لا یوخذ الا غصبا
دعوت غسان لهم فاکلبا والسکسکین رجالا غلبا
والقین تمشی فی الحدید غلبا والاعوجیات یثبن وثبا

یحملن مروان ودینا صلبا

اسی مروان سنے حضرت طلحہ رض کو یوم جمل مین شہید کیا تہا

عبد الله ابن احمر

یہہ ایک شیعہ ہے شیعان علی رض سے جب اوسنی حضرت امام حسین رض کے شہید ہونے کی خبر سنی سب کو فیون کو جان دینی پر برانگیختہ کیا اوسکے اشعار اس باب مین بہت ہین ایک قصیدہ بڑا اوسے کہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین

صحوت وقد یصحو الصبا والغوانیا
وقلت لاصحابی اجیبوا المنادیا

وقولوا له اذقام یدعو الی الهدی
وقبل الدعا لبیک لبیک داعیا

ان لوگون کو حضرت امام حسین اپنی ہمراہ بلاتی تہی او سوقت ساتہہ نہ گئے بعد شہید ہونی کے قاتل امام حسین کی تلاش مین گئی لڑی مری مگر وہ بات حاصل نہ ہوئی جو ہمراہ ہوتے

عبد الملک بن مروان

یہہ خلیفہ بعد وفات مروان کے تخت ارا سلطنت ہوا تیرہ برس تین مہینی تئیس روز خلافت کرکے ماہ شوال ۸۶ھ مین دار آخرت کو کوچ کرگیا — بعد قتل ہونے عبد الله ابن الزبیر کے اوسکے بیعت کی تجدید ہوئی تہی — کہتی ہین کہ عبد الملک کے مونہہ مین سے بہت بدبو آیا کرتی تہی اسیواسطی اسکو ابو الذبان بہی کہتی ہین اور چونکہ وہ بخیل بہی پرلی سری کا تہا اسواسطے اسکو رشح الحجر بہی کہتی ہین مگر ہوشیار و چست و چالاک عاقل اور فقیہ دیندار تہا جب خلافت اوسکو ملے دین داری بہول کر دنیا داری مین مبتلا ہو گیا اور وہ شاعر بہی

پہلی صدی کی شاعر

منتج تہا — حجاج ابن یوسف ثقفی کو اوسنے مکہ پر عامل اپنا مقرر کرکے بہیجا تہا جسنی ہزارون کا بہیجا نکالدیا — جب حجاج مذکور نے بہت لوگون کو مار ڈالا اور مال بی صرف خرچ کردیا عبدالملک مذکور کو خبر ہوئے اوسنی یہہ نامہ معہ ان اشعار کے جو اوسکے نیچی لکہے ہوئی ہین بنام حجاج بن یوسف کی لکہا — اما بعد امیرالمومنین کو مخبرون نے یہہ خبر دی تو خونریزی بہت کرتا ہی اور مال بی صرف لٹاتا ہی مجکو ان دونون امرون مین سے کسی ایک کی بہی برداشت نہین مینی تجکو بجز اس کے کہ خونے کو قصاص مین قتل کرے درمیان خون عمد کے اور مال لوگون کے جنکی ہون اونکو دی اور خرچ موقع سر اپنی رای سی کری کب زیادہ دینے کرنیکا حکم دیا ہے کیونکہ بادشاہ واقع مین خدا کی طرف سی خلق اللہ کے لیے امین ہوتا ہے اوس کے نزدیک جیسا کہ مستحق کو اوسکا حق نہ دینا برا ہے ایسا ہی بیموقع بہی خرچ کرنا روا نہین — جب تو کسی قوم پر فتح پاوی قیدی اور اپنی مطیع ہونے والی کو قتل نکر — اس نثر کے بعد یہہ شعر اپنی تصنیف کی ہوئی لکہے

اذا انت لم تترک امورا کرهتها ۔ وتطلب رضائی بالذی انت طالبه

وتخشی الذی یخشاه مثلک هاربا ۔ الی الله منه ضیع الدر حالبه

وان ترضی عن امة امویه ۔ فهذا وهذا کل ذا انا صاحبه

فلا تامننی والحوادث جمة ۔ فانک مجزی بما انت کاسبه

فلا تعد ما یاتیک عنی وان تعد ۔ یقوم بها یوما علیک نوادبه

فان تر منی غفلة قرشیة ۔ فیا ربما قد غص بالماء شاربه

مسعودی بیان کرتا ہے کہ یہہ شعر بنی اچھی شعرون عبدالملک کی سے انتخاب کئی ہین جب حجاج مذکور نے وہ نامہ معہ ان اشعار کے پڑھا اوسکا جواب اوسنے

لکہا وہ جواب حجاج کے بیان مین ذکر کرتا ہون انشاالہ تعالی

حجاج ابن یوسف

حجاج بیٹا یوسف ثقفی کا حاکم عراق عرب اور عراق عجم اور خراسان کا درمیان سنہ ۹۵ ہجری کے پیٹ مین کیڑی پڑکر شہر واسط مین مرا اوسکے عمر چوون برس کے ہوئے بیس برس تک عراق کے حکومت کی حلیہ اوسکا یہ ہے انکہین اوس کے چہوٹی چہوٹی تہین اور نرم آواز باریک دہن تہا شعر فصاحت سے کہتا تہا قاتل وخونریز وظالم بی رحم مثل قصائی کے تہا خلق الہ کے درمیان اوسکو بہڑئی سی تشبیہ اور خلق کو بکریون سے تمثیل دینی چاہئے — ایک لاکہہ بیس ہزار آدمی نیک وپارسا وغیرہ اوسنے اپنی ہاتہہ سی قتل کئے خونریز چونکہ بہت تہا اسلئے خونریزون سے خوش ہوتا تہا جو عامل اوسکے طرف سی کم خون کرتا موقوف ہوتا — ابن قتیبہ اپنی کتاب مین لکہتا ہے کہ حجاج مذکور آدمیون کو بدون ثبوت جرم کے بہی قتل کرڈالا کرتا تہا — اسیلئے فقہاونے اوسپر کفر کا فتوی دیا ہے — اس شخص کو عبدالملک ابن مروان نے عراقین اور حجاز پر اپنے طرف سی متولی کرکے حضرت عبدالہ ابن زبیر سے لڑنے کی واسطے لشکر ہمراہ کرکے روانہ کیا تہا جب حجاج مذکور درمیان ماہ جمادالاول سنہ ۷۲ ہجری کے مکہ پر چہڑہ کر آیا طایف مین اوترا — اور ابن الزبیر سے لڑائی ہوئی اونہون نے شکست کہاکر مکہ مین اپنے تئین محصور کیا حجاج نے کعبہ پر توپین لگاکر گولہ مارنے شروع کئے بہرکیف یہہ سال تمام ہوچکا اور وہ محاصرہ کئی رہا فتح نہوئے جب سنہ ۷۳ ہجری شروع ہوا ابن الزبیر نے محصور رہنا مناسب نہ جانکر اپنی والدہ اسما بنت ابی بکر سے صلاح لی اوسکے والدہ نی کہا کہ بیٹا جوانمرد ہوکر رہنا

پہلی صدی کی شاعر

۷۰ اور لڑنا بہر صورت بہتر ہے چنانچہ اونہوں نے لڑائی کے اس لڑائی مین درمیان
ہجری کی ابن الزبیر بمعہ مقتول ہوئے — حجاج کی درمیان ہجری کے کعبۃ اللہ
کو ڈہا کر حجر الاسود اوسی جگہ بنا مین سے اونکا لکر نئی سر یسی اوسی جگہ پر جسطرح
رسول اللہ صلعم کے سامنی تہا طیار کیا — اسی حجاج نے شہر واسط بسایا تہا
— اور سعید بن جبیر رض کو جو کہ بڑی زاہد اور عابد اور عالم کی بدل جنکی حق مین
امام مالک رح نی یہہ فرمایا ہے کہ تمام روئی زمین پر دنیا مین کوئی عالم مثل سعید
ابن جبیر رض کے نہ تہا اسی حجاج ظالم نے قتل کیا — کہتی ہین کہ سعید بن جبیر رض
جب پکڑی گئے اور حجاج کے سامنی آئے اوسنے پوچہا کہ تیرا نام کیا ہی —
سعید مذکور نے فرمایا کہ مجکو سعید کہتی ہین حجاج نے کہا کہ نہین تو بد بخت ہے
سعید نہین ہے (سعید کے معنی نیک بخت کی ہین) اونہوں نے یہہ سنکر جواب دیا
کہ میرا نام میرا باپ تجہسی زیادہ جانتا ہے تجکو میری نام سے کیا علم ہے حجاج نے
کہا کہ تو بہی اور تیرا باپ بہی دونو بد بخت ہین — اونہوں نے کہا کہ غیب کا علم
خدا کو ہے — اوسنی کہا کہ اب دیکہہ تجکو دنیا ہی جلتی آگ مین بہیج دیتا ہون
— سعید نے کہا کہ اگر یہہ بات مین جانتا کہ اپ کے اختیار مین ہی تو خدا کو
خدا کاہین کو مانتا آپ ہی کو خدا جانتا — پہر حجاج نے کہا بتلا کس موت سی
تجکو ماروں — سعید نے کہا کہ جسطرح تیرا جی چاہے اوس طرح قتل کر
کیونکہ آج کے روز جسطرح تو مجکو قتل کریگا اوسی طرح آخرت مین مین بہی
تجکو قتل کرونگا عوض معاوضہ گلہ ندارد — یہہ سنتے ہی پہنک گیا حکم دیا
کہ باہر لیجا کر اوسکو قتل کرو — جب سعید مذکور وہانسی چلے تو اونکو
ہنسی آئی فورا ہنس پڑے حجاج نے کہا اس کو پہر ان لاؤ پوچہا کہ

تو کیون ہنسا اونہون نے کہا کہ مجکو اس بات پر ہنسی آئی کہ آپ تو خدا پر بہی جرات کرتے ہین — حکم دیا کہ اوسکا گلا گدی کی طرف سے پیچ کر — جب حضرت سعید کو اوندھا لٹا کر گلا کاٹنے لگے اونہون نے کلمہ شہادت اسطور پر پڑھا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک له وان محمدا عبده ورسوله وان الحجاج غیر مومن ترجمہ — گواہی دیتا ہون مین کہ کوئی معبود لایق پرستش کے نہین سوا ایک خدا کے جسکا کوئی شریک نہین اور محمد اوسکا بندہ اور رسول اوس کا ہے اور حجاج کافر ہی — پہر حضرت سعید نے یہہ دعا کی کہ ای بار خدا میری قتل کے بعد حجاج کو کسی مومن مسلمان کے گلی کاٹنی کا مقدور نہ دینا — یہہ کہتی ہی کہ سر تن سے جدا کیا گیا — کہتی ہین کہ سعید کے مرنی کی بعد حجاج مذکور کے پیٹ مین کیڑی پڑ گئے پندرہ دن کی بعد اسی بیماری سے وہ بہی ہلاک ہوگیا — بعضی یہہ بہی بیان کرتے ہین کہ حجاج یہہ کہا کرتا تہا کہ جس روز سے سعید کو مین نے قتل کیا ہے رات کو ایک شخص اوسی رات سے میرا گلا گہونٹا کرتا ہے اوس کے بعینہ صورت سعید کے ہی یہہ تقدیر پندرہ دن کے بعد مرا وہ دعا ایسی مستجاب ہوئے کہ پہر کسی مسلمان کو بہی ان پندرہ دنون مین قتل نہ کرنے پایا — اب ہم اوس خط کا بیان لکہتی ہین جو حجاج کے پاس عبد الملک نے لکہکر بہیجا تہا اوس کا جواب جو حجاج نے لکہا وہ یہہ ہے — اما بعد فرمان نامہ امیر المومنین کا مشتمل اس مضمون پر کہ مین خونریزی کرتا ہون اور مال بیجا صرف خرچ کرتا ہون پہنچا عرض یہہ ہے کہ مجکو اپنے جان کی قسم تا ہنوز اہل معصیت جس سزا کے لایق ہین اب تک وہ انکو مطلق نہین ہوئے اور اہل اطاعت کا جتنا حق ہے وہ ادا نہین ہوا — اگر اہل معصیت اور غیر ...

پہلی صدی کی شاعر

۷۵ھ لوگون سے قتل کرنے کو خونریزی اور مطیع و فرمانبردار ہونے دینی کو خرچ ابی مجل اور اسراف کہتی ہین تو امیر المومنین مجکو معاف فرما دیں کیونکہ گذشتہ را صلوات آئندہ کو میری لئی کوئی حد یا قانون متعین ہو جاوی اوس کی موافق عمل کیا کرون اور یہہ شعر اوس کے نیچے حجاج نے اپنی تصنیف سی لکہے

اذا انا لم اتبع رضاك واتقی ؛؛ اذاك فیومی لا تزول کواکبه
وما الامر ابعد الخلیفة جنة ؛؛ تقیه من الامر الذی هو کاسبه
اسالم من سالمت من ذی هوادة ؛؛ ومن لم تسالمه فانی محاربه
اذا قارب الحجاج منك خطیئة ؛؛ فقامت علیه فی الصباح نوادبه
اذا انا لم ادن الشفیق لنصحه ؛؛ واقصی الذی تسری الی عقاربه
فمن ذا الذی یرجو نوالی ویتقی ؛؛ مصاولتی والدهر جم نوائبه
فعف بی علی حد الرضی لا اجوزه ؛؛ من الدهر حتی یرجع الدر حالبه
والا فدعنی والامور فاننی ؛؛ شفیق رفیق احکمتنی تجاربه

مسعودی کہتا ہی کہ یہہ شعر حجاج ابن یوسف کے اور شعرون سی بہتر ہمنی منتخب کئے ہین

ولید بن عبد الملک

ولید ابن عبد الملک چھٹا خلیفہ خلفای بنی امیہ مین کا ہی بعد وفات عبد الملک کی درمیان دمشق کے اوس کے بیعت خلافت ہوئی کہتی ہین کہ یہہ وہ مہینا جمادا لاخر سنہ ۹۶ ہجری کا تہا اوسنی نو برس اٹہہ مہینی دو روز بادشاہت کی تینتالیس برس کا ہو کر فوت ہوا کنیت اوس کے ابو العباس تہی — ولید ندکور ہاہت سرکش و جابر و ظالم و مہا پاپی تہا اوس کے چودہ بیٹی تہی اونمین سی

پہلی صدی کی شاعر

یزید — اور عمر — اور بشر عالم — اور عباس تہا جنازہ اوسکا باب الاصغر سوء
کی سامنی جو کہ ایک دروازہ چہوٹا دمشق کا ہے مدفون ہوا اوسکے چچازاد
عمر وبن عبد العزیز نے نماز اوسکے جنازہ کے پڑہی تہی — مورخ لکہتی ہین
کہ تمام عمر ولید کے ناک بہتی رہی رطوبت ہر وقت ناک سی ٹپکا کرتی تہی — اسی
نے جامع مسجد دمشق کے بنائی ہے — اوسکے برابر پہلو مین مسمی کنیسہ ماریحنا یعنی
گرجا گہر نصارای کا تہا وہ گرجا نصارے کی پاس اسواسطے تہا کہ دمشق اوسکے
وقت مین نصف اوسکے عمل مین اور نصف نصارای کے عمل مین تہی — اسواسطے
مسجد مین اذان ہوتے گرجا مین سنکہ بجایا جاتا — اس قصہ سے کیا کارہی
مورخون سے بالاستیعاب لکہا ہی ہم جس امر کے درپی ہین وہ لکہین پوشیدہ
نرہی کہ ولید فصیح نہ تہا بلکہ الفاظ بہی غلط بولا کرتا تہا چنانچہ نقل ہے کہ ایکروز
ایک اعرابی فریادی اوسکے پاس آیا اوسنے اپنی داماد کے نالش کی
تہی — ولید نے اوسکو دیکہتی ہی کہا کہ مَاشَانُکَ اس کے معنی ہین کہ کیا مصیبت
آئی تجپر مراد ولید کے یہہ تہی کہ کیا حال ہے تیرا مگر چونکہ نون پر زبر کہا اوسکے
معنی وہ ہوگئے اگر مَاشَانُکَ بضم نون کہتا صحیح ہوتا اوسوقت سلیمان ابن
عبد الملک بہائی ولید کا بہی حاضر تہا — اعرابی نے جواب دیا کہ میرے
دشمنون کے اوپر مصیبت ائی سلیمان مذکور سے کہا کہ امیر المومنین یہہ
فرماتے ہین کہ مَاشَانُکَ بضمہ نون — اعرابی سے کہا کہ ظَلَمَ عَلَیَّ خَتَنِي
یعنی میری داماد نے مجپر ظلم کیا ہی ولید نے کہا مَنْ خَتَنَکَ یعنی تیرا
ختنہ کسنی کیا ہی — اعرابی بولا حجام نے — سلیمان سے کہا کہ امیر المومنین
یہہ فرماتی ہین مَنْ خَتَنُکَ یعنی تیرا داماد کون ہے اس نقل سی صاف

ثابت ہوا کہ ولید غلط ہی بہت بولا کرتا تہا پہر فصاحت و بلاغت کا کیا ٹہکانا —
تاریخ مین لکہا ہی کہ ولید کا باپ عبد الملک بہت فصیح شاعر تہا لیکن وہ بہی بسبب
لکنت اس اپنی بیٹے کی غیر فصیح مشہور ہو گیا تہا — ہر چند کہ اوسنی اسباب مین
بہت سعی کے کہ اس لڑکی کو صحیح بولنا آوی معلم اتالیق ادیب سب بٹہلائی مگر اوسکو
کچہہ فایدہ نہ ہوا معلم کے تعلیم سے اور بہی زیادہ خراب ہو گیا — بہرکیف یہہ شعر
اوسکے مین حال ان ابیات کا یہہ ہے کہ جب اوسکو یہہ خبر پہنچی کہ میرا بہائی تیمّا
میری مرنے کی تمنا رکہتا ہی تاکہ خلافت اوسکے ہاتہہ آوی اسلئی اوسنی ایک
عتاب نامہ اور یہہ اشعار اپنی تصنیف کئی ہوئی لکہی

تمنی رجال ان اموت وان امت ؛ فتلك سبیل لست فیها باوحد
لعل الذی یرجو فنائی ویدعی ؛ به قبل موتی ان یکون هو الردی
فما موت من قد مات قبلی بضائری ؛ ولا عیش من قد عاش بعدی بمخلدی
فقل للذی یرجو خلاف الذی مضی ؛ تزود لاخری غیرها فکان قد ی
منیته تجری لوقت وحتفه ؛ سیلحقه یوما علی غیر موعد

یزید ابن عبد الملک

یزید بیٹا عبد الملک کا پوتا مروان کا پڑوتا حکم کا — جس روز عمر و بن عبد العزیز
نی وفات پائی اوسی روز وہ خلیفہ ہوا وہ پانچوین تاریخ رجب کے دن جمعہ کا
سنہ ۱۰۱ ہجری کا تہا اوسکے کنیت ابو خالد ہی مان اوسکے مسماۃ عاتکہ بیٹی یزید
بن ابی سفیان کی تہی — یزید مذکور اربد مین جو بلقاء کے زمین مضافات
دمشق کے ہین بروز جمعہ پانچوین شعبان سنہ ۱۰۵ ہجری مین سینتیس برس کا ہوکر
مرا اوسنی چار برس ایک مہینہ دو روز بادشاہت کی یہہ شخص ایک لونڈی مسماۃ

پہلی صدی کی شاعری

سلامۃ القس کو بہت چاہتا تہا اور یہہ لونڈی سہیل بن عبد الرحمن بن عوف ۴۵
زہری کی تہی اوس سے یزید نے تین ہزار دینار کو یہہ لونڈی خرید کی اور بہت مین
اوسکے ایسا غلطان و پیچان ہوا کہ سب کچہہ بہول گیا — اور ایک عورت مسمی
حبابہ کو بہی بہت پیار کرتا تہا بلکہ حبابہ کے مرنے سے اوسکو بہت رنج لاحق ہوا
اوسی غم مین سترہوین روز یزید مذکور نے بسبب فرط عشق کے وفات پائی
یہہ دو شعر اوسکے ہین ہشام کو لکہا ہے

والی علی اشیاء منک تریبنی ؛ قدیما لذو صفح علی ذاک مجمل
ستقطع فی الدنیا اذا ما قطعتنی ؛ یمینک فانظر ای کف تبدل

تنبیہ

واضح ہو کہ اس مقام تک ہم حال اون خلفاء بنی امیہ کا جو شاعر تہی لکہہ چکے ہین
دلمین خیال آیا کہ ہیثم بن عدی سے ایک روایت مورخون نے بہت دلچسپ قابل
یاد داشت لکہی ہے ہم بہی اوسکو اسجائی درج تذکرہ کرتی ہین — پوشیدہ نرہی
کہ کتاب المختار من الاخبار والاشعار مین جو کہ ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل
مدرسہ دہلی نے کتاب مسعودی اور اغانی سے منتخب کرکے عربی زبان مین چہپوائی
اوس کتاب مین یہہ لکہا ہے — کہ ہیثم بن عدی طائی نے عمرو بن ہانی سے
روایت یہہ بیان کیا کہ اوسنے مجہسے یہہ کہا جب ابو العباس سفاح اول خلیفہ
عباسیہ کا زمانہ ہوا اور حکم ہوا کہ بنی امیہ کے سب قبرین اکہاڑ کر پہینک دو
چنانچہ اس امر کے تعمیل کے لئی عبد اللہ ابن علی رض مامور تہی مین بہی اونکے
ہمراہ تہا پہلی ہم ہشام کے قبر پر گئی اوسکے قبر جب کہودی وہ صحیح وسالم نکلا
اوسکی بدن مین سے کچہہ نہ گرا تہا بجز ناک کے عبد اللہ ابن علی مذکور نے اوسکو

قبرین سی نکالکر اوسکے جسم پر اوسی کوڑی لگا کر حکم دیا کہ اب اوسکو جلاؤ چنانچہ وہ لاشہ جلا دیا گیا — پہر ہمنی دبیق کی زمین مین جاکر سلیمان کی قبر کہودے اوس قبر مین بجز ریڑہ کے ہڈی اور کہوپری اور پسلیون کے کچھہ نہ پایا اون ہڈیون کو ہمنی جلایا — یہی حال تمام بنی امیہ کا جسکے قبر ہمنی کیا اون لوگون کے قبرین قنسرین مین بہت تہین — پہر ہم دمشق مین گئے وہان جاکر ولید بن عبد الملک کے قبر کہودی اوسمین کچھہ نہ ملا — پہر عبد الملک کی قبر اوکہاڑنے اوس مین اوپر کے سر کے کہوپری تہی اور کچھہ نہ تہا — پہر ہمنی یزید بن معاویہ کے قبر کہودی اوس مین سوای ایک ہڈی کے اور کچھہ ہاتہہ نہ آیا مگر ایک سیاہ لکیر جیسا کہ راکہہ کے ڈہیری کوئی لگا دیتا ہی اسطرح کا نشان راکہہ کا اوسکے لحد مین پڑا ہوا تہا پہر ہمنی جسکے قبر پائی اسیطرح سے اوس کو کہودتی جلاتے ہوئی پہر آگئی — یہہ ہمنی واسطے اتمام حالات بنی امیہ کے بیان کر دیا تاکہ بعد مرنے کی اون پر جو یہان گذرا وہ بہی بیان ہو جاوے کیونکہ خدا کی دربار گہان کسیکو بہی معلوم نہین کہ وہان کیا گذرا مگر ظاہر ہے حال حیات اور ممات کا لکہنی سے تذکرہ اونکا پورا ہو گیا

عُمَرو بن ابی ربیعہ

یہہ ایک مشہور شاعر ہی کنیت اوسکے ابو حفص نام عمر بیٹا عبد اللہ کا پوتا ابی ربیعہ کا قریش کے اشراف اون مین سے خوبصورت جوان وہ تہا اوسکو ہمراہ عمرو بن العاص کے قریش نی طرف نجاشی کے بہیجا تہا — اور رسول اللہ نے ایک شہر مسمی جند کا اوسکو حاکم کر دیا تہا یہہ شہر یمن مین واقع ہی عمرو بن خطاب رض کے قتل ہونے تک اوسپر حکومت کرتا رہا —

دوسری صدی کی شاعر

پہر حضرت عثمان رضی نے اوسکو متولے کیا جب حضرت عثمان رضی گہر مین محصور ہوئے اور لوگون نے اون پر ہنگامہ کیا وہ مدد دینے کے واسطی آیا تہا مگر قریب مکہ کے جب پہنچا اونٹ سے کجاوہ پرسے گر کر مرگیا اس عمر مذکور کا یہہ ایک شعر ہی وہ کہا کرتا تہا

یہہ ثریا ایک عورت بیٹی عبد اللہ ابن حارث کے قرشیہ امویہ تہی — اور سہیل نام بیٹی عبد الرحمن بن عوف زہری کا ہی یہہ امام نووی کے کتاب سی لکہا گیا

حصہ دوسرا

اس حصہ مین دوسری صدی کی شعراکا حال معہ اونکی اشعار کی مندرج کیا گیا ہے

ابونواس

کنیت اوسکے ابو علے الحسن ابن ہانی بن عبد الاول مشہور و معروف بنام ابونواس الحکمی یہہ شخص بڑا شاعر مشہور گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ دادا اس شاعر کا جراح ابن عبد اللہ حکمی والی خراسان کا غلام تہا اسیواسطی اوسکے طرف وہ منسوب ہوکر حکمی کہا یا گیا — اور محمد بن داود ابن جراح اپنی کتاب مسمی ورقہ مین یہہ لکہتا ہی کہ ابونواس درمیان بصرہ کے پیدا ہوا وہین بڑا ہوا پہر کوفہ مین آیا — اور ایک شخص یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ اہواز مین پیدا ہوا تہا اوسکو وہان سے لی گئی تہی جب دو برس کے عمر تہی مان اوسکے اہواز کی رہنی والے مسماۃ جلبان ہی باپ اوسکا مروان ابن محمد آخر بادشاہ ملوک بنی امیہ کا جتبی سفاح کیطرف سی عبد اللہ ابن علے لڑتا تہا اوسکے لشکر مین نوکر تہا وہ باشندگا دمشق سی ہے اہواز مین گہوڑے خریدنے آیا تہا مسماۃ جلبان سی نکاح کرکے

۷۸ وہین رہنی لگا اوس عورت سی کئی بچی جنوائی از انجملہ ابونواس مذکور اور ابو معاذ ہے — لڑکپین مین ابونواس کو اوس کے والدہ نے کسی عطار کی دکان پر اوسکو بٹھلا دیا تہا ابواسامہ والیہ ابن الحباب نے اسکو دیکہہ کر کہا کہ ای لڑکی تجہین اوصاف اور علامات اچھی پائی جاتی ہین تو شعر کہا کر ان اوضاع کو ضایع نکر ابونواس نے پوچہا کہ تم کون ہو اوسنی کہا ابواسامہ مجکو کہتی ہین اوسنی کہا کہ ہان مین بہی قسم خدا کے کوفہ فقط اپکے ملاقات کی واسطی جانا چاہتا تہا تاکہ ایسی شعر کہنا سیکہون اور آپکے شعر سنکر استفادہ کامل پاؤن یہہ کہکر ابونواس اوس کے ہمراہ ہولیا بغداد مین آیا اول ہے اول ابونواس نے حالت بچپن مین یہہ شعر کہی تہی

حامِلُ الهوی تَعِبُ ؛ يَستخِفُّه الطَرَبُ
اِنْ بَکَی یَحِقُّ لہ ؛ لیس مَا بہ لعبُ
تضحکین لاھیۃً ؛ والمحبُّ ینتحِبُ
تعجبین من سُقمی ؛ صِحّتی ھو العجبُ

یہہ شعر ابونواس کے بہت مشہور ہین بعد ازان علم ادب اور شعر مین وہ رتبہ پایا کہ نہایت درجہ اور غایب رتبہ کو پہنچ گیا — لوگون نے ابونواس سی یہہ روایت کی ہے کہ وہ یہہ کہتا تہا کہ جس شخص نے ساٹہہ دیوان لوگون کے پڑہی پڑہائی ہون اوس کے حق مین تم لوگ کیا ظن کرتے ہو اس سی ثابت ہوتا ہی کہ ابونواس نے بہت کچہہ درباب اشعار کے دیکہا تہا — عبد اللہ ابن معتز اپنی کتاب طبقات مین لکہتا ہی کہ ابونواس اہواز مین قریب ایک پہاڑ کے جو معروف بنام براہنان ہے درمیان سن ایکسو انتالیس ۱۳۹ھ ہجری کے پیدا ہوا اور بغداد مین درمیان ۱۹۵ھ ہجری کی بچپن برس کا ہوکر فوت ہوا قبرستان

دوسری صدی کی شاعر

شونیزی مین بیچ یہودیون کے ٹیلہ کے مدفون ہوا — کہتی ہین کہ جب ابو نواس ۱۹۹ھ نے جانا کہ اب بیشک مرتا ہون یہہ شعر بنا کر پڑہی

دب فی السقام سفلاً وعلواً ؎ واراني اموت عضواً فعضوا

لیس من ساعة مضت بی الا ؎ نقصتنی بمرّها لی جزوا

لهف نفسی علی لیال نقصت ؎ وسنین مضین لعباً ولهوا

قد اسأنا كلّ الاساءة جهراً ؎ ومن الله نطلب الآن عفوا

ان شعرون کو کہہ کر ایکساعت کی بعد فوت ہوا ۱۹۹ھ ابو مرزوق — ابو ہفان سی روایت کرتا ہی کہ ابو نواس بڑا ادیب اور اچھا جاننی والا شعر فصیح کا اور خبر نیک اور بیت نادر اور نقلین مشہورہ سب جانتا تھا اسمعیل ابن نوبخت کہتا ہی کہ مینی مثل ابو نواس کے بڑا عالم اور حافظہ والا کوئی نہین دیکھا بعد اوسکے مرنی کے ہمنی اوس کے گہر کی تالاشی سے ایک صندوق بہرا ہوا جزون کا پایا اون جزون مین اشعار نادر اور چیستان نفیس اور اچھی اچھی ابیات تہین وہ شخص یاد بہت رکھتا تہا نشہ پیکر بہت کہتا تہا اسی واسطی اوس کی شعر متفاوت ہین بعضون مین وہ جودت اور حسن و قوت ہی کہ شعر یامن ہی وہ نہین پائی جاتے باوجود کثرت علم اور ادب کے ہٹولیا ظریف ہسوڑ چالاک جوان تہا اپنی اشعار مین حلاوت ظرافت کے جمع کی ہے بسبب شیرین گفتار اور ظرافت اور کثرت نوادر کی لوگون کو تابعدار و مسخر کرتا تہا اور سخی ہی ایسا تہا کہ جو آتا کہلا پلا دی دلا دیتا تہا مال جوڑنا اوسکو نہین آتا تہا عدنان پر قحطان کو شرف دیتا تہا اوسکے اشعار اونکے مدح اور اونکی دشمنونکے ہجو مین ہی ہین — یوسف دابہ سے نقل کرتا ہے وہ کہتا ہی کہ مین اور ابو نواس دو نو یار تہی رمضان

دوسری صدی کی شاعر

شریف مین اکثر ہمارا یہہ معمول ہوتا کہ روزہ کہولکر ہر رات کو پہرا کرتی تہی ایکروز ہمنی روزہ کہولکر جو گشت لگایا سلوے کی مسجد مین پہنچی اوسکا بیٹا نماز یون کو تراویح پڑہا رہا تہا وہ لڑکا خوبصورت اور خوش خلق اور خوش آواز تہا وہان ابونواس بیٹہہ گیا مجہسے کہنی لگا کہ جب تک یہہ لڑکا تراویح پڑہائی اور قران نہ سنائی ہم یہین بیٹہی رہینگے وہ رات ختم قران کے تہی جب اوس لڑکے نی اَرَأَیتَ الَّذِی یُکَذِّبُ بِالدِّین پڑہنے شروع کی ابونواس نی یہہ شعر کہے ؎

وقری معلنا لتصدع قلبی ،، والهوی یصدع الفؤاد السقیما
ارأیت الذی یکذب بالدین ،، فذالک الذی یدع الیتیما

یہہ شعر فی البدیہہ کہنی سے بہت لوگون نے تعجب کیا — دابہ کہتا ہی کہ ایک روز ابونواس — اور مسلم ابن الولید — اور خلیع اور ایک جماعت شعراء کے جمع ہوئے اوس مجلس مشاعرہ مین اون شعراء نے کہا کہ ہرایک شخص اپنی جودت طبع آج اسطرح پر دکہلاوے کہ ایک ایک شعر ایسا بناوی جس مین ایک ایک آیتہ قران شریف کے ہو سبنے فکر کیا ابونواس نے سب سے اول یہہ شعر کہے

وفتیة فی مجلس وجوههم ،، ریحانهم قد آمنوا التقتیلا
دانیة علیهم ظلالها ،، وذللت قطوفها تذلیلا

سب سنکر چپ ہو رہے پہر کسی نے شعر نہ کہا — ابونواس کے خصلت مین لکہا ہے کہ وہ عالم اور فقیہ عارف احکام الہی کا تہا فتوے بہی دیتا علم حدیث خوب جانتا تہا ناسخ و منسوخ محکم متشابہہ خوب پہچانتا تہا بصرہ مین علم و ادب سیکہا اون ایام مین یہہ شہر منبع علم اور فقہ کا تہا علم ادب وغیرہ جو اس شہر مین تہا اور کسی شہر مین ایسا چرچا نہ تہا — ابونواس کا یار کہتا ہے کہ مجہسی ابونواس

دوسری صدی کی شاعر

یہہ کہتا تہا کہ سات سوا رجوزہ عزیزۃ الناس یعنی جو لوگون کے نزدیک بہت عزیز ہین ۸۱ سوا ر مشہور کے مجکو حفظ ہین سوا ر اوس کے نوادر ــ اور ظرافت امیز لطیفی اور تہوڑیان اوسکو بہت یاد تہین شعر کہتی مین اوسنی وہ رتبہ پایا کہ سب اپنی اقران کو دو لونسی بہلایا اور اپنی زمانہ کے باشندون سے بڑہ گیا وزرار اور شرفار کی مجلسونمین بیٹہا ظرافتین اونسی سیکہا یہانتک کہ خود ضرب المثل آدمیون مین ہو گیا اور عام وخاص سب اسسی محبت کرنے لگی اور وہ بادشاہون کی صحبت سی بہاگنی لگا چنانچہ اسبات کی اوسکو ملامت بہی ہوتی تہی یہہ شعر ابو نواس کے بہت اچہی ہین

زمان الریاض زمان انیق	وعیش الخلاعۃ عیش رفیق
وقد جمع الوقت حالیہما	فمن ذا یفیق ومن یستفیق
اما تذکر الفضل من یومنا	وینہی بہا الخرقۃ الرحیق
لہا رند ندب کاس الطلا	علی نرجس وشنیق شفیق
مداہن تحملن طل الندی	فہا تیک تبروہا نی عقیق
یقابل وجہک وجہ زہا	ویلقی مسکک مسک فتیق
اذا قابل الزہر زہر الوجوہ	فکیف الخلاص واین الطریق

ابو دلامہ

نام اوسکا زند بن الجون ساتہہ نون کے یا زید ساتہہ یار تحتانی کے جو بعضی کہتی ہین مگر زید غلط ہے لفظ زند نون سے نام اوسکا ہی کیونکہ عبد اللہ ابن معتز اور تمام علمار نے زند بالنون روایت کی ہے ــ ابو دلامہ شاعر مفلق وظریف و کثیر النوادر اور پسندیدہ آدمی تہا اور بدیہہ گو بہی تہا شاعرہ مین حاضر ہوکر ہر ایک فن مین اپنی چالاکی دکہلاتا گر شراب اور نگاشن کے مدح مین یہہ شاعر

۸۳ نکلا تہا کرتے اوسی کلاہ نہ کہاتا تہا — خلفاء کی مدح بہت کیا کرتا تہا — ابو مالک عبد اللہ بن محمد اپنی باپ سے روایت کرتا ہی کہ ابو العباس سفاح یعنی خلیفہ اول بنی عباس کا جب فوت ہوا لوگ بیٹہی ہوئے اوسکا ماتم کررہی تہی کہ ابو دلامہ بہی وہان آیا پہنچتے ہی یہہ شعر کہہ کر اور زیادہ لوگون کو رولایا وہ شعر یہہ ہین

امسیت بالانبار یا ابن محمد — لا تستطیع الی البلاد حویلا
ویلی علیک وویل اهلی کلهم — ویلا یکون الی الممات طویلا
مات الندی اذ مت یا ابن محمد — فجعلته لک فی التراب عدیلا
انی سالت الناس بعدک کلهم — فوجدت اسمح من رایت بخیلا
الشقوتی اخرت بعدک للذی — یدع العزیز من الرجال ذلیلا

یہہ شعر منصور یعنی خلیفہ دویم بنی عباسیہ کا جو بعد سفاح مذکور کے ہوا اسنکر بہت خفا ہوا اور کہا کہ اگر یہہ تجکو یہہ شعر مینی پڑہتے ہوئی پایا تو تیری زبان کٹواڈ اولگا ابودلامہ بولا کہ حضرت سلامت ابو العباس میری بہت عزت اور اکرام میرا کرتاتہا اسطرح مین اوسکے حقمین یہہ شعر نہ کہون منصور نے کہا کہ اب معاف کیا پہر نہ کہیو — محمد بن خالد بصری کہتاہی کہ موسی ابن داؤد کا ارادہ ہوا کہ حج کیجئی ابو دلامہ کو بلا کر کہا کہ تو بہی اپنا سامان حج طیار کرکے میری ہمراہ چل اور اوسکو دس ہزار درہم دیئی اور کہا کہ اگر تیری سرپر کچہہ قرض ہو تو وہ ادا کردی اور اپنی عیال کے واسطے بقدر کفایت دیکر میرے ہمراہ حج کو چل — اوسکے غرض یہہ تہی کہ یہہ شخص مقربین ملوک سی ہے اگر ہمراہ میری ہوگا تو اوسکے نوادر اور اشعار ظریفہ سی راہ خوب کیفیت سی کٹی گے ادہسنی مال مذکور لیکر راہ لے اور اقرار کرگیا کہ بیشک چلون گا —

جب موسی مذکور کے جانے کا وقت آیا اوسکو طلب کیا کہین پتا نہ لگا موسی نے آدمی اوسکے تلاش کے واسطے مقرر کئے اور حکم دیا کہ جہان پاؤ لیکر آؤ لوگون نے خبر دی کہ حضرت سلامت وہ کوفہ مین شراب فروشون کے دکانون پہ پہرتا ہی موسی کو چونکہ یہہ خوف تہا کہ حج ہاتہہ سے نہ جاتا رہی کہا کہ اوس ملعون کو جانے دو حج کے تیاری کرو چنانچہ موسی روانہ ہوا جب قادسیہ مین پہنچا دیکہا کیا ہی کہ ابودلامہ سامنے سی چلا آتا ہے وہ ایک گانو سی نکل کر حیرہ مین جایا چاہتا تہا موسی نے دیکہتے ہی کہا کہ اس فاسق اور خدا کے دشمن کو میرے پاس پکڑ کر لاؤ فوراً پکڑا آیا اوسکو مقید کر کے کسی کجاوہ مین ڈالکر کوچ کیا ابودلامہ نے یہہ حال دیکہہ کر یہہ شعر کہے

یا ایّہا الناس قولوا اجمعین معا	صلّی الالٰہ علی موسی بن داود
امّا ابوك فعینی الجود تعرفه	وانت اشبه خلق الله بالجود
والله مالی من خیر فتطلبنی	فی المسلمین وما دینی بمحمود
انی اعوذ بداؤد وتربته	من ان احج بکرہ یا ابن داؤد

موسی نے یہہ شعر سنکر حکم دیا کہ اس گمراہ کو کجاوہ پر سے نیچے ڈالدو جہان اوسکا جی چاہے چلا جائے چنانچہ اوسکو چہوڑ دیا وہ سوادکوفہ مین شراب پیتا اور فسق فجور کرتا رہا جب تک وہ روپیہ موسی کا دیا ہوا اوسکے پاس رہا سب خرچ کر کے وہان سی آیا — راوی کہتا ہے کہ ابوالعباس سفاح ابودلامہ کو بہت چاہتا تہا وہ بسبب اوسکے حسن ادب اور تبحر علم اور ظرافت کی دم بہر اوسکو جدا نکرتا رات دن اپنے پاس رکہتا تہا — ابودلامہ کا یہہ حال تہا کہ اوسی متقرا اور بہاگتا رہتا اوسکو شراب فروش اور بدمعاش

دوسری صدی کی شاعری

لوگون اور مسخرون سے صحبت اچھی معلوم ہوتی تھی چنانچہ ایکروز ابو العباس نے
ابو دلامہ سے کہا کہ تو بادشاہون سی اور امرا اور وزرا اور نیک بخت آدمیون
کی صحبت مین کم بیٹھتا ہی — رنڈی — بہاڑئی — مسخرے — شرابی تجکو بہت بہاتی
ہین — اوسنے جواب مین کہا کہ ای امیر المومنین سعادت اور بہترائی اور
نیک بختی اور عزت اور شرف اور فضل بیشک تم لوگون کے صحبت سی اور
تمہاری دربار مین حاضر رہنی سی آدمی کو حاصل ہوتی ہین مگر ساتھہ ہی اس کے
یہہ بہی ہے کہ لجانا — اور شرمانا اور تکلف اور سمٹ کر باادب بیٹہنا بہی تمہاری
خدمتمین ضرور ہے کیونکہ بے تکلفی اور انبساط یہان ایسا نہین ہوتا جیسا کہ یارون
کی صحبت مین ہوا کی ہوتی ہے یہہ امر موجب ملالت خاطر کا ہی مجکو گوارا نہین —
ابو العباس نی کہا کہ مین تجکو آج تک کبھی ملول نہین کیا اور جو تونے بیان کیا
یہہ غلط ہے کیونکہ مجسی تو بے تکلف رہتا ہی یہہ سبب نہین ہے بلکہ بات یہہ ہے
کہ تجکو امردون اور خوبصورت لڑکون اور شرابیون اور رنڈیون کی صحبت
بہت بہاتی ہے یہہ کہہ کر حکم دیا کہ ابو دلامہ جانی نہ پاوے اوسپر پہرا متعین ہوا
اور حکم دیا کہ ہماری ساتھہ پانچون وقت کے نماز پڑہا کرے یہہ ابو دلامہ پر
گران گذرا کیونکہ وہ فاسق آدمی تہا نماز کا اوسکو حکم دینا بہت ہی برا معلوم
ہوا اوسنی یہہ شعر بنائے

الم تعلمی ان الخلیفه لزنی	بمسجده والقصر مالی وللقصر
اصلی به الاولی مع العصر دائبا	فویلی بین الاولی وویلی من العصر
ویحبسنی عن مجلس استلذه	اعلل فیه بالسماع وبالخمر
ووالله مالی نیة فی صلاته	ولا البر والاحسان والخیر من امری

دوسری صدی کی شاعر

وما ضرہ واللہ یصلح امرہ ۔ لو ان ذنوب العالمین علی ظہرہ

جب ابو العباس سفاح سنے یہہ شعر سنے فرمایا کہ یہہ شخص کبھی صالح نہ ہوگا بدبخت کو چھوڑ دو تاکہ اپنی یاروئین جائی — ابو دلامہ نے کلمۃ السیارۃ نام ایک قصیدہ و ہوم دیام کا ابو مسلم کے باب مین جسنے خلفای بنی عباسیہ کے سلطنت کی بنیاد ڈالی تہی لکہا ہے اوسمین سبب ایک خبر کی جو اوسکو معلوم ہوگئی تہے اوس کے مقتول ہونے کے طرف ہی اشارہ کیا تہا جب وہ مارا گیا اور منصور خلیفہ دویم کے سامنے ابو مسلم کا سر کاٹ کر طشت مین رکہکر لایا گیا ابو دلامہ نے یہہ شعر اوسوقت بنا کر پہڑے

ابا مسلم ما غیر اللہ نعمۃ ۔ علی عبدہ حتی یغیرہا العبد

ابا مجرم خوفتنی القتل فانتحا ۔ علیک بما خوفتنی الاسد الورد

افی دولۃ المنصور حاولت غدرۃ ۔ الا ان اہل الغدر آباؤک الکرد

ابن خلکان اپنی تاریخ وفیات الاعیان مین لکہتا ہی کہ ابو دلامہ مذکور دریا ۱۶۱ سنہ ہجری کی فوت ہوا بعضی کہتی ہین کہ رشید کے زمانہ تک یعنی ۱۹۰ سنہ ہجری تک زندہ رہا واللہ اعلم بالصواب

سلیمان ابن نجاح

بیٹا عبد اللہ ابو الربیع کا یہہ شاعر ادیب اور لبیب تہا شہر غوص مین درمیان ۹۶ سنہ ہجری کی پیدا ہوا دمشق مین درمیان ۱۲۹ سنہ ہجری کے فوت ہوا اوسکا ذہن اچھا تہا یہہ شعر اوس کے ہین

اراک منقبضا عنی بلا سبب ۔ وکنت بالامس یا مولای منبسطا

وما تعمدت ذنبا استحق بہ ۔ ہذی الصدود ولعل الذنب کان خطا

دوسری صدی کی شاعر

۸۶ فان یکن غلطة منی علی غیر بابها — فقل لی لعلی ان استدرک الغلطا

ابو معاذ

ابو معاذ بشار بن برد بن یرجوخ العقیلی انکہون سی اندھا شاعر مشہور ہے ابو الفرج
اصفہانی نے کتاب الاغانی مین چھبیس شخص اوس کے نسب کے نسب نامہ مین بیان کئے
ہین مینی بسبب خوف طوالت بیفائدہ کی اونکو چھوڑ دیا اور اوسکی حالین بہت
تفصیلین بیان کی ہین مین مختصر حال اوسکا جو ضروری ہے وہ لکہتا ہون وہ بصرہ
کا رہنے والا بصری ہے بغداد مین آرہا تہا اوسکا لقب مرعث ہے اصل اوسکے
طخارستان سے ہی مہلب ابن ابی صفرہ جن لوگون کو پکڑ لایا تہا اونمین کا
یہہ ہے ایک ہی بعضی یہہ کہتی ہین کہ حالت غلامی مین بشار مذکور پیدا ہوا ایک
عورت عقیلیہ نے اوسکو ازاد کر دیا تہا جسکا غلام تہا اسلئے اوس عورت کے
طرف منسوب ہوکر عقیلی ہوگیا مگر وہ مادرزاد اندھا تہا ڈہیلی اوس کے
آنکہ کے بڑی بڑی تہی اوپر ڈہیلون سے سرخ گوشت مڑہا ہوا تہا جیسا کہ اندھو
کی آنکھون پر ہوتا ہے بدن کا موٹا ڈیل ڈول کا بہاری مونہ لنبا چوڑا تہا
یہہ شاعر اول مرتبہ کے شعرا جید مین شمار کیا گیا ہے اوس کے یہہ شعر دربار
مشورہ کے ہین یہہ شعر اچھے ہین

اذا بلغ الرای المشورة فاستعن — بحزم نصیح او نصاحة حازم
ولا تجعل الشوری علیک غضاضة — فریش الخوافی تابع للقوادم
وما خیر کف امسک الغل اختها — وما خیر سیف لم یؤید بقائم

یہہ شعر اوس کا بہت مشہور ہی

هل تعلمین وراء الحب منزلة — تدنی الیک فان الحب اقصانی

مثلاً خریم نے شعر اوسکا بہت پسند کیا ہے

زان اللہ اشتہی سحر عینیک　　واختشی مصارع العشاق

یہہ بہی اوس کی دو شعر مشہور ہین

یا قوم اذنی لبعض الحیّ عاشقہ　　والاذن تعشق قبل العین احیاناً

قالوا بمن لا تری تہذی فقلت لہم　　الاذن کالعین توفی القلب ما کانا

بشار کی شعر بہت مشہور ہین ہم بخوف طوالت اتنی ہی شعرون پر اقتصار کرتی ہین امیر المومنین مہدی ابن منصور خلیفہ تیسرے بنی عباسیہ کی مدح کیا کرتا تہا ایک دفعہ اوسپر کفر کے تہمت لگائی گئے تہی اوس نے کوڑی لگائی گئی جب نشتر لگ چکی مر گیا یہہ واقعہ بشار مذکور کا درمیان بطیحہ کے قریب بصرہ کے ہوا تہا کسی رشتہ دار نے اوسکو بصرہ مین لاکر دفن کیا یہہ وفات درمیان ۱۶۷ہ ہجری کے یا ۱۶۸ حسب اختلاف پائی عمر اوس کی نوئی برس سی زیادہ ہوئی کہتی ہین کہ وہ اگ کو مٹی پر فضیلت دیتا تہا اور شیطان کی جو آدم کو سجدہ نہ کیا یہہ امر بہتر جانتا تہا چنانچہ فضیلت دینی اگ کی مٹی پر اوس کی اس شعر سی ثابت ہوئی ہے

الارض مظلمة والنار مشرقة　　والنار معبودة مذ کانت النار

اسیواسطے اوسپر فتوی کفر کا دیا گیا اور وہ مارا گیا یہہ حال ابن خلکان نے لکہا ہی

جریر

ابو حزرہ جریر بن عطیہ بن خطفی نام اوس کا حذیفہ اور خطفی لقب ہی اوسکا سودہ بیٹا بدر بن سلمہ بن عوف ابن کلیب بن یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناة بن تمیم بن مر تمیمی ہے یہہ شاعر مشہور اہل اسلام کے شاعرون مین سے ہے

دوسری صدی کی شاعر

۸۸ فرزدق شاعر اور اس جریر مذکور کے درمیان ہجو اور چھیڑ چھاڑ رہا کرتی تھی
یہہ شاعر نزدیک اکثر اہل علم کے فرزدق سی اچھا شاعر ہے — اسبات پر علماء
کا اجماع ہے کہ شعراء اسلام مین مثل تین شخصون کے کوئی شاعر نہین گذرا —
ایک جریر — دوسرا — فرزدق — تیسرا اخطل اور اس بات پر بھی اجماع ہے
کہ شعر کے چار قسم ہوتی ہین — قسم اول فخریہ یعنی جن اشعار مین اپنا یا دوسرے کا
فخر بیان کرین — قسم دویم مدح یعنی جن اشعار مین کسیکی تعریف اور مدح بیان
کیجائی — قسم سویم ہجو — یعنی جن اشعار مین کسیکی مذمت بیان ہو — قسم چہارم
نسیب یعنی غزل کہنی اور عورتونکا حال نقل عشوہ و انداز و ادا و حرکات معشوقانہ
کی بیان کرنا — ان چارون قسمون مین جریر کو سب شعراء پر فوقیت حاصل
تھی اب ہم ہر ایک شعر ہر ایک قسم چار قسمون مفصلہ ذیل سی بطور نمونہ شاعر مذکور
کا لکھتے ہین اول قسم یعنی فخر مین یہہ شعر جریر کا ہے

اذا غضبت علیك بنو تمیم   حسبت الناس کلهم غضابا

قسم دویم مدح مین یہہ ایک شعر اوسکا کافی ہے

الستم خیر من رکب المطایا   واندی العالمین بطون راح

ہجو مین یہہ قول

فغض الطرف انك من نمیر   فلا کعبا بلغت ولا کلابا

نسیب یعنی قسم چہارم مین یہہ دو شعر

ان العیون التی فی طرفها مرض   قتلننا ثم لم یحیین قتلانا

یصرعن ذا اللب حتی لا حراك به   وهن اضعف خلق الله ارکانا

ابو عبیدہ بیان کرتا ہی کہ جریر مذکور کے مان نی جب وہ اوس کے پیٹ مین تھا

دوسری صدی کی شاعر

۸۹ ایک خواب دیکھا وہ خواب یہہ تہا کہ ایک بچہ کالا باون کا جنا وہ پیٹ سی نکلتی ہی کودنے لگا اور لپک کے ایک شخص کا ٹینٹوا اوسنی دباکر مار ڈالا اسطرح سے اوسنی بہت لوگون کو مارا وہ عورت یہہ خواب دیکھہ کر ڈر کر اوٹھہ بیٹھی صبح کو بیان کیا اوس کے تعبیر معبرون نے یہہ دی کہ تو ایک بچہ جنی گی وہ شاعر ہو گا مگر شریر سخت مزاج ناک چڑہا مصیبت زدہ جب وہ عورت اوسکو جنی اوسنی بنام اوسی حل کے جو خواب مین دیکھا تہا اوسکا نام جریر رکہا (جریر لغت مین حل کو کہتی ہین) ابو الفرج اصبہانی نے کتاب اغانی مین جریر کے بیان مین یہہ لکھا ہی کہ ایک شخص نے جریر سے پوچھا کہ کون شخص اچھا شاعر ہی اوسنی کہا کہ کھڑا ہو مین تجکو جواب بتلاؤن اوسکا ہاتہہ پکڑکر اپنی باپ مسمی عطیہ کے پاس لئے ہوئے چلا گیا — اوسکا باپ ایک اپنی بکری کے تہن موںہہ مین لئے ہوئی چوس رہا تہا جاکر آواز دی کہ آیا باہر آو ایک شخص بوڈہا بدہیئۃ پراگندہ صورت جس کی ڈاڑہی پر بکری کا دودہ بہا ہوا تہا باہر نکل آیا اوس شخص نے دیکھا کہ ایک بوڈہا ہی اوس کے ڈاڑہی بکری کی دودہ مین لتہڑ پتہڑ ہو رہی ہے جریر نے کہا کہ تو نے دیکھا اوسنے کہا دیکھا کہا اوسکو پہچانتا ہے یہہ کون ہے اوسنی کہا کہ مینی تو نہین پہچانا جریر نے کہا کہ یہہ میرا باپ ہی تو جانتا ہے یہہ کیون بکری کی تہنون مین سے دودہ چوس کر پی رہا تہا اونی کہا حضرت سلامت یہہ ہی آپ سے بیان کیجئی جریر نے کہا کہ اسکا سبب یہہ تہا اگر وہ دودہ برتن مین دوہتا اوس کے دوہنی کے آواز کوئی سن لیتا تو بیشک مانگتا اسلئی اوسنی دوہنا چہوڑ دیا ہی تاکہ کوئی دودہ نہ مانگے گہر مین جاکر چپڑ چپڑ کے دودہ پی لیتا ہی اب تیرے سوال کا جواب ہو گیا اوسنی کہا کہ حضرت سلامت اس معما کو حل کیجئے بندہ تو اپنے سوال کا جواب چاہتا ہے وہ ابہی حاصل نہین ہوا

دوسری صدی کی شاعر

۹ جریر نے کہا کہ اس جیسی باپ کو جو نہا ہی اور بادجود ایسی بدہیئت اور بیوقوف اور
بخیل ہونے کے اپنی باپ کے سبب سے فخر کرکے اسی شاعروں پر لی دی کرے
اور اتنی شاعروں کا موہنہ بند کررہا ہو وہ ہی بڑا شاعر ہی (یعنی میں بڑا شاعر ہوں)
کہتی ہیں کہ جب فرزدق شاعر مرگیا اور جریر کو اوسکے مرنے کی خبر پہنچی بہت
رویا اور لوگوں سے کہا کہ قسم خدا کے اب میں بہی تہوڑے دنوں میں مروں
گا کیونکہ دو شخص جب آپسمیں ایک دوسرے کی دشمن ہوتی ہیں یا دوست جب ایک
مرجاتا ہے دوسرا ہی اوسی جا ملتا ہے اور ایسا ہے ہوا کہ ۱۱۰ہجری میں
اوسنی بہی وفات پائی اسی سالیں فرزدق نے وفات پائی تہی چنانچہ ہم آگے
ذکر کرینگے فرزدق کی حالیں عمر اوسکے اسی برس کی ہوئی

سلم الخاسر

یہہ سلم بیٹا عمرو کا ہے عبداللہ ابن معتز کہتا ہے کہ مجہی یزید نے ابوعبداللہ سی
روایت کی ابوعبداللہ اس شاعر مذکور کا بہانجا تہا وہ کہتا ہے کہ مینی اوسی پوچہا کہ
قربان شوم آپنی سلم خاسر کیوں نام رکہوایا (خاسر بمعنی زیانکار ہی) وہ سنکر
ہنسا اور کہا کہ میں کتابیں پڑہا کرتا تہا مدت تک پڑہا اور بہتیرا چاہا کہ قرآن کے
پڑہنے سے میرا حال اچہا ہو جاوی اور زیادہ تنگ ہوگیا مجکو بہت رنج ہوا
مینی قرآن پڑہنا چہوڑ کر فسق و فجور کرنا شروع کیا وہ قرآن جو میری باپ کے میراث
میں سے میری ہاتہہ آیا تہا اوسکو بیچ کر مینی طنبور اخرید کیا بعض کہتے ہیں کہ قرآن
بیچ کر دفتر شعر خرید کیا یہہ خبر لوگونمیں مشہور ہوگئی لوگوں نے مجہی کہا کہ کمبخت
تو نے قرآن شریف بیچ کر طنبورا خرید کیا مینی جواب میں کہا کہ حضرت سلامت
ابلیس کو سوا اس کے اور کچہہ نہیں بہاتا کیونکہ جب میں قرآن پڑہتا تہا تنگ

دوسری صدی کی شاعر

اب طنبورا جب سے خرید کیا شیطان خوش ہوا مین عیش مین ہون صحبت اوس لعین 91
کی اسطرح سے حاصل کی انکہین ٹھنڈی ہوئین سب نی میرا نام خاسر یعنے
زیان کار رکہہ دیا جب سی مینی یہہ لقب پایا — کہتی ہین کہ جب کسی خلیفہ برمکی
سی اوس کے ہاتہہ دولت لگی لوگون سی اوسنی کہا کہ مین رابح ہون اب خاسر
نہین ہون (رابح بمعنی سودمند) ہی سلم مذکور اچہی جیّد شعرا مین سی گذرا ہے
وہ بشار ابن برد اندہی کے شاگردونمین تہا ایک قصیدہ مہدی خلیفہ سویم بنی
عباسیہ کی مدح مین اوسنے کہاہے وہ بہت اچہاہی اول اوسکا یہہ ہی

حیّی المنازل بالسلام	علے وداع او لمام
لو بیک منک و منہو	غی الحلو داف المقام
و لقد اسکرت من الھوی	سکر الوے من المدام
فالقلب مضطرب الحشا	والعین نافرۃ المنام

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی مشتی نمونہ خروار — سلم مذکور اشعار جاہلیۃ اور تاریخ
عرب بہی جانتا تہا وہ ظریف اور مدّاح بادشاہون اور اشرافون کا تہا اوسکو
انعامات بہی بہت دیتی تہی وہ اپنے بہائیون شعرا کو بانٹ کہاتا تہا اور لہو و
لعب مین اوڑاتا تہا شعرا مجیدین مین تہا درمیان ۱۸۸ ہجری کے موجود تہا

البطین

عبد اللہ ابن معتز بیان کرتا ہی کہ بطین شاعر بارہ بالشت کا قد بڑی بالشتون
سی رکہتا تہا ہمنی اوس کے زمانہ مین کوئی لنبا اوسی زیادہ نہین دیکہا اوسکے
یہہ حالت تہے کہ جس عورت کو دیکہہ لیتا اوسیکا دم بہرتا باوجود اس خوبی کے
کی بدصورت اور بہونڈا ہے اس درجہ کا تہا کہ اگر وہ یکایک ناواقف آدمی

دوسری صدی کی شاعری

۹۳ کی سامنے آنکلتا وہ شخص بیشک جانتا کہ شیطان ہے یا شیطان اسی شکل کا ہوگا یا یہ ہمہ رنڈی باز احمق تمام جہان کے آدمیون سی زیادہ تہا — ابن معتز اپنی طبقات مین لکہتا ہے کہ بطین شاعر ایک لونڈی کو جو باشندی رملہ کے تہی چاہتا تہا اوس کے کنبی کی لوگون مین گیا اور اوس کی ساتہہ شادی کی درخواست کی انہون نے کہا کہ آپ مسلمان ہین ہم یہودی تمہارا ہمارا کیا ساتہہ ہم نہ دینگے جب اوسنی دیکہا کہ کسی صورت سے راضی نہین ہوتے یہودی ہوگیا او نہونے اوس لونڈی کی ساتہہ نکاح کر دیا جب نکاح ہوچکا دو برس یہودی رہ کر چین اوڑاکر پہر مسلمان ہوگیا نعوذ باللہ من ذلک الخذلان — (بطین کی معنی بٹیل ہین) یہہ شاعر چونکہ توندل بہی تہا اسواسطے بطین نام اوسکا رکہا گیا یہہ اشعار اوس کے ہین کسی اپنی قریب کا مرثیہ کہتا ہے شاید کوئی گنواری ہو

رمینا خمسة و رموا نعیما	وکان القتل للفتیان زینا
فلما الوداع بلادنا و رحنا	ثم کنا ثلاثا کل فاو تمینا
فانک لو رایت بنی ابینا	و سد تهم و کر تهم علینا
لعم الباکیات علی نعیم	لقد عزت رزیته علینا
فلا یبعد نعیم فکل حی	سیلقی من صروف الدهر حینا

بطین مذکور شاعر جید تہا غزل اچہی کہتا تہا مگر اوس کے شعر گنوارون کی شعرون سی بہت مشابہہ ہوتے ہے

ابو القسم حماد

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القسم حماد بن ابی لیلی شاپور ہے — بعضی کہتی ہین کہ میسرہ بن المبارک بن عبد اللہ دیلمی کوفی غلام بنی بکر ابن وایل کا معروف

نام روایہ سکا تہا — اور ابن قتیبہ کتاب معارف اور کتاب طبقات الشعرا
مین یہہ بیان کرتا ہے کہ وہ غلام مکنف بن زید الخیل الطائی صحابی رضی کا تہا ایام
عرب اور اخبار عرب اور اشعار و انساب اور لغات خوب یاد رکہتا تہا علم تاریخ
بہی اچہا تہا اسی شخص نے سبع طوال جمع کی ہے اور سلاطین بنی امیہ
اوس کے بہت معتقد اور اوسکو مانتے تہے وہ بہی اوسنی بہت روپیہ اور انعامات
پاتا تہا — ایام عرب اور تواریخ ملوک اوس بنی امیہ پوچہا کرتے وہ اسیواسطے
قدر پاتا تہا — ولید بن یزید اموی نے ایک روز اوس کہا کہ تجکو راویہ کیون کہتے ہین
ایسا کیا کام تجسی ہوا جو تو اس نام کا مستحق ہوگیا اوسنی کہا کہ امیر المومنین جس
شاعر کو آپ جانتی ہون مین اوس کے شعر روایت کرسکتا ہون یا کوئی آپ نے کسی کا
نام سنا ہو تجسی اوسکا حال اور شعر سنا ئیگی پہر تسپر روایت کرونگا کہ تم مقر
ہوگی کہ مینی یہہ نام کبہی سنا بہی نہ تہا اور اگر کوئی شخص میری سامنی شعر پڑہے
پرانا ہو یا نیا مین نئی شعر کو پرانی سے تمیز کرسکتا ہون پہر ولید نے پوچہا کہ کتنے
شعر تجکو یاد ہونگے اوسنی کہا کہ بہت یاد ہین اگر آپ فرمائین تو ہر ایک حرف کی
حروف ہجا سی ترتیب وار سو سو قصیدہ پڑہدون سوا مقطعات شعراء جاہلیہ اور
اہل اسلام کے پڑہون — ولید نے کہا اچہا آج مین تیرا امتحان لونگا
حکم دیا کہ پڑہ اوسنی قصیدہ پڑہنے شروع کئے اتنی پڑہی کہ یزید گہبرا گیا اور
تنگ ہو کر اوٹہہ کہڑا ہوا مگر ایک اور شخص کو بٹہلا دیا کہ وہ سنی جائی تاکہ صدق
اور کذب اوسکا دریافت ہو وہ اوس کہتا ہی کہ دو ہزار نو سو قصیدہ فقط
شعراء جاہلیت کا پڑہنے پایا تہا کہ ولید کو خبر دیگئی اوسنی کہا حضرت سلامت
ابہی اہل اسلام کے بہت باقی ہین ولید نے کہا کہ ایک ہزار درہم اوسکو دو

دوسری صدی کی شاعر

۹۴ وہ واقع میں سچا ہی بیشک اوس کی کئے ہزار قصیدہ لوگ زبان پر ہے — ابو محمد حریری صاحب کتاب مقامات حریری اس شاعر کے حال میں درمیان کتاب درۃ الغواص کے یہ بیان کرتا ہے کہ اوس کے مانند کوئی اوس زمانہ میں نہ تھا نہ اب معلوم ہوتا ہے کہ ہو — حماد روایہ مذکور کہتا ہے کہ میں یزید بن عبد الملک بن مروان کی خدمت میں بہت رہتا تہا اسی سبب سے اوسکا بہائی ہشام مجسے خفا رہا کرتا تہا جب یزید مرگیا اور ہشام والی ریاست ہوا اوسی چہپ کر میں اپنی گہر میں بیٹہہ رہا ایک برس تک میں گہر سے باہر نہ نکلا مگر جو لوگ میری بہائی بندا معتمد تہی اونکے پاس چہپ کر ملنی جایا کرتا جب یہ دیکہا کہ اب میرا ذکر کوئی نہیں کرتا اور نہ کوئی جانتا ہے کہ وہ یہاں ہے یا نہیں — بخوف نماز جمعہ کے پہڑلی کو جامع مسجد میں جو درمیان کوچہ کے تہی گیا نماز پڑہ کر جب فراغت پائی دیکہا کیا ہوں کہ دو سپاہی ملک الموت کے صورت میری اوپر متعین ہوئے کہڑی ہیں اونہونے مجسی کہا کہ ای حماد امیر یوسف بن عمر ثقفی لی جو عراق کا والی ہے تجکو یاد کیا ہے اوسیوقت میری جان سی نکل گئے دلمین مینی کہا کہ اسیواسطے میں گہر سی نہ نکلتا تہا وہی بات پیش آئی جس سے مین ڈرتا تہا — مینی اون سپاہیوں سی کہا کہ اگر اجازت دو میں اپنی گہر میں جاکر اپنی اہل و عیال سی ملکر اونکو رخصت آخری کر آون پہر تمہاری ساتہ چلا چلون کیونکہ اب پہر زندہ آنا محال معلوم ہوتا ہے — اونہونے کہا کہ یہہ ہرگز نہ ہو سکیگا لاچار سنگ آمد و سخت آمد اونکے ہمراہ روتا چہنکتا ہو لیا جب بار عام میں پہنچا اوس لال محل میں تہا مجہی ہے وہان لیگئے مینی جہک کر باادب سلام کیا اوس نے میرے طرف ایک پروانہ ہشام کا لکہا ہوا پہینک دیا اوس میں یہہ لکہا ہوا

دوسری صدی کی شاعری

۹۵ بسم اللہ الرحمن الرحیم یہہ نامہ عبداللہ ہشام امیر المومنین کیطرف سی یوسف بن عمر ثقفی
کی نام پر اما بعد پہونچتی ہے اس نامہ حماد الراویہ کی پاس کسی کو بہیج کر بلا اور اوس کو
بیخوف وخطر ہماری پاس روانہ کری پانسو دینار اور ایک اونٹنے سانڈنی کو دیتے
ہوئی جو بارہ روز مین دمشق تک اوسکو پہنچا دی دینا — مینی دینار لئی اور اونٹنی
پر سوار ہوکر بارہ روز مین درمیان دمشق سکے آکر ہشام کی دروازہ پر پہنچا اجازت
اندر آنی کے چاہی حکم ہوا آو اندر جاکی کیا دیکہتا ہون کہ ہشام شیش محل مین ہے
اوس مکان مین سنگ مرمر کے فرش اسطور پر لگے ہوئی تہی کہ دو پتہرون کی درمیان
ایک سونے کی دہاری لگی ہوئی ہہی اور ہشام سرخ گدیہ پر پوشاک سرخ خز و دیبا
کی پہنی ہوئی بیٹہا مشک اور عنبر کی بہت چار طرف سی آتی تہی مینی جاکر سلام
کیا اوسنی وعلیک السلام کہا اور فرمایا کہ میری نزدیک آکی بیٹہہ مین پاس گیا
اور پیر اوسکے چومی اتنی مین دو لونڈیان خوبصورت پری پیکر کہ اون جیسی مینی
کبہی نہ دیکہی تہین آئین اونکے کانون مین دو بالی موتیون بیش قیمت کے پڑی
ہوئی تہی — ہشام نے پوچہا کہ ای حماد تو کیسا ہی اور کیا حال تیرا ہی مینی کہا
اچہا ہی یا امیر المومنین پہر کہا کہ تو جانتا ہے مینی تجکو کیون بلایا مینی کہا کہ کچہہ معلوم
نہین کہا کہ مینی تجکو اسواسطی بلایا ہے کہ ایک شعر کسی شاعر کا مجکو یاد آگیا تہا مین
نہین جانتا کہ وہ کسکا شعر ہے تو مجکو بتلادی مینی کہا کہ فرمائی اوسنے یہہ شعر پڑہا

ودعوا بالصبوح یوما فجاءت   قینة فی یمینها ابریق

مینی کہا کہ یہہ شعر عدی بن زید عبادی کے قصیدہ مین کا ہے اوسنی کہا کہ اوس
قصیدہ کو پڑہ مینی یہہ قصیدہ پڑہا

بکر العاذلون فی وضح الصبح   یقولون لی اما تستفیق

دوسری صدی کی شاعر

اخبار اور اچھی شعر بہت ہین درمیان ۱۵۸ ہجری کے اوسنی وفات پائی پیدائش ۹۷
اوسکے درمیان ۹۵ ہجری کی ہوئی بعضی کہتی ہین کہ ایام خلافت مہدی مین فوت ہوا
بروز ہفتہ چھٹی تاریخ ماہ ذوالحجہ ۱۵۸ ہجرے مین وفات پائے یہہ واقعہ حماد کا ایک
گانو مسمی الزدمین جو مضافات ماسنذان سے ہی واقع ہوا

عجرد

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوسکے ابو عمر بعضی ابو یحیی بیان کرتے ہین نام اوسکا
حماد بیٹا عمر بن یونس بن کلیب کا رہنیوالا کوفہ کا یا بموجب قول بعضی کے باشندہ
واسط کا یہہ شخص غلام ہے بنی سواۃ ابن عامر بن صعصعہ کا مشہور بنام عجرد
یہہ شاعر مشہور شعرا بنی امیہ اور عباسیہ کا ہی مگر شہرت اوسکے ایام عباسیہ
مین ہوئی تہی درمیان زمانہ خلافت مہدے کی وہ بغداد مین آکر رہا علی بن
جعد کہتا ہے کہ ایام مہدے مین یہہ شاعر ہماری پاس آکر رہی تہے — حماد —
عجرد — مطیع بن ایاس کنانے — یحیی ابن زیاد — یہہ سب شاعر کامل ہی
لیکن چونکہ ہمارے قریب اوتری ہوئی تہی اسلئی کچہہ بری بات یا خباثت اور
ہنسی ٹھٹہ نکرسکتی ستے اور حماد عجرد اچہی جیند شعرا مین سے تہا وہ بشار
ابن برد کے ہجو کرتا رہتا تہا اور بشار بہی اوسکا ہجے تہا حماد کے اشعار
بشار کے ہجو مین بہت نادر ہین اگر اونمین فحش نہوتا تو مین بیشک لکہتا مگر بعض
اشعار جنمین ثقاہت پائی جاتی ہے لکہتا ہون یہہ دو شعر بشار نے حماد کے
حقمین کہے تہی

اذا جئته فی الحج اغلق بابه	فلم تلقه الا وانت کمین
فقل لابی یحیی متی تبلغ العلی	وفی کل معروف علیک یمین

۹۸ اور یہہ بھی بشار نے کہی ہتے

نعم الفتی لو کان یعبد ربہ ۔ ۔ ۔ ویقیم وقت صلوتہ حماد
وابیض من شرب المدامۃ وجہہ ۔ ۔ ۔ وبیاضہ یوم الحساب سواد

کہتی ہین کہ وہ تیر چہیلا کرتا تہا بعضے یہہ کہتی ہین کہ اوسکا باپ ہے تیر گر تہا وہ نہنا تہا وہ شاعر ظریف مشہور تہا اوسپر تہمت زندیق یعنی کافر ہونے کی بہی لگائی گئے ہی کہتی ہین کہ درمیان اوس کے اور ایک امام کبیر کے جو ائمہ کبار مین سی گذرا ہے جس کے نام کے تصریح کرنے مناسب نہین ہے بہت دوستی تہی جب آپسمین کچہہ رنجید سے آگئی اور اوسکو خبر پہنچی کہ وہ مجکو برا بہلا کہتے ہین اوسوقت حماد نے یہہ شعر کہہ کر رقعہ مین اونکے پاس لکہہ کر بہیجے

ان کان نسکک لایتم ۔ ۔ ۔ بغیر شتمی وانتقاصی
فاقعد وقم بی کیف شئت ۔ ۔ ۔ مع الادانی والاقاصی
فلطالما زکیتنی ۔ ۔ ۔ وانا المصر علی المعاصی
ایام نأخذها ونعطی ۔ ۔ ۔ فی اباریق الرصاص

یہہ شعر بہی اوس کی ہین

فاقسمت لو اصبحت فی قبضۃ الہوی ۔ ۔ ۔ لاقصرت عن لومی واطنبت فی عذری
ولکن بلائی منک انک ناصحی ۔ ۔ ۔ وانک لاتدری بانک لاتدری

اخبار اور اشعار اوس کے مشہور ہین درمیان ۱۶۱ سنہ ہجری کے فوت ہوا

الخلیل

ابن خلکان کہتا ہی کہ نام اوسکا عبد الرحمن خلیل ہے بیٹا عمرو بن تمیم فراہیدی کا جسکو فرہودے ازدی احمدے بہی کہتی ہین وہ علم نحو مین امام تہا او

دوسری صدی کی شاعری

علم عروض ایجاد کیا اور پانچ دائرون مین اوس علم کو منحصر کرکے پندرہ بحر نکالین اوسکے
بعد اخفش نے ایک اور بحر بڑہائی اوسکا نام متدارک رکہا کہتے ہین کہ خلیل مذکور نے
مکہ شریف مین اللہ تعالی سے یہہ دعا کی تہی کہ مجکو ایک ایسا علم سمجہا جو کسی نے
مجہسے پہلے اوسمین سبقت نہ پائی ہو اور کوئی بجز میرے نہ جانتا ہو اور مجہسے وہ جاری
ہو جب حج کرکے پہرا اللہ تعالے نے علم عروض اوسکے دل مین منقش کر دیا خلیل مذکور کو
علم ایقاع — اور علم موسیقے اور نغم مین بہت مہارت تہی بسبب اون دو علمون
کی یہہ علم عروض اوسنے نکالا کیونکہ یہہ دونو علم اسمین قریب اور ایک دوسرے
کی نزدیک ہین حمزہ بن حسن اصبہانی خلیل کے حقین درمیان کتاب تنبیہ کے یہہ لکہتا ہے
کہ خلیل نے یہہ علم اپنی ایجاد سے نہین نکالا بلکہ اوسنے تصحیف کی ہے یعنی علم موسیقی
اور نغم سے یہہ اصول علیحدہ کرکے اون پر ایک فن بنا کر کہڑا کر دیا ہے مگر یہہ بہی
اوسی کتاب مین اوسنے لکہا ہے کہ جبسے اہل اسلام کا شیوع ہوا کسی نے
ایسا علم کوئی نہین نکالا ہے جسکے اصل علماء عرب نے نہ نکالی ہووی سوا خلیل مذکور
کے کیونکہ اس علم کے کوئی اصل نہ کسی حکیم کے مقرر کی تہی اور نہ کوئی اوسکے
مثال مقابل اوسکے سابق مین ہو چکے تہے اس علم کو خلیل مذکور نے دہوبی موگری
کی آواز سے جب وہ کندی کرتا تہا نکالا ہے خلیل مذکور صالح اور عاقل اور عالم
اور بردبار آدمی تہا — نضر بن شمیل بیان کرتا ہے کہ خلیل مذکور ایک کوچہ مین درمیان
بصرہ کے رہتا تہا وہ اسطرحکا معیشت سے تنگ تہا کہ دو پیسے بہی نہ میسر آتے تہے
بڑی دشواری سے قوت لایموت حاصل کرتا تہا مگر اوسکے شاگرد اوسکے سبب چین سے
اوسکے علم مخترع سے اوڑاتے تہے وہ یہہ سبب تہا ہی کہ خلیل مذکور کہا کرتا تہا
کہ مین اپنا دروازہ گہر کا بند کرکے بیٹہا کرتا ہون تاکہ میرا غم اور رنج معیشت مجہسے

دوسری صدی کی شاعر

تجاوز کرکے ہمسایون مین نہ چلا جاوی اور یہہ بہی خلیل بیان کیا کرتا تہا کہ جب چالیس برس کا آدمی ہوتا ہے اوس کے عقل اور ذہن غرق پاتا ہے مگر بعد اوس سال کی پہر روز بروز گہٹا ہوا چلا جاتا ہے ترسٹہہ برس تک اور صاف ذہن آدمی کا بوقت صبح ہوتا ہے — خلیل مذکور کا کچہہ راتب مقرر تہا سلیمان بن حبیب ابن المہلب بن ابی صفرۃ الازدی کے سرکار سی مقرر تہا یہہ شخص والی فارس اور اہواز کا تہا اوس نے ایکدفعہ خلیل کو فرمان لکہہ کر طلب کیا تہا خلیل نہ گیا اوسکے پروانہ کی جواب مین یہہ شعر لکہہ کر بہیجے

أبلغ سليمان أني عنه في سعة: وفي غنى غير أني لست ذا مال
شحاً بنفسي أني لا أرى أحداً يموت هزلاً ولا يبقى على حال
الرزق عن قدر لا الضعف ينقصه ولا يزيدك فيه حول محتال
والفقر في النفس لا في المال نعرفه ومثل ذاك الغنى في النفس والمال

یہہ شعر سلیمان نے دیکہہ کر خلیل مذکور کا راتب بند کر لیا اوسوقت خلیل نے یہہ شعر کہے

ان الذي شق فمي ضامن: للرزق حتى يتوفاني
حرمتني خيراً قليلاً فما زادك في مالك حرماني

جب یہہ شعر سلیمان نے سنی پہر راتب مقرر کر دیا اور اس بات کی عذر مین سلیمان نے ایک پروانہ خلیل کے نام بہیجا خلیل نے یہہ شعر اوس کی جواب مین کہے

وزلة يكثر الشيطان ان ذكرت منها التعجب جاءت من سليمان
لا تعجبن لخير زل عن يده: فالكوكب النحس يسقي الأرض احيانا

کہتی ہین کہ ایکدفعہ عبداللہ ابن مقفع — اور خلیل مذکور سے ملاقات تمام شب کی ہوئے ساری رات دونون باتین کرتے رہی جب صبح ہوئے اور الگ

الگ ہوی اوسوقت خلیل سے لوگون نے پوچھا کہ عبد اللہ مذکور کیسا آپکو معلوم ہوا خلیل نے کہا کہ اس شخص کو علم تو بہت ہے مگر عقل کم ہے — جب ابن مقفع سے پوچھا کہ آپنے خلیل کو کیسا پایا اوسنے کہا کہ خلیل کو علم کم ہے مگر عقل زیادہ ہے — اوسکے تصانیف سے کتاب العین علم لغت مین مشہور ہے — اور کتاب العروض علم عروض مین — اور کتاب الشواہد — اور کتاب النقط والشکل اور کتاب النغم موسیقی مین — اور کتاب فی العوامل نحو مین اور اکثر علماء جو کتب لغت سے واقفیت تامہ رکھتے ہین یہہ بیان کرتے ہین کہ کتاب العین پوری خلیل کے تصنیف نہین ہے اس کتاب کو شروع البتہ اوسنے کی تھی بلکہ اول اوس کتاب کو ہی مرتب کیا اور نام بھی اوسکا کتاب العین رکھا مگر پوری کرنے نہ پایا تھا اوسکے شاگردون نے مثل نضر بن شمیل وغیرہ نے جو اوس طبقہ مین موجود تھے مانند مورخ سدوسی — اور نضر ابن علے الجہضمی وغیرہ نے پوری کی مگر جیسا اوسنے دیباچہ مین دعوے کیا تھا ویسی جب طیار نہوئی اوسوقت انہونے اوس سے وہ دیباچہ نکالکر اور لگایا یہہ خلیل سے بعید معلوم ہوتا ہے کہ جیسا انداز ڈالا اور وہ اوسے ادا نہ ہوسکے اس بات مین ابن درستویہ نے ایک کتاب تصنیف کی ہے اوسمین یہہ حال مستوعب لکھا ہے وہ کتاب مفید ہے کہتے ہین کہ خلیل مذکور کے ایک بیٹا تھا ایکروز جو وہ گھر مین گیا اپنے باپ کو ایک شعر کی تقطیع کرتے ہوی پایا دوڑا ہوا باہر آیا لوگون سے کہنے لگا کہ میرے باپ کو جن چمٹ گیا ہے لوگ گھر مین آئے خلیل سے یہہ حال اوسکے لڑکے کا بیان کیا خلیل نے یہہ شعر اوس لڑکے سے مخاطب ہوکر کہے

لو کنت تعلم ما اقول عذرتنی　　　　او کنت تعلم ما تقول عذلتک

۱۰۲ لکن جہلت مقالتی فعذلتنی ◦ وعلمت انک جاہل فعذرتک

خلیل نے بیان کیا ہے کہ ایک شخص میرے پاس علم عروض سیکھنے آیا کرتا تھا چونکہ وہ
گندہ ذہن تھا مدت تک اوسنے سیکھا مگر کبھی تقطیع کرنی اوسکو نہ آئی میں بھی اسکی
اوس سے تنگ ہو رہا تھا ایکروز میں اوس سے کہا کہ اس شعر کے تقطیع کر

اذا لم تستطع شیئا فدعہ ◦ وجاوزہ الی ما تستطیع

اپنی حوصلہ کے موافق غلط و صحیح جیسی بنے تقطیع کر کے چلدیا پھر کبھی میری پاس
وہ نہ آئے پھر مجکو اوس کی عقل اور فطانت پر تعجب آیا کہ باوجود ایسی گندہ
ذہن ہونے کے میرا مطلب اس شعر سے کیونکر سمجھ گیا خلیل کے خبریں بہت ہیں
مختصر کر کے ضروری لکھے گئیں — سیبویہ نے اوسی سے علم ادب سیکھا کہتے ہیں
کہ خلیل کے باپ کا نام احمد اول ہے اول بعد نام رسول اللہ کی کہ اونکا نام احمد
ہی رکھا گیا پیشتر اوسکی کسی کا یہہ نام نہیں تھا پیدایش خلیل کی درمیان سنہ
ہجری کی ہوئے سنہ میں یا سنہ میں حسب اختلاف وفات پائی بعضے یہہ بہی
کہتے ہیں کہ چوہتر برس کے اوسکے عمر ہوئے ہی

ابو الفضل العباس

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو الفضل العباس بن الاحنف بن الاسود بن طلحہ بن
حردان بن کلدہ بن حزیم ابن شہاب ابن سالم بن حیہ بن کلیب بن عبداللہ
بن عدی بن حنیفہ بن لجیم حنفی المذہب یمامہ کا رہنیوالا شاعر مشہور تھا اوسکا
ایک دیوان بھی ہے تمام دیوان مذکور میں غزلیں بھری ہوئے ہیں کسی کے
مدح میں قصیدہ اوسکا کہا ہوا دیوان میں نہیں ہے وہ شاعر بہت لطیف الطبع
تیز ذہن عقلمند تھا اوسکے باریک شعر یہہ ہیں ایک قصیدہ میں سے

دوسری صدی کی شاعر

یا ایہا الرجل المعذب نفسہ ۔ اقصر فان شفاءک الاقصار

نزف البکاء دموع عینک فاستعر ۔ عینا لغیرک دمعھا مدرار

من ذا یعیرک عینہ تبکی بھا ۔ ارایت عینا للبکاء تعار

ولہ ایضاً

تعب یطول مع الرجاء لذی الھوی ۔ خیر لہ من راحۃ فی الیاس

لولا محبتکم لما عاتبتکم ۔ ولکنتم عندی کبعض الناس

ولہ ایضاً

وحدثتنی یا سعد عنھا فزدتنی ۔ جنونا فزدنی من حدیثک یا سعد

ھواھا ھوی لم یعرف القلب غیرہ ۔ فلیس لہ قبل ولیس لہ بعد

شعر اوس کے تمام جید ہین وہ ۱۹۲ھ یا ۱۸۸ھ ہجری مین فوت ہوا اوسی روز کسائی نحوی — اور عباس بن الاحنف اور ہاشمیہ خمارہ یہہ لوگ بہی فوت ہوئے تہی جب رشید کو انکی جنازون کے خبر دی گئے اوسنی مامون کو حکم دیا کہ سب کے نماز پڑہو پہلی اوس کے سامنی ایک جنازہ رکہا گیا مامون نے پوچہا کہ یہہ کون ہے لوگون نے کہا کہ ابراہیم موصلی کا جنازہ ہے مامون نے کہا کہ اسکو سب کے پیچہی رکہو — پہلی نماز عباس بن احنف کے جنازہ کے پڑہی جب نماز سب جنازون کے پڑہکر فراغت پاکر مامون چلا اوسوقت ہاشم بن عبد اللہ مالک خزاعی نے پوچہا کہ آپنے عباس بن احنف کے کیون اول نماز پڑہی وجہ ترجیح کے کیا ہے باوجودیکہ مردی سب برابر تہی مامون نے یہہ دو شعر پڑہنے

وسعی بھا ناس فقالوا انھا ۔ لھی التی تشقی بھا وتکابد

۱۰۴ الحجہ تبہ لیکو غیرک ظنہم   الی یعجبنی المحب الجاحد

پہر کہا کہ تو جانتا ہے یہہ شعر کسکے ہین مینی کہا جانتا ہون مامون سنی کہا جسنی یہہ شعر کہی کیا وہ مقدم نہ ہوے مینے کہا سچ ہے ای میرے سردار

ابن میادہ

نام اس شاعر کا رماح ہے وہ بیٹا مرتد کا اور مان اوسکے میادہ تہی وہ عورت ام ولد اوسکے تہے اس شاعر کو اوسکے والدہ سماۃ میادہ مارا کرتے تہی اور یہہ کہا کرتے تہے کہ قافیہ اور شعر کے واسطے کوشش کر تا کہ میرا نام روشن ہو اسیواسطے وہ ابن میادہ مشہور رہوا — ایکدفعہ شاعر مذکور ولید ابن مزید ابن عبد الملک کے خدمت مین گیا اور اپنے شعر پڑہی ولیدنے حکم دیا کہ ہمارے سرکار مین نوکر رہو جب اوسکو رہتی رہتے مدت مدید گذر گئے اپنا وطن یاد کرکے ایک قصیدہ ولید کے مدح مین لکہا انہین یہہ شعر ہے ہے

الا لیت شعری ہل ابیتن لیلۃ   بحیرۃ لیلی حیث ربتنی اہلی

وہل اسمعن الدہر اصوات ہجمۃ   یطلعن من حجل خفی الی جہل

فان کنت عن تلک المواطن حابسی   فاسبع علی الرزق واجمع اذا شملی

بلی ہا نیطت علی تمائمی   وقطعن عنی حین ادرکنی عقلی

ولیدنے کہا کہ جاؤ ہمنی ایک سو اونٹ سرخ اور ایک سو سیاہ تمکو دئیے نامہ ہمارا مصدق کلب کے پاس لیجاؤ وہ تمکو دیگا — ابن میادہ نامہ لیکر مصدق مذکور کے پاس گیا اوسکا ارادہ اچہی طرح کے اونٹ دینے کا ہوا تعمیل حکم ولید مین اوسنی کوتاہی کرنے چاہئی ابن میادہ نے ولیدکو عرضی کی اور یہہ دو شعر اوسکی عرضی مین لکہے

دوسری صدی کی شاعر

ارسلنی کانی کلب ۔۔۔ ارادوا فی عطیتک ان اشتد
ارادونی بہا لوشئت شتّا ۔۔۔ وقد اعطیتہا و ہما جمعا دا

ولیدنے بہت خفگی سے مصدق کو لکہا جب اوسنی موافق اوس کے لکہنی کے
سو ریسیون اور تکیلون اور کہونٹون کے ابن میادہ کو سب اونٹ دئیے وہ اپنے
قوم مین یہہ انعام لیکر چلا گیا

نمیری

نمیری شاعر کا نام منصور ابن سلمہ ابن زرقان ہے وہ راس عین کا رہنیوالا
کنیت اوس کے ابو الفضل ۔۔۔ عبد اللہ بن معتز کہتا ہی کہ مجہسے ابو رجا ضحاک
بن رجا کوفی نے بیان کیا وہ کہتا ہے ابن عبد ربہ نے یون نقل کیا کہ منصور نمیر
یعنی شاعر مذکور ایکروز اپنے دوست عتابی کی پاس گیا نمیری مذکور عتابی
کی بہت تعظیم اور تکریم بسبب اوس کے قناعت اور دیانت اور علم اور ادب کے
کیا کرتا تہا اوس کے اوس کی کبہی نہ سے لایعنی ہوا کرتے تہی عتابی نے نمیری
کی چہرہ اترا ہوا دیکہا اور رنجیدہ پایا اوسی پوچہا کہ آج آپ آزردہ سی کیون
ہو رہے ہین نمیری نی کہا کہ میرے زوجہ تین روز سے جننی کو ہے دردزہ اوسکو
ہو رہا ہے ابتک کچہہ پیدا نہین ہوا تین روز اوسکو تڑپتی ہوئی گذر گئے ہین
عتابی نے کہا کہ افسوس کے بات ہی باوجود اس کے کہ اوس کے دوا بہت
آسان اور تیرے پاس ہی پہر تو دوا کرنہین تغافل کرتا ہے اوسنی کہا کہ وہ
کیا ہی ۔۔۔ عتابی نی کہا کہ ہارون رشید سے اوسکا تماع کروا دی کیونکہ
اکثر عورتون کو بوقت ولادت بسبب تنگی فرج کے دشواری ہو جاتی ہے
رشید کا خایہ چونکہ بڑا ہے وہ راہ کہولدیگا فوراً بچہ جن دیگی نمیری یہہ کلمہ

دوسری صدی کی شاعر

۱۰۶ حسنتی سبب ہے عتابی سے بہت خفا ہو کر کہنے لگا کہ افسوس ہے کہ مین تجسے کبھی کبھی بیہودہ اور اسطرح کی زخرفات نہین کہتا تھا تو اسطرح سے میری پیش آیا ہے اور بادشاہ کی نام کی تو نے اہانت کی — عتابی نے کہا کہ خفا ہونے کی کچھ بات نہین آپ ہے نے ہمکو گالیان دینی سکھلائی مین (زمیری شیعہ تہا) یہہ سنکر اور بہی زیادہ غصہ ہوا اور اسیوقت رشید کے پاس جاکر سارا حال بیان کیا رشید یہہ سخت کلمہ سنکر ایسا غصہ مین جوش زن ہوا جسطرح ہنڈیا چولہی پر جوش مارا کرتے ہی اور قسم کہائی کہ عتابی کو قتل کرونگا — جعفر ابن یحیے عتابی سے خوب کا دوست اور قریب اوسکا تہا اوسنے رشید سی عرض معروض کرکے اوسکے جان بخشی کروائے بعد چند روز کے عتابی مذکور رشید کے خدمتمین بوقت شب حاضر ہوا رشید بسبب اوسکے علم اور ادب کے بہت خاطر اوسکے کرتا تہا عتابی سنے ادہر اودہر کا ذکر کرکے رافضیون کا ذکر نکالا پہر یہہ قصیدہ نمیری کا پہر کر سنایا

شاء من الناس راتع هامل	يعللون النفوس بالباطل
يقتل ذرية النبي و يرجون	خلود الجنان للقاتل
ويلك يا قاتل الحسين لقد	بؤت بحمل ينوء بالحامل
اي حباء حبوت احمد في	احزابه من حرارة الثاكل
باي وجه تلقا النبي وقد	دخلت في قتله مع الداخل
هلم واطلب غدا شفاعته	او لا فرد حوضه مع الناهل
ما الشك عندي في حال قاتله	لكنني قد اشك في الخاذل

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہے غرضیکہ جسوقت وہ پڑہتا ہوا اوس شعر پر پہنچا جب

دوسری صدی کی شاعر

باغ فدک اور فاطمہ کے وراثت کا ذکر آیا اور ابوبکر صدیق رض اور عمر فارق رض کا ظالم ہونا ثابت کیا رشید نے سنتی ہے اون اشعار کی عتابی سے کہا کہ یہہ شعر کس کے ہین عتابی نے کہا کہ ای امیرالمومنین یہہ شعر نمیری دشمن نمیری کے ہین رشید نے حکم دیا کہ اوس حرامزادہ کو لاؤ رشید کو نمیری کے شیعہ ہونے خبر نہی وہ چہپا ہوا حالت تقیہ مین رہتا تہا ان اشعار سے اعتقاد قلبی جب ظاہر ہوگیا ابوعصمہ شاعر کو جو کہ زیدیون مین سے ایک شیعہ شیعان نبی عباس مین کا تہا بلوا کر حکم دیا کہ اسی وقت کوچہ مین جاکر منصور نمیری کو پکڑ لاؤ اور اوس کے گدی مین کو زبان نکالکر کاٹ ڈال پہر پیر کاٹ پہر گردن مار اور سر کاٹ کر میرے پاس لا اور بعد مرنے کے اوس کی جثہ کو سولی دی چنانچہ ابوعصمہ گیا جب باب الرقہ یعنی کوچہ کے دروازہ پر پہنچا آگی سے جنازہ نمیری کا آتا ہوا پایا بدون ماری ہے وہ مرگیا اسلئی اوسنے مراجعت کرکی رشید کو اطلاع کے کہ جہان پناہ وہ مرگیا جب مین دروازہ مین گہسا آگی سے جنازہ آتا ہوا پایا رشید نے کہا کہ تو نے اوسکا لاشہ جلا کیون نہ دیا یہہ تجہسی خطا ہوئی یہہ حال ارج شمیم مین لکہا ہے

مقنع الخراسانی

گرچہ یہہ شخص شاعر نہین ہے مگر چونکہ اوسنی دعوی خدائے کا کیا تہا اور چند شعبدہ اوسی ظاہر ہوئی ہے اسلئی اس کا ذکر بہی مین لکہتا ہون واضح ہو کہ ابن خلکان نی اپنی کتاب وفیات الاعیان مین یہہ لکہا ہے کہ مقنع خراسانی کا نام عطا ہے اوس کے مان کا نام مجکو معلوم نہین کیا تہا ابتدا ء حال مین وہ ایک دہوبی تہا مرو مین رہا کرتا تہا جادو بہت جانتا تہا اوسنی لوگون سے یہہ بیان کیا کہ خدا تعالے بطور آواگون کے دنیا مین ہمیشہ سے پیدا ہوتا رہا ہے

دوسرے صدی کی شاعر

۱۰۸ اسطور پر کہ اولیں اللہ تعالی نے صورت آدم کی قبول کرکی دنیا میں [illegible] دوباش
کی اس کے دلیل یہہ ہے کہ ملایک کو سجدہ کرنی کا حکم ہوا اسواسطے ہوا تہا چنانچہ ابلیس سبب
نہ کرنے سجدہ کی ملعون و رانندہ اللہ ہوا بعد ازان حضرت نوح علیہ السلام کی صورت مین
پیدا ہوکر اپنا نام نوح رکہا اوس کے دلیل یہہ ہے کہ تمام جہان بجز اوس کی
کشتی کی غرق ہو گیا اگر خدا نہوتا تو کسطرح پہر بچتا کیونکہ آدمی سب ڈوب گئی تہی
پہر اسیطرح پہر ہر ایک وقت مین ایک نبی بنکر ظاہر ہوا یہانتک کہ ابومسلم خولانی
کی شکل مین خدا نی پیدایش پائی اب مین وہی خدا ہون جو ابومسلم کی شکل مین
سی نکل کر تم مین کہڑا ہوا باتین کر رہا ہون جہلا اور عوام الناس نے اوس کے قول
کی تصدیق کرکے سبنی مان لیا اور یقین کر لیا کہ تو بیشک خدا ہے چنانچہ اوس کے
پوجا جاری ہوگئے تہی مگر جو لوگ عقلمند تہے اونہو نے اوس کے کہنی کو ہرگز باور
نہ کیا طرفہ تر یہہ کہ وہ بہت بدصورت اور ایک آنکہہ سے کانا بہی تہا مخالفین او سے
لڑتی رہتے تہے اوسنی لوگون کو ایمان کرنی کے واسطے ایک چاند بنایا اور
ستارہ اوس کے گرد تہی وہ چاند دو مہینی کی فاصلہ کی راہ پر سے دکہلائی
دیا کرتا تہا پہر غایب ہو جایا کرتا تہا اسلئی اور زیادہ لوگون کو اوسکا
اعتقاد ہو گیا تہا شعرا نے اس چاند کو اپنے اشعار مین باندہا ہے چنانچہ
ابوالعلا معری کہتا ہے

اقف ایہا البدر المقنع راسہ ضلال و غی مثل بدر المقنع

یہہ حال مقنع کا جب کہ بہت مشہور ہو گیا چار طرف سے مسلمانون نے اوس کے
قتل کا ارادہ کیا اور جس قلعہ مین وہ رہتا تہا وہان جا چڑہے اوسنے جب
جانا کہ اب مین بالضرور مر جاؤنگا تمام اپنی جورون کو جمع کرکے زہر پلایا جب

دوسری صدی کی شاعری

سب مرچلین جیسے ایک گھونٹ آپ ہی زہر ہلاہل کے پیکر مرگیا مسلمانون نی آو ۱۰۹
قلعہ مین گہس کر اوسکے تمام متبعین اور تابعدارون کو جو اوسکے امت مین داخل
تہی قتل کرکے ڈہیر لگا دیا کسی کو زندہ نہ چہوڑا یہہ واقعہ درمیان ۱۶۳ھ ہجری کے
گذرا تہا لعنت اللہ علیہ ونعوذ باللہ من الخذلان

ولید ابن یزید

یہہ ولید بیٹا یزید کا پوتا عبد الملک کا پڑپوتا مروان ابن الحکم کا ہے جس روز
ہشام فوت ہوا اوسی روز آپ ولیعہد ہونیسے بیعت خلافت ہوئے وہ بدہ کا روز
تہا چہٹی تاریخ ماہ ربیع الاخر ۱۲۵ھ ہجری مین یا جمعرات کی دن دوسری تاریخ جمادی الاخر
۱۲۶ھ مین جب اختلاف تخت نشین ہوا اوسنے ایک برس دو مہینے پانس روز
سلطنت سے چالیس برس کا ہوکر مقتول ہوا جس موضع مین کہ وہ مارا گیا تہا وہین
مدفون ہوا وہ ایک گانو دمشق کا معروف بنام بحراتہا — یہہ شخص شراب خوار
اور بہوڑا اور رجین کا بندہ تہا راگ بہت سنتا تہا اسی کے وقت مین اطراف
وگرد نواح سے ڈوم سب اوسکے خدمتین آکر جمع ہوئے تہے چنانچہ اوسکے
زمانہ کے یہہ ڈوم مشہور و معروف تہی — ابن سریج معبد — غریض — ابن عائشہ
— ابن محرز — طویس — ببب اوسکے تمام خاص و عام یعنی باشندگان
بلاد مین راگ کا چرچا ہوگیا اور ہر ایک آدمی گاتا بجاتا عیش کرتا تہا اور وہ نہایت
شوخ طبع اور ظریف اور بیباک آدمی تہا شوخی طبع اوسکے ان اشعار
سی ہی ظاہر ہے کہ جب اوسکی بہائی ہشام نے وفات پائی اور اوسکے
نوبت تخت نشینی کے آئی اوسوقت اوسنی ہشام کے بیٹیون کے نوحہ کی آواز
سنکر یہہ شعر کہے

دوسری صدی کی شاعر

١١ اني سمعت خليلي	نحو الرصافة رنة :
اقبلت اسحب ذيلي	اقول ما حال هنه :
اذا بنات هشام	يندبن والد هن :
يدعون ويلا وعولا	والويل حل بهنه :
انا المخنث حقا :	ان لوايت كهنه :

اس شخص کے فسق اور فجور اور معصیت کے باب مین مورخین نے بہت کچھہ لکھا ہے مگر مسعودے یہہ کہتا ہی کہ ایک روز ولید مذکور نے یہہ آیت قران شریف مین سے پہڑے وَاسْتَفْتَحُوا وَخَابَ كُلُّ جَبَّارٍ عَنِيدٍ مِّن وَرَائِهِ جَهَنَّمُ

یہہ پہڑتی ہی حکم دیا کہ قران شریف کو میرے سامنی کہڑا کرو چنانچہ بطور نشانہ کہڑا کرکے قران کی تیر لگانی لگا اور یہہ شعر پہڑتا جاتا تہا

تہدد کل جبار عنید :	فها انا ذاك جبار عنید
اذا ما جئت ربك یوم حشر	فقل یا رب خرقنی الولید :

اور محمد بن معرد یہہ کہتا ہے کہ ولید نے دو شعروں مین جسمین نبی صلعم کا ذکر کیا ہے کفر لکہا ہے وہ یہہ ہین

تلعب بالخلافة هاشمی	بلا وحی اتاہ ولا کتاب
فقل لله یمنعنی طعامی	وقل لله یمنعنی شرابی :

مسعودے کہتا ہی کہ ولید مذکور اپنی باپ کے جوروں اور بہانجیوں اور پہوپہی کے بیٹیوں اور چچا زادیوں سے زنا کیا کرتا تہا

زید شہید

یہہ زید بیٹا علے بن حسین بن علے بن ابی طالب کرم اللہ وجہہ کا ہی خلیفہ ہشام ابن

دوسری صدی کی شاعر

عبدالملک کے زمانہ مین درمیان سنہ ۱۲۱ ایکسو اکیس ہجری یا سنہ ۱۲۲ ہجری کی حسب اختلاف شہید ہوئے زید رض مذکور نے اپنی بہائی ابو جعفر محمد بن علے بن الحسین رض سے اس امر مین مشورت کے کہ مین اپنے حق خلافت کا مطالبہ کرون یا نہ کرون ابو جعفر محمد نی کہا کہ بہائے اہل کوفہ کے سازس پر تم مت ہو لو کیونکہ یہہ لوگ بڑی فریبے اور دغاباز ہین دیکہو تمہارا دادا علے اور چچا حسن اور باپ حسین انہین لوگون کی فریب مین آکر مقتول ہوئے اور کوفہ ہے کی مضافات مین تمام اہلیت گرفتار ہوئے پکڑی گئے کیا کیا رسوائیان ہو چکین تم اس ارادہ سی باز آو ہرگز نہ جاو یہہ لوگ تمہارا ساتہہ نہ دین گے تم ماری جاوگے ساتہہ والی بہاگ جائین گے اونہونے بہتیرا سمجہایا ہرگز نہ مانا کہا کہ بہائی مین تو مطالبہ اپنی حق کا کرون گا آخر کار ابو جعفر محمد نے اونکو وداع کیا اور کہا بہائی یہہ آخری ملاقات ہے کلکی روز تکو سولی ملی گے اور اب قیامت کو ہم تم ملین گے — زید مذکور ہشام کی پاس گئی جب اوس کے مجلس مین جا کر کہڑے ہوئی کوئی جائی نشست کی اپنی موافق نہ پائی آخر کنارہ پر جا بیٹہی اور کہا کہ ای امیر المومنین کوئی بزرگ سے تقی تکبر نہین کیا کرتا ہشام نے کہا کہ چپ رہ باندی بچے تو خلافت کا مدعی ہی اور حالانکہ تو باندی بچہ ہے اونہونے کہا کہ ای امیر المومنین اگر مین جواب دونگا تو آپ کو سوار اسنا گا اور صدقنا کہنی سے کچہہ نہ سوجہے گا اوسنے کہا کہ کہہ زید شہید نے فرمایا کہ حضرت اسمعیل نبی کے والدہ مسماۃ ہاجر باندی تہی بیوی سارہ والدہ اسحاق کے اوسکا باندی پن ہونا مانع نیک اطواری اور نیک اولاد کا نہوا کیونکہ اوسی کی پیٹ سے حضرت اسمعیل کیا بڑے نبی ہوئے اوسی کی اولاد سی پیغمبر خدا محمد مصطفی پیدا ہوئی اور تمام عرب کا اسمعیل باپ ہوا یہہ شرافت

دوسری صدی کے شاعر

۱۱۲ اوس باندی بچہ کو ہوئے اور حالانکہ مین فاطمہ کا بیٹا علی کے نسل سی ہون مجکو تب باندی بچہ کہتی ہین پہر یہہ شعر ہے

شی دہ المخوف واذ ابہ	کذالک من یکرہ حر الجلاد :
فخص حد الخنین یشکو الوحا	تنکبہ اطراف مرو حداد :
قد کان فی الموت لہ راحۃ	والموت حتم فی رقاب العباد
ان یحدث اللہ لہ دولۃ	یترک اثار العدی کالرماد :

بعد ازان کوفہ مین جاکر ہمراہ اپنے بہت اشراف اور قرا اور مجاہدین لیکر یوسف بن عمر ثقفی پر خروج کیا جب لڑائے ہونی لگے وہ کوفی جو ہمراہ زید کے گئے تہی سب بہاگ گئی چند آدمی اونکے ہمراہ رہی خوب لڑے واد شجاعت دی زید شہید مجروح ہوئے اونکی پیشانی مین ایک تیر بہت سخت آکر لگا انہونے چاہا کہ کوئی اسکو نکالدے ایک حجام کی پاس کسی گانو مین گئے اوسنی تیر نکالا نکلتے ہی تیر کی روح شل تیر پروا کر گئی ساقیۃ الماء مین مدفون ہوئے اونکی قبر پر مٹی ڈالکر گہانس اور کانٹی رکہکر پانی بہا دیا تہا تاکہ کسیکو معلوم نہو کہ کہان مدفون ہوئے لیکن وہ حجام کم بخت اونکے قبر جانتا تہا اوسنے یوسف مذکور عامل ہشام کو خبر کردی اوسنی جاکر قبر مین سے نکالکر اوسکا سر کاٹا اور ہشام کے پاس سر بہیجدیا ہشام نی اوسکو لکہا کہ ننگا کرکے اوسکو سولے بہی دی چنانچہ اوسوقت بعضی شعراء بنی امیہ نے شیعان علے پر طعنہ آمیز ایک قصیدہ اس باب مین لکہا ہے جسکا اول شعر یہہ ہے

صلبنا لکم زیدا علی جذع نخلۃ	ولم نر مهدیا علی الجذع یصلب

پہر ہشام نے یوسف کو لکہا کہ اوس کے لاش کو جلاکر خاک کرکے ہوا مین اوڑادے چنانچہ ایسا ہی کیا یہہ حال تاریخ مسعودی سی ہمنی لکہا ہے

فَرَزدَق

ابن خلکان کہتا ہی کہ فرزدق کی کنیت ابوفراس اور نام ہَمّام یا ہُمَیم بالتصغیر ہے وہ بیٹا ابوالاخطل بن صعصعہ بن ناجیہ بن عقال بن محمد بن سفین ابن مجاشع بن دارم تمیمی عوف بن حنظہ بن مالک بن زید مناۃ ابن تمیم بن مُر کا قوم سی تمیمی معروف بنام فرزدق یہہ شاعر مشہور ہے وہ جریر کا یار تہا والدہ اوسکے لیلی بنت حابس بہن اقرع بن حابس کے تہی فرزدق مذکور اپنے باپ کے قبر کی بہت تعظیم کیا کرتا تہا جو کوئے شخص اوسکے باپ کی قبر کے دہائی دیتا فوراً کہڑا ہوکر اوسکے مطلب کے سعی کرتا اور حتی المقدور اوسی مقصد کو پورا کر دیتا تہا — کہتی ہین کہ حجاج ابن یوسف ثقفی نی جسوقت تمیم بن زید قینی کو بلاد سند کا حاکم کرکے بہیجا اوسنے بصرہ مین آکر وہان کی باشندون کو لگارمین پکڑ کر اپنی ساتہہ لیلئی ایک بوڑہیا کا لڑکا مسمے جبیش بہی پکڑا گیا وہ روتی ہوئے فرزدق کے پاس اوسکے باپ کی قبر کی دہائی دیتی ہوے آئی فرزدق نی کہا کہ تیرا کیا حال ہے اوسنی کہا کہ تمیم ابن زید نے میرا بیٹا ایکلوتا پکڑ کر اپنی لشکر کے ساتہہ کر لیا ہے اور میری کوئی بچہ سوا اوسکے نہین وہ کماتا تہا میرا گذارا ہوتا تہا اوسنے کہا کہ اوسکا نام کیا ہے اوس عورت نی کہا کہ جبیش نام ہی فرزدق نے یہہ اشعار تمیم ابن زید کے پاس ایک شخص کی ہاتہہ لکہہ کر بہیجے

تمیم بن زید لا تکونن حاجتی	بظهر ولا یعیی علی جوابها
وهب لی خنیسا واحتسب فیه منة	لعبرة ام ما یسوغ شرابها
اتتنی فعادت یا تمیم بغالب	وبالحفرة السافی علیها ترابها
وقد علم الاقوام انک ماجد	ولیس اذا ما الحرب شب شهابها

دوسرے صدی کی شاعر

۱۱۴ جب یہہ اشعار تمیم کے پاس پہنچے اوسکو یہہ شک ہوا کہ نام اوسکا خنیس ہے یا حبیش ہے
حکم دیا کہ لشکر مین دیکھو جو شخص ان دونون نامون مین سے کوئی سا نام رکھتا ہو لی آو
چنانچہ چھہ آدمی اوسی نام کے کہ کسیکا حبیش نام تہا کسی کا خنیس فرزدق کے پاس بہیجے او
ایک ساتہہ اور پانچ چہٹ گئے — فرزدق نے اپنی باپ کے مدح اور فخر مین بہت سے
شعر کہے ہین — اہل علم کو فرزدق اور جریر کے فضل اور فصل مین اختلاف ہے
یعنی کونسا ان دونون مشہور شاعرونمین فاضل تہا اور انمین کیا فرق ہے محاورت
اور بولچال کس کے اچہی ہین اصل یہہ ہے کہ جریر ناجے اچہا تہا اور فرزدق عالم
اور شاعر کامل تہا جریر اوس کے مذمت اور ہجو بہت کرتا رہتا تہا اور وہ اوسکے
خبر لیتا تہا — ایکدفعہ مروان نی اس شاعر کو ایک نامہ دیا اور کہا کہ فلانی عامل
کی پاس لیجا وہ تجکو انعام دیگا اور اوس نامہ مین یہہ لکہہ دیا کہ جب یہہ تیرے
پاس آوے اوس کے کوڑی مارکر اوسکو قید کرلینا بعد ازان تین شعر مروان
نے فرزدق کے سامنی پڑہی اوسنے بسبب فطانت اور عقل کے جان لیا کہ نامہ
مین کچہہ اسکی بدی کے ہے وہ نامہ پہنک کر یہہ شعر فرزدق نے پڑہی

یا مروان مطیتی محبوسة ... ترجو الحباء وربها لم ییأس
وحبوتنی بصحیفة مختومة ... یخشی علیّ بها حباء النقرس
الق الصحیفة یا فرزدق لا تکن ... نکداء مثل صحیفة المتلمس

غرضیکہ وہ نامہ مروان کا پہنک کر سعید ابن العاص اموی کے پاس بہاگ کر
گیا اوسجا سے حضرت امام حسن ؑ اور امام حسین ؑ اور عبد الله بن جعفر رض
یہہ لوگ ستہے سب حال اونسے بیان کیا کہ مروان نے مجکو بہیجا تہا تو مین جان
بچا کر تمہاری پاس بہاگ کر آیا ہون ہر ایک شخص نے ان مین شخصون مذکورہ

دوسرے صدی کی شاعر

بالا مین سے ایک ایک سو اوسکو دینار دیئے اور اونٹنی دی اور کہا کہ تو بصرہ مین ۱۱۵
چلا جا — اور مروان کو لوگون نے کہا کہ تونے بڑی خطا کی کسلئی کہ تونی اپنی عزت
شاعر مصر کے سامنی کہوئے اب وہ تیرے ہجو خوب کیا کریگا مروان نی ایک ایلچی
اوس کی پیچھے بصرہ مین روانہ کیا اور دوسو دینار اور ایک اونٹنی اوسکو دلوائی
تاکہ مذمت اور ہجو نکرے یہہ شاعر اپنی زمانہ مین بہت انعامات پاتا رہاہے اور اخبار
اوسکے بہت ہین اختصار رہتا ہے دریان بصرہ کے سنہ ا ہجری مین وفات پائے
ایکسو برس کا ہوکر فوت ہوا اوسنے حضرت علے رض کو دیکہا تہا

یزید ابن طثریہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو الکشوح نام یزید بیٹا سلمہ بن عمرہ بن
الجر بن قشیر بن کعب بن ربیعہ بن عامر ابن صعصعہ کا معروف بنام ابن طثریہ کے
کی یہہ شاعر مشہور شعرا عرب مین کا ہے وہ شاعر مطبوع اور عقلمند فصیح کامل
الادب وافر الم وہ تہا کوئی عیب اور طعنہ اوسپر آج تک نہین لگایا گیا اور
سخی اور شجاع سب تہا اوسکا کہنا سننا اوسکے قوم قشیر مین بہت تہا ملوک بنی امیہ
کی اوسکے بہت خاطر کرتے تہے وہ اونہین کے شعرا مین سی یہہ ایک شاعر
تہا — کہتی ہین کہ اس شاعر کا نام موذق بے مشہور ہے (موذق لغت مین اوس
شخص کو کہتی ہین جو عورتون سے ایسے باتین بناوے کہ وہ جماع کی طرف
رغبت کرکے اوس کو چاہنے لگین) اسکو موذق اسواسطے کہتی تہے وہ خوبصورت
اور شیرین گفتار تہا عورتون کے پاس اکثر بیٹہ کر ایسے ایسی باتین بناتا اور یہہ
ایسی شعر سناتا کہ مرد کے خواہش مند ہوکر قریب انزال بسبب نرمی کے ہوجاتا مگر
تہین — مگر ایک شخص یہہ کہتا ہے کہ نامرد تہا اوس کے اولاد بہی نہین ہو

دوسری صدی کی شاعر

۱۱۶ اسس صورت مین لازم آتا ہے کہ وہ عورتونسی مجامعت نہ کرتا ہو مگر اسبات سے یہہ ثابت نہین ہوتا کہ وہ عورتون کی مخالطت نہ رکہتا ہو کیونکہ نامرد عورتونمین بہت بیٹہہ کر ایسی باتین بنایا کرتے ہین جنسی وہ مرد کے خواہش کرتی ہین غرضیکہ وہ شاعر اچہا تہا اوسکے اشعار ابوتمام نے کتاب حماسہ مین عورتون کے باب مین مندرج کئی ہین اونکی لکہنے کی کچہہ ضرورت نہین مگر یہہ دو شعر مرزبانی کے کتاب شوق سے لکہتا ہون

وهنت قلوبهن بعد ها اعضبا ... فيا روعة ما راع قلبي حنينها

فقلت لها صبرا فكل قرينة ... ستفار قها الا بد يوما قرينها

وله ايضاً

اذا الحي حلوا الحجال بزينة ... حذار الاعادي وهي باد جمالها

ولا بعثت يوما بالسلام ولم نقل ... لهم من لواني شيء هم كيف حالها

اشعار اوسکی بہت ہین — یزید مذکور ایک گانو مین جسکو فلج کہتی ہین وہ مضافات یمامہ سی ہے ایک لڑائی مین جو ۱۳۲ ہجری مین ہوئے تہی جس سال مین کہ ولید ابن یزید اموی مقتول ہوا تہا مارا گیا

ابو الحرث غیلان ذو الرمہ

غیلان مذکور بیٹا عقبہ بن بہیس بن مسعود کا اولاد معد ابن عدنان سے شاعر مشہور ہاہے اوسکو ذو الرمہ کہتی ہین وہ بہت بڑا شاعر اور مشہور شعرا مین سے گذرا ہی کہتی ہین کہ ذو الرمہ اونٹون کے بازار مین کہڑا ہوا اپنی شعر پہڑ رہا تہا فرزدق شاعر بہی وہان جانکلا ذو الرمہ نے کہا کہ ای ابو فراس میری شعر کیسے ہین فرزدق نے اچہے داد دی اور کہا کہ تو بہت اچہا شعر کہتا ہی — ذو الرمہ بہی ایک عاشق عشاق عرب سے مشہور و معروف ہے وہ ایک عورت

مسماۃ میّہ کو جو مقاتل ابن طلبہ بن قیس بن عاصم منقری کے بیٹی تھی چاہتا تھا ساری عمر اوسکے محبت کا دم بھرتا اور اوسپر مرتا رہا اور اکثر اشعار اوسے عورت پر اوسنے کہی ہین ـــــ ابن قتیبہ نے طبقات الشعراء مین یہہ لکھا ہے کہ ابو ضرار غنوے کہتا تھا کہ مینے ذوالرمہ کی معشوقہ مسماۃ میّہ کو بچشم خود دیکھا مینے اوسنے کہا کہ مجکو بھی بتلائیے خوبصورت ہے رنگ وروپ اوسکا کیا تھا اوسنے کہا کہ گول مونھہ اور گال لنبے ناک بڑی اوسپر ایک تل کا نشان تھا اور صاحب جمال خوبصورت عورت تھی پھر مینے پوچھا کہ تیرے سامنے اوسنے اپنی عاشق کا کوئی شعر بھی پڑھا اوسنے کہا کہ وہ اپنی بچون کو آگے لئے ہوئی کھڑی تھی مینے اوسکو توجہ طرح سے دیکھا اوسنے کہا کہ مین مدت سے ذوالرمہ کی شعر سنا کرتے تھی لیکن اوسکو دیکھا نہ تھا ایکروز بسبب شدت اشتیاق اور شعلہ زنی آتش فراق کے مینی اللہ کے نام کی نذر مانے اور یہہ دل مین کہا کہ اگر ذوالرمہ کو دیکھون تو ایک اونٹ اللہ کی نام پر قربان کرونگے جسروز مینی اوسکو دیکھا میری پسند نہ آیا کیونکہ وہ شکل کا بھونڈا سیاہ آدمی تھا مگر یہہ ہے ملیح یعنی نمکین تھا مینی دیکھتے ہی بہت افسوس کیا کہ جسکا اشتیاق یہہ کچھہ تھا کہ اوسکے قربان کرنے ٹھہرائے تھی افسوس وہ کریہہ المنظر نظر پڑا ذوالرمہ نے یہہ حال دیکھہ کر یہہ شعر کہے

علی وجہ میّ مسحۃ من ملاحۃ　　وتحت الثیاب العار لو کان بادیا

الم تر ان الماء یخبث طعمہ　　اذا کان لون الماء ابیض صافیا

فواضیعۃ الشعر الذی لج فانقضی　　بمیّ ولم املک ضلالا فوادیا

مشہور شعر ذوالرمہ کے اوسکے معشوقہ میّہ کے حق مین یہہ دو شعر ہین

اذا ہبت الارياح من نحو جانب　　بہ آل میّ ہاج قلبی ہبوبہا

تیسری صدی کی شاعر

ہوئے تلازعت العینان منہ وانما ہوی کل نفس حیث حل حبیبھا

ایک اور عورت مسماۃ خرقا رکا ہی دم عشق کا بہرتا تہا یہہ عورت بنی بکا بن عامر بن صعصعہ کے قبیلہ کی تہی کہتی ہین کہ ذو الرمہ نے سفر کسی جانب کا کیا تہا مسماۃ خرقا اپنی خیمہ کی باہر بیٹہی تہی وہ دیکہتا ہے اوس پر عاشق ہوگیا کپڑی پہاڑ کر اوس کے پاس گیا کہنی لگا کہ مین مسافر غریب ہون میری کپڑی پہٹ گئے ہین ان کو درست کر دیجئے اوس عورت نے کہا کہ یہہ مجہسی درست نہوئے کیونکہ مین خرقا ہون خرقا رکو درست کرنے سی کیا نسبت (خرقا کے معنی پہاڑنے والی کے ہین) اوسپر بہی بہت شعر کہی ہین خبرین ذو الرمہ کے بہت ہین اختصار بہتر ہے تاکہ کتاب بڑی نہوجا ـــ اوسنی درمیان ۱۱۷ ہجری کے وفات پائے جب مرنے لگا اوسوقت اوسنی یہہ کہا کہ مین چالیس برس کا ہون

حصہ شعرا

اب شروع ہوئے تیسرے صدی اسمین اون شعرا کا بیان ہے جو اس صدی مین موجود تہی اور اسی مین مری

ابراہیم الصولی

ابراہیم بیٹا عباس کا پوتا محمد کا پڑپوتا صول تکین کا شاعر مشہور ہے یہہ بہی ایک شاعر جید اور کامل گذرا ہے اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی گرچہ اوس کا حجم چہوٹا ہے مگر سب اشعار اوس کے منتخب اور باریک اور بہت اچہی ہین یہہ دو شعر اوس کے بہت باریک مضمون کے ہین

دنت باناس عن تناء زیارۃ وشط بلیلی عن دنو مزارھا

وان مقیمات بمنعرج اللوی لاقرب من لیلی وھاتیک دارھا

اوس کے نثر بہی بہت بدیع اور غریب ہوتی تہی ایک نامہ جو اوسنے بادشاہ کیطرف

سی کسی باغی کو لکھا ہی درباب تہدید اور توعید کی بہت کمال اور صنعت لطافت کی
ساتہہ لکھا ہی وہ یہہ ہے اما بعد فان لامیر المؤمنین اناة فان لم تغن
عقب بعدها وعیدا فان لم تغن اغنت عزائمه
والسلام یہہ عبارت باوجود انتثار کے نہایت ابداع کے رتبہ پر ہی
کیونکہ اگر چاہو اسکا شعر اسی طرح پر منظوم ہو سکتا ہی اسطرح پر

اناة فان لم تغن عقب بعدها وعیدا فان لم تغن اغنت عزائمه

وہ کہا کرتا تہا کہ مین کبہی تکلیف سی یا سوچ و فکر سے خط نہین لکہا کرتا جو دل مین
لی فکر آیا لکہہ دیا یہہ بہانجا عباس بن احنف حنفی شاعر مشہور کا ہی صولی اوسکو اسواسطے
کہتی ہین کہ ایک اوسکے اجداد مین سے مسمی صول اوسکا دادا اندر آتا ہے وہ ایک
بادشاہ جرجان کا تہا یزید بن مہلب بن ابی صفرہ کے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور حافظ ابو القاسم
حمزہ ابن یوسف سہمی تاریخ جرجان مین کہتا ہی کہ صول مذکور جرجانی الاصل ہے اور
صول نام ایک گانو جرجان کا ہے اوسکیطرف اوسکو نسبت کر کے صولی کہتی
ہین اصل مین اوس گانو کا نام جول ہے شاید معرب اوسکا صول ہی ہو ـــ اور
ابو عبد اللہ محمد بن داود بن جراح نے کتاب الورقہ مین اوسکا یہہ حال لکہا ہے ـــ
کہ ابراہیم بن العباس بن محمد بن صول بغدادی ہی اصل اوسکی خراسان کے
کنیت اوسکی ابو اسحاق وہ اپنے اقران مین سب سے زیادہ شعر کہتا تہا اور
باریک زبان سبہی زیادہ تہا اشعار اوسکے تہوڑی ہوتے تہے جیسا کہ
مثلث یا ستہ تہی جب زیادہ کہنی کا ارادہ کرتا دس شعر کہتا جسکو معشر کہتی ہین وہ
پسند خاص و عام تہا ـــ اصلمین وہ ترکی ہی کیونکہ صول ـــ اور فیروز دونو بہائی
بہائی تہی جرجان کے سلطنت کر لی تہی وہ دونو ترک ہی تہی مگر لباس فارسیون کیسا

تیسری صدی کی شاعر

۱۳۰ پہنچی ہے اسلی اہل فارس کے مشابہہ ہوگئی تہی جبکہ یزید بن مہلب بن ابو صفرہ جرجان مین آیا اون دونو کو پناہ اور امن دی اور صول اوسکے پاس رہا کیا یہانتک کہ اوسیکے ہاتہہ سے مسلمان ہوا اور اوسکی ہمراہ بروز یوم العقر مقتول ہوا — اور ابو عمارہ محمد بن صول ایک شخص شہزادے خلافت تہا جسکو عبداللہ بن علے عباس چچا سفاح و منصور کے نے قتل کیا تہا — اور ابراہیم اور اوسکا بہائی عبداللہ دونو ذو ریاستین فضل بن سہل کے پاس آرہے تہے بعد ازان عاملین سلطان مین بہرتی ہوا تا وفات اسی عہدہ پر رہا چنانچہ پندرہوین ماہ شعبان ۲۴۳ھ ہجری تنگ پرگنہ سر من رائے کی نفقات اور زمین کے آمدنی کا دہ کام کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اس شاعر کا دیوان دیکہا اور اوس سے بہت کچہہ لکہا ہی یہہ دو شعر بہی اوسکی دیوان مسلم بن الولید انصاری کے بین مینے پائی ہین

لا یمنعنک خفض العیش فی دعة نزوع نفس الی اهل واوطان
تلقی بکل بلاد ان حللت بها اهلا باهل وجیرانا بجیران

اور یہہ دو شعر بہی اوسیکے ہین کہتی ہین کہ اگر کسی شخص پر کوئی مصیبت آئی تو وہ یہہ دو شعر پڑہا کرے خدا اوسکے وہ مصیبت دور کریگا

ولرب نازلة یضیق بها الفتی ذرعا وعند الله منها مخرج
کملت فلما استحکمت حلقاتها فرجت وکان یظنها لا تفرج

وله ایضا

الی الله اشکو ان تواسیه عنه السرور الذی واساه فی الحزن
ان الکرام اذا ما اسهلوا ذکروا من کان یالفهم فی المنزل الخشن

اوسکا ہر ایک قطعہ اور شعر نادر ہے اختصار بہتر ہے ابراہیم صولی مذکور درمیان

تیسری صدی کی شاعر

نصف ماہ شعبان سن دو سو پینتالیس ۲۴۵ کے سر من رای مین فوت ہوا ۱۳۱

ابو حاتم

ابو حاتم سہل ابن محمد بن عثمان بن یزید الجشمی سجستانی نحوی لغوی مقری نزیل بصرہ کا اور عالم وہان کا تہا یہہ شخص علوم آداب مین امام تہا اوس کے زمانی کے علمار نی مثل ابوبکر محمد بن درید اور مبرد وغیرہ نے اوس سی علم پڑہا مبرد کہتا ہی کہ مجہسی وہ یہہ بیان کرتا تہا کہ مینی کتاب سیبویہ کے اخفش سے دو دفعہ پڑہے ہی — ابو حاتم نذکور ابو زید انصاری — اور — ابو عبیدہ اور اصمعی سی بہت روایت کیا کرتا تہا — اور وہ علم لغت خوب جانتا تہا اور اشعار اور علم عروض اوس کے نوک زبان پر تہا معمی کے نکالنی کا اوسکو خوب ڈہب آتا تہا اوس کے شعر بہت اچہی ہین مگر علم نحو مین کامل نہ تہا چنانچہ اسیلئی جب کبہی ابو عثمان مازنی اوسکو عیسی بن جعفر کے گہر مین ملجاتا جلدی سی باین خیال کہ مازنی کوئی مسلہ نحو کا مجہسے نہ پوچہے پاوی چلا جایا کرتا تہا کیونکہ اگر نہ آوی گا تو ندامت ہوگی — اور نیک و صالح و پارسا آدمی تہا ہر ہفتہ مین ایک قران ختم کرتا اور ہر روز ایک دینار صدقہ کیا کرتا تہا اوس کے نظم بہت اچہی ہے ابو العباس مبرد اوسکا شاگرد نہایت خوبصورت تہا وہ اوسکے بہت پاس رہتا تہا اور اوسی پڑہا کرتا تہا اسلئی اوسنی یہہ اشعار اوسپر بنائی ہین

ماذا لقیت الیوم من ⁂ متمجن خنث الکلام
وقف الجمال بوجہہ ⁂ فسمت لہ حدق الانام
حرکاتہ وسکونہ ⁂ تجنی بہا ثمر الاثام
واذا خلوت بمثلہ ⁂ وعزمت فیہ علی اعتزام
لم اعد افعال العفا ⁂ ف وذاک اوکد للغرام

تیسری صدی کی شاعر

۱۲۴ نفسی فداؤ لذیا ابا ۔ العباس حل بک اعنصر امجی
فارحم اخاک فانہ ۔ نزل الکری بادي السقام
وانلہ مادون الحوام ۔ فلیس یغیب فالحمام

ابوحاتم مذکور نے اپنی شاگرد کو یہہ نسخا سکہلایا تہا کہ اگر تیرا ارادہ کسیکو مخفی خط لکہنی کا ہو اگر ے تو تازہ دودہ سی جسمی جوش نہ دیا ہو نامہ لکہہ دے اگر مکتوب الیہ اوسپر جب جلے راکہہ ڈالکر کاغذ کو جہاڑ ڈالیگا فوراً حرف نمودار ہو نگے اور اگر مازراج ابیض سے لکہیگا تو اوسپر مکتوب الیہ کوئی شی گیلی ڈالی تا کہ حرف ظاہر ہون اسیطرح بالعکس اگر گیلی چیز سی لکہی مازراج ڈالدی — اوسکے تصنیف سے بہت کتابین ہین ازانجملہ کتاب غریب القران — اور کتاب اغلاط عامہ — اور کتاب المطر — کتاب المذکر والمونث — کتاب النبات — کتاب المقصور والممدود — کتاب الفرق — کتاب القرآت — کتاب المقاطع والمبادی — کتاب الفصاحۃ — کتاب النخلۃ — کتاب الاضداد — کتاب القسی والنبال والسہام — کتاب السیوف والرماح — کتاب الدرع والفرس — کتاب الوحوش — کتاب الحشرات — کتاب الہجا — کتاب الزرع — کتاب خلق الانسان — کتاب الاوغام — کتاب اللباء واللبن الحلیب — کتاب الکرم — کتاب الشتاء والصیف — کتاب النحل والعسل — کتاب الابل — کتاب العتب — کتاب الخصب والقحط — کتاب اختلاف المصاحف وغیر ذلک یہہ ہے شعر ابوحاتم کا ہے

ابی نبوا وجہہ الجمیل ؛ ولا مواھن افنـنـن ؛ ۸۱
لوارادوا عفافـنـا ؛ ستر وا وجہہ الحسن ؛ ۸۱

اوسکے اشعار بہت ہین وہ درمیان محرم یا ماہ رجب کے حسب اختلاف

سن دو سو اڑتہالیس ۲۴۸ھ ہجری مین بصرہ کی درمیان فوت ہوا

حسین بن زکرویہ

یہہ شخص قرمطے اور خارجے ہی اوسکو صاحب الحال بہی کہتی ہین یہہ قوم قرامطہ کا سردار تہا نام اوسکا اول مین حسین تہا بسبب خارجے پنی کی اس نام کو بدل کر احمد بن عبد اللہ رکہا اسکا حال درمیان اخباریون کے بہت مشہور ہے اسکی واسطے خلیفہ مقتفی عباسی نے درمیان ۲۹۱ھ ہجری کے لشکر مقابلہ کو بہیجا تہا چنانچہ وہ لڑا اور شکست کہا کے پکڑا آیا تمام بغداد شہر کا ایک جماعت خوارج کے بہرا گیا پہر مقتول ہوا قرامطہ نے بعد اوس کی بہائی کے اوس کے بیعت کرکے مہدی اوسکا لقب رکہا تہا وہ خونریز و شجاع و شاعر و ادیب تہا بعد اوس کے مقتول ہونے کی اوس باپ زکرویہ نے خروج کیا اوس کے واسطی بہی لشکر گیا چنانچہ وہ مجروح ہوکر پکڑا آیا یہہ واقعہ تیسرے صدی مین تقریباً گذرا صاحب حال کی یہہ شعر برزبانے نے نقل کئے ہین

متی ارے الدنیا بلا کاذب	ولا حوری ولا ناصبی
متی ارے السیف علی کل من	عادی ابن ابی طالب
متی یقول الحق اہل النہی	و ینصف المغلوب من غالب
هل لبغاة الحق من ناصر	هل لکؤس العدل من شارب

ابن الرومی

کنیت اوس کے ابو الحسن نام علے بیٹا عباس کا پوتا جریح کا بعض جریح کا نام جورجیس بیان کرتے ہین — یہہ شاعر مشہور بنام ابن رومی ہی وہ اچہا شاعر ماہر اور مطبوع تہا اوسکو ہجو اور مدح مین بڑی دست قدرت تہے اوس کے

یہہ دو شعر المتنبی ہین کہ وہ خود فخر کرکے کہتا تہا کہ مجہسی پہلے اس مضمون کیطرف کسینی سبقت نہین کی وہ یہہ ہین

الا فی کم و وجی ھکم وسیو فکم — فی الحادثات اذا دجون نجوم
منہا معالم للھدی و مصابح — تجلو الدجی والاخریات رجوم

یہہ دو شعر بہی بہت نادر ہین

واذا امرء صالح امرءًا لی الہ — واطال فیہ فقد اراد ھجاءہ
لو لم یقدر فیہ بعد المستقی — عند الورود لما اطال رشاءہ

یہہ شعر اوسکی مذمت خضاب مین ہین

اذا دام للمرء السواد واخلقت — شبیبتہ ظن السواد خضابا
فکیف یرو م الشیخ ان خضابہا — یظن سوادا او یخال شبابا

یہہ اشعار اوس کے بعض روساء کے بیان مین ہین جسی کچھہ حاجت اوس کے پڑی تہی اور اوسکو توقع خیر کے اوسی نہ تہی جب اوسنی وہ حاجت نکالدی یہہ شعر اوسنے کہی

سألتک فی امر فجدت ببذلہ — علی انہ ما خلت انک تفعل
والزمتنی بالبذل شکوا وانہ — علی من الحرمان ادھی واعضل
وما خلت ان الدھر یثنی بصرفہ — الی انا بیا فی الناس لیس یسأل
لئن سرنی ما نلت منک فانہ — لقد ساءنی اذ انت ممن تؤمل

یہہ اشعار ابن دکیع تنیسی کے طرف سے منسوب ہین ولادت اوسکے بدہ کی روز بعد طلوع فجر کی دوسرے تاریخ ماہ رجب ۲۴۷ ہجری کی درمیان بغداد کی موضع معروف بنام عقیقۃ اور جبلیتۃ کے اوس گہر مین جو سامنی محل عیسے بن جعفر بن منصور

۲۳۶ھ یا ۲۴۸ھ یا ۲۴۹ھ تاریخ جمادالاول ۲۸ کے روز دوسرے تاریخ جمادالاول اور بدھ کی تہا ہوے —
مین جب اختلاف درمیان بغداد کے وفات پائے مقبرہ باب البستان مین
مدفون ہوا پانسٹھ برس کے عمر پائی — ابن خلکان کہتا ہے کہ اوس کے مرنی کا یہہ
سبب ہوا تہا کہ وزیر ابو الحسن قاسم بن عبد الله بن سلیمان ابن وہب وزیر امام
معتضد نے بسبب اوس کے ہجو اور منہہ پہٹ ہونے کی زہر کہلوا کر مروا ڈالا تہا وہ
زہر وزیر ہے کی مجلس مین ابن فراس کے ہاتہون دیا گیا جب بہوسلے سی کہا گیا اور
اوسنی معلوم کیا کہ مجکو زہر دیا بارادہ جانے کی کہڑا ہوا وزیر لی کہا کہ کہان جاتے
ہو اوسنی جواب مین کہا کہ جسجائی آپنے مجکو بہیجا ہی وہین جاتا ہون وزیر نے
کہا کہ میرے والد کو میرا اسلام کہنا اوسنی کہا کہ مین جہنم کے طرف کو نہین جاؤنگا اگر وہانکو
جاتا تو بیشک کہدیتا غرضیکہ بعد ان لطیفون کے اپنے گہر آکر چند روز بیمار رہا پہر مرگیا

دیک الجن

نام اس شاعر کا عبد السلام وہ بیٹا رغبان بن عبد السلام ابن حبیب بن عبد الله
ابن رعبان ابن زید ابن تمیم کلبی کا ملقب بلقب دیک الجن ہے اصل اوس کے
شہر سلمیہ پیدائش اوس کے شہر حمص کے یہہ شاعر شعراء بنی عباسیہ سے ہی تمیم اوسکا
دادا اول اوس کے سب اجداد سی مسلمان ہوا جب ابن سلمۃ الفہری کے ہاتہہ سے
اسلام پایا چنانچہ اسیواسطے وہ فخریہ یہہ کہا کرتا تہا کہ عرب کو ہماری اوپر کچہہ فضل
نہین ہم مسلمان اوسیطرح پر ہوئے جسطرح کہ وہ مسلمان ہوئے — کچہہ فرق اولیت
اور آخرویت کا نہین — غرضیکہ شام مین رہا کرتا تہا اوسجائی کو مطلق نہ چہوڑا
شیعہ مذہب تہا امام حسین کے مرثیہ ہے اوسنی بہت کہی ہین اور ظریف اور عقلمند
اور تیز ذہن تہا اور لہو لعب مین بہی رہتا تہا شعر اوس کے نہایت جید ہوتے تہی

۱۲۶ ابن خلکان کہتا ہے کہ دیک الجن کے پاس ایک لونڈی مسماۃ دنیا تہی اوسکو بہت چاہتا تہا اور ایک غلام تہا اوسکو بہی بہت پیار کرتا تہا اون دونو کو آپسمین زنا کرنے کے تہمت لگا کر مار ڈالا اور اونکا لاشہ علیحدہ علیحدہ جلا کر ایک ایک پیالہ شراب کا کہا سی نبوایا جب غلام کا پیار یاد آتا اوس کے پیالہ کو جو اوس کے جثہ کے راکہہ کا بنا ہوا تہا چومتا اور جب اوس لونڈی کا اشتیاق غالب ہوتا اوس کے پیالی لگا لکر چومتا چاتا پہر اوسمین شراب بہر کر پیتا — مگر قتل کرکے بہت پشیمان ہوا اور اون دونون کا مرثیہ بہی لکہا ہی لیکن لونڈی کے حق مین کئی مرثیہ کہی ہین چنانچہ یہہ بہی اوسی لونڈی کی جوش محبت کا مرثیہ ہے

ماطلعة طلع الحمام علیها : وجنا لها ثمر الردی بیدیها
رویت من دمها الثری ولطالما : روی الهوی شفتی من شفتیها
مکنت سیفی فی مجال وشاحها : ومدامعی تجری علی خدیها
فوحق نعلیها وما وطئ الحصا : شیء اعز علیّ من نعلیها
ماکان قتلیها لانی لم اکن : ابکی اذا سقط الغبار علیها
لکن بخلت علی سوائی بحبها : وانفت من نظر الغلام الیها

ابن خلکان کہتا ہی کہ پیدایش اوس کے درمیان سنہ ۱۶۱ ہجری کی ہوئے اور کچہہ اوپر ستر برس کا ہوا اور ایام متوکل عباسی مین درمیان سنہ ۲۳۵ کی وفات پائی واضح ہو کہ بعض اشعار اس شاعر کے اسبات پر دلالت کرتی ہین کہ اوسنی او لاشونکو جلا کر شراب کی قدح نہین بنوائی تہے واللہ اعلم بالصواب

ابراہیم بن المہدی

کنیت اوس کے ابو اسحاق نام ابراہیم بیٹا مہدی بن منصور ابو جعفر بن محمد

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۷ ابراہیم بن مہدی ہارون رشید کا چچا ہاشمی بہائی ہارون رشید کا بہی بن علے بن عبد اللہ بن عباس بن عبد المطلب کا یہہ ہاشمی بہائی ہارون رشید کا ہی
اوسکو علم راگ اور گانے بجانی مین بڑی دست قدرت ہتی علم مجلسی بہی اوسکو
اوسکو اچہا آتا تہا رنگ اوسکا سیاہ اسواسطے تہا کہ وہ ایک لونڈی سیاہ شکل مسماۃ
شکلہ کے پیٹ سی تہا (شکلہ بفتح شین اور کسر شین اور سکون کاف اور فتح لام
وسکون ہا سے ہی) باوجود سیاہ رنگ ہونی کے ڈیل ڈول بہی اوسکا بڑا تہا
اسواسطے وہ بنام تنین مشہور ہوگیا تہا (تنین اژدہا کو کہتی ہین) ابن خلکان کہتا ہی
کہ اوسکو علم ادب بہت آتا تہا فضیلت سب سے زیادہ رکہتا تہا اتہہ کا سخی تہا کوئی
شخص اولاد خلفاء سے پہلی اوسی مثل اوس کے فصیح نہین گذرا اور نہ اوس کیسی
کسی کے شعر ہوتے تہی درمیان شہر بغداد کی بعد دوسو برس کے اوس کے بیعت خلافت
ہوئے اون ایام مین مامون خراسان مین تہا اوسکا قصہ مشہور ہے دو برس تک وہ
خلافت کرتا رہا — طبری اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہے کہ اوسنے ایک برس گیارہ
مہینی بارہ روز خلافت کی واللہ اعلم بالصواب اوس کے بیعت ہونی اور مامون کی
خلع ہونے کا سبب یہہ تہا کہ مامون جب خراسان مین تہا اون ایام مین اوسنی
اپنا ولی عہد علی بن موسی رضی کو مقرر کردیا تہا یہہ بات اون عباسیون پر جو
بغداد مین تہی بہت ناگوار گذری اسلئی اونہون نے مامون کو خلافت سی معزول
کرکے ابراہیم مذکور سے بیعت کرکے اوسکا لقب مبارک رکہا اوس کے بیعت
منگل کے روز پانچوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۱ ہجری مین درمیان بغداد کے
اسطور پر ہوئے کہ اول عباسیون نے پوشیدہ اوس کے بیعت کی پہر تمام باشندگان
بغداد نے اول تاریخ ماہ محرم سنہ ۲۰۲ ہجری مین کی یہہ بات پانچوین تاریخ محرم
کو بروز جمعہ ظاہر ہوئے کیونکہ اسروز ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہ کر یہہ حکم دیا

کہ سب عباسی سیاہ لباس حسب دستور سابق پہنا کرین حال یہہ ہے کہ مامون نے ۱۲۸
جس روز علے بن موسے کی ولی عہد ہونے کی بیعت لوگون سے کروا دی تہے اوس
روز سیاہ پوشاک پہنی کی جو کہ عباسیو لکا لباس ہمیشہ سے تہا ممانعت کر دی تہے
اور یہہ حکم دیا تہا کہ اج سے سبز پوشاک پہنا کرین یہہ بات عباسیون پر بہت شاق
گذرے تہی جب پہر اوسے پوشاک کی پہننے کا حکم ابراہیم مذکور نے منبر پر چڑہ کر
خلاف حکم مامون کے برسر اعلان دیا سب جان گئی کہ اس کے بیعت خلافت ہو گئے
ہی یہہ شخص مامون کا چچا تہا ماہ ذی قعد سنہ ۲۰۱ ہجری تک یہہ حکم جاری رہا اور وہ
خلافت کرتا رہا جب مامون خراسان سے طرف بغداد کے آیا ابراہیم کو اپنی جان
بچانی مشکل ہوئے ڈر کر بدہ کی روز تیرہوین تاریخ ماہ ذی الحجہ سنہ ۲۰۳ ہجری کو چہپ
گیا یہہ واقعہ بعد چند اموز کے کہ جنکی شرح طویل ہے وقوع مین آیا تہا غرضیکہ
ہفتہ کے روز چودہوین تاریخ ماہ صفر سنہ ۲۱۰ ہجری مین وہ چہپا تہا ابراہیم کہتا ہی
کہ ایک روز مین مامون کے پاس گیا مجکو اوسنے کہا کہ تو ہی ہے سیاہ خلیفہ مینی نے
کہا ای امیر المومنین اب تو آپ مجکو میرا جرم عفو کر چکے ہین ایک غلام بنی الحسحاس
نی یہہ کہا ہے

اشعار لعبد بني الحسحاس قمن له | عند الفخار مقام الاصل والورق
ان كنت عبداً فنفسي حرة كرما | او اسود الخلق اني ابيض الخلق

پیدائش اوس کے غرہ ذی قعد سنہ ۱۶۲ ہجری مین ہوئی بروز جمعہ ساتوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ ۲۲۴ ہجری مین درمیان سرمن رای کے وفات پائے اوس کے
بہتیجی معتصم نے اوس کے جنازہ کی نماز پڑہے اشعار اوس کے ہاتہ نہ آئے

ابو العتاہیہ

تیسرے صدی کی شاعر

ابو اسحاق اسمعیل بن القاسم بن سوید بن کیسان عنزے اور ولاء کے جہت سی ۱۲۹ عنزے معروف بنام ابو العتاہیہ شاعر مشہور ہے پیدایش اوسکی عین التمر مین جو کہ ایک چھوٹا سا شہر حجاز مین قریب مدینہ کے ہی ہوئے بعضی کہتے ہاین کہ وہ شہر مضافات دریاے فرات سے ہے — اور یاقوت حموے اپنی کتاب مشترک مین یہہ کہتا ہے کہ وہ قریب انبار کے ہی واللہ اعلم بالصواب غرضیکہ کوفہ مین بڑا ہوا اور وہین بغداد مین رہنی لگا وہ چونکہ ٹھلئین بیچا کرتا تھا اسواسطے اوسکو کمہار کہنی لگے تہی ایک لونڈے مسماۃ عتبہ پر عاشق و شیدا مشہور ہوگیا تہا یہہ لونڈی امام مہدی کے باندی تہے اکثر اوس اشعار اس لونڈی کے حقمین ہاین چنانچہ یہہ ہے اوسکی محبت مین کہی ہین

اعلمت عتبة انني : منها على شرف مطل
وشكوت ما القى اليها : والمدامع تستهل
حتى اذا برمت بما : اشكو كما يشكو الاقل
قالت فاي الناس يعلم ما تقول فقلت كل

اور ایک دفعہ یہہ دو شعر مہدی کو لکہہ کر وہ لونڈی اوسی مانگے تہی

نفسي بشيء من الدنيا معلقة : الله والقايم المهدي يكفيها
اني لايئس منها ثم يطمعني : فيها احتقارك للدنيا وما فيها

ابو العباس المبرد کتاب کامل مین یہہ بیان کرتا ہے کہ ابو العتاہیہ نے اوس لونڈے کی چھوڑ دینے کی خواہش مہدی سے بروز نوروز — اور مہرجان کے کی اور بطور تحفہ یہہ اشعار اوسکے پاس لکہہ کر ایک تہان نرم کپڑے کا شیشہ مین رکہہ کر خوشبو دار بطور ہدیہ بہیجا تہا جب بادشاہ مذکور نے ارادہ کیا کہ عتبہ لونڈے اوسکے حوالہ کرے وہ بہت مضطرب ہوئے اور کہنے لگی کہ ای

تیسرے صدی کی شاعر

امیر المومنین اشتوحس کہ آپ اپنی خدمت سے مجکو محروم رکہکر ایک شخص بہونڈی
صورت اور ہیبت کہار کو جو تہیلیان بجاتا پہرتا ہے دیتے ہین اوسنے یہہ عرض
معروض کرکے اپنی تہیلیان اوسے بجالیا بادشاہ نے حکم کیا کہ اوسکو ہنڈیا بہر کر
دو وہ منشیون سے کہنے لگا کہ مجکو حکم دینار کا دیا منشیون نے کہا کہ نہین اگر درہم
چاہو تو لیجاؤ اسے جہگڑے مین وہ انعام ہے ایک برس تک بند رہا مسماۃ عتبہ نے
کہا کہ اگر عاشق ہوتا جیسا کہ وہ کہتا تہا تو درہم اور دینار کے جہگڑے مین نہ پہنستا
وہ مدح مین بہی اچہے دست قدرت رکہتا تہا چنانچہ یہہ اشعار اوسکے مدح کی ہین

انی امنت من الزمان وصرفه — لما علقت من الامیر حبالا
لو یستطیع الناس من اجلاله — تحذوا له حر الخدود نعالا
ان المطایا تشتکیک لانها — قطعت الیک سباسبا ورمالا
فاذا وردن بنا وردن خفائفا — واذا صدرن بنا صدرن ثقالا

یہہ اشعار عمر بن علاء کے حق مین اوسنے کہی ہین عمر مذکور نے ستر ہزار درہم اوسکو
انعام مین دئیے تہے یہانتک کہ بسبب بوجہ انعام کے کہڑا نہ ہو سکا اور خلعت بہی
اوسکو دیا اس انعام کے سبب سے اور شعرا اوسسے حسد کرنے لگے تہے چنانچہ اشجع سلمی
اوسنے ایک مشاعرہ کیا اور سب شعراء کو جمع کرکے کہا کہ ای قوم شعرا بڑے
تعجب کی بات ہے کہ تم مین نا اتفاقی بہت ہے بعضی بعضونکے دشمن ہین اگر کوئی
چاہے کہ کسی کے مدح مین ایک قصیدہ پچاس شعر کا لکہے ابہی وہ تا ہنوز پورا بہی نہ
نہین پایا کہ لذت اور مزہ اوسکے اشعار کا بسبب حسد دوسرون کے جاتا رہتا ہے
— اشجع سلمی شاعر مشہور یہہ کہتا ہے کہ خلیفہ مہدی نے ایک دفعہ سب لوگون
کو حاضر ہونے کا حکم دیا اوس روز دربار عام تہا چنانچہ ہم بہی گئے ہم کو حکم ہوا

کہہ چکا تھا مہدی جب پڑھا تھا پہنچا یہ سب بہاں پہنچ جاتا ہے اتفاق سے میری پاس شعرا بیٹھے جاؤ اتفاق سے میری پاس ہے
ہو گیا سب آدمی چپکی ہو رہے بشار کی حس اور حرکت اس شاعر کے معلوم کر کی
مجھی پوچھا کہ یہہ کون ہے میں کہا کہ ابو العتاہیہ ہے اوسنی مجھی پوچھا کہ کیا تجکو
معلوم ہے کہ یہہ شعر اس مجلس مین بادشاہ کے روبرو پڑھیگا مین کہا کہ یقین تو
ہی اسی اثنا مین مہدی نے حکم شعر خوانے کا دیا ابو العتاہیہ نے یہہ قصیدہ پڑھا جسکے
اول کا یہہ ایک شعر ہے

الا ما لسیدتی ما لہا :: ادلت فاجمل ادلالہا ::

بشار نے میرے کہنی مار کر کہا کہ دیکھا تو نے اپنی مطلب کے شعر پڑھنے لگا ہے
ایسا ہی بیباک اور چالاک آدمی تو نے دیکھا ہی کہ ایسی شعر ایسی مقام پر
پڑھتا ہے کچھہ خوف نہین کرتا یہانتک کہ وہ ان شعرون پر پہنچا

اتتہ الخلافۃ منقادۃ :: الیہ تجرر اذیالہا
فلم تک تصلح الا لہ :: ولم یک یصلح الا لہا
ولو رامہا احد غیرہ :: لزلزلت الارض زلزالہا
ولو لم یطعہ بنات القلوب :: لما قبل اللہ اعمالہا ::

مجھی بشار نے کہا کہ دیکھو ای اشجع بادشاہ اپنے جاگہی سے ماری خوشی کی اوڑ
گیا یا نہین — اشجع کہتا ہے کہ اوس مجلس مین سے اوس روز سب شعرا
محروم گئے کسی کو سوا ابو العتاہیہ کے انعام ہوا — اس شاعر کے زہد اور
ورع مین بہی شعر ہین یہہ شاعر بشار اور ابو نواس کے طبقہ کے پیدا ہونے
والون مین سے ہی اور اشعار اوسکے بہت ہین پیدایش اوسکے درمیان
سنہ ۱۳۰ ہجری کے ہوئے بروز دوشنبہ اٹھوین یا تیسرے جماد الاخر سنہ ۲۱۱ ہجری

۱۳۴ یہ شاعر اپنے بعض ثقات بیان کرتے ہین درمیان بغداد کے مقابر اوس کے
نہر عیسے پر سامنے ایک پل کے جسکو قنطرۃ الزیاتین کہتے ہین بنی ہوئے ہی کہتے ہین
کہ جب وہ مرنے لگا اوسنے کہا کہ میرے مخارق ڈوم کو بلوا میرے دو شعر گادی
چنانچہ وہ آیا یہہ دو شعر اوسنے گوا کرسنے

اذا ما انقضت عنی من الدهر مدتی ۔۔۔ فان عزاء الباکیات قلیل
سیعرض عن ذکری وتنسی مودتی ۔۔۔ ویحدث بعدی للخلیل خلیل

جب یہہ شعر ڈوم مذکور سے سن چکا اوس وقت یہہ وصیت کی یہہ شعر میرے
قبر پر لکہہ دینا وہ یہہ ہے

ان عیشا یکون اخرہ الموت لعیش معجل التنغیص

ابو تمام

نام اوسکا حبیب بیٹا اوس بن الحارث بن قیس بن الاشج بن یحیے بن مروان
بن مر بن سعد ابن کاہل بن عمرو بن عدے بن عمر بن الغوث بن طے اسکا نام
جلہمہ تہا وہ بیٹا عدو بن زید کہلان ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کا شاعر
مشہور ہے اور باپ اوسکا نصرانی تہا رہنیوالا جاسم ایک گانو کا جو قریب
دمشق کے واقع ہے اوسکو تدوس العطار بہی کہتے ہین اس لئی اوسکو اوس
کہنے لگے یہہ شاعر اپنے زمانہ مین سب سے اچہا اور یگانہ بضاعت شعر اور نیک
اسلوب مین تہا — اوس کی کتاب حماسہ اوس کے فضیلت اور عقل اور علم پر
دلالت کرتے ہی — ایک مجموعہ اور بہی اوس کے تصنیف سے ہی اوسکا نام
فحول الشعرا ہے اس کتاب مین شعرا جاہلیت اور مخضرمین اور اسلامیین
کے بہت اشعار جمع کئے ہین — اور ایک کتاب الاختیارات بہی اوس کے

تیسرے صدی کی شاعر

تالیف کے ہوئی ہے اسمین بہت اچھے پسندیدہ اشعار شعراء عرب کے اوسنے مندرج
کئی ہین ماسواء اسکے اوسکو اتنی اشعار یاد ہے تہے کہ اوسکے سواء اور کسیکو وہ رتبہ
حاصل نہین ہوا بعضی کہتے ہین کہ ابو تمام کو چودہ ۱۴ ہزار ارجوزہ عربے زبان کے سواء
قصاید اور قطعون اور مدیح کے یاد تہی اوسنے خلفاء کے مدح کرکے انعامات بہی
پائی ہین وہ سفر شہرونکا کرتا ہوا جب بصرہ مین گیا اوس شہر مین عبد الصمد بن
المعذل شاعر مشہور نامے تہا اوسنے ابو تمام کے آنے کی جب خبر سنی یہہ خیال کیا
کہ ایسا نہو ہر وقت اوسکے آنے کے شہر بصرہ کے رہنی والی میرا اعتقاد چہوڑکر
اوسکے معتقد ہو جاوین یہہ دل مین خیال لاکر یہہ تین شعر اوسکے پاس لکہہ کر کہ ابہی
وہ شہر مین گہا تہا بہیجے

انت بین اثنتین تبرز للنا　　　س وکلتاهما بوجه مذال
لست تنفک راجیا لوصال　　　من حبیب او طالبا لنوال
ای ماء یبقی لوجهک هذا　　　بین ذل الهوی وذل السؤال

جب ابو تمام نے یہہ شعر پڑہے اوسکے مطلب اور مقصد پر واقف ہوکر بصرہ مین
نہ گہا اولٹا چلا گیا صولی کہتا ہے کہ ابو تمام نے جب محمد بن عبد الملک ابن زیات کی
اس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہے مدح کی

دیمة سمحة القیاد سکوب　　　مستغیث بها الثری المکروب
لو سعت بقعة لاعظام اخری　　　لسعی نحوها المکان الجدیب

اوسوقت ابن زیات نے کہا کہ ای ابو تمام تیرے شعر کے جواہر لفظ اور معانی
نادر چمکدار موتیون کے لڑیون پر جو پستان نوخیز عورتون کے گلے مین پڑی
ہوئے ہوتے ہین بہتر ہین اور سچ ہے کہ تیرے اشعار کی عوض مین صلہ اور انعام

تیسرے صدی کی شاعر

نہیں ہو سکتا کیونکہ جتنا کچھ دینگے تیرے اشعار کی برابری نہوسکیگے اوس وقت
ایک فیلسوف بہی وہان حاضر تہا اوسنے کہا کہ یہہ جوان حالت جوانی ہی مین
مرجائیگا حاضرین مجلس نے پوچہا کہ آپکو کیونکر معلوم ہوا اوس حکیم نے کہا کہ بسبب ذکا
اور بسبب ذکی الطبع ہونے اور فطانت کے جو اوسمین ہے لطافت حسن اور جودت
خاطر پائے جاتے ہین یہہ حکم مینے کیا کیونکہ نفس روح جاتے اوس کی جسم کو اسطرح
ہر کہائیگا جسطرح تلوار تیز اپنے میان کو کہا جاتے ہے اور ایسا ہی ہوا
کیونکہ کچہہ اوپر تیس برس کا ہوکر مرا اشعار اوس کے مدت تک بلا ترتیب پڑی رہا کیے
یہانتک کہ ابو بکر صولی نے ترتیب حروف ہجا پر مرتب کرکے دیوان اوسکا جمع کیا
— بعد ازان علی بن حمزہ اصفہانی نے اوس کے دیوان کی اور طرح پر ترتیب
کی یعنی انواع و اقسام شعر پر اوس کو مرتب کیا حروف کے ترتیب چہوڑ دے
— پیدایش ابو تمام مذکور کے درمیان سنہ ۱۸۸ یا سنہ ۱۹۰ یا سنہ ۱۹۲ ہجری مین جسب
اختلاف درمیان ایک گانوکے جسکو جاسم کہتے ہین جو جیدور کے شہرونمین
مضافات دمشق سے درمیان دمشق اور طبریہ کے واقع ہے ہوئی — اور مصر مین
پرورش پائی کہتے ہین کہ ابو تمام درمیان جامع مسجد کی لوگون کو مشک سے
پانی پلایا کرتا تہا سقہ کا کسب کرتا تہا — بعضی یہہ کہتے ہین کہ ایک بڑہئی کے پاس رہا
کرتا تہا کچہہ کاروبار لکڑی کا کرتا تہا — اور اوسکا باپ مصر مین شراب بیچا کرتا
تہا — رنگ ابو تمام کا گندم گون اور قد لنبا تہا فصیح و شیرین کلام تہا مگر کچہہ
اوس کے زبان مین لکنت بہی تہے لفظ تاہکلا کر بولا کرتا تہا — موصل مین
درمیان ذیقعد یا جمادی الاول سنہ ۲۳۱ ہجری یا سنہ ۲۲۸ یا سنہ ۲۲۹ ہجری جب اختلاف
وفات پائی بعضی یہہ کہتے ہین کہ ماہ محرم سنہ ۲۳۲ ہجری مین مرا واللہ اعلم

تیسرے صدی کی شاعری

بحتری نے کہا ہی کہ ابو نہشل بن حمید طوسی نے ایک قبہ اوسکی قبر پر بنا دیا ہی اور
میں نے بہی موصل میں اوسکی قبر باہر باب المیدان کے خندق میں دیکہی وہانکے
عوام الناس یہہ کہا کرتے ہین کہ یہہ قبر ابو تمام شاعر کی ہی

الخلیع

ابو علی الحسین بن الضحاک بن یاسر شاعر بصری معروف بنام خلیع غلام مسلام
بن ربیعہ الباہلی صحابی کی بیٹے کا اصل اوسکے خراسان سے ہے وہ شاعر بہت
ظریف و مطبوع اچہا جوان تہا اوسکو اقسام شعر و انواع سخن پر قدرت تام
تہی خلفاء کے ہم صحبت ہونے سے اوسنے وہ رتبہ پایا کہ کسیکو وہ رتبہ میسر بجز اسحاق
بن ابراہیم ندیم موصلی کے نہوا تہا کیونکہ وہ بہی اوسکے برابر عزت رکہتا تہا پہلی ہے
پہل وہ امین بن ہارون رشید کی صحبت میں رہا اوسکے بعد خلفاء کے صحبت میں
مستعین کے وقت تک رہا یہہ شاعر طبقہ اولے کی شعراء جید سے شمار کیا جاتا ہی
درمیان اوسکے اور ابو نواس کے کی لطیفے ہوا کرتے تہے اوسکا نام خلیع
بسبب بیباکی اور چالاک اور ظریف و بے سامان ہونے کے رکہا گیا ہے
یہہ بات ابن منجم نے اپنی کتاب بارع میں — اور ابو الفرج اصبہانی نے
کتاب الاغانی مین ذکر کرکے اچہی اشعار اوسکے ذکر کئے ہین ازان جملہ

یہہ شعر ہے ہین

صل بخدیک نلف عجیبا — من معان یحار فیہا الضمیر
فبخدیک للربیع ریاض — وبخدی للدموع غدیر

ولہ ایضاً

ایا من طرفہ سحر — ویا من ریقہ خمر

تجاسرت فکاشفتک لما غلب الصبر
وما احسن فی مثلک ان ینهتک الستر :
فان عنفنی الناس :: ففی وجهک لی عذر

ولہ ایضاً

لأوحبیبک لا اصبا فح بالدمع ملامعا :
من بکے شجوہ استرا ح وان کان موجعا
کبدی فی ھواک اسقم من ان تقطعا
لوتداع سوی الضنا فی للسقم ما ضعا :

اوسنی درمیان ۲۵۴ ہجرے کی قریب اکسو برس کے عمر پاکر وفات پائی خطیب درمیان تاریخ بغداد کے کہتا ہے کہ وہ درمیان ۱۶۲ ہجری کے پیدا ہوا تہا

دعبل

ابن خلکان کہتا ہے کہ کنیت اوس کے ابو علے نام اوسکا دعبل بیٹا علی بن زرین بن سلیمان خزاعے کا شاعر مشہور ہے اور صاحب کتاب اغانی یہہ لکھتا ہے کہ دعبل بن علے بن رزین بن سلیمان بن تمیم بن نہشل بن ناہیس بن خراس بن خالد بن دعبل بن انس بن خزیمہ بن سلامان بن اسلم بن اقصے بن حارثہ بن عمرو بن عامر مزیقیا ہی اور کنیت اوس کی ابو علے ہے بعضی یہہ کہتے ہین کہ دعبل اوسکا لقب تہا نام اوسکا حسن تہا بعضی یہہ کہتی ہن کہ عبد الرحمن نام تہا بعضی محمد نام اور کنیت ابو جعفر تبلاتے ہین — کہتی ہین کہ وہ کانون سے بہرہ تہا اور اوس کے گدی مین ایک رسولے تہی شاعر بہت جید تہا مگر موہنہ پہٹ اور ہاجی اور عیب گیر نکتہ چین آدمے تہا خلفاء کے اوسنی ہوکے ہی عمر بہی بڑے

تیسرے صدی کی شاعر

۱۴۵ بڑی بات ہے وہ کہا کرتا تہا کہ پچاس برس کے عرصہ سی مین اپنا کفن ہاتہہ مین لئی ہوئی اور لکڑی سولی کے کندہی پر بایں خیال کہ بسبب میرے ہجو اور بدگفتاری کی شاید کوئے مجکو سولے دی اور وقت پر اوسکو لکڑے سولی کی ہاتہہ نہ آوے اٹہائی ہوئی پہرتا ہون آج تک کوئی مجکو ایسا نہ ملا غرض اس کام سے یہہ بہت دل چلا اور بڑے گردی کا آدمی تہا تمام خلفاء کے اوسنی ہجو کی ہے کسیکو چہوڑا نہین ایکدفعہ کا ذکر ہے کہ ابراہیم بن مہدی کی اوسنے ہجو کی اوس قصیدہ کا اول شعر یہہ ہے

نعر ابن شکلہ بالعراق واہلہ فہفا الیہ کل اطلس مائق

ابراہیم مذکور جو خلیفہ ماموں کا چچا تہا یہہ ہجو سنکر ماموں کے پاس جاکر اوسکا شاکی ہوکر کہنے لگا کہ ای امیر المومنین اللہ سبحانہ و تعالی نے آپکو فضیلت ہمپر دی اور آپکے دلمین مجہپر عفو جرایم اور مہربانی کرنی کا الہام کیا اور ہمارا تمہارا نسب بہی ایک ہی ہے وعبل نے میرے ہجو کی ہے اوسکے سزا دلائیے ماموں نی کہا کہ اوسنے تیری ہجو مین کیا کہا ہی شاید کہ یہہ قصیدہ کہا ہے نعر ابن شکلۃ بالعراق واہلہ الخ اور سب شعر پڑہے ابراہیم نی کہا کہ قربان شوم ہاں یہی شعر کہے ہین ماموں نی کہا کہ کچہہ مضایقہ نہین کیونکہ تیرے ہجو مین بہت کوتاہی کے ہی بہ نسبت میری ہجو کی کچہہ نہین کہا اوسنی میری ہجو مین بہت کچہہ کہا ہے تو ان چند شعرونکو سنکر جنمین ہجو بہی بہت نہین ہے میرے پاس کہبرا کر آیا مین باوجود ایسی ہجو کے کہ جسکے برداشت نہین ہو سکتے سنکر چپکے رہا اور برداشت کر گیا اگر تجکو یقین نہ ہو تو یہہ شعر سن اوسنے میری ہجو مین یہہ کہی ہین

تیسرے صدی کی شاعر

ایسومنی المامون خطة بجاهل	او ما رای بالامس راس محمد
الی من القوم الذین سیوفهم	قتلت اخاك وشرفتك بمقعد
شادوا بذکرك بعد طول خموله	واستنقذوك من الحضیض الاوهد

جب مامون نے یہہ شعر اپنی ہجو کے پڑہ کر سنائی ابراہیم متعجب ہوکر دعا دینے اور یہہ کہنی لگا کہ زیادہ کرے ای امیر المومنین خدا تعالے تجکو رحم اور حلم اور بردشت ـــ واضح ہو کہ مامون جب یہہ شعر مذکورہ بالا پڑہا کرتا یہہ کہا کرتا کہ جزا بد دی خدا تعالے دعبل کو وہ کسطرح سی میری حقمین یہہ شعر کہتا ہے حالانکہ مین خلافت اور بادشاہت کی گودی مین پیدا ہوا امارت کے پستان سی مینی دودہ پیا اوسکے گودی اور پنگہوڑی مین پلا اوس کے اشعار غزل کے یہہ ہین

عششت الهوی حتی ناعت اصوله	بنا وابتذلت الوصل حتی تقطعا
وانزلت ما بین الجوانح والحشا	ذخیرة ود طالما قد تمنعا
فلا تعذلینی لیس لی فیك مطمع	تخرقت حتی لم اجد لك مرقعا
فهبك یمینی استاکلت فقطعتها	وصبرت قلبی بعدها فتشجعا

پیدایش دعبل مذکور کے درمیان ۱۴۸ سنہ کی ہوئے اور ۲۴۶ سنہ ہجری مین قصبہ طیب مین وفات پائی یہہ قصبہ درمیان واسط عراق اور راہواز کے واقع ہے (رائی مولف) میری نزدیک یہہ شخص سے دعبل درباب ہجو کے مثل سودا شاعر کے جو اردوگو گذرا ہے تہا کیونکہ وہ بہے اسی قبل کا ہاجے اور عیب گیر تہا

ابو العمیثل

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابوعمیثل کنیت اور نام اوسکا عبد اللہ ٹہا خلید غلام جعفر بن سلیمان بن علے بن عبداللہ بن عباس رضی بن عبد المطلب کا اصل اوسکے

پہلی صدی کی شاعر

۴ ھ — ہونیسے تین روز بعد وفات پائی اونکو حضرت امام حسن اور حسین — اور عبداللہ بن جعفر نے غسل دیا اور حضرت امام حسن عا نے نماز جنازہ کے پہڑوائے صبح کو دفن ہوئے — عمر اونکی ترسٹھ یا پینسٹھ — یا ستر — یا اٹھاون برس کی علی حسب الاختلاف تہی بسبب اسکے کہ اکثر کتب اہل اسلام اونکی فضایل لاتعد و لاتحصی سے پر و لبریز ہین صرف حال ضروری جو اور کتابون مین کم ملتا ہے یہین لکہہ دیا ہے — اونکی اشعار کا ایک دیوان ہے مینے بہی دیکہا ہی میری اوستاد مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کے پاس موجود ہی حضرت علے رض کے اشعار بہت اچہی فصیح اور بلیغ ہین — جب حضرت فاطمہ زہرا رض یعنی اونکے زوجہ نے انتقال پایا حضرت علی رض نے یہہ اشعار اونکی مرثیہ مین فرمائے

لِکُلِّ اجتماعٍ من خلیلین فُرقَۃٌ ،، وکُلُّ الذی دون الفِراقِ قلیلُ

وانّ افتقادی فاطمًا بعد اَحمَدٍ ،، دَلیلٌ علی ان لایدُوم خَلیلُ

اور یہہ اشعار حضرت خدیجہ زوجہ نبی ص اور حضرت ابوطالب کے مرثیہ مین فرمائی ہین

اَعَینیَّ جُودًا بارَکَ اللّٰہُ فیکما ،، علی ھالکین ماتری لھما مثلا

علی سیّدِ البَطحاءِ وابن رئیسھا ،، وسیّدۃِ النّسوانِ اول من صلّے

مُصابُھما اَدجی الی الجوّ والھویٰ ،، فَبِتُّ اُقاسِی منھما الھمَّ والثّکلیٰ

مُھذَّبَۃٌ قد طیَّبَ اللّٰہُ خِیمَھا ،، مُبارکۃٌ واللّٰہُ ساق لھا الفضلا

لقد نَصَرا فی اللّٰہِ دینَ مُحمَّدٍ ،، علی من بغیٰ فی الدین قد رعَیا الّا

ام مسلم

یہہ ایک عورت ہی اس کا نام مجکو معلوم نہین ہوا اور بس کیطرف دو شعر منسوب ہینی پائے حال اون شعرونکا یہہ ہے کہ درمیان جنگ جمل کے وہ حاضر تہی جب

رکہی ہی وہ پرگو اور ظاہر کنندہ مطالب و مضامین کا اور منشی عبد اللہ بن طاہر کا
تہا اوسکا شاعر بہی تہا اوسکے ہان بڑا رتبا تہا اون مین اوسکے باپ طاہر کے آگی ہی کا منشی
گری کا کرتا تہا لغت بہت جانتا تہا شاعر جید تہا یہہ اشعار اوس کے عبد اللہ مذکور کے
مدح مین ہین

یا من یحاول ان تکون صفاته	کصفات عبد الله انصت واسمع
افلانصحنک فی المشورة والذی	حج الحجیج الیه فاسمع اودع
اصدق وعف وبر واصبر واحتمل	واصفح وکاف ودار واحلم واشجع
والطف ولن وتان وارفق واتئد	واحزم وجد وحام واحمل وادفع
فلقد نصحتک ان قبلت نصیحتی	وهدیت للنهج الاسد المهیع

یہہ قطعہ بہت اچہا نہایت رتبہ خوبی پر ہی سوا ازین اور بہی اشعار اوس کے
بہت اچہے ہین کہتی ہین ایک دفعہ وہ عبد اللہ ابن طاہر کے پاس جانا چاہتا ہے
دربان نے اوسکو روک لیا اوسوقت یہہ شعر اوسنے کہے

ساترک هذا الباب ما دام اذنه	علی ما اری حتی یلین قلیلا
اذا لم اجد یوما الی الاذن سلما	وجدت الی ترک اللقاء سبیلا

عبد اللہ نے جب یہہ شعر سنے اوسکو بہت برا معلوم ہوا اور حکم اوس کے آنی کا
دیا کہتی ہین کہ ایک روز ابو تمام طائی نے عبد اللہ ابن طاہر کے سامنے اپنا قصیدہ
بائیہ پڑہا اوسوقت ابو العمیثل بہی حاضر تہا اوسنی کہا کہ ای ابو تمام ایسی شعر
کیون نہین کہا کرتا تہا جو سمجہہ مین آیا کرین — اوسنے کہا کہ ای ابو عمیثل تو کیون
نہین سمجہا کرتا جو شعر کہے جاتی کرین غرض یہہ ہے کہ نہ سمجہنا تیرا قصور ہے —
اس شاعر نے کئی کتابین تصنیف کے ہین ازانجملہ ما اتفق لفظہ و اختلف معناہ

۱۳۰ ایک کتاب ہے جسمین ظاہرا معلوم ہوتا ہی کہ بیان اون الفاظ کا جو ظاہر مین متفق اور حقیقت مین از روے معنی کے مختلف ہین ہوگا — اور ایک کتاب النسابہ — اور ایک کتاب الابیات السائرہ اور ایک کتاب معانی الشعر وغیرہ اوسنے تصنیف کے ہی ۲۴۰ھ دو سو چالیس ہجرے مین وفات پائے

ابو العباس عبد اللہ

ابن خلکان کہتا ہے کہ ابو العباس عبد اللہ بن محمد الناشے انباری معروف بنام شر سیر شاعر ہے وہ شعرا جیدین مین سے ابن رومی اور بحتری وغیرہ کے طبقہ مین تہا یہہ ناشی اکبر ہے کیونکہ ناشی اصغر اور ہے جسکا ذکر آگے انشا اللہ تعالے آویگا یہہ شخص نحو اور عروض اور علم کلام خوب جانتا تہا پیدائش اوس کے انبار کے ہی بغداد مین مدت تک بود و باش کیے بعد ازان مصر کے طرف جاکر آخر عمر تک رہا چند علوم یعنے منطق اور علم کلام — اور علم عروض اور علم نحو مین یہہ شخص متبحر اور دریا تہا اوسنی نحویون کی تعلیلین توڑکر قواعد عروض پر چند شبہی کئے ہین یہہ خلیل کو بہ نہ نسوجہے تہی بسبب تیزی راے اور فطانت عقل کے اوسنے یہہ شبہی نکالی اوسنی ایک قصیدہ حاوی کئی فنون و علوم کا ایک روی پر چار ہزار شعر کا لکہا ہے اوس کے چند تصانیف بہت اچھی ہین اور اشعار بہت ہین اور درباب شکار اور آلات اور صید کے اور جو اوسنی متعلق ہوتا ہے شعر کہی ہین اور اوس کے قصاید اور طردیات ابو نواس کے اسلوب پر ہین — اور قطعے بہی بہت اچھی ہین غرضیکہ جو اوسنے کہا ہے خالی جودت سے نہین ہے یہہ اشعار اوس کے وصف باز مین ہین

لما تعرى الليل عن انبلاجه   وارتاح ضوء الصبح لانبلاجه

غدوت الی الصبیة فی منہاجه

البسه الخالق من دیباجه ؛ وشیًا احال الطرف فی ادراجه
فی نسق منه وفی ازواجه ونابت فی دیه الی حجاجه
بزینة کفته نظم تاجه منسره ینبئ عن خلاجه
بظفرة یخبر عن علاجه لو استضاء المرء فی ادلاجه

بعینه کفته عن سراجه

اور یہہ اشعار ایک لونڈی گاین خوبصورت کی حقمین ہین

فدینک لو انهم انصفوک : لردّوا النواظر عن ناظریک
تردین اعیننا عن سواک : وهل تنظر العین الا الیک
وهم جعلوک رقیبا علینا فمن ذا یکون رقیبا علیک
الم یقرؤا ویحهم ما یری : من وجه حسنک فی وجنتیک

شعر اوسکے بہت انتخاب لوگون نے کئی ہین مگر ہم اتنی ہی قدر پر اکتفا کرتی ہین اوسنے درمیان مصر کے سنہ ۲۹۳ مین وفات پائی — نامی لقب اوسکا ہے — اور انباری اسواسطے کہتی ہین کہ انبار ایک شہر فرات پر واقع ہی درمیان بغداد کی اور اوسکے دس فرسنگ کا فاصلہ ہے اوسجا ہے بہت عالم ہوئے ہین ہر ایک انباری کہلاتا ہے — اور اس شہر کا نام انبار اسواسطے رکہا گیا کہ ملوک اکاسرہ اس مقام مین گودام وغیرہ غلہ اور رسد اناج کے جمع کیا کرتے تہی اسواسطے اوس شہر کو انبار کہنے لگے

اللبادی

اس شاعر کے کنیت ابوبکر ہے نام احمد بیٹا محمد کا شاعر مشہور ہے وہ ظریف اور

تیز عقل اور بے سامان ازاد آدمے نگین گفتار تہا طبیعت اچہی رکہتا تہا اوسکو لباوی اسواسطے کہتی تہے وہ لبادہ بہت پہنا کرتا تہا — ابو علے کہتا ہے کہ ایک روز ہم کچہرے مین بیٹہی ہوئے تہی ایک آدمی سرخ لبادہ پہنی ہوئے سر پر عمامہ باندہی ہوئے اور ایک سرخ چہڑے ہاتہہ مین لئی ہوئی آکر کہڑا ہوا اور اپنی شعر پہڑنے لگا وہ یہہ ہین

ابن کان الامیریہ اقتفاد : الی الشعرا فی کرما لنصاب

لقد اودته الایام حتے : لقد رام العذاب من الکلاب

مینی پوچہا کہ یہہ کون شخص ہے لوگون نی کہا کہ لبادی شاعر ہی اوسوقت مینے اوسکو اپنے پاس بٹہلاکر حال اوسکا پوچہا خیر یت مزاج وغیرہ کی کی

العکوک

کنیت اوسکے ابو الحسن نام علے ابن جبلہ بن مسلم بن عبد الرحمن مشہور بنام عکوک — عبد الله ابن معتز بیان کرتاہی کہ مجہی محمد ابن یزید مبرد نی کہا اور اوسنی علے بن قاسم سی سنا اوسنی علے ابن جبلہ نے یہہ بیان کیا کہ ایک دفعہ ابو دلف سے مین ملول ہوکر بیٹہہ رہا تہا حال یہہ ہے کہ وہ کبہی تندرو ہوکر وہ مجہسے نہین بولا کرتا تہا اور انعام اور احسان اتنا وہ بہیر کیا کرتا تہا کہ کبہی اوسکے پاس سے خالی نہین آیا جب مین اوسکے پاس گیا ہاتہہ بہرے ہی آیا مینی بسبب حیاء اور شرم کے کہ آدمی کو اتنا بہی ستانا نہ چاہئے جانا چہوڑ دیا جب بہت دن مفارقت کے گذری اوسنی اپنی بہائی معقل کو میری بلانے کو بہیجا اوسنی مجہی آکر یہہ کہا کہ امیر نے یہہ کہا کہ تونی میرے پاس آنا کیون چہوڑ دیا اگر کوئی مجہی تقصیر سرزد ہوئے ہو تو اوسکو معاف کر مین آیندہ کو اوسکا بدلا کچہہ کر دونگا مینی یہہ شعر اوسکے بہائی

ہمراہ لکھہ کر بہیج دئے

هجمن ذكرك لوالجود كفران نعمة ... وهل يرتجى نيل الزيادة بالكفر
ولكنني لما اتيتك زائرا ... وافرطت في بري عجزت عن الشكر
فهاني لا آتيك الا مسلما ... ان وردك في الشهرين يوما او الشهر
فان زادني برا تزايدت جفوة ... فلا نلتقي طول الحيوة الى الحشر

جب معقل مذکور نے یہہ شعر دیکہے بہت تعریف کی وہ بہی بڑا ادیب اور شاعر مشہور تہا بلکہ ابو دلف سی بہی علم مین زیادہ رتبہ رکہتا تہا اوسنے مجسی کہا کہ بہت اچہی اور جید تونے شعر کہی اور مجکو یقین ہی کہ امیر مذکور جب یہہ شعر دیکہی گا بیشک بہت تعجب کریگا ابو دلف کی پاس جب وہ شعر پہنچے اوسنی یہہ جواب لکہہ کر بہیجا

الا رب ضيف طارق قد بسطته ... وانسته قبل الضيافة بالبشر
اتاني يرجيني فما حال دونه ... ودون القرى والعرف من نائلي ستري
فلم اعد ان ادنيته وابتدأته ... ببشر واكرام وبر على بر
وزودته مالا يسير بقاؤه ... وزودني مالا يبقى على الدهر

اور ایک لونڈے مری بیکرا اور ایک ہزار دینار ان اشعار کے ہمراہ بطور تحفہ بہیجی اس باب مین اٹہاون شعر کا ایک قصیدہ اوسنے لکہا ہی — عبداللہ ابن معتز بیان کرتا ہے کہ جب خلیفہ مامون نے یہہ شعر ابو دلف کی حقمین شاعر مذکور یعنی ابن جبلہ کے سنے وہ یہہ ہین

كل من في الارض من عرب ... بين باديه الى حضره
مستعير منك مكرمة ... يكتسيها يوم مفتخره
انما الدنيا ابو دلف ... بين باديه ومحتضره

۱۴۴ فاذا ولی ابو دلف ولت الدنیا علی اثرہ

بہت خفا ہوا اور ماری غصہ کے سرخ ہوگیا اور کہا کہ اوس حرامزادہ کو میر
پاس پکڑ کر لاؤ اوسنے کیا خیال کیا ہی ہم لوگ سخاوت اور احسان کیا اوس کے
نزدیک نہین جانتی ہین ابو دلف ہی سے ساری دنیانے سخاوت سیکھی ہی اور وہ
بہاگ کر جزیرہ مین چلا گیا خلیفہ مامون نے جزیرہ کے حاکم کو لکھہ کر اوسکو گرفتار کیا
جب سامنے آکر حاضر ہوا سلطان مامون نے کہا کہ حرامزادہ تو کہتا ہے

کل من فی الارض من عرب الخ اوسنے کہا کہ ای امیر المومنین یہہ مقولہ آپ کے
حقمین نہین کیونکہ آپ اہلبیت سی ہین تمکو خدا تعالے نے فضیلت تمام دنیا پر دی ہے
کیونکہ تمہاری خاندان مین نبوت اور کتاب اور حکمت نازل ہوئے اور خلافت اور
حکومت تمکو ملے اور ملک اور مال سب کچھہ تمہاری واسطے موجود ہے — مینی یہہ قول
ابو دلف کے اقران اور امثال اور اوس کے نظرا اور امرا کے حقمین کہا ہے
یہی کہا کیا یہانتک کہ اوسکا جرم معاف ہوا مگر بعضے راوی یہہ بیان کرتے ہین چنانچہ
ابو قترہ یہی کہتا ہے کہ وہ مارا گیا اور سوا اس کے وہ سبب اور اوس کی قتل کا بیان
کرتا ہی وہ کہتا ہی کہ مامون نے اوسی کہا کہ مین تجکو اسواسطی قتل نہین کرتا کہ تو نے
تمام جہان کی بادشاہونکے مذمت کی بلکہ اسواسطے قتل کرتا ہون کہ تو نے خدا تعالے
کی حقارت کے اور اوسکو ایک بندہ ناپاک کے برابر ملا کر شرک کیا اس شعر کے
مضمونکے موافق وہ یہہ ہے

انت الذی تنزل الایام منزلہا | وتنقل الدھر من حال الی حال
وما مددت مدی طرف الی احد | الا قضیت بارزاق واجال

اور یہہ فعل خدا تعالے کا ہی یہہ حکم دیا کہ اس کے زبان گدی مین کو نکالکر مار ڈالو

تیسری صدیکی شاعر

یہہ واقعہ درمیان ۲۱۳ھ ہجری کے بغداد مین ہوا پیدایش اس شاعر کی ۱۹۶ھ ہجری مین ہوئی تہی کہتے ہین جب وہ سات برس کا تہا اوس کے چیچک نکلی تہی مگر میری نزدیک یہہ خوب ثابت کئی کتابون معتبر سے ہوا ہی کہ وہ اپنی موت مرا اوسکو کسی نے نہین قتل کیا۔ کہتے ہین ایک دفعہ ابن جبلہ مذکور حمید طوسی کی خدمت مین گیا اور جاکر اجازت اشعار خوانے کی چاہے حمید مذکور نے کہا کہ کیا کوئی اور قول ابہی باقی رہ گیا ہی جو ہمارے حقین آپ فرمائین گے کیونکہ آپ تو ابو دلف کے حقین یہہ کہہ چکے ہین

انما الدنیا ابو دلف ۔۔۔ بین بادیہ و محتضرہ

فاذا ولی ابو دلف ۔۔۔ ولت الدنیا علی اثرہ

اوسنے کہا کہ جو آپ کے حقین بندہ نے شعر کہی ہین اوسی پڑہی جو ابو دلف کی حقین کہی ہین اوسنے کہا پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی

انما الدنیا حمید ۔۔۔ وایادیہ الجسام

فاذا ولی حمید ۔۔۔ فعلی الدنیا السلام

راوی کہتا ہی کہ حمید ہنس پڑا اور کچھہ نہ بولا متعجب ہوکر چپ ہو رہا حاضرین مجلس کو اوسکے بدیہہ گوئی پر کمال استعجاب ہوا کیونکہ اون لوگون کو یقین ہو گیا تہا یہہ شعر اوسنے ابہی کہے ہین حمید نے اوسکو اچہا انعام دیا اور اوسی وقت سے تمام عوام و خواص مین یہہ شعر مذکورہ بالا حمید کے حقین مشہور ہو گئے ۔ احمد بن محمد بن مظفر کہتا ہی کہ مین نے ایک پیر ضعیف سے جو بنی عجیل مین کا اولاد ابو دلف سے تہا یہہ سنا ہے کہ فرقورا سے ایک رہزن تہا ابتدا حال اوسکا یہہ ہی کہ وہ بر کنات ابو دلف کے نواحی مین رہزنی بسبب مفلسی کے کرنے لگا تہا لیکن شجاع اور بہادر

اوسکی پیٹھہ مین نیزہ مارا سینہ مین نکل آیا فوراً زمین پر گر پڑا ابو دلف نے اپنی گہوڑی پر سی
اوترکر اوسکا سر کاٹ لیا اور نیزہ مین پرو کر شہر کرج مین لاکر تمام کوچہ و بازار مین واسطے
عبرت رعایا کے پہروایا اس شجاعت اور بہادری ابو دلف پر اس شاعر ابو جبانے
ایک قصیدہ بڑی دہوم دہام سے لکہا ہی وہ قصیدہ مثل شمس کے مشہور و معروف
ہو گیا ہی اوسکی صلہ مین روپیہ بہی اوسنے بہت پایا

الظاہری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابوبکر اور نام اوسکا محمد ہی وہ بیٹا داؤد بن علی بن خلف کا
اصفہانی ہی مگر معروف و مشہور بنام ظاہری ہی یہہ شخص فقیہ اور ادیب اور شاعر اور ظریف
تہا ابو العباس بن شریح سی مناظرہ کیا کرتا تہا جب اوسکا باپ مرگیا بعد اوسکی
وفات کی اوسکی جا ہی پر مسند نشین ہوا عہدہ افتا کا اوسی متعلق ہوا اپنی باپ ہی
کے مذہب پر تہا جب وہ مفتی ہوا لوگون نے اوسکو کم حقیقت تصور کرکے ایک آدمی کو
یہہ سکہلا کر اوسکی پاس بہیجا کہ تو جاکر اوسی یہہ پوچہہ کہ نشہ کی حد کیا ہی اوس آدمی نے
اکر اوسی پوچہا کہ سکر کی حد کیا ہی اور کب آدمی سکران یعنی متوالا تصور کیا جاتا ہی
اوسنے کہا کہ جب سب ہموم اور رنج اوسکی جاتے رہین اور اپنی خوشی خاطر کو جو پوشیدہ
ہی ظاہر کری اوسوقت جانا جاتا ہی کہ وہ متوالا ہی یہہ جواب سبکو پسند آیا اور بہت
خوش ہوئی اور سبکو معلوم ہوگیا کہ یہہ شخص بڑے رتبہ کا عالم ہی — اوسنے اپنی عنفوان
شباب مین ایک کتاب علم ادب مین تصنیف کری اوسکا نام زہرہ رکہا ہی اس کتاب مین
عجیب و غریب اور نادرات اور بہت اچہی شعر جمع کئی ہین ایک روز وہ ابو العباس ابن شریح
درمیان مجلس وزیر ابن الجراح کے حاضر ہوتے دونونکا مناظرہ ایلاء اور احسان مین
ہونی لگا ابن شریح نے کہا کہ ایکا وہ قول جسکی یہہ معنی ہین کہ جو شخص بہت دیدہ بازی کرتا ہی

گویا وہ مقاربت اور نزدیکی کر چکا ہی کافی ہی یہ اسباب ہیں اب گفتگو نہ کیجے ابوبکر نے کہا کہ اگر آپ یہہ فرماتے ہیں تو میں بھی یہہ کہتا ہوں ۔

انزہ فی روض المحاسن مقلتی	وامنع نفسی ان تنال محرما
واحمل من ثقل الهوی ما لوانه	یصب علی الصخر الاصم تهدما
وینطق طرفی عن مترجم خاطری	فلولا اختلاسی رده لتکلما
رایت الهوی دعوی من الناس کلهم	فما ان اری حبا صحیحا مسلما

ابن شریح نے کہا کہ آپکو اسکا کیا فخر ہی اگر میں چاہوں تو میں بھی یہہ کہوں ۔

ومساهر بالغنج من لحظاته	قد ابت امنعه لذیذ سناته
ضنا بحسن حدیثه وعتابه	واکرر اللحظات فی وجناته
حتی اذا ما الصبح لاح عموده	ولی بخاتم ربه وبراته

ابوبکر نے کہا کہ ای وزیر دو گواہ عادل اوسپر کہڑی کرینے چاہئیں یعنے اسی دو گواہ برأت اور معصومیت کے جیسا کہ وہ اخیر شعر میں دعوی کرتا ہی اور کہتا ہی کہ ولی بخاتم ربه وبراته طلب کیجئی جب گواہی دیے چلیں اوسوقت اوسکو چہوڑیں ابو العباس نے ہنسکر کہا کہ جو آپنی میری واسطے تجویز کی ہی وہی آپ پر لازم آتی ہے کیونکہ آپ بھی کہہ چلیں ہیں کہ ۔

انزہ فی روض المحاسن مقلتی	وامنع نفسی ان تنال محرما

یہہ بھی دعوی ہی اپنی برأت کے آپ بھی گواہ دیجئے یہہ کلام وزیر سنکر بہت ہنسا اور کہا کہ تم دونو شخص ظریف اور فہیم اور علیم ہو ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی مجموعہ میں یہہ اشعار اوسکی طرف منسوب پائی ہیں وہ یہہ ہیں ۔

لکل امرء ضیف یسر بقربه	وما لی سوی الاحزان والهم ضیف

تیسری صدی کی شاعر

له مقلة ترمی القلوب باسهم
اشد من الضرب المدارك بالسیف

یقول خلیلی کیف صبرك بعدنا
فقلت وهل صبر فاسال عن کیف

یهه شخص علم فقه خوب جانتا تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین هین ازانجمله ایک کتاب الوصول الی معرفة الاصول اور ایک کتاب الانکار۔ اور ایک کتاب الاعذار اور ایک کتاب الانتصار یهه کتاب محمد بن جریر اور عبد الله ابن شیر۔ اور عیسی ابن ابراهیم ضریر کے طور پر لکہی ہے بروز دوشنبه نوین تاریخ ماه رمضان ۲۹۷ سنه دو سو ستانوین ہجری مین وفات پائی عمر اوسکی بیالیس برس کی ہوئی

ابو عبد الرحمن محمد المعروف بالعتبی

کنیت اوسکی ابو عبد الرحمن نام محمد بیٹا عبد الله بن عمر بن معویه بن عمرو بن عتبه بن ابی سفیان صخر بن حرب بن امیه بن عبد شمس کا قوم سے قریش خاندان سے اموی مشہور بنام عتبی یهه شاعر مشہور و معروف بڑا شاعر بصره کا رہنیوالا ہی وه ادیب اور فاضل اور جید شاعر تہا اوسکو بہت اخبار اور روایات اور ایام عرب کا حال یاد تہا بعد اوسکے مرنے کے اوسکی اولاد نے اوسکی میراث پائی جب وه بغداد مین آیا وہان حدیث کی روایت کی باشندگان بغداد نے اوس سے علم حدیث سیکہا وه بہت مشہور شاعر اور محدث تہا اکثر اشعار اوسکے عشق کے حال مین ہین اوسکی تصانیف سے ایک کتاب الخیل ہی جسمین گہوڑونکا بیان ہی۔ اور ایک کتاب اوسنے اشعار عرب کے جمع کی ہی اس کتاب مین اون عورتون کے شعر ہین جو اول مین محبت کرتی تہین پہر دشمنی

تیسری صدی کی شاعر

رسنے لکیں تھین یعنے بعد ملاقات اور محبت کیے عداوت کی حالت مین جو انہوں
نے اپنے عاشقون کیے حال مین شعر تصنیف کئے ہین وہ اوسمین مندرج ہین
اوس کتاب کا نام یہہ ہی کتاب اشعار الاعاریب واشعار النساء اللاتی
احببن ثم ابغضن اور ایک کتاب الذبیح ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک علم
اخلاق مین کتاب الاخلاق اوسنے لکہی ہی سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف ہین اس
شخص کا حال ابن قتیبہ نے درمیان کتاب المعارف کے اور ابن منجم نے درمیان
کتاب البارع کے لکہا ہی اور یہہ شعر اوسکے روایت کئے ہین

رأین الغوانی الشیب لاح بعارضی ... فاعرضن عنی بالخدود النواظر
وکن متی ابصرننی وسمعن بی ... سعین ورفعن الکوی بالمحاجر
فان عطفت عنی اعنة اعلب ... نظرن باحداق المها والجاذر
فانی من قوم کرام ثناؤهم ... لاقدامهم صیغت رؤس المنابر
خلائف فی الاسلام فی الشرک قادة ... بهم والیهم فخر کل مفاخر

شعر اوسکی بہت ہین سب اچہے ہین یہہ شخص شعراء متاخرین مین سے نامی شاعر ہی
درمیان ۲۲۸ء دوسو اٹہائیس ہجری کے فوت ہوا عُتبی بضم عین وسکون تا رفوقانی
ابعد او سکے باء موحدہ ہی یہہ نسبت طرف اوسکے جد عتبہ ابن ابی سفیان مذکور
کے ہی

ابو عبادة الولید بُحتری

یہہ ولید بن عبید بن یحیی عبید بن شملال اولاد یعرب بن قحطان سے طائی بحتری ہی
یہہ شاعر مشہور منبج مین پیدا ہوا بعضے کہتے ہین زردقیہ مین پیدا ہوا تہا یہہ ایک گانو ہی پاس
منبج کی اوسی گانو مین بڑا ہوا بعد ازان طرف عراق کے گیا اوسمین جاکر ایک

تیسری صدی کی شاعر

جماعت خلفاء کی مدح کی جنمیں کا اول خلیفہ متوکل علی اللہ ہی اور بہت امیرون کبیرون کی
مدح کی اور مدت دراز تک بغداد مین رہا پہر شام کی طرف مراجعت کی اوسکے
اشعار بہت ہین اونمین ذکر حلب اور اوسکی نواحی کا ہی کچہہ اشعار وہانکی عورتون کے
بیانمین بہی بطور غزل کہے ہین ــ ابوبکر صولی نے اپنی کتاب مین جو ابوتمام طائیکے اخبار مین
اوسنے لکہے ہین یہہ لکہا ہی کہ بحتری یہہ کہتا تہا کہ ابتدا حال مین جب مین شعر کہنے اور ترقی
پانے لگا مین ابوتمام کے پاس حمص مین گیا اور اپنی شعر مینے اوسکو سنائے ابوتمام کا
دستور تہا کہ ایک جائی واسطے ملاحظ اشعار شعرا کے بیٹہا کرتا تہا اور تمام شاعر حلقہ
باندہکر اوسکی خدمت مین حاضر ہوکر بیٹہتی تھی اور اپنی شعر اوسکے سامنے پیش کرتے
جب اوسنے میرے شعر سنے سبکو چہوڑ میری طرف متوجہ ہوگیا جب سب شاعر
چلے گئے اوس وقت ابوتمام نے مجہسے کہا کہ تو ان سب شاعرونسے بڑا شاعر ہی
اپنا حال بیان کر مینے مفلسی کا حال ذکر کیا اوسنے ایک رقعہ باشندگان معرۃ النعمان
کو لکہہ کر میرے حوالہ کیا اوسمین لکہا تہا کہ یہہ شاعر بہت تیز ذہن اور عقیل اور
بڑے پایہ کا شاعر ہی وہ رقعہ لیکر وہان گیا اونہون نے بسبب اوسکے
رقعہ کے میرا اکرام اور اعزاز بہت سا کیا اور چار ہزار درہم میرے واسطے مقرر
کر دیئے یہہ اول نعمت تہی جو میری ہاتہہ لگی بحتری یہہ کہتا ہی کہ اول ہی اول
ابوتمام کو اسی دفعہ مینے دیکہا تہا کبہی اوسسے پہلے ملاقات میری نہ تہی پہر مین
ابو سعید محمد بن یوسف کی مجلس مین گیا یہہ قصیدہ جسکے اول کا یہہ شعر ہی اوسکی مدح
مین مینے لکہا وہ یہہ ہی

افاق صب من ھوی فافیقا ام خان عھد ام اطاع شفیقا

ابوالعلاء معری سے پوچہا گیا تہا کہ ان تین شخصونمین سے کونسا بڑا شاعر ہی

تیسری صدی کی شاعر

ابو تمام یا بحتری یا متنبی اوسنے کہا کہ ابو تمام اور متنبی دونو حکیم ہیں اور شاعر بحتری ہی یہہ فرق ان تینونمین ہی — ایک مرتبہ بحتری موصل مین یا راس عین مین جاکر بہت بیمار ہوا طبیب ہر روز اوسکا حال دیکھنے آیا کرتا تہا ایک روز اوس طبیب نے مزورہ کہانیکو بحتری سے کہا مزورہ ایک غذا ہوتی ہی جسمین گوشت نہ پڑکر پکتا ہی بحتری کے پاس سوا ایک لڑکے کے اور کوئی خادم نہ تہا اوس لڑکے سے کہا کہ تو آج مزورہ بنا ایک رئیس اوس شہر کا بہی اوسوقت حاضر تہا وہ مزاج پرسی کے واسطے آیا ہوا تہا اوس رئیس نے کہا کہ یہہ لڑکا اچہا نہ پکا سکیگا میرے پاس ایک باورچی ہی وہ بہت اچہا کہانا پکاتا ہی اوسکی بہت مدح کی اور کہا کہ مین اوس باورچی کے ہاتہہ پکواکر بہجوا دونگا بحتری نے کہا اچہا لڑکے نے بسبب اعتماد اوس رئیس کے نہ پکایا اور وہ گہر جاکر بہول گیا جب دیر ہوئی اور وہ مزورہ نہ آیا اور اوسکے کہانیکا وقت ٹل گیا اوسوقت یہہ شعر اوس رئیس کے پاس بحتری نے لکہہ کر بہیجے

وجدت عهدك زورًا في مزورة	حلفت مجتهدًا احكام طاهيها
فلا شفى الله من يرجو الشفاء بها	ولا علت كف ملق كفه فيها
فاحبس رسولك عني ان يجيء بها	فقد حبست رسولي عن تقاضيها

اخبار بحتری کے اور نیکوئیاں اور محاسن اور فضایل اوسکی بہت ہین حاجت طول کلام کی نہیں اوسکے شعر مدت تک غیر مرتب پڑے رہے یہانتک کہ ابو بکر صولی نے اونکو ترتیب حروف پر جمع کیا — اور علی ابن حمزہ اصبہانی نے بہی جمع کئے ہین مگر ترتیب حروف پر مرتب نہیں کئے بلکہ انواع اور اقسام شعر پر ترتیب کی ہی جیسی کہ ابو تمام کے شعروںکی ترتیب کی ہی — ایک کتاب حماسہ بحتری کی بہی مثل حماسہ ابو تمام

تیسری صدی کی شاعر

کی ہی اور ایک کتاب معانی الشعر ہی اوسکی تصنیف سے ہی پیدایش اوسکی درمیان سنہ ۲۰۵ یا دوسو چہہ کی ہوئی اور بعضے یہہ کہتی ہیں کہ درمیان دوسو ہجری کے پیدا ہوا ایسا ہی اختلاف اوسکی وفات میں بہی بعضے کہتے ہیں کہ سنہ ۲۸۴ ہجری میں مرا بعضے کہتے ہیں سنہ ۲۸۵ بعضے سنہ ۲۸۳ بیان کرتے ہیں مگر قول اول صحیح ہی ابن خلکان نے لکہا ہی

ابوالعباس عبداللہ

ابن معتز ابن متوکل بن معتصم بن ہارون رشید عباسی اور ہاشمی ہی قاضی احمد ابن خلکان کہتا ہی کہ اس شخص نے ابوالعباس مبرد اور ابوالعباس ثعلب سی علم ادب سیکہا اور سوا انکی اور بہی اوستاد ہیں وہ ادیب اور بلیغ اور شاعر ذی قدر اور قادر ہر قسم کی سخن پر تہا الفاظ اوسکی بہت سہل طبیعت جید رکہتا تہا علما اور ادبا کی صحبت میں رہتا تہا اوسکو خلیفہ مقتدر نے بروز پنجشنبہ بارہوین ربیع الاخر سنہ ۲۹۶ مین قتل کیا اپنی گہر کے سامنے ایک کہنڈر میں مدفون ہوا چونکہ اوسکے حال میں تواریخ بہت کچہہ بیان کرتے ہی اسلئے ضروری حال لکہہ دیا ابن خلکان کہتا ہی کہ نادر شعر اوسکا یہہ ہی مگر میں اوسکے دیوان میں نہیں پایا راوی بیان کرتے ہیں کہ یہہ شعر اوسیکے ہیں واللہ اعلم

ومقرطق یسعی الی الندماء — بعقیقة فی درة بیضاء
والبدر فی افق السماء کدرهم — ملقی علی دیباجة زرقاء
کم لیلة قد سرنی بمبیته — عندی بلا خوف من الرقباء
ومهفهف عقد الشراب لسانه — فحدیثه بالرمز والایماء
حرکته سحرا فقلت له انتبه — یا نزهة الجلساء والندماء
فاجابنی والسکر یخفض صوته — بتلجلج کتلجلج الفافاء

چوتہی صدیکی شاعر

انّی لا افہم ما تقول وانّما — غلبت علیّ سلافۃ الصّہباءِ

حصّہ چوتہا

صدی چوتہی

اسمین اون شاعرونکا بیان ہی جو چوتہی صدی ہجری مین فوت ہوئے

ابن السّراج

ابو بکر محمد بن السّری نحوی معروف بکنیت ابن السراج یہہ شخص بہی ایک ائمہ مشاہیر مین سے ہی جنکے فضل اور علم اور جلالت قدر پر سب متفق ہین دست قدرت علم نحو اور ادب مین اچہی رکہتا تہا — ابو العباس مبرد سے اوسنے علم ادب پڑہا اور اوس سے ایک جماعت اعیان نے تعلیم پائی اوسکی تصانیف مشہورہ مین سے ایک کتاب الاصول ہی یہہ کتاب بہت تحفہ اور جید اس فن مین ہی وقت اضطراب اور اختلاف نقل کے اوسکی طرف رجوع کیا جاتا ہی اور کتاب جمل الاصول — اور کتاب موجز صغیر — اور ایک کتاب الاشتقاق — اور ایک کتاب شرح کتاب سیبویہ — اور ایک کتاب الریاح والہوار والنار اور ایک کتاب الجمل — اور ایک کتاب المواصلات یہہ کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور و معروف ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین اوسکے شعر دیکہے تہے مگر اوسکی صحت کی مجکو تحقیق نہین مگر لوگون مین وہ شعر مشہور ہین از انجملہ تین شعر اوسکے ایک پریزاد معشوقہ کے حق مین اوسنے کہی ہین جس عورت کو کہ وہ چاہتا تہا ان اشعار کا عجیب اور غریب ایک قصہ ہی وہ یہہ ہی کہ ابو بکر مذکور جس لونڈی حورفش کو چاہا کرتا تہا اوسنے اوس پر جفا اور ظلم کیا تہا اتفاقاً اون ایام مین امام مکتفی رقہ سے وہان آگیا لوگ اوسکے دیکہنے کو مجتمع ہوئے جب ابو بکر مذکور نے خلیفہ مذکور کو دیکہا اپنے معشوقہ جفا شعار کے ظلم و ستم کو یاد کرکے

چوتہی صدیکی شاعر

یہہ شعر بنا کر لوگوں کے سامنے پڑہے پہر ابو العباس محمد بن اسماعیل بن زنجی کاتب نے بہی شعر سنکر ابو العباس بن الفرات کے سامنے پڑہ کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر ابن معتز کے ہیں۔ ابو القاسم بن عبد اللہ وزیر مکتفی نے خلیفہ کے سامنے پہر کر یہہ کہدیا کہ یہہ شعر عبید اللہ بن عبد اللہ بن طاہر کے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک ہزار دینار اوسکو دو۔ ابن زنجی نے یہہ حال دیکہکر کہا کہ کیا تعجب کی بات ہی ابو بکر سراج شعر بناوے اور عبید اللہ ابن عبد اللہ بن طاہر انعام پاوے وہ شعر یہہ ہیں

میزتُ بین جمالہا وفعالہا ۔۔۔ فاذ الملاحۃ بالخیانۃ لا تفی

واللہ لا کلمتہا ولو انہا ۔۔۔ کالبدر او کالشمس او کالمکتفی

حلفت لا ان لا تخون عہودنا ۔۔۔ فکانما حلفت لنا ان لا تفی

بروز یکشنبہ تیسری تاریخ ماہ ذیحجہ سنہ ۳۱۶ ہجری او سنے وفات پائی

ابو الحسن محمد ابن ہانی

یہہ شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہے کہ وہ مذہب حکما کا رکہتا تہا لوگ اوسکو متہم بمذہب فلاسفہ کیا کرتے تہے مگر شاعر ماہر نیک معنی و نیک طبیعت آدمی تہا اوسکے اچہی قصاید میں سے ایک قصیدہ نونیہ بہت خوب ہی جو ملک معز حاکم مغرب کی مدح میں اوسنے لکہا ہی جسکا اول یہہ ہی

ھل من اعقۃ عالج یبرین ۔۔۔ ام منہما بقر الحدوج العین

ولمن لیالی ما دممنا عہدھا ۔۔۔ مذکن لا انہن شجون

المشرقات کانہن کواکب ۔۔۔ والناعمان کانہن غصون

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکے مرنے کے باعث میں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ وہ اسطرح مرا ایک روز شراب پی کر مست ہوکر رات کو گہر سے باہر چلا گیا صبح کو ایک حوض میں پڑا

ہوا پایا اور اوسکے گلے میں اوسکا ازاربند بندہا ہوا تہا شاید کسی نے پہانسی دیکر مار کر
اوس حوض میں ڈال دیا ہوگا وہ بدھ کا روز ساتویں تاریخ رجب سنہ ٣٦٢ ہجری کے
تہے عمر اوسکی چہتیس برس کی تہی بعضے بیالیس بیان کرتے ہیں

ابو القاسم وزیر مغربی

وہ ابو القاسم حسین بن علی بن الحسین بن علی بن محمد بن یوسف بن بحر بن بہرام بن المرزبان بن
ماہان بن باذان بن ساسان بن الحرون بن بلاش بن جاماس بن فیروز بن یزدگرد معروف
بنام وزیر مغربی کے ہیں — ابن اثیر کہتا ہی کہ باپ اس شخص کا سیف الدولہ بن حمدان
کے مصاحبوں میں سے تہا یہہ شاعر درمیان مصر کے سنہ ٣٧٠ ہجری میں پیدا ہوا اوسکے تمام شعر
بہت اچہے ہیں یہہ ابیات اوسکے بہت اچہے ہیں

وماظبیه اذ ماتحنو علی طلاه — تری الانس وحشا وهی تانس بالوحش
غدت فارتعت ثم انثنت لرضاعه — فلم ترشیئا من قوائمه الجمش
وطافت بذاک القاع ولهی فصادفت — سباع الفلا ینهشنه ایما نهش
باوجع منی یوم ظلت انامل — تودعنی بالله من شبک النعش
واجمالهم تحدی وقد خیل الهوی — کان مطایاهم علی ناظری تمشی
واعجب مابی ان عشت بعدهم — علی انهم ما خلفوا لی من بطش

ابن اثیر کہتا ہی کہ وہ میافارقین میں مرا اور جب مرنے لگا اپنی طرف سے تمام روسا
اس شہر کو جنسی ملاقات تہی رقعہ لکہ کر یہہ کہلا بہیجا کہ بعد میرے مرنے کے درمیان مشہد
امیر المومنین علی ابن ابیطالب رضی اللہ عنہ کے مجکو دفن کرنا چنانچہ جب وفات پائی اوسکے
دوستوں نے اوٹہا کر مشہد مقدس میں دفن کیا وہ سال میں اوسنے وفات پائی سنہ ٤١٨
ہجری میں تہی عمر اوسکی چہالیس برس کی تہی وہ صاحب تصنیفات اور نظم بدیع اور نثر فایق کا تہا
ابو العلا

ابو علی ہارون بن عبد الصمد اوارجی جسکی مدح ابو الطیب متنبی نے اوس قصیدہ سے جسکا اول یہہ ہی کی ہی

امن ازدیارك فی الدجی رقباء اذ حیث کنت من الظلام ضیاء

وہ ابو القاسم مذکور کا ماموں تہا اوسکی تصنیفات سے کتاب الایناس درمیان انساب عرب کے ہی باوجودیکہ اوسکا حجم چہوٹا ہی لیکن بڑی فایدہ کی ہی اوسی معلوم ہوتا ہی کہ اس شخص کو انساب عرب کی بہت اطلاع تہی — اور کتاب ادب الخواص — اور کتاب الماثور فی ملح الخدور وغیرہ یہہ بہی اوسیکی تصنیف سے ہین ایک رسالہ منطق مین بہت مختصر اوسنے لکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ بروقت مرنے کے اوسنے وصیت کی تہی کہ مجکو کوفہ مین درمیان مشہد مقدس کے دفن کریئے یہہ اشعار میری قبر پر لکہہ دنیا چنانچہ لکہے گیئے وہ شعر یہہ ہین

کنت فی سفرة الغوایة والجہل مقیما فحان منی قدوم

تبت من کل ماثم فعسی یمحی بهذا الحدیث ذاك القدیم

بعد خمس واربعین لقد ما ظلت الا ان الغریم کریم

وزیر مذکور بڑے داناؤن مین سے شمار کیا گیا ہی اکثر مورخین نے یہہ لکہا ہی کہ جب حاکم مصر نے اوسکے باپ اور چچا اور دونو بہائیون اوسکی کو قتل کیا وزیر مذکور بہاگ کر رملہ مین گیا وہان کے حاکم متغلب سے جو حسان بن مفرج بن دغفل بن الجراح الطائی تہا اوسے ملکر حاکم مصر مذکور پر اوسکو چڑہائی کے واسطے برانگیختہ کیا پہر حجاز مین جاکر حاکم مکہ سے کہا کہ دیار مصر پہ اور وہان سے مملکت بہت خوب ہی تم چڑہائی کرو اور اسباب مین بہت کوشش کرکے اوسنے وہ تدبیرین کرین تہین جنکے باعث سے حاکم مصر کو اپنی سلطنت تہامنی مشکل ہوگئی تہی قصہ اسکا

طویل ہی آخر کار یہہ ہوا کہ حاکم مصر نے بنی الجراح کو بہت مال دیکر منقاد کیا — اور ابو الفتوح حسن بن جعفر علوی کو لوگون نے بلاکر اوسکی خلافت کی بیعت کر کے لقب اوسکا رشید رکھہ یا تہا یہہ بدانتظامی ابو القاسم کی تدبیر سے عمل مین آئی تہی حاکم مصر ہر روز تدابیر اور حیلون مین تہا آخر کو بنی الجراح کو اپنی طرف مایل کیا اور ابو الفتوح کی بیعت خلافت جاتی رہی وہ مکہ کو بہاگ گیا اور وزیر مذکور حاکم سے ڈر کر عراق کو بہاگ گیا اور فخر الملک ابو غالب بن خلف نے وزیر مذکور کا تعاقب کیا اور امام قادر باللہ کو یہہ لکہہ بہیجا کہ یہہ شخص سلطنت عباسیہ کو برباد کرنے کے واسطے عراق مین آیا ہی اسکو وہان سے نکال دو پہر فخر الملک نے اوسی طرف واسط کے گیا وہان جاکر ابو القاسم کو معہ اوسکے ہمراہیون کے پکڑ کر واسط مین ڈیرا کیا مگر اوسکے ساتہہ رعایت اور عنایت کرتا رہا یہانتک کہ فخر الملک مقتول ہوا اور ابو القاسم نے امام قادر باللہ کو اپنی طرف مایل کرنا اور تالیف قلوب کرنی شروع کی یہانتک کہ کچھہ مزاج صلاحیت پر بادشاہ کا آگیا تہا کہ وزیر مذکور نے وزیر مذکور نے بغداد کیطرف مراجعت کی وہان چند بے ٹہر کر موصل مین آیا اسجای ابو الحسن بن ابی الوزیر منشی معتمد الدولہ ابو المنیع قرواش امیر بنی عقیل کا مر گیا تہا اوسکی جا پر عہدہ منشی گری پر مامور ہوا پہر اوسنے ملک مشرف الدولہ ابو یہی کے سرکار مین عہدہ وزارت کی سعی کی ہمیشہ سعی اور کوشش کرتا رہا آخر کو وزیر ابو القاسم مذکور نے سوید الملک یعنی اوسکے وزیر کو گرفتار کیا اوسکے نام پروانہ ہوا کہ موصل سے یہان آکر حاضر ہو وزارت ملی گی چنانچہ وزیر ہوا اوسی حالت مین مدت تک ٹہر کر آخر کو جو حال اوسپر بیتے وہ تاریخ مین مفصل مذکور ہین حاجت تطویل کی نہین

چوتھی صدیکی شاعر

بن جلیس السلامی

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد بن یحیی بن جلیس مخزومی سلامی شاعر مشہور ہی وہ شعراء مجیدین میں شمار کیا جاتا ہی دس برسکی عمر سے اوسکو شعر گوئیکا شوق ہوا اول شعر جو اوسنے مکتب مین کہے تہے یہہ ہین

بدایع الحسن فیہ مفترقہ	واعین الناس فیہ منفقہ
سہام الحاظہ مفوقہ	فکل من رام نظرہ رشقہ
قد کتب الحسن فوق وجنتہ	ہذا ملیح وحق من خلقہ

بغداد مین ہوش سنبہالا اور وہان سے حالت سیاحی مین نکلکر موصل مین آیا اور یہان اوسنے آکر ایک جماعت شعراء کی دیکہی جنمین یہہ لوگ تہے ابو عثمان خالدی اور ابو الفرج اور ابو الحسن تلعفری وغیرہ جب ان شعراء نے اوسکو دیکہا بسبب براعت اور علمیت اوسکی کی بہت تعجب کیا کیونکہ وہ کم سن تہا چنانچہ اسلئے اونہون نے ہرگز یقین نہ کیا کہ یہہ شعر آپ کہتا ہی بلکہ اونہونے اوسسے کہا کہ یہہ تیری شعر نہین ہین — خالدی نے کہا مین اوسکا امتحان کرلونگا چنانچہ اوسنے ایک محفل آراستہ کرکے سلامی مذکور کو بلوایا اور محفل مین شراب رکہی گئی ہر ایک شاعر اپنی طبیعت کا امتحان کرنے لگا تہوڑے ہی عرصہ مین مینہہ اور ابر آیا اور اولے برسنے لگے خالدی نے اگ اوٹہا کر اولون پر ڈالی اور کہا ای یارو اس اگ ڈالنے کے بیان مین تم مین سے کوئی شعر کہے سلامی نے سب سے اول جلدی سے یہہ شعر کہے

للہ در الخالدی الاو	حد السند ب الخطیر
اہدی بناء الزن عند	جمودہ نار السعیر
حتی اذا اصدا العتاب	الیہ عن حر الصدور

بعثتہ الیہ ہدیۃ　　عن خاطری ایدی السرود
لا لقصد لوہ فانہ　　اہدی لحدود الی الثغور

جب سب شعراء حاضرین مجلس نے یہہ شعر سنے سر کو جھکا کر چپ ہو رہے اور اوسکے
فضل کے تعریف کرنے لگے اور سب متفق اسبات کے ہوئے کہ سلامی مذکور بڑا جید شاعر
اور دانا اور عقلمند آدمی ہی مگر تلعفری اپنی قول اول ہی پر رہا وہ اوسکی فضل کا انکار
ہی کرتا رہا یہانتک کہ سلامی نے یہہ شعر تلعفری کے حق مین کہے

سما التلعفری الی وصالی　　ونفس الکلب تکبر عن وصاله
یبا فی خلقہ خلقی وانی　　فعالی ان نصاف الی فعاله
فصنعتی النقیہ فی لسانی　　وصنعتہ الخسیسۃ فی قذاله
فان اشعر فما هو من رجالی　　وان یصفح فما انا من رجاله

اس شخص کے حق مین اوسنے بہت ہجو کہی ہین — سلامی ایک روز ابو ثعلب کے پاس گیا
شاید کہ حمدانی بیٹہا تہا اور اوسکے سامنے ایک زرہ رکہی ہوئی تہی اوسنے کہا
تعریف کرو اوسنے جلدی یہہ شعر پڑہے

یا رب سابغۃ حبتنی نعمۃ　　کافاتہا بالسوء غیر مفند
اضحت تصون عن المنایا مہجتی　　وظللت ابذ لها لکل مہند

ہمیشہ سلامی مذکور صاحب کے پاس بڑی رتبہ اور نعمت مین رہا یہانتک کہ عضد الدولہ
ابن بویہ کے پاس جانیکا شیراز کو قصد کیا صاحب نے اوسکو وہان بہجوا دیا جب
پہنچا عضد الدولہ نے اوسکی بڑی خاطر اور مدارات کی اور کنجی مطلب کی اوسکو دی
اور اپنی خدمت مین بجائی ابو القاسم عبد العزیز ابن یوسف منشی کے مقرر کر کے
رکہا یہہ شخص بہی ایک بلیغ بامعارین سے ہے اور نزدیک عضد الدولہ وزرا مین سے

شمار کیا گیا ہی ــــ اور رتبہ اوسکا یہہ تہا کہ عضد الدولہ کہا کرتا تہا کہ جب مین سلامی کو اپنی مجلس مین دیکہتا ہون یہہ گمان کرتا ہون کہ عطارد آسمان سے اوتر کر میری سامنے آ بیٹہا ہی جب عضد الدولہ مرگیا سلامی کی طبیعت مین بہی جو خوبی جو پہلے تہی تری اور مفلس ہو گیا اسی حال مین وفات پائی ــــ سلامی مذکور بغداد مین جمعہ کے آخر دن چہٹی تاریخ رجب کو درمیان ۳۳۶ھ ہجری کے پیدا ہوا اور جمعرات کے روز چوتہی جمادی الاول کو ۳۹۳ھ مین فوت ہوا سلامی مین یا نسبت ہی وہ دار السلام بغداد کی طرف منسوب ہی

ابوالحسن محمدؐ

بن عبد اللہ معروف با بن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور یہہ شاعر ماہر تہا اوسکا ایک بڑا دیوان ہی اپنی اشعار نہایت خوبی کے ساتہہ اوسنے جمع کئے ہین کہ اوسکی دیوان مین کچہہ اوپر پچاس ہزار شعر مین یہہ شعر اوسکے کسی کے ہجو مین مشہور ہین

تہنت علینا ولست فینا	ولی عہد ولا خلیفہ
فتاہ ورد ما علی حار	یقطع عنی ولا وظیفہ
ولا تقل لیس فی عیب	فیہ یقذف الحرۃ العفیف
والشعر نار بلا دخان	وللقوافی رقا لطیفہ

اوسنے بروز چہار شنبہ گیارہوین ربیع الآخر ۳۸۵ھ ہجری مین وفات پائی

ابن القوطیہ

ابو بکر محمد بن عمر بن عبد العزیز ابن ابراہیم ابن عیسی ابن مزاحم معروف با بن القوطیہ اندلسی اشبیلی الاصل قرطبی المولد اپنی زمانہ مین لغت عربیہ سے خوب واقف تہا

شعر بہت جید لکہتا تہا وہ لیکن لاثانی سریع البدیہہ تہا یعنے بدیہہ گو تہا — حکایت کی ہی ادیب اور شاعر ابو بکر ابن یحیی ابن ہذیل تمیمی نے کہ مین ایک روز اپنی زمین پر جو پہاڑ قرطبہ کے سامنے واقع ہی گیا تہا اوسجا ہی ابو بکر ابن قوطیہ سامنے آتا ہوا دیکھا وہ مجکو دیکھکر بہت خوش ہوا مینے اوسیے از روی ہنسی کی یہہ شعر کہا

من این اقبلت یا من لا شبیه له — ومن هو الشمس والدنیا له فلك

اوسنے سنکر یہہ شعر فی البدیہہ کہا

من منزل یعجب النساك خلوته — وفیه ستر علی الفتاك ان فتكو

وہ راوی کہتا ہی کہ میں نے ایسا کیا مینے دوڑکر دونون ہاتہہ اوسکے چوم لئے کیونکہ وہ میرا اوستاذ بہی تہا ابو بکر محمد مذکور بروز سہ شنبہ ساتوین تاریخ ماہ ربیع الاول کو ۳۶۷ ہجری مین درمیان شہر قرطبہ کے فوت ہوا اور اوسکا ہی مدفون بوقت نماز عصر درمیان مقبرہ قریش کے ہوا

القرافی

وہ شہاب احمد بن محمد بن علی بن محمد قرافی قاہرہ کا رہنیوالا شافعی المذہب اور ادیب فاضل عالم کامل مناظرہ اور مدرس تہا اوسکو شاب التائب سے یعنے جوان تائب کہا کرتے تہے اوسکے شعر بہت اچہے ہین از انجملہ یہہ دو شعر برای نمونہ کافی ہین

سبقت لمیدان الفواد بحبها — سفرا تجذب مهجتی بعنان

فتراکمت جمر الدموع وشهبها — مذ حالت الشعرا عرفی المیدان

درمیان ماہ شعبان ۶۱ ہجری کے اوسنے وفات پائی

ابن دُرید

چوتھی صدی کی شاعر

ابن درید

وہ محمد بن الحسن بن درید بن عتاہیہ ابو بکر ازدی لغوی بصرہ کا رہنیوالا تہا یہہ شخص اپنی زمانہ کا
امام درمیان لغت اور ادب اور شعر فائق سب پر تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی
کہ وہ درمیان کوچہ صالح کے بصرہ مین ۲۲۳ ہجری مین پیدا ہوا اور عمان مین پلا
اور بڑا ہوا اور جزایر اور بصرہ اور فارس مین جا کر علم ادب اور علم نحو اور علم لغت سیکہا
اوسکا باپ بڑے امیرون دولتمندون مین سے تہا بعد بڈہے ہونے کی بغداد مین آکر
قیام کیا آخر عمر تک وہین رہا اور عبد الرحمن برادر زادہ اصمعی سے روایت
کرتا تہا اور ابو حاتم ریاشی سے بہی اکثر روایت کرتا ہی علم لغت مین یہہ شخص سب سے
مقدم تہا اور اشعار عرب اور انساب اوسکو خوب یاد تہے اور اوسکے شعر بہت ہین —
ابو سعید سیرافی اور ابو بکر ابن شاذان اور ابو عبید اللہ مرزبانی وغیرہ سبنے
اوس سے روایت کی ہی کہتے ہین یہہ کہا کرتے تہے کہ ابو بکر ابن درید سب شعرا اور
علما سے بڑا شاعر اور عالم ہی — ابن درید مذکورہ کی تصنیفات مشہورہ سے
ایک کتاب الجمہرہ ہی یہہ کتاب علم لغت مین کتب معتبرہ سے ہی — اور
ایک کتاب الاشتقاق ہی اور ایک کتاب السرج واللجام — اور کتاب الخیل
الکبیر — اور کتاب خیل الصغیر — اور کتاب الانواء — اور کتاب المقتبس
— اور کتاب الملاحن — اور کتاب زوار العرب — اور کتاب اللغات
— اور کتاب السلاح — اور کتاب غریب القرآن — اور کتاب المجتبی یہہ
کتاب باوجود صغیر حجم کے بہت فایدہ کی ہی — اور ایسی ہی ایک کتاب
الوشاح بہت چہوٹی ہی مگر مفید ہی اتنی کتابین اوسکی تصنیف سے مشہور
ہین ابو منصور ازہری کہتا ہی کہ ابن درید کے پاس ایک دفعہ مین گیا تہا

اوسکو حالت نشہ مین متوالا پایا پھر مین اوسکی پاس کبھی نہ گیا۔ ابو منصور
کہتا ہی کہ مجکو خبر دی احمد ابن علی نے اوسکو ابو لدو ہرو ی نے یہہ کہا کہ
مینی سنا شاہین وہ یہہ کہتا تہا کہ مین ابو بکر ابن درید کے پاس جایا کرتا تہا
مگر مجکو بڑی حیا آتی تہی کیونکہ عمر اوسکی نوی برس کی تہی اور کوئی وقت نہوتا
تہا جو اوسکے سامنے شراب مصفا اور ستار اور باجی مثل عود وغیرہ
کے نہ پاتے تہے اسلئے ہمکو اوسکے پاس جاتے شرم اور حیا آیا کرتی
تہی وہ باوجود ایسے علم اور فضل و عمر کچہہ حیا نکرتا تہا شراب پیتا راگ
سنتا عیاشی کرتا دسوین تاریخ ماہ شعبان ۳۲۱ھ تین سو اکیس ہجری مین
وفات پائی جس روز اوسکا جنازہ اوٹھایا اوسی روز ابو ہاشم جبائی کا
جنازہ راہ مین ہمکو ملا اوسدن یہہ حالت تہی کہ تمام لوگ یہہ کہتے تہے کہ ابن
درید اور جبائی کے مرنے سے علم لغت آج مرگیا دونون کو ایک مقبرہ مین
جو درمیان بغداد کے معروف بنام مقبرہ خیزرانہ ہی ہمنے دفن کیا ابن درید مذکور کے
شعر بہت اچہے اور نادر ہہے اوسکے اچہے قصاید مین سے ایک قصیدہ مقصورہ
وہ ہی جسکا اول قول یہہ ہی ؎

یا ظبیہ اشبہ شئے بالمہا	رابعہ بین السریر فا للوی
اما تری راسی حاکا لونہ	طرہ صبح تحت اذیال الدجی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تمام شعر اوسکے دوسو چہین ہین اگر خوف طوالت دامنگیر
قلم نہ ہوتا تمام قصیدہ لکہتا اور نادر شعر اوسکے یہہ ہین ؎

غراء لو جلت الخدود شعاعہا	للشمس عند طلوعہا لم تشرق
غصن علی دعص تاود فوقہ	قمر تالق تحت لیل مطبق

چوتھی صدی کی شاعر

لو قیل للحسن احتکم لم یعدھا | او قیل خاطب غیرھا لم ینطق

ابن مقلہ

محمد بن علی بن الحسن بن عبد اللہ معروف بابن مقلہ صاحب تاریخ بغداد لکھتا ہی کہ وہ درمیان شوال سنہ ۲۷۲ ہجری مین پیدا ہوا اور ترقی مدارج اوسکو ہوتی رہی یہانتک کہ بادشاہ مقتدر کی سرکار کا وزیر درمیان سنہ ۳۱۶ ہجری کے ہوا — اور قاہر باللہ کا درمیان سنہ ۳۲۳ ہجری کے وزیر ہوا پہر گرفتار ہوا اور بہت مصائب اوسپر گذرے یہانتک کہ دہنا ہاتہہ اوسکا کاٹا گیا پہر وزیر ہوا مگر اپنی ہاتہہ کے ٹنڈ پر قلم بند ہوا رکہتا تہا اور احکام نافذہ اپنی ہاتہہ سے لکہا کرتا تہا پہر معزول ہوا اور زبان کاٹی گئی یہہ شخص اول ناقل خط کوفیین سے خط نسخ کا ہی اوسینے اس خط کی بنا ڈالی تہے اوسکے بعد ابن البواب نے آکر اوسکا طریقہ مہذب اور آراستہ کرکے خوب رونق اور ناز کی اوسکو دیدی مگر ابن مقلہ کو فضیلت سبقت کی ہی کہ اوسینے سب سے اول ایجاد کیا اسمات پر سب متفق ہین کہ ابن مقلہ نے ایجاد کیا مگر اوسکے طور پر پہلون نے چل کر اوسکو آراستہ کرلیا اور زیبائش اوسمین دی — ابن مقلہ اپنی ہاتہہ کے کٹ جانے سے بہت رویا کرتا تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین بادشاہون کی خدمت اس ہاتہہ سے بینی کی تہی اور دو مرتبہ اس ہاتہہ سے مینی قران شریف لکہا ہی اوسکا ہاتہہ ایسا کاٹا گیا تہا جیسا کہ چورونکا کاٹا جاتا ہی اور اکثر یہہ شعر پڑہا کرتا تہا ے

اذا ما مات بعضک فابک بعضاً | فان البعض من بعض قریب

ابن مقلہ کے شعر بہت اچھی ہین یہہ شعر اوسنے اپنے ہاتہہ کاٹے جانے مین کہی ہین ے

ما سئمت الحیوۃ لکن توثقت | بایمانہم فبانت یمینی

چوتہی صدی کی شاعر

بعث دینی بهم بدنیای حتی | حرمونی دنیاهم بعد دینی
ولقد حطت ما استطعت بجهدی | حفظ ارواحهم فما حفظونی
لیس بعد الیمین لذة عیش | یا حیاتی بانت یمینی فبینی

ماہ شوال سنہ ۳۲۸ ہجری میں اوسنے وفات پائی اور بادشاہ کی گہر میں دفن کیا گیا پہر اوسکے اہل و عیال نے بادشاہ سے عرض کی اوسکا لاشہ ہمکو ملجائے چنانچہ اوکہاڑ کر اونکو دیگیا ابو الحسین نے جو اوسکا بیٹا تہا اپنے گہر میں لاکر اوسکو گاڑا پہر اوسکی جورو سماۃ دیناریہ نے وہان سے بہی اکہڑوا کر اپنی گہر میں گڑوایا عجائبات سے ہے کہ تین دفعہ یہہ شخص عہدہ وزارت پر مامور ہوا ایک دفعہ موصل میں دو دفعہ شیراز میں اور تین ہی دفعہ تین جائی گاڑا گیا بعد وفات کے

الصابی

ابو اسحاق ابراہیم بن ہلال بن ابراہیم بن زہرون بن حبون حرانی صابی صاحب رسالہ مشہورہ اور نظم بدیع کا وہ منشی بادشاہی تہا بغداد میں پہر عز الدولہ بختیار بن معز الدولہ ابن بویہ دیلمی کے پاس عہدہ منشی گری پر رہا پہر سنہ ۳۴۹ ہجری میں میر منشی ہوا وہ ہمیشہ عضد الدولہ بن بویہ کے پاس خطوط مولمہ بہی کرتا تہا یعنے جنسے رنج پیدا ہوتا تہا وہ خطوط لکہا کرتا تہا اسلئے وہ اسکا دشمن ہو رہا تہا جب عز الدولہ مقتول ہوا اور بغداد اوسنے فتح کرلی اوسکو درمیان سنہ ۳۶۷ کے قید کیا اور حکم دیا کہ ہاتہی کے پیرون سے اسکو کچلوا او سب نے اوسکے واسطے شفاعت چاہی چنانچہ سنہ ۳۷۱ میں چہوڑ کر کہا کہ ایک کتاب تاریخ دولت دیلمیہ کی میری واسطے تصنیف کر چنانچہ اوسنے کتاب تاجی تصنیف کی کسینے عضد الدولہ کو خبر دی کہ ایک دوست صابی کا اوسکے گہر گیا تہا وہ مسودہ صاف کر رہا تہا اوسنے اوسنے پوچہا کہ آپ کیا کرتے ہین اوسنے کہا کہ واہیات اور اباطیل لکہہ رہا ہون اور جہوٹی

چوتھی صدی کی شاعر

باتین آراستہ کرتا ہون وہ تاریخ دیلمہ کو جو آپ کے حکم سے تصنیف کرتا ہی واہیات
سمجھتا ہی یہہ سنکر اوسکا غصہ جو بیٹھہ گیا تھا پھر بھڑک اوٹھا اور تمام عمر اوسکو
پاس نہ آنے دیا یہہ صابی مذکور دیندار قوی تھا اپنی مذہب کا تشدد بہت
رکھتا تھا عزالدولہ نے بہت چاہا اور کوشش کی وہ کسیطرح مسلمان ہوجاے
ہرگز نہ مانا مگر ہمراہ مسلمانون کے روزہ رکھتا تھا قران شریف حفظ کرتا تھا
اوسکو قران شریف بہت خوب یاد تھا اکثر آیات کا استعمال اپنے خطوط
اور رسایل مین کرتا تھا۔ ایک اوسکے پاس سیاہ غلام مسمی یمن تھا اوسکو
وہ چاہتا تھا اوسکے حقین بہت شعر اوسنے کہے ہین ازانجملہ یہہ چند شعر ثعالبی
نے یتیمۃ الدہر مین لکھے ہین

قد قال یمن وھو اسود للذی	ببیاضہ استعلی علو الخائن
ما فخر وجھک بالبیاض وھل تری	ان قد افدت بہ مزید محاسن
ولو ان منی فیہ خالا زانہ	ولو ان منہ فی خالا شاننی

اوسکی نظم اور نثر دونون اچھی ہین بروز دوشنبہ بارہوین تاریخ ماہ شوال کو
سنہ ۳۸۴ ہجری مین درمیان بغداد کے اکہتر برس کی عمر پاکر فوت ہوا

القرطبی

ابوعمر احمد بن عبد ربہ بن حبیب بن حدیر بن سالم قرطبی غلام ہشام بن عبدالرحمن
بن معویہ بن ہشام بن عبدالملک بن مروان بن حکم اموی کا یہہ شخص بڑا
عالم کثیر الاطلاع اور بڑا حافظ اخبار و تواریخ کا تھا اوسنے کتاب عقد
تصنیف کی ہی اس کتاب مین بہت نفع اور ہرایک شی جو کثیر الفایدہ ہی مندرج
ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بھی ہی یہہ شعر اوسکے ہین سہ

چوتھی صدی کی شاعر

یا ذا الذی خط العذار بوجهه	خطین ھاجا لوعة وبلا بلا
ما صح عندی ان لحظك صارم	حتی لبست بعارضیك حمائلا

ولہ ایضاً

ودعتنی بزفرة واعتناق	ثم قالت متی یکون التلاق
وبدت لی فاشرق الصبح منها	بین تلك الجیوب والاطواق
یا سقیم الجفون من غیر سقم	بین عینیك مصرع العشاق
ان یوم الفراق افظع یوم	لیتنی مت قبل یوم الفراق

سوا اسکے اور اشعار رنگین بھی اوسکے لوگون نے لکھے ہین — پیدایش اوسکی دسوین تاریخ رمضان دوسو چالیس ہجری کے ہوئے اور ہفتہ کے روز اٹھائیسوین جمادی الاولی سنہ ۳۲۸ ہجری کو فوت ہوا دوشنبہ کے روز درمیان مقبرہ بنی عباس کے جو قرطبہ مین ہی مدفون ہوا اوسکو بیماری فالج کی ہو گئی تھی — قرطبہ ایک بڑا شہر بلاد اندلس کا ہی وہی دارالسلطنت اندلس کی ہی اوسکی طرف وہ منسوب ہو کر قرطبی کہلاتا ہی ۔

ابو الحسین

ابو الحسین احمد بن فارس بن زکریا بن محمد بن حبیب رازی لغوی کئی علمون مین امام تھا خصوصاً علم لغت اوسکو خوب یاد تھا اوسنے کتاب مجمل علم لغت مین تالیف کی ہی باوجود مختصر ہونے کے اوسمین بہت کچھہ اوسنے جمع کیا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سے حلیة الفقہا ہی سوا ازین اور رسایل انیقہ اور مسایل علم لغت بہی اوسکے بہت ہین اوسکے مسایل لغویہ وفقہیہ سے حریری نے اقتباس کرکے مقامات حریری مین درمیان مقامہ طیبیہ کے مسایل فقہیہ تعداد مین

چوتھی صدیکی شاعر

ایک سو وضع کئی ہین یہہ شخص ہمدان مین رہا کرتا تہا اسے شخص سے بدیع الزمان ہمدانی صاحب مقامات بدیع نے علم پڑہا اوسکے اشعار بہت جید ہین از انجملہ یہہ اشعار بطور نمونہ لکہے جاتے ہین

مرّت بنا هيفاء مجدولة — تركيّة تنمي لتركي
ترنو بطرف فاتر فاتن — اضعف من حجّة نحوي

وله ايضا

اسمع مقالة ناصح — جمع النصيحة والمقّه
اياك واحذر ان تبيت — من الثقات على ثقه

وله ايضا

اذا كنت في حاجة مرسلا — وانت بها كلف مغرم
فارسل حكيما ولا توصه — وذاك الحكيم هو الدرهم

اوسکے اشعار بہت اچھے ہین وہ درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے ریؔ مین فوت ہوا مقابل مشہد قاضی علی بن عبد العزیز جرجانی کے مدفون ہوا بعضے کہتے ہین کہ ماہ صفر سنہ ۳۸۵ ہجری مین درمیان شہر محمدیہ کے فوت ہوا اول قول بہت مشہور ہی رازی منسوب طرف ری کے ہی یہہ شہر دیلمیون کے شہرون سے مشہور و معروف ہی تہ آئین زاید ہی

متنبی

ابو الطیب احمد بن حسین بن حسن بن عبد الصمد جعفی کندی کوفی معروف بنام متنبی شاعر مشہور ہی بعضے اوسکا نسب یون بیان کرتے ہین کہ وہ احمد بن حسین بن مرہ بن عبد الجبار کا ہی واللہ اعلم الغرض وہ شہر کان کوفہ سے ہی لڑکپن مین درمیان ملک شام کے آیا اطراف شام مین بہت سفر کیا علم ادب پڑہا اور خوب اوسمین ماہر ہوا یہہ شخص لغت خوب جانتا تہا اوسکو

تمام لغت عربیہ اور عجمیہ کی اطلاع تہے جوابات اوسی پوچہتے تیسے جلد بتا دیا کرتا تہا
کلام عرب مین یعنی نظم ونثر دونون مین مہارت رکہتا تہا چنانچہ کہا گیا ہی کہ شیخ
ابو علی صاحب کتاب الیضاح اور تکملہ نے اوسے ایک روز کہا کہ کتنی جمع اوپر وزن فعلی کے
کلام عرب مین آئی ہین متنبی نے فی الفور جواب مین کہا کہ حجلی اور ظربی شیخ ابو علی
کہتا ہی کہ مینے کتب لغت کا تین رات تک مطالعہ کیا کہ کوئی وزن تیسرا بہی سوا ان دو کے
پاؤن مطلق نہ پایا جب ابو علی فارسی اس شخص کے حقمین یہہ کہتا ہو پس اورسکے کہنے
کی کیا حاجت ہی اشعار اسکے بہت ہین اور بسبب شہرت کے اونکے ذکر کی کچہہ حاجت نہین
ہی لیکن دو شعر تاج الدین کندی نے متنبی سے روایت کئے ہین وہ دونو اوسکے
دیوان مین نہین پایے جاتے اور روایت اسناد صحیحہ متصلہ ہی اسلئے وہ دو شعر
مین لکہتا ہون وہ یہہ ہین ؎

ابعین مفتقر الیک نظرتنی — فاھنتنی وقذفتنی من حالق
لست الملوم انا الملوم لانی — انزلت اما لي بغیر الخالق

متنبی کے اشعار مین لوگونکی کئی مذہب ہین بعضے اوسکو ابو تمام اور تمام متاخرین پر ترجیح دیتے ہین
اور بعضے ابو تمام کو اوسپر ترجیح دیتے ہین — ابو العباس احمد بن محمد نامی شاعر جسکا ذکر آتا ہی
یہہ کہتا ہی کہ شعر گوئی مین ایک کونا باقی رہ گیا تہا اوسمین متنبی کہسا اور وہ راہ متنبی کے
ہاتہہ آئی مین چاہتا تہا کہ اوسپر اون دو مضمونون سے سبقت لیجاؤن جو اوسنے یہہ کہے ہین ؎

رمانی الدھر بالارزاء حتی — فؤادي في غشاء من نبال
فصرت اذا اصابتني سهام — تكسرت النصال على النصال

دوسرا مضمون یہہ ہی

فی جحفل ستر العیون غباره — فکانما یبصرن بالاذان

لیکن یہہ دو مضمون بہی اوسنے نہ چہوڑے ۔ علماء نے اوسکے دیوان کی بہت خدمت کی
چنانچہ بہت شرحیں اوسکے دیوان کی ہو چکی ہیں اور دیوان اوسکا بہت مشہور و معروف
ہی حتی کہ ہندوستان میں بہی ہمارے زمانہ یعنے سنہ ۱۲۹۳ ہجری میں داخل درس ہو کر
مدرسوں میں لوگوں کو پڑہایا گیا اور طلبا کی ہمت اوسکے حل اور مطالب فہمی کی طرف اس زمانہ میں
بہت مائل ہی ۔ ایک شخص مشایخ میں سے نقل کرتا ہی کہ میں نے چالیس شرحیں مطول و مختصر دیکہی
ہیں ایسی خدمت کسی کے دیوان کی نہیں ہوئی اور سچ ہی بیشک وہ شخص بہت نیک
بخت تہا اور خدا تعالی نے اوسکو سعادت تامہ شعر گوئی کی نصیب کی تہی ۔
دو شرح ہمارے زمانہ میں ایک عکبری کی کلکتہ میں درمیان زبان عربی کے چہپی ہی
اور ایک شرح فارسی کی مسمی بہ تجلی شرح دیوان متنبی ایک مدرس مدرسہ کلکتہ مولوی ابراہیم
بن مولوی محمد معین اللہ ابن فخر المدرسین مولانا محمد امین اللہ انصاری الوردای منشا و
البہاری وطنا فی دار الامارت کلکتہ میں اپنی تصنیف سے فارسی میں درمیان ماہ شوال
سنہ ۱۲۶۱ ہجری میں چہپوائی ہی ۔ متنبی کو متنبی اسواسطے کہتے ہیں کہ اوسنے درمیان
بادیہ سماوہ کے دعوی نبوت کا کیا تہا اور اوسکے متبع بہی بہت خلق بنی کلب وغیرہ سے
ہو گئی تہی جب مسمی لؤلؤ امیر حمص نایب اخشیدی نے یہہ حال سنا اوسنے
متنبی پر چڑہائی کی اور اوسکے متبعین جو امت میں اوسکے داخل ہوئی تہی سب بہاگ
گئے متنبی کو اوسنے پکڑ کر قید کیا پہر توبہ کروا کر چہوڑ دیا سوا اوسکے اور تاویلیں
بہی اوسکے وجہ تسمیہ میں کی گئی ہیں چنانچہ ایک یہہ ہی کہ اوسنے شعر گوئی میں
دعوی نبوت کا کیا تہا یعنے اوسنے کہا تہا کہ میں شعر کہنے میں نبی ہوں
ابن خلکان کہتا ہی تاویل اول یعنے دعوی نبوت کا کرنا صحیح ہی دوسری
تاویل غلط ہی بعد ازان متنبی امیر سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس درمیان سنہ ۳۳۷

چوتہی صدی کی شاعر

ہجری میں مصر میں داخل ہوا وہاں جاکر کافور اخشیدی کی مدح کی اور انوجور بن اخشید کی بہی مدح کی
کہتے ہیں کہ کافور کے سامنے متنبی اس ہیئت سے جاکر کہڑا ہوا تہا اوسکے دونو پیر وں میں موزے
تہے اور کمر میں تلوار لٹکتی تہی اور پٹکا بندہا ہوا تہا اور دو آدمی اوسکے غلام بہی پٹکے باندہے ہوئی تلواریں لٹکائی
ہوئے کہڑے تہے جب دربار میں اوسنے جاکر کہڑا ہوا مدح پڑہی کافور نے متنبی کو خوش نہ کیا اوسکو
اوس سے ہوا اوسکی ہجو کی اور بروز عید الضحی درمیان ۳۵۰ ہجری کے وہان سے بہاگ گیا ہرچند کہ کافور
نے اوسکے پکڑنے کے واسطے قافلے کئی طرف روانہ کئے مگر وہ ہاتہہ نہ آیا پتا یہہ ہی کہ کافور
نے اوس سے یہہ وعدہ کیا تہا کہ بعضے پرگنات کے حکومت تجکو دونگا جب کافور نے اوسکے اشعار
میں یہہ حال دیکہا کہ وہ اپنی بہت تعریف کرتا ہی اور اپنے تئیں دور کہینچتا ہی اوسکو
یہہ خوف لاحق ہوا کہ ایسا نہ ہو یہہ شخص چونکہ دلاور ہی پہر نہ بیٹہے اسلئے اوسکو
حکومت نہ دی کہتے ہیں کہ سیف الدولہ کی مجلس میں ہر رات کو علما حاضر ہوکر آپسمیں
کلام کیا کرتے تہے ایک روز ابن خالویہ نحوی اور متنبی میں کلام ہو گئے
ابن خالویہ نے متنبی پر کود کر ایک ہاتہہ مارا اوسکے ہاتہہ میں کنجی تہی وہ
متنبی کے موںہہ پر ایسی لگی کہ خون بہنے لگا اور تمام کپڑے اوسکے لہو
لہان ہو گئے اسلئے متنبی غصہ ہو کر مصر کیطرف نکل گیا وہان جاکر
کافور کے مدح کے پہر وہان سے کوچ کرکے بلاد فارس میں گیا
وہان عضد الدولہ بن بویہ دیلمی کے تعریف کے اچہا انعام
پایا پہر وہان سے مراجعت کرکے بغداد میں آیا پہر درمیان کوفہ
کے اٹہوین تاریخ ماہ شعبان کو پہر آیا اثنائے راہ میں فاتک بن ابوجہل
اسدی جمعیت سپاہ اوس سے ملاقی ہوا متنبی مذکور کے بہی
ساتہہ ایک جماعت کثیر اوسکے اصحاب اعداد یارون کے تہے

چوتہی صدی کی شاعر

دونوں بیٹون لڑائی اس لڑائی مین متنبی اور اوسکا بیٹا محمد اور غلام اوسکا مفلح قریب
ایک مقام کے جسکو نعانیہ کہتے ہین موضع صافیہ مین مارے گئے بعضے
کہتے ہین کہ جبال صافیہ جانب غربی سواد بغداد سے نزدیک دیرعاقول کے واقع
ہی اون دونون مین مسافت دو میلون کی ہی — ابن رشیق نے ایک کتاب بنام
عمدہ درباب منافع اور مضار شعر کے جو تصنیف کی ہی اوسمین یہہ لکہا ہی
کہ متنبی نے جب غلبہ طرف ثانی کا دیکہا اوسوقت بہاگنے کا ارادہ کیا
ایک غلام اوسکا جو حاضر تہا اوسنے کہا کہ آپ کو بہاگنا مناسب نہین کیونکہ متاخرین
ہمیشہ بنا کر ینگے اور یہہ شعر تمہارا پڑہ کر قہقہہ کیا کرینگے کیونکہ آپ تو یہہ فرماتی ہین

فالخیل واللیل والبیداء تعرفني　　والسّیف والرمح والقرطاس والقلم

یہہ سنکر متنبی کو ڈہارس ہوئی اور پہر حملہ کیا اوسی حملہ مین مارا گیا اسی معلوم ہوا
کہ باعث اوسکے مقتول ہونی کی یہہ بیت تہی کیونکہ وہ یہہ شعر یاد ولاتا نہ مارا جاتا
جس روز متنبی مقتول ہوا وہ بدہ کا دن چہٹی یا تیسری یا دوسری تاریخ ماہ
رمضان ۳۵۴ھ سنہ ہجری کی تہی اور بعضے یہہ کہتے ہین کہ بروز دوشنبہ آٹہوین تاریخ
ماہ رمضان سنہ مذکور کو قتل ہوا پیدایش اوسکی درمیان ۳۰۳ تین سو تین کے کوفہ مین درمیان
اوس محلہ کے کہ جسکو کندہ کہتے ہین ہوئی اسواسطے اوسکو کندی کہتے ہین
وہ اوس محلہ کیطرف منسوب ہی قبیلہ کندہ کی طرف منسوب نہین کیونکہ وہ جعفی
قبیلہ کا ہی — کہتے ہین کہ متنبی کا باپ سقا تہا کوفہ مین پانی پلایا کرتا تہا پہر ملک
شام کی طرف اپنی بیٹے کے ہمراہ چلا گیا اوسجائی ابو الطیب نے پرورش پائی
چنانچہ کسی شاعر نے جو متنبی کی ہجو کی ہی اسکی طرف اشارہ کیا ہی وہ شعر
یہہ ہین سہ

چوتھی صدیکی شاعر

ای فضل شاعر یطلب الفضل | من الناس بکرة و عشیا
عاش حینا یبیع فی الکوفة الماء | و حینا یبیع ماء المحیا

حاصل کلام یہہ ہی کہ متنبی کی علو ہمت کی باتین اور اخبار اور ماجری بہت ہین اختصار بہتر ہی اوسکے بیٹے کا نام محسد بضم میم و فتح حاء مہملہ اور شین مہملہ مشددہ بعد اوسکے دال مہملہ تہا

ابو العباس نامی

ابو العباس احمد بن محمد دارمی مصیصی معروف بنام نامی شاعر مشہور بہت شاعر شعرا نامور اور اپنی زمانہ کے جیدین مین سے گذرا وہ بہی سیف الدولہ بن حمدان سکے مداحون مین سے ہی یہہ شخص بعد متنبی کے اوسکی نزدیک رتبہ مین تہا وہ فاضل اور ادیب بارع اور عارف و عالم لغت اور علم ادب کا ماہر تہا اوسکے مکتوبات جو حلب کیطرف اوسنے لکہی ہین بہت ہین اچہے شعر اوسکے قصیدہ مین سے یہہ ہین

امیر العلی ان العوالی کواسب | علاك فی الدنیا و فی جنة الخلد
یمر علیك الحول سیفك فی الطلی | و طرفك ما بین الشکیمة و اللبد
و یمضی علیك الدهر فعلك للعلی | و قولك للتقوی و کفك للرفد

یہہ شاعر متنبی کے ساتہہ بہت معارضہ اور جواب و سوال اشعار مین رکہا کرتا تہا ابو الخطاب بن عون حریری نحوی شاعر کہتا ہی کہ ایک روز مین ابو العباس نامی کے پاس گیا وہ بیٹہا ہوا تہا اوسکا تمام سر سفید ہو گیا تہا مگر ایک بال اوسکے تمام سر مین کالا ہی تہا مینے اوسسے کہا کہ حضرت آپ کے سر مین ایک بال سیاہ ہی اور تمام سفید لگنے کی حالت ہو رہا ہی اوسنے کہا کہ ہان ای ابو الخطاب یہہ بال میری جوانی کا یادگار ہی مین اسی بہت خوش ہون چنانچہ مینی اسکے ضمن تین شعر بہی کہے ہین مینے کہا کہ مجکو بہی سنائی اوسنی یہہ شعر پڑہی

چوتھی صدی کی شاعر

رأیت فی الراس شعرة بقیت — سواد تہوی العیون رویتہا
فقلت للبیض اذ تروعہا — باللہ الا رحمت غربتہا
فقل لبث السوداء فی وطن — یکون فیہ البیضاء ضرتہا

یہہ شعر پڑھکر اوسنے کہا کہ ای ابوالخطاب ایک بال سفید ہزار سیاہ بالون کو ڈرا دیتا ہی اور جب ایک سیاہ ہزار سفید وہین ہوا اوسکا کیا حال ہوگا یہہ شاعر درمیان ۳۹۹ھ ہجری کے یا ۴۰۰ھ ہجری کے یا ۴۰۱ھ کے درمیان حلب کے نوی برس کا ہوکر مرا

بدیع الزمان

ابوالفضل احمد بن حسین بن یحیی بن سعید ہمدانی حافظ معروف بنام بدیع الزمان مصنف رسالون عجیبہ اور مقامات غریبہ مسمی مقامات بدیع کا ہی اسی کے طور پر حریری نے اپنی مقامات تصنیف کی ہی وہ بالکل پیرو اسیکا اور قدم بقدم اسیکے چلا ہی اور مقامات کے خطبہ مین اوسکے فضل اور سبقت کا معترف ہوا ہی یہہ وہ شخص ہی جسنے حریری کو اس راہ کے چلنے کی طرف ہدایت کی وہ بڑا فاضل اور فصیح آدمی تہا وہ ابوالحسین احمد بن فارس مصنف کتاب مجمل سے جو علم لغت مین اوسنے تصنیف کی ہی روایت کرتا ہی اوسکے رسالے بہت نادر اور نظم ملیح اور نادر ہی ہرات مین جو بلاد خراسان سے ایک شہر ہی رہا کرتا تہا اس شخص کے شعر بہت عمدہ اور خوب ہی اوسمین لحاظ اختصار اور سجع اور خوبی کا اور لطایفات اور صنعتون کا اسنے بہت کیا ہی اشعار اوسکے یہہ مین سے

وکاد یحکیک صوب الغیث منسکبا — لو کان طلق المحیا یمطر الذہبا

چوتہی صدی کی شاعر

۱۷۱

الدھر لو لم یخن والشمس لو نطقت — واللیث لو لم یصد والبحر لو عذبا

اوسکے اشعار ہمدان کے ذم مین بہی ہین مگر یہہ دینے وہی شعر ابو العلا محمد بن حسول ہمدانی کے طرف منسوب پائے وہ یہہ ہین سے

ھمدان لی بلد اقول بفضلہ — لکنہ من اقبح البلدان
صبیانہ فی القبح مثل شیوخہ — وشیوخہ فی العقل کالصبیان

اوسکے سب مضامین ملیح او زنادر ہین کیا نظم او کیا نثر اوسکو درمیان شہر ہرات کے ۳۹۸ھ ہجری مین زہر دیکر مار ڈالا تہا روز جمعہ گیارہوین جمادی الآخر ۳۹۸ھ ہجری مین اوسینے وفات پائی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض ثقون کی زبانی یہہ سننے مین آیا کہ وہ سکتہ کی بیماری مین مبتلا تہا لوگون نے اوسکو مردہ تصور کرکے جلد ہی دفن کر دیا قبر مین اوسکو افاقہ ہوا رات کو قبرستان مین اوسکی آواز سینے گئی صبح کو اوسکی قبر کہود دی گئی دیکہا کہ ڈاڑہی ہاتہہ مین پکڑے ہوئے مردہ تہا شاید قبر کے خوف اور ہول مین آکر اوسینے جان دی

الشریف الحسینی

وہ ابو القاسم احمد بن محمد بن اسمعیل بن ابراہیم طباطبا بن اسمعیل بن ابراہیم بن حسن بن حسین بن علی ابیطالب رض شریف حسینی رستے مصری وہ نقیب الطالبین درمیان مصر کے تہا بڑا رئیس اور وہانکا سردار شمار کیا جاتا ہی اوسکے شعر زہد اور گوشہ نشینی وغیرہ مین بہت ہین ابو منصور ثعالبی نے کتاب یتیمۃ الدہر مین اوسکے قطعہ ذکر کئی ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی سے

خلیلی انی للثریا لحاسد — وانی علی ریب الزمان لواجد

ايبقى جميعاً شملها وهى ستة — وافقد من احببته وهو واحدٌ

سوا اسکی اور بہی اوسکے بہت شعر ہیں یہہ دو شعر طول شب میں بہت نادر اوسنے کہے ہیں ؎

كان نجوم الليل سارت نهارها — فوافت عشاء وهي انضاء اسفار
وقد خيمت كي ينتج ركابها — فلا فلك جارٍ ولا كوكب سارٍ

تاریخ مصر میں مذکور ہی کہ وہ درمیان ۳۴۵ سنہ ہجری کے فوت ہوا اور سوا اوسکے اوروں نے بہی یہہ کہا ہی کہ منگل کے روز پانچویں تاریخ ماہ شعبان کو وفات پائی اور پچہواڑے عیدگاہ جدید کے جو مصر میں ہے مدفون ہوا عمر اوسکی چوہتّر ۷۴ برس کی تہے

ابو حامد

وہ ابو حامد احمد بن محمد انطاکی مشہور بکنیت ابو الرقعمق شاعر مشہور ہی ثعالبی نے یتیمۃ الدہر میں اوسکا اسطور ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص نادر اور عجوبہ زمانہ کا ہی یہہ بہی اون لوگون میں سے جنہون نے ہزلی اور بیہودہ اشعار میں کوشش کی ہی تہا وہ شخص تمام خصلتون کا حاوی تہا اچہے مداحین میں سے ایک یہہ بہی مداح ہی وہ درمیان ملک شام کے ایسا تہا جیسا کہ ابن حجاج عراق میں گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے بہت نادر ہیں ابن الفرج یعقوب بن کلس وزیر عزیز معز عبیدی حاکم مصر کی تعریف کرتا ہی وہ یہہ ہیں ؎

قد سمعنا مقاله واعتذاره — واقلناه ذنبه وعثاره
والمعاني لمن عنيت ولكن — بك عرضت فاسمعي يا جاره
من تراه يه انه ابد الدهر — تراه محللاً ازراره
عالم انه عذاب من الله — متاح لاعين النظاره
هتك الله ستره فلكم — هتك من ذي تستر استاره

چوتھی صدی کی شاعر

سرقتني الحاظه وكذا | كل مليح لحاظه سحارة
يا علي مؤثر التباعد والاعراض | لو اثر الرضا والزيارة
وعلى انني وان كان قد عذب | بالهجر مؤثر اشارة
لم ازل لا عدمته من حبيب | اشتهي قربه والي نفارة

اسکے بعد مدح شروع کی

ولو بيع للعزيز في صاير الارض | عد وا لا اذا خذنا ره
كل يوم له على نوب الدهر | وكر الخطوب بالبذل غارة
ذو يد شانها الفرار من البخل | وفي حومة الندي كرارة

چنیہ شعر واسطے نمونہ کے کافی ہیں اوسکے سب شعر بہت جید ہیں اس شاعر کا طریق صریح الدلا انصار بصري کے اسلوب پر ہی مصر میں مدت تک وہ رہا اکثر اشعار اوسکے مدح بادشاہوں اور روسامیں ہیں — معز ابو تمیم معد بن منصور بن قایم بن مہدی عبید اللہ کی مدح بہی اوسنے کی ہی اور اوسکے بیٹے عزیز اور حاکم بن عزیز اور سید الاسمی جوہر اور وزیر ابو الفرج بن کلس وغیرہ روساء مصر کے بہت مدح اوسنے کی ہی اسکا ذکر امیر مختار مسیحی نے درمیان تاریخ مصر کے یون کیا ہی کہ وہ ۳۹۹ ہجری میں فوت ہوا اور ایک اور شخص نے دن جمعہ کا آٹھوین تاریخ ماہ رمضان کے یہہ بہی ٹہرایا ہی — اور بعضے ماہ ربیع الآخر بتلاتے ہیں ابن خلکان یہہ کہتا ہی کہ مجکو یہہ گمان ہی کہ وہ مصر میں مرا

ابو علی تمیم

ابو علی تمیم بن معز بن منصور بن قایم بن مہدی باپ اوسکا حاکم بلاد مصر اور مغرب کا تہا یہہ وہ ہی جسنے قاہرہ مغرب میں بسایا ہی — تمیم مذکور فاضل اور شاعر اور ماہر لطیف اور ظریف تہا اوسکو سلطنت نہیں نصیب ہوئی کیونکہ ولیعہد اوسکا بہائی عزیز تہا بعد اوسکے باپ کے ۰۰

والی ہوا۔ عزیز کی بہی بہت اچھے اشعار ہین ابو منصور ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین اوسکے شعر اور قطعے لکھے ہین۔ تمیم مذکور کے یہہ شعر ہین

همت تقبله عقارب صدغه ... فاستل ناظره علیها خنجرا
والله لولا ان یقال تغیرا ... واصبا وانکان التصابی اجدرا
لاعدت تفاح الخد ود بنفسجا ... لثما وکافور الترائب عنبرا

وله

اسا والذی لا یملک الامر غیره ... ومن هو بالسر المکتم اعلم
لئن کان کتمان المصائب مؤلما ... لاعلانها عندی اشد والم
وبی کل ما یبکی العیون اقله ... وان کنت منه دائما اتبسم

یہہ شعر بہی اوسکی طرف منسوب کیا گیا ہی

وکما مل الدهر من اعطائه ... فکذا ملالته من الحرمان

شعر اوسکے سب اچھے ہین اوسنے ماہ ذیقعدہ ۳۷۴ھ ہجری مین وفات درمیان مصر کے پائی

ابو فراس

حارث بن ابو العلا سعید بن حمدان بن حمدون حمدانی چچا زاد بہائی ناصر الدولہ اور سیف الدولہ کا جو دونو بیٹے حمدان کے ہین تہا ثعالبی نے اس شخص کی تعریف مین یہہ بیان کیا ہی کہ وہ اپنے زمانہ مین یگانہ اور اپنے وقت کا شمس از روی ادب اور فضل اور بلاغت اور دانائی اور شجاعت اور شعر گوئی کے تہا شعر اوسکے جودت اور حسن اور سہولت اور شیرین گفتار اور حلاوت اور کثرت اور پر مضمون ہونے مین شہرت رکہتے ہین اس طرح کی خصلتین بجز اوسکے شعرون کے قبل اوسکے کسیکے شعر مین نہین مجتمع ہوئین مگر عبد اللہ بن معتز کے اشعار مین بہی یہہ صفات پائی جاتی ہین لیکن اہل صنعت کے نزدیک ابو فراس مذکور بڑا شاعر شمار کیا جاتا ہی ــ اور صاحب ابن عباد کا یہہ مقولہ ہی کہ شعر کہنا

چوتھی صدی کی شاعر

ایک بادشاہ سے شروع ہوا یعنے امرا القیس سے اور ایک بادشاہ پر تمام ہوا یعنے ابو فراس پر — متنبی بھی اس شخص کے تقدم اور شرافت شعرا ور بلند پایگی کا قایل تھا اور اوسکی مدح متنبی نے بسبب اوسکے جلیل القدر ہونے کے نہیں کی یعنے اوسنے کسر نفسی کی سبب سے اوسکی مدح نہ کی سوا اوسکے اور لوگون کی جو آل حمدان سے تھے اونکی مدح کی — اور سیف الدولہ ممدوح متنبی کا ابو فراس کے خوبیون اور خوش گفتاری سے بہت تعجب کیا کرتا تھا اور اپنے تمام قوم پر اوسکی بزرگی اور عزت کرتا رہتا تھا لڑائیون مین اوسکو اپنی ہمراہ رکھتا اور برکمات پر اپنا خلیفہ اوسکو کر دیا کرتا تھا — رومیون نے کسی لڑائی مین اوسکو اس حالت مین کہ وہ مجروح تھا قید کیا تھا اوسکی ایک تیر ایسا لگا تھا کہ پھال اوسکی ران مین بیٹھ گئی تھی — پہلے خرشنہ مین گیا پھر قسطنطنیہ مین مقید رکھا یہہ واقعہ سنہ ۳۴۸ مین گذرا یہہ حال ابو الحسن زرا دیلمی نے بیان کیا ہی اوسکو لوگون نے بغلطی منسوب کیا ہی اور کہا ہی کہ ابو فراس دو دفعہ قید ہوا اول دفعہ درمیان سنہ ۳۴۸ ہجری کے مغارۃ الکحل مین قید ہوا تھا خرشنہ مین قید نہیں ہوا خرشنہ ایک قلعہ ہی درمیان بلاد روم کے نہر فرات اوسکے نیچے جاری ہی — اور دوسری دفعہ رومیون نے درمیان ماہ شوال سنہ ۳۵۱ ہجری کے منبج مین اوسکو قید کیا اور قسطنطنیہ مین اوسکو لیگئے چار برس تک وہان مقید رہا اوسنے اوس قید مین شعر بہت کہتے ہین اوسکے دیوان مین لکھے ہوئے ہین یہہ شہر منبج اوسکے جاگیر مین تھا اوسکے حق مین یہہ شعر اوسنے کہے ہے

قد کنت عدتی التی اسطو بہا ۔۔۔ ویدی اذا اشتد الزمان وساعدی

فرمیت منک بضد ما املتہ ۔۔۔ والمرء یشرق بالزلال البارد

ولہ ایضاً

چوتھی صدی کی شاعر

اساء فزادته الاساءة حظوة　　حبيب على ما كان منه حبيب

يعد على اى اشيان ذنوبه　　ومن اين للوجه الجميل ذنوب

وله

سكوت من لحظة لا من ملالة منه　　ومال بالنوم عن عينى تمايله

فما السلاف دهتنى بل سوالفه　　ولا الشمول ازدهتنى بل شمائله

الوى بعزمى اصداغ لوين له　　وغال قلبى بما تحوى غلائله

اوسکے شعر بہت اچھے ہیں اوس لڑائی میں جبکہ اوسکو دربیان ۳۵۷ھ ہجری کے غلاموں نے قید کیا مارا گیا ابن خلکان کہتا ہی کہ میں نے اوسکے دیوان میں یہہ شعر لکھے ہوے پاے ہیں حال انکا یہہ ہی کہ جب وہ مرنے لگا اپنی دختر نیک اختر کو مخاطب کرکے یہہ شعر اوسنے پڑہی

ابنيتى لا تجزعى　　كل الانام الى ذهاب

نوحى على بحسرة　　من خلف سترك والحجاب

قولى اذا كلمتنى　　فعييت عن رد جواب

زين الشباب ابوفراس　　لم يمتع بالشباب

ابن خالویہ یہہ کہتا ہی کہ جب سیف الدولہ مرگیا اوسوقت ابوفراس نے یہہ ارادہ کیا کہ شہر حمص پر تغلب کرکے اپنا عمل دخل کرلوں یہہ خبر ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور اوسکے غلام مسمی قرغویہ کو پہونچی اوسنے ایک آدمی کو سکہلاکر اوسکے پاس بہیجا اوسنے ابوفراس کو راہ میں قتل کیا — اور ابن خلکان کہتا ہی کہ بعض حواشی میں میں نے لکہا پایا ہی کہ ابوفراس بروز چہارشنبہ اٹہوین تاریخ ماہ ربیع الآخر ۳۵۷ھ ہجری کو بیچ ایک گانوں کے جو معروف بنام صدد ہی درمیان ایک لڑائی کے کہ ابوالمعالی بن سیف الدولہ اور ابوفراس سے ہوئی تہے مارا گیا بعد مقتول

ہونے کے اوسکا سر کاٹ کر ابو المعالی اپنی ساتھہ لے آیا اور لاشہ اوسکا اوسی جاہی
جنگل مین پڑا رہا یہانتک کہ عربون نے آکر اوسکو کفن دیکر دفن کیا ـــ ابو فراس سہ
ابو المعالی مذکور کا ماموں تھا کہتے ہین کہ جب ابو فراس کی والدہ کو اوسکے
مقتول ہونیکی خبر پہونچی اوسنے ماتم مین ایسی لطمی اپنے موںہہ پر ماری
کہ ایک آنکہہ اوسکی نکل پڑی بعضے یہہ کہتے ہین کہ قرعویہ غلام سیفی نے جب ابو فراس
کو قتل کر لیا اوسوقت ابو المعالی کو خبر ہوئی مگر بہت افسوس کیا اور ندامت
اوٹہائی کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۰ھ ہجری کے ہوئی تہے
واللہ اعلم بالصواب

علی ابن محمد

وہ علی بن محمد بن محمود دعازی المعلا ابو الحسن بن کامل حنفی ہی وہ بکنیت ابن شحنہ مشہور
ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ فاضل اور ادیب بارع تہا اوسکے اچہے اشعار اوسکے
بہتیجے نے میری سامنے پڑہی تہے ایک بلّی کی حقین یہہ شعر اوسینے اپنے
کے طور پر کہے ہین ؎

وقط کلیث کامل الحسن صائد — وفی عزمہ واللون یشبہ عنترا
یفوق علی قط الزباد تفضلا — ومن سمتہ نشرہ المسک عنبرا

اور یہہ دو شعر اوسکے بہتیجے نے پڑہکر یہہ کہا کہ اوسینے یہہ شعر تصنیف کر یہہ وصیت کی
تہی کہ میری قبر مین لکہکر رکہہ دینا وہ یہہ ہین ؎

الٰہی قد نزلت بضیق لحد — باوزار تعاظم مع عیوب
وعفوک واسع وحماک حصن — وانت اللہ غفار الذنوب

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۸۰۳ھ ہجری کی پیدا ہوا باوجودیکہ وہ علم عربی

چوتہی صدیکی شاعر

پرہتا بڑا نہتا اوسپر بہی غلطی زبان مین نہ کرتا تہا وہ کہتا تہا مین نے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب مین دیکہا بعد زیارت کے مینے عرض کی کہ یا حضرت میری زبان فصیح اور درست ہوجاوے حضرت نے اپنا لعاب دہن مجہکو کہلا دیا جسکے اثر سے فاضل بارع ہوگیا درمیان ۳۰۰ ۳۱۰ ہجری کے فوت ہوا

صاحب ابن عباده

یہہ وہ شخص ہی جسنی خوارزمی رافضی کی دو شعروںمین ہجو کی ہی وہ ابو القاسم اسماعیل بن عباد ملقب بلقب کافی الکفاۃ وزیر موید الدولہ کا تہا مصنف تاریخ بغداد کہتا ہی کہ صاحب ابن عباد بہت فنون جانتا تہا اور علم ادب اوسکو خوب آتا تہا اوسکی تصانیف اوسکے فضل اور نثر بلیغ اور نظم فصیح اور براعت پر گواہی دیتی ہی اوسکے پاس بہت بڑا کتب خانہ تہا کہتے ہین کہ اگر اون کتابون کو لیجانا کہین چاہتا تو چارسو اونٹ کی اونکی باربرداری کے واسطے ضرورت ہوتی تہی اور فضلاء اور ادبا اور عقلا کی صحبت مین رات کو رہتا تہا اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ صبح کو مین بادشاہ ہون اور رات کو ایک بہائی علما کا مثل اونکی پایہ ہون کے ہون یعنے رات کو اونکی صحبت مین بیٹہنے سے کچہہ تکلف نہ کرتا تہا اوسکی تصنیفات سی ایک رسالہ مسخریہ بہی ہی جسمین بعض بہائیون لی ہنسی کی ہی صاحب ابن عباد کے یہہ اشعار ہین ؎

لقد صدقوا والراقضات الی منی ... بان مودات العدی لیس تنفع
ولو اننی داریت دهری حیة ... اذا استمکنت یوما من السع تلسع

ولہ ایضا

عیشاً لنا بالابرقین فابدت ایامه وتجددت ذکراه
والعیش ما فارقته فذکرته لهفا ولیس العیش ما تنساه

خاندان دیلمیه سے یہہ بہت اچھا سونی پی بہا گذرا ہی بروز جمعه نزدیک غروب شمس کے
چھٹے تاریخ ماه صفر سنه ۳۳۳ ہجری مین فوت ہوا

ابو محمد الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد حسن بن علی بن احمد بن محمد بن خلف بن حیان
ابن صدقه ابن زیاد ضبی معروف بکنیت ابن وکیع تنیسی شاعر مشہور ہی اصل
اوسکی بغداد کی اور پیدایش تنیس کی ہی ابو منصور ثعالبی نے یتیمه الدہر مین
اوسکے حق مین یہہ کہا ہی کہ وہ شاعر بڑے رتبه کا اور عالم جامع تہا
اپنے زمانه مین سب سے زیاده قدرت سخن کی رکہتا تہا اوسکے وقت مین
کوئی اوس پر رتبه زیاده نرکہتا تہا اوسکے شعر بہت نادر ہین تمام شعرا اوسکے
ذہن اور اوسکے ذہن کے مقابله مین مثل غلامون اور تابعدارون کے تہے اوسکا
دیوان بہت اچہا ہی اور ایک کتاب بہت اچہی اوسکی تصنیف سی ہی
جسمین متنبی کے سرقات اوسنے ثابت کئے ہین اوس کتاب کا نام منصف
رکہا ہی اوسکی زبان مین عجمیت بہی تہی اسواسطے اوسکو عاطس کہتے تہے
یہہ اوسکی شعر بہت نادر ہین سه

سلا عن حبك القلب المشوق فما یصبو الیك ولا یتوق
جفاء لك كان عنك لنا عزاء وقد یسلی علی الولد العقوق

ولہ ایضا

لئن قد بعد اللقاء فودنا باق ونحن علی النوی احباب

چوتہا صدیکی شاعر

کم قاطع للوصل یؤمن ودہ ومواصل بودہ مرتاب

وله ایضاً

لقد شمت بقلبی لا فرج الله عنه
لو ملته فی هوای فقال لا بد منه

ابوبکر الحسن

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر حسن بن علی بن احمد بن بشار بن زیاد معروف بکنیت ابن العلاف
آنکہو لیسنی اندہا رہنیوالا نہروان کا شاعر مشہور وہ شعراء مجیدین سی ہی ابو عمر دوری مقری
— اور عبید ابن سعدہ بصری — اور نصر بن علی جہضمی اور محمد بن اسماعیل
حسابی سے اوسنے حدیث سیکہی — اور عبد اللہ بن حسن بن نحاس — اور
ابو الحسن خراجی قاضی اور ابو حفص بن شاہین وغیرہ سینے اوسسے روایت کی ہی
امام معتضد باللہ کی صحبت مین وہ رہا کرتا تہا اوسکی مدح مین اوسنے اشعار بہی
بہت کہے ہین اور ایک بلا اس شاعر کا پلا ہوا تہا اوسکو بہت پیار کیا کرتا تہا لیکن وہ
بلا ہمسایون سکے کبوتر پکڑ کر کہا جاتا تہا اسلئے کسینی اوسکو پکڑ کر مار ڈالا اس
شاعر نے اوسکا مرثیہ بڑی دہوم دہام کا لکہا ہی چونکہ وہ قصیدہ بہت بڑا ہی
اسلئے چند شعر اوسکے لکہتا ہون — بعضے یہہ بیان کرتے ہین عبد اللہ ابن
معتز کا اوسنے مرثیہ لکہا ہی لیکن بسبب خوف امام مقتدر باللہ کی بلّی کیطرف
اوسکو نسبت دی ہی کیونکہ امام مقتدر باللہ نے اوسکو قتل کیا تہا — اور
صاعد لغوی اپنی کتاب فصوص مین یہہ بیان کرتا ہی کہ مجہسی ابو الحسن مرزبانی
سینے یہہ بیان کیا کہ ایک لونڈی علی بن عیسی کے ایک غلام کو جو ابوبکر بن علاف
حضیر کا تہا چاہنے لگی تہی علی بن عیسی کو یہہ بات معلوم ہوگئی اوسنے دونون کو قتل

کر کے اوسکے ٹکڑون مین ہبس ہبرو ا یا تہا اسلیے ابو بکر نے اپنے غلام کا مرثیہ کہا اور اوسکو بلی کی طرف منسوب کیا واقع مین وہ مرثیہ غلام کا ہی واللہ اعلم بالصواب حاصل کلام یہہ ہی کہ مرثیہ بہت اور ہی عمدہ شعر اوسکے ہین بسبب طویل ہونے کے سب نہین لکہہ سکتا نہین تو تمام لکہتا کیونکہ ہر ایک شعر اوسکا خالی حکمت سے اور عقل سے نہین ہی اول اوسکا یہہ ہی ؎

یا ہر فارقتنا ولم تعد	وکنت عندی بمنزلۃ الولد
فکیف تنفک عن ھواک وقد	کنت لنا عدۃ من العدد
تطرد عنا الاذی وتحرسنا	بالغیب مرحیۃ ومن جرد
وتخرج الفار من مکامنھا	ما بین مفتوحھا الی السد د
یلقاک فی البیت منھم مدد	وانت تلقاھم بلا مدد

اوسنے درمیان ۳۱۸ھ یا ۳۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی سو برس کی تہی

المہلبی

ابو محمد حسن بن محمد بن ہارون بن ابراہیم بن عبد اللہ بن یزید بن حاتم بن قبیصہ بن مہلب بن ابی صفرۃ الازدی مہلبی وزیر معز الدولہ ابو الحسین احمد بن بویہ دیلمی کا ہی بروز دوشنبہ تیسری تاریخ ماہ جمادی الاولی ۳۳۹ھ ہجری کو وہ عہدہ وزارت پر مامور ہوا ۔ وہ رفیع القدر اور فراخ سینہ اور عالی ہمت اور ہاتہہ کا سخی مشہور تہا اور نہایت ادب اور قاعدہ دان اور اپنی کنبہ اور اہل و عیال سے محبت کرنیوالا شخص تہا قبل اسکے کہ وہ وزیر سرکار معز الدولہ کے ہو بہت تنگی اور مفلسی مین تہا کہتے ہین کہ ایک دفعہ اوسنے سفر کیا اوسکو سفر مین بہت مشقت اور تعب لاحق حال ہوا کہین جا کر گوشت کہانی کے واسطے اوسکی طبیعت نے چاہا مگر اوسکے پاس چونکہ پیسا نہ تہا

چوتہی صدیکی شاعر

بہت تنگ اور مفلس ہا اسلئے اوسنے یہہ شعر فی البدیہہ کہے

الا موت یباع فاشتریہ ۔ فھذا العیش مالا خیر فیہ
الا موت لذیذ الطعم یاتی ۔ یخلصنی من العیش الکریہ
اذا ابصرت قبرا من بعید ۔ وددت لو اننی مما یلیہ
الا رحم المھیمن نفس حر ۔ تصدق بالوفاۃ علی اخیہ

ایک شخص اوسکے ہمراہ مسمی عبد اللہ صوفی بہی مسافر تہا بعضے کہتے ہین کہ ابو الحسن عسقلانی تہا بہر کیف کوئی ہو غرضکہ جب اوس دوسری مسافر نے یہہ دو شعر اوسکے سنے اوسکے واسطے ایک درہم کا گوشت خرید کے پکا کر اوسکو دیا اور کہلایا بعد ازان جب مہلبی وزیر ہوا اور بغداد مین آکر اوسکے عزت اور نصیب سنے پہر ترقی پائی کہ معز الدولہ کی سرکار مین وزیر ہوا اور وہ رفیق اوسکا جسنے اوسکو گوشت ایک درہم کا حالت مفلسی مین کہلایا مفلس ہو گیا جب اوسنے سنا کہ مہلبی وزیر ہوا اوسکے پاس آیا اور یہہ دو شعر لکہہ کر اوسکے پاس بہجوا دیے

الا قل للوزیر فدتہ نفسی ۔ مقالۃ مذکر ما قد نسیہ
اتذکر اذ تقول لضنک عیش ۔ الا موت یباع فاشتریہ

جب یہہ شعر مہلبی نے پڑہے فورا وہ مصیبت اپنی اور سخاوت اوسکی یاد آئی حکم دیا کہ اسیوقت اوسکو سات سو درہم دو اور پشت پر اوس رقعہ کے یہہ آیت لکہہ بہیجی

مثل الذین ینفقون اموالھم فی سبیل اللہ کمثل حبۃ
مثال اون لوگون کی جو خرچ کرتے ہین اللہ کی راہ مین مال اپنا ۔ مثل ایک دانہ جسنے
انبتت سبع سنابل فی کل سنبلۃ مائۃ حبۃ واللہ یضاعف لمن یشا
اگائین ۔ سات ۔ بالین ۔ ہر بال مین ۔ ایک سو دانہ ہین ۔ اور اللہ دو چند کرتا ہی جسکی واسطی چاہتا ہی

پھر بلاکر اوسکو خلعت اور حکومت دی کہتے ہیں کہ جب مہلبی بعد اس مفلسی اور تنگی کے وزیر ہوا ایہہ شعر بنایئے ؎

رقّ الزّمان لفاقتی — ورثا لطول تحرّقی
فانالنی ما ارتجیه — وحاد عمّا اتّقی
فلاصفحن عمّا اتاه — من الذنوب السّیق
حتّی جنایته بما — صنع المشیب بمفرقي

ولہ ایضاً

قال لی من احبّ والبین قدجدّ — وفی مهجتی لهیب الحریق
ما الذی فی الطریق تصنع بعدی — قلت ابکی علیك طول الطریق

فضیلتیں وزیر مہلبی کی بہت نہایت ہیں اوسکی چوتھی تاریخ محرم کی سنگل کی رات کو ۲۹۱ ہجری میں درمیان بصرہ کی ہوئی ہفتہ کے روز تیسری شعبان ۳۵۲ ہجری کو واسط کے راہ مین انتقال پایا وہان سے اوسکا جنازہ اوٹھاکر بدہ کی رات کو پانچوین تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور کو بغداد مین پہنچایا درمیان مقابر قریش کے ایک مقبرہ نوبختیہ مین مدفون ہوا

ابو عبد اللہ

ابو عبد اللہ حسین ابن احمد بن محمد بن جعفر بن محمد بن حجاج کاتب و شاعر صاحب ظرافت شوخ مزاج ہزل گو آدمی تھا لیکن اپنی فن مین یگانہ آفاق تھا کوئی اوسپر اس طریقہ مین سبقت نہ لیگیا تھا باوجود اس ہزل گوئی کے الفاظ شیرین اور بے تکلف اوسکے اشعار ہوتے تھے — اوسنے خلیفہ ماموں — اور امراء — اور وزراء — اور وزیر کی مدح کی ہی اوسکا دیوان بہت بڑا اکثر دس جلد مین پایا جاتا ہی اور سب مین ہزل

چوتھی صدی کی شاعر

اور بی ہو دگی پائی جاتی ہی مگر چند شعروں مین خوبی اور مضمون عاشقانہ بہی ہی — وہ محتسب بغداد کا
تہا مدت تک اس عہدہ پر رہا بعد ازان وہ معزول ہوا اوسکی جائی ابوسعید اصطخری فقیہ
شافعی مامور ہوا اپنی معزول ہونے مین شعر جو اوسنے کہے ہین مشہور ہین اونکے
لکہنے کی احتیاج کچہہ ضرورت نہین کہتے ہین کہ وہ شعر گوئی مین مثل امرأ القیس کے رتبہ رکہتا تہا
مثل اون دونون کے درمیان زمانہ ان دونون کے کوئی نہین گذرا کیونکہ ہر ایک ان
دونون مین سے اپنے طریقہ کا مخترع اور موجد ہی اوسکے جید شعرونمین سے
یہہ شعر ہین ہ

یا صاحبیّ استیقظا من رقدة	تزری علی عقل اللبیب الاکیس
هذی المجرة و النجوم کانها	نهر تدفق فی حدیقة نرجس
وارى الصبا قد غسلت بنسیمها	فعلام شرب الراح غیر مغلس
قوما اسقیانی قهوة رومیة	من عهد قیصر دنها لم یبس
صرفا تضیف اذا تسلط حکمها	موت العقول الی حیات الانفس

یہہ شاعر بروز شنبہ ستائیسوین جمادی الآخر سنہ ۳۹۱ مین شہر نیل مین فوت ہوا نیل
ایک چہوٹا سا شہر فرات پر درمیان بغداد اور کوفہ کے ہی اس قصبہ مین سے بہت
علما و فضلا نکلے ہین اصل مین بات یہہ ہی کہ اس شہر مین ایک نہر حجاج بن یوسف نے
کہدوائی ہی اوسمین پانی فرات سے آتا ہی اوس شہر کا نام نیل مصر کی نام پر
رکہا اوسپر بہت گانو لبستے ہین ایک قصبہ بہی بنام نیل ہی اس قصبہ مین یہہ شاعر
فوت ہوا جنازہ اوسکا وہان سے لاکر بغداد مین نزدیک مشہد موسی بن جعفر رض
کے دفن کیا اوسنے یہہ وصیت کی تہی کہ حضرت علی موسی رضا کے پاؤن کیطرف
دفن کرنا اور یہہ آیت میری قبر پر لکہہ دینا وکلبهم باسط ذراعیه بالوصید

چنانچہ ایسا ہی ہوا یہہ شخص بڑا شاعر شعراء شیعہ مذہب سے گذرا ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بعد اوسکی مرنے کے اوسکے یاروں نے خواب مین دیکھا چنانچہ اوسسے پوچھا کہ کہو اب کیا حال ہی اوسنے یہہ شعر پڑھے ؎

افسد سوء مذهبی	فی الشعر حسن مذهبی
لم یرض مولای علی	سبی لاصحاب النبی

ابو سلمان

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو سلمان احمد بن محمد بن ابراہیم بن خطاب خطابی اور بستی ہی وہ فقیہ اور ادیب اور محدث تہا اوسکی تصنیفات بہت نادر ہین ازانجملہ ایک کتاب غریب الحدیث — ایک معالم السنن شرح سنن ابو داؤد کی — اور ایک اعلام السنن شرح بخاری کی — اور ایک کتاب الشجاج — اور ایک کتاب شان الدعا — اور ایک کتاب اصلاح غلط المحدثین وغیرہ اوسکی تصانیف سے ہین عراق مین ابو علی صفار — اور ابو جعفر رزاز وغیرہ سے اوسنے سماعت کی اور حاکم ابو عبد اللہ بن بیع نیشاپوری اور عبد الغفار بن محمد فارسی اور ابو القاسم عبد الوہاب بن ابی سہل خطابی وغیرہ نے اوسسے روایت کی ہی مصنف یتیمۃ الدہر نے اوسکا حال مع ان اشعار کے لکھا ہی ؎

وما غمۃ الانسان فی شقۃ النوی	ولکنہا واللہ فی عدم الشکل
وانی غریب بین بست واهلها	وانکان فیها اسرتی وبها اهلی

ولہ ایضا

شر السباع العوادی دونه وزر	والناس شرهم ما دونه وزر
کم معشر سلموا لم یؤذهم سبع	وما تری بشرا لم یؤذه بشر

ولہ ایضا

وتھی صیدبکی شاعر

تسامح ولا تستوف حقک کله | وابق فلم یستقص قط کریم
لا تغل فی شیء من الامر واقتصد | کلا طرفی قصد الامور ذمیم

سوا اسکے اور بھی شعر صاحب یتیمۃ الدہر نے لکھے ہیں اپنے زمانہ میں وہ ابو عبید قاسم بن سلام
علم اور ادب اور زہد میں مشابہ تھا اور تدریس اور تالیف میں بھی مشغول اوسیکے تھا - اوسنے
درمیان ماہ ربیع الاول سنہ [illegible] کی شہر بست میں انتقال پایا

الشبلی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوبکر دلف بن جحدر یا موافق قول بعض کے جعفر بن یونس ہی
اسیطرح پر اوسکی قبر پر کتبہ لکہا ہوا ہی یہہ شبلی صالح اور نیک آدمی مشہور خراسانی
اصل کا بغداد کی پیدائش ہی اوسمیں پیدا ہوا اوسمیں پلا وہ جلیل القدر مالکی مذہب
کا شیخ تہا ابوالقاسم جنید کی صحبت میں بہت رہا ہی اور جو اوسکے وقت میں صلحا رہتے
اونکے پاس رہتا تہا ابتدا حال میں دنیاوند کا حاکم تہا آخر کو درمیان مجلس خیر النساج کے
حکومت سے توبہ کر کے فقیر ہوا کہتے ہیں کہ اوسنے جاگنے کے واسطے اپنی آنکہوں میں
نمک کی سلائیاں ڈالیں تاکہ عادت بیداری کی پڑجاوے یہہ شخص شرع شریف کی
بہت تعظیم کرتا تہا جب رمضان شریف آتا وہ بہت کوشش نماز اور روزہ رکہنے میں
کرتا اور یہہ کہا کرتا تہا کہ یہہ مہینہ ایسا ہی جسکو میری پروردگار نے معظم کیا ہی مجکو بہی
ضرور ہی کہ میں اسکی تعظیم کروں آخر عمر میں یہہ شعر بہت پڑہا کرتا تہا

وکم من موضع لومت فیہ | لکنت بہ نکالا فی العشیرۃ

ایک روز اپنے پیر شیخ جنید کی خدمت میں جاکر یہہ شعر ہاتہہ کی تالیاں بجاکر سنائے

عودونی الوصل والوصل عذب | ورمونی بالصد والصد صعب
زعموا حین اعتبوا ان ذنبی | فرط حبی لہم وما ذاک ذنب

چوتھی صدی کی شاعر

لا وحق الخضوع عند التلاقي ما جزا من يحب الا يحب

حضرت جنید نے یہہ جواب دیا ہے

تمنيت ان اراك فلما رايتكا غلبت دهشة السرور فلم املك البكا

خطیب اپنی تاریخ مین لکھتا ہی کہ ابو الحسن تمیمی نے مجھسے یہہ کہا کہ ایک روز ابو بکر کی پاس اوسکی گھر مین گیا تھا وہ شوق مین آیا ہوا یہہ شعر پڑہ رہا تھا ے

على بعدك لا يصبر من عادته القرب
ولا يقوى على هجرك من تيمه الحب
وان لم ترك العين فقد يبصرك القلب

اور خطیب نے درمیان بیان ابو سعید اسماعیل بن علی واعظ کی یہہ بیان کیا ہی کہ اونے کہا کہ مجھسے ابو سعید نے کہا اونسنے کہا کہ مجھسے طاہر خثعمی نے بیان کیا اونے کہا کہ سامنے میری شبلی نے اپنی شعر یہہ پڑہ کر سنائے ہے

مضت الشبيبة والحبيبة وانبري دمعان في الاجفان يزدحمان
ما انصفتك الحادثات رميتني بمودعين وليس لي قلبان

شبلی مذکور نے بروز جمعہ دوسری تاریخ ماہ ذیحجہ ۳۳۴ھ کو بغداد مین وفات پائی اور مقبرہ خیزران مین مدفون ہوا عمر اوسکی ستاشی برس کی ہوئی کہتے ہین کہ پیدایش اسکی سر من رائی مین ہوئی ہے شبلی بکسر شین منسوب طرف شبلہ کے ہی جو کہ ایک گانو دیہات اسروشنہ کا ہی یہہ شہر عظیم بری سمرقند کے بلاد ماوراء النہر اور دنیاوند کے واقع ہی

ابو الحسن

ابو الحسن سری بن احمد بن السری کندی رفاء موصلی شاعر مشہور ہی لڑکپن مین درمیان شہر موصل کے ایک دوکان مین رفوگری کیا کرتا تھا باوجود اس پیشہ کے علم ادب کا بہت

چوتھی صدی کی شاعر

شایق تھا نظم و شعر کا اوسکو بہت خیال رہتا تھا اسیلئی اوسکی شعر بہت اچھے ہونے لگے اور اوسنے اس علم مین مہارت تامہ پیدا کی — سیف الدولہ ابن حمدان کے پاس حلب مین ایا وہان اکر اوسکی مدح کی تا عین حیات سیف الدولہ کے اوسکا ہی مقیم رہا بعد اوسکی وفات کے بغداد مین جا بسا اس شہر مین جا کر وزیر مہلبی کی اور روسا اوس شہر کی مدح کی اسی سبب سے اوسکا رایج اور مشہور ہوگیا درمیان اوسکی اور درمیان ابو بکر محمد او ر ابو عثمان سعید کی بہت جھگڑے رہا کرتے تھے یہہ دو شخص بہی بغداد مین شاعر مشہور تہے سری نے ان دونون کی نسبت ثابت کی اور کہا کہ یہہ دونو شاعر میری شعر کا سرقہ کرتے ہین چنانچہ شعر اور استادون کے اوسنے پڑہکر لوگون کو سنائی اونکی چوری کرنی خوب طرح ثابت کی اسیلئی اون دونون سے نہ بنتی تہے — اون ایام مین ایک شاعر مشہور مسمی کشاجم بہی اون اطراف مین بہت فروغ رکھتا تھا سری اوسکی شعر بہت پسند کرتا تھا چنانچہ سری مذکور نے ایک دیوان کشاجم کا فراہم کیا اور دیوان مین اون دو شاعرون مذکورہ بالا کی چوری اکثر جا بجا ہی پر چونکہ ثابت کی ہی اسلئی صفائی بہت اوس دیوان کی بڑہ گئی ہی والا نہ وہ اصل مین اتنا بڑا نہ تھا — شاعر مذکور یعنے سری نہایت شیرین گفتار رنگین گفتگو شاعر دلپسند تھا تشبیہات اور اوصاف بہت بیان کیا کرتا تھا اسکی سوا اور اسکو اور طرح پسند نہ تہے اور سوا شعر گوئی کے کسی فن کو پسند نہ کرتا تھا — قبل وفات بانی کے اوسنے تین سو ورق شعرون کے طیار کئی تہے بعد اوسکی مرنے کے جب اور شعر بہی اوسکی تصنیف سے لوگون کی ہاتہہ آئی اوسوقت کسی ادیب ولبیب نے جو نہایت ماہر فن مین سے تہا ترتیب حروف پر اوسکا دیوان مرتب کیا یہہ شعر سری مذکور کے ہین —

یہہ دو شعر بیان صنعت مین ہین

وكانت الابرة فيما مضى	صائنة وجهى واشعاري
فاصبح الرزق بها ضيقا	كانه من ثقبها جاري

یہہ کسی کی مدح مین ایک قصیدہ کہا ہی جسکی یہہ دو شعر ہین ؎

يلقي الندي برفيق وجه مسفر	فاذا التقى الجمعان عاد صفيقا
رحب المنازل ما اقام فان سرى	في جحفل ترك الفضاء مضيقا

یہہ دو شعر اوسکی ثعالبی نے کتاب منتحل مین بیان کیے ہین ؎

البستني نعما رايت بها الدجى	صبحا وكنت ارى الصباح بهيما
فغدوت يحسدني الصديق وقبلها	قد كان يلقاني العدو رحيما

اس شاعر کا دیوان تمامہ بہت اچہا ہی ایک کتاب اوسکی تصنیف سی کتاب المحب والمحبوب والمشموم والمشروب ہی — اور ایک کتاب الدیرہ اوسنے کچہہ اوپر تین سو سانہہ سنہ ۳۶۰ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی یہہ حال خطیب بغدادی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی اوسیسے ابن خلکان نے اپنی کتاب تاریخ وفیات الاعیان مین نقل کیا اوسیسے مین نے اسکا ترجمہ کیا — بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۶۲ ہجری کی مرا — اور بعضے کہتے ہین کہ درمیان سنہ ۳۶۴ ہجری کے وفات پائی واللہ اعلم بالصواب مگر ابن اثیر جو معتبر مورخ ہی یہہ کہتا ہی کہ اوسنے درمیان سنہ ۳۶۶ ہجری کی وفات پائی تہی

ابو احمد عبید اللہ

وہ ابو احمد عبید اللہ بن عبد اللہ طاہر بن حسین بن مصعب بن زریق بن ماہان خزاعی ہی یہہ عبید اللہ مذکور ابتدا مین اپنی بہائی محمد بن عبد اللہ کے عوض کوتوال بغداد ہوا بعد اوسکی مرنے کے پہر مستقل ہوگیا تہا وہ قوم کا سید تہا اور امیر آدمی تہا اسی پر اوسکی خاندان کے ریاست پوری ہوئی کیونکہ اخیر رئیس اپنی خاندان کا یہی شخص تہا اوسکی تصنیفات سی کتاب الاشارۃ فی اخبار الشعرا اور کتاب رسالہ فی السیاسۃ الملوکیہ انتظام و بندوبست رعایا مین اور ایک انشا جسمین اوسنے خطوط جو عبد اللہ ابن معتز

کو

کو نہیہ ستے لکہی ہوئی ہین — اور ایک کتاب البراعۃ والفصاحۃ ہی وہ شاعر لطیف نیک مقاصد تہا شعر بناتا اوسکو خوب آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

واحربا من فراق قوم	هم المصابيح والحصون
والأسد والمزن والرواسي	والأمن والخفض والسكون
لم تتنكّر لنا الليالي	حتّى توفّتهم المنون
فكل نار لنا قلوب	وكلّ ماءٍ لنا عيون

ولہ ایضاً

ان الامير هو الذي	يضحي اميرًا يوم عزله
ان زال سلطان الولاية	لم يزل سلطان فضله

اسکا ایک دیوان شعر کا ہی پیدایش اوسکی درمیان ۳۲۴ سنہ ہجری کی ہوئی اور ہفتہ کی رات بارہوین تاریخ ماہ شوال ۳۸۵ سنہ ہجری مین درمیان بغداد کے وفات پائی مقابر قریش مین مدفون ہوا — بسبب چہپ چکنے تیسری صدیکی چوتہی صدی مین اسکا حال لکہا گیا ورنہ مناسب یہہ تہا کہ تیسری صدی مین مندرج کیا جاتا

الزّبيدي

وہ ابوبکر محمد بن حسن ابن عبد اللہ بن مذحج بن عبد اللہ بن بشر زبیدی اشبیلی ہی یہہ شخص اپنی زمانہ مین درمیان علم نحو اور لغت کی یگانہ روزگار تہا اور علم اعراب اور معانی اور نوادر بہت زیادہ جانتا تہا اور علم تواریخ اور اخبار مین سب سے زیادہ خبردار تہا — اوسکی زمانہ مین درمیان ملک اندلس کی کوئی نظیر اوسکی نہ تہا اوسکی تصنیفات سی اوسکی زیادتی علم کا حال معلوم ہوتا ہی ایک اوسکی تصنیف سے ایک مختصر کتاب مسمی کتاب العین ہی — اور ایک کتاب طبقات النحويين واللغويين ہی اس کتاب مین اون نحویون ولغویون کا

مال ہی جو شرق کی جانب اور اندلس مین ابوالاسود دولی کے زمانہ سے اوسکی استاد ابو عبد اللہ نحوی ریاحی تک گذری ہین سب لکھے ہین — اور ایک کتاب اوسنے ابن مسرۃ کے اوپر اور جو لوگ اوسکی قول کے قایل تھے اونکی بطلان پر لکھی ہی اوسکا نام ہتک ستور الملحدین رکہا ہی — اور ایک کتاب مسمی واضح عربیہ مین اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب بہت مفید ہی — اور ایک کتاب الابنیۃ علم نحو مین اوسنے تصنیف کی ہی ایسی کتاب کسینے نہین بنائی حکم مستنصر باللہ حاکم اندلس نے اپنی لڑکے ولی عہد ہشام مؤید باللہ کو اوسی شخص سے تعلیم دلوائی تھی اوسنے علم حساب اور عربیہ اوسکو پڑہائی اور بہت اوس لڑکی کو بہت نفع ہوا ابوبکر زبیدی نے بہہ اوسکی تعلیم کی سبب بہت دنیا اور دولت پائی چنانچہ اشبیلیہ کا اسیواسطی وہ قاضی ہوا زبیدی مذکور بڑا شاعر تہا ابو مسلم ابن فہر کے حق مین اوسنے یہہ شعر کہے ہین ؎

ابا مسلم ان الفتی بجنانہ	ومقولہ لا بالمرکب واللبس
ولیس ثیاب المرء یغنی قلامۃ	اذا کان مقصورا علی قصر النفس
ولیس یفید العلم والحلم والحجی	ابا مسلم طول القعود علی الکرسی

ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ زبیدی مذکور حکم مستنصر باللہ کی ہمراہ تہا لیکن ایک لونڈی خوبصورت کو جو اشبیلیہ مین تھے بہت چاہتا تہا اوسکا شوق دیدار جب غالب ہوا مستنصر باللہ سی رخصت وہان جانیکی چاہی اوسنے اجازت ندی اوسوقت اوسنے یہہ شعر لکھے اور اوس لونڈی کے پاس بہیدے ؎

ویحک یا سلم لا تراعی	لا بد للبین من زماع
لا تحسبینی صبوت الا	کصبر میت علی النزاع
ما خلق اللہ من عذاب	اشد من وقفۃ الوداع

سا بینھا و الحمام فرق | لولا المناجات و النوا ع
ان یفترق شملنا و شبکا | من بعد ما کان و اجتماع
فکل شمل الی افتراق | و کل شعب الی الصداع
و کل قرب الی بعاد | و کل وصل الی انقطاع

جمعرات کے دن پہلی تاریخ جمادی الاخر ۳۷۹ھ تین سو اناسی مین وفات پائی اوسی روز بعد نماز عصر مدفون ہوا اوسکے بیٹے نے نماز جنازہ کی پڑہائی تہے ترسٹہ برس کی اوسنے عمر پائی

ابو بکر الخوارزمی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ محمد بن عباس خوارزمی شاعر مشہور ہی اوسکو طبرخوی بہی کہتے ہین کیونکہ باپ اوسکا خوارزم کا اور مان اوسکی طبرستان کی تہی اسواسطی دونو سے ملاکر اوسکا نام طبرخوری رکہا گیا یہہ ابن سمعانی نے لکہا ہی — یہہ شخص علم لغت اور انساب مین درمیان ملک شام کے امام تہا مدت تک شام مین رہا اور حلب کے آس پاس رہا کیا اپنی زمانہ مین یگانہ آفاق تہا — کہتے ہین کہ ایکدفعہ یہہ شخص صاحب بن عباد کے پاس ارجان مین گیا جب اوسکے ڈیوڑہی پر پہونچا ایک دربان سے کہا کہ تو امیر سے جاکر کہہ کہ ایک ادیب دروازہ پر کہڑا منتظر اجازت کا ہی اگر حکم ہو تو خدمت مین حاضر ہو چنانچہ وہ دربان گیا اوسنے سب حال کہہ سنایا صاحب ابن عباد نے کہا کہ تو جاکر اوسے کہہ کہ مینے یہہ التزام کیا ہی کہ کوئی ادیب میری پاس نہ آوے مگر وہ جسکو شعراء عرب کے ایک ہزار شعر یاد ہون دربان نے وہان سے نکلکر اوسی کہا کہ امیر اسطور پر فرماتے ہین کہ جس ادیب کو شعراء عرب کے ایک ہزار اشعار یاد ہون وہ میری پاس آوی والا نہ کچہہ ضرورت نہین — ابوبکر مذکور نے اوس دربان سے کہا کہ اپنے

ذوا ہے پوچھہ آ کہ اسقدر شعر عورتوں کی تصنیف سے یا دیوان یا مردون کی تصنیف سے
دربان پہر گیا جو اوسنے کہا تہا امیر کی خدمت مین عرض کیا صاحب ابن عباد نے کہا وہ شخص بیشک
ابوبکر خوارزمی ہوگا حکم دیا کہ اندر لاؤ چنانچہ ابوبکر اندر گیا صاحب بہت خوش ہوا — ابوبکر
خوارزمی کا ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور چند رسالے بہی اوسکی تصنیف سے ہین اوسکا ذکر
ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین کیا ہی اوسکے یہہ شعر مین سے

یا من یحاول شرب الراح بشربها ‌‌ ‌ ولا یفک لما یلقاہ قرطاسا
الکاس والکیس لم یقبض انتلاؤھا ‌ ‌ ففرغ الکیس حتی تملاء الکاسا

اوسکی اشعار رنگین اور نادر بہت ہین جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی نیشاپور مین اقامت
کی پہر کہیں نہین گیا اوسجا ہی جان بحق درمیان نصف ماہ رمضان شریف ۳۸۳ ہجری کے ہوا

ابوالفرج المعالی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالفرج معالی بن ذکریا ابن یحیی بن حمید بن حماد بن داود مشہور
بنام ابن طراری کے حریری نہروان کا رہنیوالا ایک فقیہ اور ادیب اور شاعر اور عالم ہی
وہ ہر فن جانتا تہا — ابن جبیر کے عوض بغداد کا قاضی ہوا وہ بہت اماموں سے روایت
کرتا ہی اور اوسی بہت اماموں نے روایت کی ہی احمد بن روح بیان کرتا ہی کہ ابوالفرج
مذکور ایک دفعہ کسی امیر کی مجلس مین حاضر ہوا تہا اوسجا ہی علما اور ادبا کا اکہاڑہ
ہو رہا تہا سب نے اوسے پوچہا کہ کونسے علم مین ہم تجہسے بحث اور تذکرہ کرین ابوالفرج
مذکور نے اوس امیر سے مخاطب ہوکر کہا کہ آپکے کتب خانہ مین سیکڑون قسم
و نوع کی کتابین ہین ایک شخص کو اندر اوسکے بہیجدیجئے وہ ایک کتاب کوئی سی جسپر
اوسکا ہاتہہ جا پڑے اوٹہا لاوے اور ہمکو دیدے ہم دیکہین کہ کس علم مین وہ کتاب
ہی اوسی علم مین ان علما اور ادبا سے بحث ہونے لگے کی یہہ بیان کرکے ابن روح

چوتہی صدیکی شاعر

یون کہتا ہی کہ اس دعوی سے ثابت ہوتا ہی کہ ابو الفرج مذکور کو تمام علوم مین دستگاہ قدرت تہے لیکن اس بندہ [illegible] الدین مولف اس تذکرہ کی رائی ناقص مین یہہ آتا ہی کہ شاید ابن روح نے تمام حال اس شاعر کا جو اوس روز مباحثہ کی تجویز ہوئی تہے اور اوسنے یہہ دعوی کیا تہا دیکہا ہوگا مگر ابن خلکان نے نہین لکہا والا نہ ابن روح سے یہہ بعید تہا کہ فقط ابو الفرج کے دعوی کرنے سے اوسکی مہارت جمیع علوم پر گواہی دیدیتا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

الا قل لمن کان لی حاسدا — اتدری علی من اساءت الادب
اساءت علی اللہ فی حکمہ — لانک لم ترض لی ما وہب
فجازاک عنہ بان زادنی — وسدت علیک وجوہ الطلب

ابو الفرج مذکور کی چند تصانیف علم ادب وغیرہ مین ہین پیدا ایش اوسکی پنجشنبہ کے روز ساتوین تاریخ ماہ رجب سنہ ۳۰۳ ہجری کی ہی اور بروز دوشنبہ اٹہارہوین تاریخ ذی الحجہ سنہ ۳۹۰ مین درمیان نہروان کے وفات پائی

الخبازی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ قاسم نصر ابن احمد بن نصر بن مامون بصری معروف بنام خبازی یعنے نان بائی کے مشہور تہا یہہ شخص امی محض تہا اوسنے حروف ہجا بہی نہ پڑہی تہے درمیان بصرہ کی ایک دوکان مین روٹیان پکایا کرتا تہا اور اپنی دل سے شعر بنا کر لوگون کو سنایا کرتا بہت لوگ اوسکی غزلین سننے کے واسطے جایا کرتے تہے اور بڑی مشتاق اسکی شعر خوانی کے ہو کر اوسکی دوکان پر جمع رہتے تہے اور سب تعجب کرتے ابو الحسین محمد بن محمد معروف ابن لنکک جو کہ ایک شاعر مشہور و معروف ہی وہ باوجود علو قدر اور رتبہ کی اوسکی دکان پر اوسکی شعر سننے کے شوق مین پڑا رہا کرتا تہا

چوتہی صدی کی شاعر

اوسنے اس شاعر کا دیوان بہی جمع کیا ہی - نصر مذکور بغداد مین اکر مدت دراز تک رہا - خطیب نے اپنی تاریخ مین بیان کیا ہی کہ اوسسے لوگون نے اوسکا دیوان بہی پڑہا - او مقطعات اوسکی معافا ابن زکریا حریری - اور احمد بن منصور بن محمد بن حاتم نوشیری نے روایت کئی ہین اور بہت شاعرون نے اوسکی شعرون کی روایت کی ہی ثعالبی نے یتیمہ مین اوسکی کئی قطعی لکہے ہین از انجملہ یہہ ہی ~

خليلي هل ابصرتها او سمعتها	باكرم من مولى تمشى الى العبد
اتى زائرًا من غير وعد وقال لي	اعيذك من تعليق قلبك بالوعد
فما زال نجم الوصل بيني وبينه	يدور بافلاك السعادة والسعد
فطورا على تقبيل نرجس ناظر	وطورا على تعضيض تفاحة الخد

اخبار نصر مذکور کے بہت ہین درمیان ۳۳۱ھ ہجری کے وفات پائی اوسکی مرنیکے تاریخ مین اختلاف ہی اسلئے چہوڑ دی گئی

البغا

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس شاعر کی ابو الفرج اور نام عبد الواحد بیٹا نصر ابن محمد مخزومی شاعر مشہور ہی وہ بنام البغا کی بہت معروف ہی ثعالبی نے درمیان یتیمۃ الدہر کے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ باشندہ کان نصیبین سے ہی اور تعریف اوسکی بہت کی ہی اور کچہہ اوسکے رسالون اور نظم کا حال اور وہ ماجرے جو اوسمیں اور اسحاق صابی مین گذرا تہا ذکر کیا ہی حال تمامہ ذکر کرنے سے بخوف طوالت ہی اوسکی شعر یہہ ہین ~

ومهفهف لما اكتست وجناته	خلع الملاحة طرزت بعذاره
لما انتصرت على اليم جفايه	فالقلب كان القلب من انصاره

كملت محاسن وجهه فكانما | اقتبس الهلال النور من انواره
واذا الحّ القلب فی هجرانه | قال الهوى لا بد منه فداره

اکثر شعر ابوالفرج مذکور کے جید ہین اوسکا قصیدہ اوسکی اچھی ہین سیف الدولہ بن حمدان کی خدمت مین مدت تک رہا بعد اوسکی وفات کے اور شہرون مین گیا بروز ہفتہ سلخ شعبان سنہ ۳۹۸ ہجری کو وفات پائی

القاضی ابوالحسن

علی ابن عبدالعزیز جرجانی فقیہ شافعی ہی یہہ شخص علم فقہ مین کامل اور علم ادب اور شعر مین فاضل تھا شیخ ابواسحاق شیرازی نے درمیان کتاب طبقات فقہاء کے اسکا حال لکھا ہی وہ کہتا ہی کہ دیوان شعر کا ہی اوسکی تصنیف سے ہی اور وہ یگانہ آفاق اعجوبہ روزگار مرد یکہ علم شہسوار لشکر شعر کا تھا بلاد عراق اور شام وغیرہ کو اوسنے قطع کیا اور علوم متفرقہ اور ادب اتنا کچہہ سیکھا کہ تمام علوم مین مشہور عالم کامل اور فاضل بی بدل ہوگیا اوسکی قطعی بہت ہین سب تحفہ ہین یہہ دو شعر اوسکے ہین سے

قد برح الحب بمشتاقك | فاوله احسن اخلاقك
لا تجفه واترك احقه | فانه احسن عشاقك

اوسنے ایک کتاب تصنیف کی ہی جسمین متنبی کے مخاصمونکا حال بیان کیا ہی اوسکا نام کتاب الوساطة بين المتنبي وخصومه ہی اس کتاب کے دیکھنے سے شخص کا فضل اور علم سلام تمام ہی اور یہہ دریافت ہوتا ہی کہ کتنی اطلاع اوسکو کتب قدماء پر تھی ۔ حاکم ابن عبداللہ نے درمیان تاریخ نیشاپوری کے یہہ ذکر کیا ہی کہ وہ درمیان سلخ ماہ صفر سنہ ۳۶۶ ہجری کے شہر نیشاپور مین فوت ہوا ۔ اور بعضے سنہ ۳۹۲ بیان کرتے ہین اور کہتے ہین کہ وہ بمقام ری فوت ہوا مگر قول اول صحیح ہی تابوت اوسکا وہان سے جرجان مین لا کر دفن کیا

چوتہی صدیکی شاعر

البسامی

ابوالحسن علی بن محمد منصور بن نصر بن بسام شاعر جو کہ معروف بنام بسامی ہے یہہ شاعر مشہور و
معروف ہی والدہ اوسکی امامہ بنت حمدان ندیم تہی وہ شعرا اور ظرفا سے گذرا ہی
یہہ شخص بہت شوخ طبع سونہہ پہٹ اور ہاجی تہا اسکی ہجو سے کوئی امیر وزیر اور چھوٹا بڑا مطلق
نہین بچا ہی اوسنے تمام زمانہ کی ہجو کی ہی چنانچہ اپنے باپ کے بہی اوسنے ہجو کی ہی
اور بہائیون اور بہنون اور تمام کنبی اور اہلبیت اپنی کے ہجو کی ہی یہہ دو شعر اس شاعر
ہاجی نے اپنی باپ کی ہجو مین کہے ہین سہ

هبك عمرت عمر عشرين نسرا | أتري انني امرت وتبقى
فلئن عشت بعد موتك يوما | لاشقن جيب مالك شقا

ولہ

اقصرت عن طلب البطالة والصبا | لما علاني للمشيب قناع
لله ايام الشباب ولهوه | لو ان ايام الشباب تباع
فدع الصبا يا قلب واسل عن الهوى | ما فيك بعد مشيبك استمتاع
وانظر الى الدنيا بعين مودع | فلقد دنا سفر وحان وداع
والحادثات موكلات بالفتى | والناس بعد الحادثات سماع

ابن بسام مذکور نے درمیان ماہ صفر ۳۰۲ یا ۳۰۳ ہجری کی وفات پائی اور کچہہ اوپر
ستر برس کی اوسکی عمر ہوئی

ابوالحسن علی

بن عبداللہ بن وصیف معروف بنام ناشی اصغر الحلا شاعر مشہور وہ اچہی عروض ناشناس
سے ہی اس شاعر نے اہلبیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کے حال مین بہت قصیدی

چوتہی صدی کی شاعر

لکہے ہین وہ علم کلام بہت جانتا تہا اوسنے علم کلام یعنے عقاید ابو سہل اسماعیل ابن علی بن نوبخت متکلم سے پڑہا تہا سات متکلم بڑی جلیل القدر جو گذری ہین ایک اونمین سے یہہ شخص ہی جسکی تصنیف سے کتابین بہی بہت ہین داد اوسکا ایک غلام مملوک تہا چنانچہ اوسکو اسواطی کہتے ہین کہ وہ زیور بنایا کرتا تہا ہندی اسکی سنتا رہی ایک دفعہ دربار سیف الدولہ ابن حمدان ہین درمیان حلب کے وہ گیا جب اوسی رخصت ہونے لگا یہہ شعر اوسکو لکہہ کر دئیے اوسنے اوسکی ساتہہ بہت کیا تہا ؎

اودع لا انی اودع طایعا	واعطیت الدهر ما کنت مانعا
وارجع لا القی سواد الوجه حیا	لنفسی وان القیت بالنفس راجعا
تحملت عنا بالصنایع والعلا	فنستودع الله العلا والصنایعا
رعاك الذي يرعى بسيفك دمه	ولقاك روض العيش اخضر يانعا

اس شاعر کے مضامین بہت دلچسپ ہوتے ہین درمیان ۳۶۶ سنہ ہجری کے اوسنے وفات پائی پیدایش اوسکی درمیان ۲۸۰ سنہ دوسو اسّی کے ہوئی تہی

الراہی

ابو القاسم علی بن اسحاق بن خلف بغدادی معروف بنام راہی شاعر مشہور ہی یہہ شاعر مداح بہت خوب ہی اوسکے نوادرات بہت ہین خطیب نے درمیان تاریخ بغداد کے یہہ کہا ہی کہ یہہ شاعر تشبیہات مین بڑا کمال رکہتا تہا اور وہ ذات کا قصائی تہا اوسکی دوکان گوشت کی درمیان قطیعة الربیع کے تہے — اور عبید الدولہ ابو سعد عبد الرحیم نے طبقات شعرا مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر بروز دوشنبہ دسوین تاریخ ماہ صفر ۳۱۱ سنہ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز چہارشنبہ دسوین جمادی الاخر ۳۵۲ سنہ ہجری کو

پانچوین صدیکی شاعر

فو[illegible] درمیان مقابر قریش کے مدفون ہوا جابجا بیت اوسکی بہت مشہور ہی اکثر اوسکی اشعار اہلبیت کے حقمین مین ہین — اور سیف الدولہ وزیر مہلبی وغیرہ روساء کے بھی مدح مین ہین یہہ شعر اوسکی ہین ؎

صدودك للهوى هتك استتاري	وعاونه البكاءُ على اشتهاري
ولو اخلع عذاري فيك الا	لما عاينت من حسن العذاري
ولو ابصرت من حسن ولكن	عليك لشقوتي وقع اختياري

ولہ ایضا

ومدامة اصبابها في كاسها	نور على فلك الاصابع بازغ
رقت وغاب عن الزجاجة لطفها	فكانما الابريق منها فارغ

ولہ ایضاً

وبيض الحاظ الجفون كانما	هززن سيوفا واستللن خناجرا
تصدين لي يوما بمنعرج اللوى	فغادرن قلبي بالتصبر غادرا
سفرن بدورا وانتقبن اهلة	ومسن غصونا والتفتن جاذرا
واطلعن في الاجياد بالدر انجما	جعلن لحبات القلوب ضرايرا

یہہ مضمون بہت عجیب ہی ہرچند سدار اوسکی اون شعراء سے نے اوسکا باندھا ہی لیکن اسصورت اور انداز کی کسی کا شعر نہین کیونکہ اوسنے ابداع اور اختراع کیا ہی — زاہ ایک گانو دیہات مین شاپور سی ہی اوسکی طرف اوسکو منسوب کرکے زاہی کہتے ہین اور لوگ بھی اوسکی طرف بہت منسوب ہین تمام ہوا صدي چوتھی کے شعرا کا بیان تا

حصہ پانچوان

صدی پانچوین

پانچوین صدی کی شاعر

اسمین اون شعرا کا بیان ہی جنہون نے پانچوین صدی مین وفات پائی ہی یا اگلا اس صدی مین زندہ تہے اور اونکی وفات کا حال نہین معلوم کہ کب پائی

ابو الوفاء الفروخی

باخرزی درمیان اپنے تذکرہ دمیتہ القصر کی کہتا ہی کہ وشتاسف اصفہانی نے میرے سامنے یہہ شعر پڑہی اور اوسنے یہہ کہا کہ ابو الوفا نے میری سامنے یہہ شعر سمعی بہرام طباخ کے حقمین پڑہ کر سنائی تہے درمیان ۴۵۶ ہجری کے وہ یہہ ہین ؎

اقل عن صلف لم توت عن سلف ❊ والوم الانام علی قدر ومعرفہ

فان والدک الطباخ اعرفہ ❊ فانشر حدیثک عن قدر ومعرفہ

واضح ہو کہ دمیتہ القصر ایک تذکرہ ذیل یتیمۃ الدہر کے تصنیف ابو الحسن علی بن الحسن کی ہی جسکا ذکر اگی آویگا اس مولف نے اپنی ہم عصرونکا ذکر اوسمین بہت لکہا ہی وہ تذکرہ مینی بہی دیکہا اور اوسی چند شاعرون کے شعر جنکی ضرورت تہی لکہے میری اوستاد خبا مولوی مملوک علی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس وہ تذکرہ دہلی مین موجود ہی گرچہ خط اوسکا بہت خوب اور پرانا لکہا ہوا ہی لیکن غلط بہت ہی

ابن بابا

یہہ ایک شاعر ہی جسکا نام معلوم نہین ہوا باخرزی نے صرف اسکی حالمین یہہ لکہا ہی کہ باب ادب کا اوسپر کہلا ہوا اور مسند فضل کے اس شاعر کی واسطے بچہی ہوئے اور حقائق شعر کی اوسکی لئے شعلہ زن یہہ شاعر صاحب نظام الملک کے مداحون مین سی ہی اوسنے اوپر دروازہ شہر قنسرین کے جو کہ ایک شہر شام کا ہی درمیان ۴۶۳ ہجری کے یہہ مدح کی تہے ؎

یمینک ابدی العارضین سحابا ❊ وعزمک امضی الصارمین ذبابا

وانت اعم الناس طولا وسوددا　　واطیبهم جرثومة ونصابا

واسرعهم فی النائبات اغاثة　　واسرعهم یوم العطاء جوابا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی تین شعر بطور نمونہ بہت ہین

الحسین

بن الحسن الخطیبی ارموی اسنے یہہ نظام الملک کی مدح ۴۶۲ سنہ کی دروازہ پر ماہ ذالحجہ سنہ ۴۶۲ ہجری مین اس قصیدہ سے کی تہے یہہ شاعر بہی معاصرین باخرزی سے ہی — اوسکا قصیدہ کے یہہ دو شعر ہین ؎

إذا غام خضراء الوغی لطریدة　　تقاطر منها النصل والحین والردی

وان ظمئت لله خیل اخاضها　　لیستی ظماها فی نجیع من العدی

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

عبد اللہ

باخرزی کہتا ہی کہ عبد اللہ ابن محمد بن بکر جعفری نظام الملک کے خدمت مین جب وہ درمیان ملک شام کے تہا ماہ صفر سنہ ۴۶۲ ہجری مین آیا اور یہہ قصیدہ نونیہ اوسکی سامنے اوسنے پڑہا جسمین کا ایک شعر یہہ ہی ؎

الشوق فوق بین الجفن والوسن　　والسقم اثر فی روحی و بدنی

نظامی تبریزی

کنیت اوسکی ابو القاسم عزیزان بن محمد ہی اس شخص کی حاکم رحبہ نے بڑی عزت اور قدر کی چنانچہ اوس سے نہایت اوسکو بہی محبت ہوگئی اور اوسکی سرکار مین چین اوڑایا کیا پہر تنک اور مفلس ہوگیا پہر دولت مند ہوا پہر اوس مدرسہ مین جو نیشاپور مین بنایا تہا اوس مدرسہ ہی اطفال پر مامور کیا گیا اوسکا ئی بہت اچہی طرح عیش مین وہ رہا کرتا تہا

پانچوین صدی کی شاعر

باخرزی کہتا ہی کہ اوسنے نظام الملک کے روبرو مجھکو یہہ اپنی شعر پڑہ کر سنائی تہے

وہ یہہ ہین سے

ان من ایقن ان لم تجده   زخرف الدنیا سوی الذکر الحسن

کان بسط الکف طلقاه   کالاهل الصاحب الفرم الحسن

اور یہہ بہی پڑہی تہے

احن الی ارضی وغیر عجیب   فکم حن للاوطان قلب غریب

وحبت لی تباشیر الصباح کانها   لقد اخذت من غربتی بنصیبی

الموفق

باخرزی کہتا ہی کہ موافق ابن خلیل بن احمد شیبانی ایک شاعر ہی جو صاحب نظام الملک حسن طوسی کی مدح کرتا ہی یہہ شاعر باخرزی کی معاصرین مین سے تہا اوسکی یہہ

شعر ہین سے

دعتنی وعلمی والتقی ومناسکی   وانا فی دهری انیس العوائک

وان تشتهی عزا وقصفا ولذة   فسیری الی غیری فلست هنالك

ولست اروم الروم والزیر والدهی   واورامها غیری فلست کذلك

الی الله لی الا التمسك بالتقی   ومدح نظام الملك صدر الممالك

احمد بن محمد

باخرزی کہتا ہی کہ احمد بن محمد سوری ادیبی ہی یہہ بہی نظام الملک کی مداحین سے شمار کیا گیا ہی اوسکا قصیدہ رائیہ دیکہنے مین آیا اچہا ہی اوسکی شعر یہہ ہین سے

اطلع الناس وجهه قمرا   بطرفه قلب ذی التقی قمرا

لبستان حسن ارسلت مبسمه   یسمر فی صحن حدّة الزهرا

پانچویں صدی کی شاعر

لما خلق الله مثله لبشرا   يبشره ظل تعين المبشرا

ناصر بن بلمه

باخرزی لکھتا ہی کہ اس شاعر نے ایک قصیدہ جو نظام الملک کے مدح مین لکھا تہا اوسمین کے یہہ تین شعر میننے لکھہ لئے ہین — یہہ شاعر اوسکا معاصر ہی مگر افسوس کہ ان شاعرون کے حالمین نہ نسب اور نہ اونکا حال اور نہ پیدائش یا وفات کچھہ نہین باخرزی لکھتا ہے اسطور کا ذکرہ کبھی مفید نہین ہوتا ہے

فلاقطعن اليك كل تنوفة	زوراء ذات سهولة وحزون
تشكو النعام بها حفى اظلافها	والعين جذب مسارح وعيون
يوصف مامون الكلاله شملة	موسومة يلطى الهجير امون

فناخسرو

باخرزی لکھتا ہی کہ فناخسرو بن ابی طاہر بن بہاء الدولہ — میری سامنے ابو الفضل یحیی بن نصر بن سعدی بغدادی نے اس شاعر کی شعر پڑہی اور کہا کہ وہ ابہی زندہ ہین ہی سیف الدولہ ابراہیم بن ینال کی سرکار مین رہتا تہا یہہ روایت درمیان سنہ ۴۴۲ ہجری کی ہے تہے اوسکی شعر یہہ ہین —

ما علتي والشباب يسعدني	ان لا اكون المقنع البطلا
احي تقبل الاعراب سنتنا	وكن كشافور في الذي فعلا
ولا تخف فالسماء لو علمت	انا غضاب لامطرت نصلا
فخلها والفجاج خابطة	براكبيها الوهاد والقللا
حتى تنال العلى فتخبطها	بوخدها او نصادف اجلا
وكل من بات دون بغيته	مشمرا نحوها فقد وصلا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو علی محمد

بیٹا حسن بصری کا باخرزی کہتا ہی کہ ابو عامر مجبی کہتا تہا کہ اس فاضل سے مین نے ملاقات کی تہی بہت خوب نیک خصایل اور عقل مند آدمی تہا اوسنے یہہ شعر اپنی پڑہ کر سنائی تہے وہ یہہ ہین —

اعانعها الله بالله العظیم — وضعت فی الکون اخلافك من در النسیم

تکونت ابا الطیب من ماء النعیم — فلهذا انت کالارواح تجری فی الجسوم

ابو علی

بن شبل بغدادی — باخرزی کہتا ہی کہ اوسکو مین نے بغداد مین دیکہا تہا در سنہ ۴۰۰ ہجری کے ادیب بڑی درجہ کا فاضل سب سے زیادہ اوسنے چند سطر اپنی تصنیف سے مجکو مستعار دین ہرچند کہ مین بہت چاہتا تہا کہ اس خوش خو عالم نیک کی صحبت مین رہون مگر حوادثات زمانہ نے اوسکی پاس مجکو نہ چہوڑا جدائی کروا دی اوسنے جواب اپنی شعر مجکو پڑہ کر سنائی تہے یہہ ہین —

قالوا المشیب فقلت صبح — قد تنفس فی غیاهب

اذ کان کافور العوارض — در فی مسك الذوائب

واللیل احسن ما یکون — اذا ترصع بالکواکب

ابو الفضل

یحیی بن نصر سعدی بغدادی وہ درمیان سنہ ۴۴۳ ہجری کی بیچ زندگی کے تہا بیس ہزار شعر سے زیادہ اوسکی تصنیف کی ابیات بموجب قول باخرزی کے موجود ہین جن ایام مین کہ نظام الملک باساعد پر ڈیرا ڈالی ہوئی تہا اوسنے اوسکی مدح مین یہہ قصیدہ جسکا اول یہہ ہی —

سوی الا لہ ذ حبرہ للمؤمل | والسبر خیرمطیۃ المتحمل
ولقد خلعت خلاعتی ورفضتہا | وعقال لہوی مطلق لو یعقل
وہجرت خلان الصبابۃ والصبی | وہوی مغازلۃ الغزال الاکحل

ابوطالب

حمزہ بن عمارۃ الاسدی باخرزی یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سفر کرتا ہوا بوشنج پر پہونچا وہان جا کر وطن اوسکو اپنا بنا کر رہنے لگا اور اوسمین ایک مدرسہ موافق اوسکی خواہش کی طیار ہوا اطراف ونواح سے تمام طلبا ذی استعداد واسطے تحصیل علم کے اوس مدرسہ مین اوسکی پاس آکر حاضر ہوئے جو آیا سو فاضل ہو گیا جنہنے اوسسے بڑا کمال کو پہونچا مقولہ باخرزی کا یہہ ہی کہ بوشنج پر درمیان سنہ ۴۴۳ ہجری کے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر سنائی تہے ؎

اضعت الشباب وخنت المشیب | برفض الوقار وخلع الرسن
ولو ترع سمعًا الی واعظ | لحتّی متی ذا اما آن ان

ابوسعید

باخرزی نے دمیۃ القصر مین لکہا ہی کہ نام اوس شاعر کا محمد بن حمزۃ الموصلی ہی مسافرت اختیار کر کے خراسان مین گیا اوسجائی رہنے لگا بید ایشر اوسکی موصل سے ہی باخرزی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست اور پیارا ہی دو برس ہی مجلس اور اوسمین ربط پیدا تہا عجب طرح کے علوم اور فنون وہ جانتا تہا مثل اوسکے مینے کوئی ذوفنون نہین دیکہا اسیر تحفہ تر یہہ ہی کہ فلک ناہنجار نے اوس ناتجربہ کار پر ظلم کر کے اوسکی فضل اور علم پر بٹا لگایا یہہ قصیدہ نظامیہ جو نظام الملک کی مدح مین اونے تصنیف کیا تہا میری پاس اوسنے بہیجا مینے بعینہ مندرج کتاب دمیۃ القصر کیا کیونکہ یہی

بنا رہے اور اوسکے شعر یہہ تہے وہ یہہ ہیں

وهل تركت فيّ الحوادث منّة	بها استميل الخل او استزيده
والشيب خطب عاق عزمي عن الصبى	مشيب تداعت في العذار وفوده
اذا لم يكن عقل الفتى دار عاله	فكل يد من كل حي تقوده
اذا عدم المرء الكمال فانه	سواء علينا فقده ووجوده
اذا المرء لم تستانف المجد نفسه	فلا خير فيما اورثته جدوده
اذا رنق العذب الفرات فانه	عزيز على نفس الكريم وروده

یہہ قصیدہ بڑا ہی اختصار اولی ہی

ابو العلاء

ابو العلا کہ محمد بن علی بن حسول بڑا فاضل اور واقف جمیع فنون سے اور ماہر سب علوم سے تہا گذرا ہی
باخرزی کہتا ہی کہ یہہ شخص نیک طبیعت اور خوش نویس تہا اور مجہپر سے بلغاء اور فضلاء
کی صحبت اوسکو بہاتی تہے اتفاق سے میں بہی درمیان ری کے اوسکے گہر میں جا کر اوسی
ملا تہا زامہران کی کہاٹی پر ملاقات ہوئی اوسنے اپنا قصیدہ مجکو پڑہ کر سنایا جسکے یہہ دو
شعر ہیں سے

يا هادي العير رفقا بالقوارير	وقف فليس بها رفقة العير
واحلب ماء في عين طال ما اقترت	حمر الدموع على بيض المقاصير

باخرزی کہتا ہی کہ یہہ مضمون اسطرح کا ہی اگر میرے گہٹنوں میں سُستی نہو تی البتہ میں بسبب
فرحت اور سرور کے ناچنے لگتا یہہ تمام کلام طیب ہی لیکن میری گہٹنی کے بیمار یکا
طبیب نہیں ہی اس فاضل نے ایک رسالہ ادب میں لکہا ہی اوسمیں حرارت کو برودت پر
فضیلت دی ہی — باخرزی کہتا ہی کہ میں نے بہی ایک رسالہ اوسکی ضد پر تصنیف کیا

پانچویں صدی کی شاعر

وشیابن بر و دته او فضیلت حرارت پر وی کتب خانه ری مین درمیان ۴۳۱ سنہ ہجری کے اوس نے میری سامنے یہہ شعر پڑہی تہی ؎

دخلت علی الشیخ فیمن دخل | فمر بل عصعصة وانتحل
واظهر من نخوة الکبریاء | ما لمراقد روسا لرواحل
فقلت له موثرا نصحه | وقد یقبل النصح ممن نخل
اذا کنت سیدنا سدتنا | وان کنت للخال فاذهب فخل

ابن البدیع الاصفهانی

باخرزی کہتاہی کہ شیخ ابو محمد حمدانی نے میری سامنے یہہ شعر پڑہ کر یہہ کہا کہ مینے ابن البدیع کی زبان سے یہہ شعر سنے تہے ؎

نسیم الصبا کیف السبیل الی نجد | وکیف هم بعدی تری وردا وجد
تری حفظوا العهد الذی کان بیننا | فانی الی یوم المعاد اعلی العهد
سلام علیکم سلام مودع | ولکن سلام لا یبال علی البعد

ابو نصر

باخرزی کہتاہی کہ محمد بن عمر بن محمد صفهانی یہہ جوان ظریف بڑا شاعر نظام الملک کی خدمت مین درمیان نیشاپور کی آیا اور مجہپر اوسنے بہت احسان واکرام کیا یہہ شعر اپنے میرے سامنے اوسنے پڑہے

یا نظام الملک یا ذا طلعة | من جبین الشمس ابهی مشرفه
الموالی کلهم فی نعمة | ما اتی منك علیهم فعدنه
لا تذر عبدك من جملتهم | خارجا کالحمة المسرفه

اسماعیل

پانچویں صدی کی شاعر

باخرزی کہتا ہی کہ وہ استاذ مہذب ابو الفضل اسماعیل بن علی العبدلی سہروردی ہی میری اوسکی ملاقات ایام صاحب ابو عبد اللہ حسین بن میکال غزنوی مین ہوئی اون ایام مین دربار کا مین منشی تہا اور یہہ شخص امیر قتلمش بن معز الدولہ کا وزیر کا تہا جرجان مین ملاقات ہوئی میری گمان مین بہی یہہ بات نہ تہی کہ سہیل اور ثریا دونو ملجاوینگے اوسجائی میری اور اونکی یہہ ذکر آیا تہا کہ اللہ تعالی کے نزدیک یہہ بات بہت آسان ہی کہ پہر بہی ہمارے اور آپ کی ملاقات ہو گی انشاء اللہ تعالی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ نیشاپور مین وہ بہی سرکار نظام الملک مین منسلک ہوا اور مین بہی اوسی جای نوکر تہا اوسکی یہہ شعر ہین

انا الحسام مہیبا فی القراب کذا | وفی الرقاب عفاری بحتلی القصر
لابد ان انتفی فالدہر ذو غیر | یحتاج فیہ الی الصمصامۃ الذکر

مہیار

یہہ شاعر اول مین مجوسی تہا پہر درمیان ۳۹۴ ہجری کے مسلمان ہو گیا اور شریف رضی کے صحبت مین رہا کرتا تہا ایک روز اوسکو ابو القاسم بن برہان نے کہا کہ ای مہیار تو آگ سے بچ کر امن جبن مین ہو گیا گویا ایک کونہ سے دوسری کونہ مین آبیٹہا اوسنے کہا کیونکہ ابو القاسم نے کہا اسطرح سے پہلا اول مین تو مجوسی تہا اصحاب نبی صلعم کو اپنے اشعار مین گالیان دیا کرتا تہا اب مسلمان ہو گیا آتش جہنم سے بچا اس شاعر کا حال ابن خلکان اور ابو الفدا اور مورخین متاخرین نے لکہا ہی یہہ بڑا شاعر گذرا ہی یہہ چند شعر اوسکے وہ ہین جن مین مذمت باشندگان عرب کے جو قبل پیغمبر خدا صلعم کے تہے اوسنے بیان کی ہی وہ یہہ ہین

ما بین منظلمۃ دنیا لکم | حتی اضاء لکوکب فی ہاشم

پانچوین صدیکی شاعر

نسیلتربہ وکنتم من قبلہ　　سترعیوب فی ضلوع کاتم
ثم قضی مسلما فی ربہ　　فلو یکن من عذر کو لسالم
نقضتموا عهوده فی اهلہ　　وجزتم عن سنن المراسم
وقد شهد تم مقتل ابن عمہ　　خیر مصل ربہ وصائم
وما استحل باغیا اما مکم　　یزید بالطف من ابن فاطم
وها الی الیوم الظبا خاضبہ　　من دمهم مناسر القشاعم

اشعار اوسکے بہت مشہور ہین ابو الفدا لکہتا ہی کہ مہیار مذکور درمیان ۴۲۸ھ ہجری کے فوت ہوا

المحسن الصوری

تذکرہ ارج التشمیم مین لکہا ہی کہ کنیت اوسکی ابو محمد نام عبد المحسن بیٹا محمد بن احمد بن محمد بن غالب بن غلبون صوری کا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ہی ایک شعراء جیدین اور محسنین سے ہی شعر اوسکی بہت اچہی الفاظ نادر معانی بہت خوب کلام عجیب نمکین وشیرین گٹہاوٹ اور جوڑ توڑ بہت خوب اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی سہ

رهينة احجار ببيداء ذكرك　　فولت فخلت عروة المتمسك
وقد كنت ابكى ان تكت وانما　　انا اليوم ابكى انها ليس تبتك

صوری مذکور نے درمیان ۴۱۹ھ ہجری کے وفات پائی عمر اوسکی اسی برسکی ہوے

احمد بن کلیب

احمد بن کلیب اندلسی شاعر مشہور ہی وہ ایک غلام مسمی اسلم کو بہت پیار کرتا تہا اوسکا قصہ اس غلام کے ساتہہ بہت مشہور ہی اور اوسکے شعر بہی اس غلام کے حقمین بہت ہین کیونکہ وہ اوسکا عاشق زار تہا از انجملہ یہہ شعر مین اسی غلام کی حقمین

اوس نے کہے ہیں ؎

اسلمنی فی ھواہ | اسلو ھذی الوشاء
غزال لہ مقلۃ | یصیب بھا من یشاء
وشانئنا حاسد | سیسأل عما وشاء
ولو شاء ان یرتشی | علی الوصل روحی ارتشاء

اس غلام کی محبت مین رنج کہا کر یہہ شخص مرگیا ابن اثیر کہتا ہی کہ درمیان ۲۶؁ ہجری کے فوت ہوا تہا

قاضی عبد الوہاب

قاضی عبد الوہاب بن علی ابن نصر ابن احمد بن حسین بن ہرون بن مالک بن طوق ہی یہہ شعر اوسکی تصنیف سے مشہور ہین جن ایام مین بغداد اوسنے چہوڑی یہہ شعر مفارقت بغداد کی نسبت کہے تہے ؎

سلام علی بغداد فی کل موطن | وحق لہ منی سلام مضاعف
فو اللہ ما فارقتھا عن قلی لھا | وانی لبشطی جانبیھا لعارف
ولکنھا ضاقت علی باسرھا | ولم تکن الارزاق فیھا تساعف
وکانت کخل کنت اھوی دنوہ | واخلاقہ تنای بہ وتخالف

ابن لبسام اپنی تذکرہ مین یون لکہتا ہی کہ یہہ فقیہہ گویا اصحاب ادب کی زبان تہا اسکی شعر مین نے ایسی پائی ہین کہ اوسکی معانی بہت شیرین اور الفاظ پاکیزہ ہین وہ درمیان ۶۲؁ ہجری کے پیدا ہوا اور ۴۲۲؁ ہجری مین فوت ہوا عمر اوسکی ساٹھہ برس کی تہی ؎

قابوس

شمس المعالی ابو الحسین قابوس ابن ابی طاہر یہہ بادشاہ شاعر اور ماہر فنون اور ناظم و ناثر

گذرا ہی اوسکی رسالی بہت مشہور ہین اور شعر اوسکے بہت اچھی ہین ایک دفعہ جب لشکر رعایا باغی ہوگئے تھے اور وہ گھر مین اپنے محصور ہوا تھا اوسوقت یہہ شعر اوسنے بنائے

قل للذي بصروف الدهر عيرنا — هل عاند الدهر الا من له خطر
اما ترى البحر يطفو فوقه جيف — وتستقر باقصى قعره الدرر
فان تكن عبثت ايدي الزمان بنا — ونالنا من تمادي بوسه ضرر
ففي السماء نجوم ما لها عدد — وليس تكسف الا الشمس والقمر

ان شعرون کا قصہ یہہ ہی کہ قابوس مذکور بردبار نہ تھا اوسکی یہہ خو تھی جو کوئی جرم خفیف بہی کرتا اوسکو سزا سنگین دیتا اسیواسطی اون لوگون کو بہت غصہ آیا اور سب نے خفا ہوکر یہہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ جابر کو مار ڈالنا چاہیے جب بادشاہ نے دیکھا کہ میری مصاحبون کی نظر بدی پر ہی بہاگ کر گھر مین جا چھپا اور گھر مین بیٹھا رہا کرتا تھا کہ کوئی مار نہ ڈالے — اوسکا بیٹا منوچہر تخت پر بیٹھا لیکن لشکریون نے منوچہر سے کہا کہ آپ اپنے باپ کے قتل کا حکم فرماوین اوسنے جواب نہ دیا جب لشکریون نے دیکھا کہ منوچہر نے کچھہ جواب نہ دیا سب یکدفعہ بطور یلغار اوسکے گھر مین جا چڑہی محل شاہی مین داخل ہوتے ہی بادشاہ کا سب لوازمہ عیش و زندگانی کا چھین لیا یعنے کپڑے بدن پر جو پہن رہا تھا وہ بہی اوتار لئے باین خیال کہ جاڑی کے آپ ہی مریگا چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ سردی کہا کر درمیان سنہ چارسو تین ہجری کے فوت ہوا

ابن شہید

احمد بن عبد الملک بن شہید ادیب اندلسی شاعر مشہور ہی اوسکے شعر بہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعر اوسکے ہین سـ

حسبک

کتبت لها اسئی عاشق — علی موقع اللثم بالناظر
فرومقت الی جواب الهوی — باجودی مایة حابر
منمنة نطقت بالجفون — فدلت علی رقة الخاطر
کان فوادی اذا اعرضت — تعلق فی مخلبی طائر

یہہ شعرماہ جمادی الاول سنہ چارسو چہلس مین فوت ہوا

ابن الحاجب

ابوالحسین ہبة اللہ بن الحسن المعروف بابن الحاجب یہہ شخص عالم وفاضل نحوی اورشاعر گذراہی اوسکی شعربہت اچھے ہوتے ہین یہہ شعراوسکے ہین رات کے وصف کرتا ہی

یا لیلة سلک الزمان — بطیبها فی کل مسلک
اذ الموتقی دون المسرة — مدرکا ما لیس یدرک
واللیل قد فضح الظلام — فسترہ عنہ تہتک
وکانما زهر النجوم — بلمعها شعل تحرک

یہہ قصیدہ بہت بڑاہی اورشمسیم مین لکہا ہواہی یہہ شاعرآخرماہ رمضان سنہ ہجری مین درمیان خلافت قایم بامر اللہ عباسی کے فوت ہوا

ابوالفتح

ابوالفتح علی بن محمد البستی شاعر مشہور ہی حاکم نے درمیان تاریخ نیشاپور کے لکہاہی کہ وہ فاضل اورادیب ماہر یگانہ آفاق تہا اس نے امام شافعی کی مدح مین بہت قصیدے لکہے ہین اوسکی نظم اورنثر دونو بہت اچھے ہین نثر اوسکی کا یہہ نمونہ ہی

من اصلح فاسدہ ارغم حاسدہ ومن اطاع غضبہ اضاع ادبہ
عادات السادات سادات العادات

اور فرزند امام سبکی مین یہہ شعر بطور نمونہ لکھتا ہون ؎

وقد یلبس المرء خز الثیاب | ومن دونہا حالۃ مخضبۃ
کمن یکتسی خدہ حمرۃ | وعلتہا ورم فی الرئۃ

ولہ

زیادۃ المرء فی دنیاہ نقصان | وربحہ غیر محض الخیر خسران

یہہ سا ٹہہ شعر کا قصیدہ ہی اوسمین حکمتین اور نصایح بہری ہین — اسنوی نے کتاب طبقات الفقہاء الشافعیہ مین لکہا ہی کہ یہہ شاعر سنہ ۴۰ مین فوت ہوا ہی نوہی درمیان کتاب عبر کی لکہا ہی اور کہا ہی کہ بخارا مین فوت ہوا ابن خلکان نے بہی ان دونوں سے موافقت کی ہی مگر یہہ کہا ہی کہ سنہ ۴۰ مین فوت ہوا — اور مصنف تاریخ بغداد یہہ کہتا ہی کہ درمیان سنہ ۶۳ ہجری کے فوت ہوا یہہ بہت فرق ہی اوسکی یہہ شعر ہین ؎

تحمل اخاك علی ما بہ | فما فی استقامتہ مطمع
وانی لہ خلق واحد | وفیہ طبایعہ الاربع

رافع ابن الحسین

ابن معن — ابن اثیر اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ یہہ شخص بہت استوار اور شجاع تہا شہر تکریت کا وہ حاکم تہا بعد اوسکی خمیس ابن تغلب اوسکی چچا کا بیٹا مالک ہوا اور اوسکے شعر بہت اچہے ہوتے تہے — اور ملک اسمعیل ابوالفدا اپنی تاریخ مختصر فی احوال البشر مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شاعر مرد استوار اور شجاع تہا اوسکا ایک ہاتہہ بیہوشی نشہ شراب مین کٹ گیا تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ اوسکی شعر ہین ؎

لہا ریقۃ استغفر اللہ انہا | الذ واشہی فی النفوس من الخمر
وصارم طرف لا یزایل جفنہ | ولم ار سیفا قط فی جفنہ یفری

فقلت لها والعیش تخدع بالضحی	اعدی لفقري ما استطعت من الصبر
سانفق ریعان الشبیبة انفا	علی طلب العلیا وطلب الاجر
الیس من الخسران ان لیالیا	تمر بلا وصل وتحسب من عمری

ان شعار کو ابن اثیر — اور ابو الفدا نے بہی موافق قول ابن اثیر کی رافع مذکور کی طرف نسبت کیا ہی — لاکن ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ یہہ شعر وزیر مغربی کے ہین واللہ اعلم — رافع مذکور کے ہاتہہ کٹنے کے حالمین یہہ لکہا ہی کہ اوسکی چچا کی کسی غلام نے دہنا ہاتہہ کاٹ ڈالا تہا — حقیقت حال یہہ ہی کہ اوسکی ہمراہ شراب پیتا تہا اثنا شراب نوشی مین درمیان اوسکی اور اوسکی چچا کی بیٹی کے فساد ہوپڑا اوسنے تلوار کہینچی رافع واسطے صلح کرانے بیچ کہڑا ہوگیا غلام نے اوسکے ہاتہہ پر تلوار ماری مغالطہ مین اوسکا ہاتہہ کٹ گیا — درمیان ۴۲۰ھ ہجری کی فوت ہوا

شکر اللہ

شکر اللہ علوی حسنی امیر مکہ مشرفہ کا شاعر ماہر تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

قوض خیامك عن ارض تهان بها	وجانب الذل ان الذل یجتنب
وارحل اذا کان فی الاوطان منقصة	فالمندل الرطب فی اوطانه حطب

ماہ رمضان ۴۵۳ھ ہجری مین فوت ہوا

باخرزی

کنیت اوسکی ابو الحسن نام علی بیٹا الحسن بن علی ابو الطیب کا رہنی والا باخرز کا شاعر مشہور ہی — اسنوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ یہہ شخص فقیہ شافعی اور ادیب تہا علم فقہ شیخ ابو محمد جوینی سے اوسنے پڑہا بعد ازان علم ادب اور شعر خوانی اور نظم انشا اوسپر غالب ہوگیا — اوسنے ایک تذکرہ دمیتہ القصر تصنیف کیا ہی اور تذکرہ

پانچویں صدی کی شاعر

اپنی معاصرین کی شعر لکھی ہیں مگر کسی کی عمر یا ولادت یا سن نعش پر آگاہی نہیں کی اور نہ حال
اچھا لکھا ہی اکثر شاعرونکا نام لکھکر اونکی شعر لکھہ دیتی اسلئے یہہ تذکرہ بہت مفید
نہیں اوسنی دیباچہ میں یہہ دعوی کیا ہی کہ تیمۃ الدہر ثعالبی نے مردون کے حالمیں لکھا ہی
میں زندونکا ایک تذکرہ بناتا ہون اسیواسطے اوسکو ذیل تتمۃ الدہر کہتے ہیں اس
کتاب پر ایک اور کتاب ابوالحسین ابن زید بیہقی نے مسمی وشاح الدمیۃ تصنیف کی ہی
وہ دمیۃ القصر کا ذیل کہلاتا ہی — باخرزی کی تصنیف سی ایک دیوان شعر کا بہی بہت
بڑا لوگون کی پاس موجود ہی یہہ شعر اوسکی ہیں ــ

يا فالق الصبح من لألاء غرته — وجاعل الليل من اصداغه سكنا
بصورة الوثن استعبدتني وبها — فتنتني وقديما هجت لي شجنا
لا غرو ان احرقت نار الهوى كبدي — فالنار حق على من يعبد الوثنا

وله

واني لاشكو لسع اصداغك التي — عقاربها في وجنتيك تحوم
وابكي لدر الثغر منك ولي اب — يدير على الضحاك وهو يتيم

وله

عراني زكام فابتلاني مكرها — بهجر مليح في ملاحته فرد
زكمت لشمي ورد خديه لاثما — وقد يعتري داء الزكام من الورد

یہہ اوسکی شعر بیان شدت جاڑی میں ہیں ــ

كم مؤمن لبسته اصفار الشتا — فغدا لسكان الجحيم حسودا
وترى طيور الماء في وكناتها — تختار حر النار والسفودا
واذا رميت بفضل كاسك في الهوى — عادت اليك من العقيق عقودا

یا صاحب العودین لا تهملهما حرّک لنا عوداً وحرّق عوداً

درمیان باخرز کے شہر قتیل میں بیچ مجلس انس کے ماہ ذیقعدہ ۴۶۷ھ ہجری مین مقتول ہوا سبب اسکا یہہ تہا کہ اوسکا خون ہدر کیا گیا تہا کیونکہ اوسنے ایسی ہی خطا کی تہی یہہ امام السنوی نے اپنی کتاب طبقات مین لکہا ہی اور ابن خلکان نے یہہ کہا ہی کہ باخرزی مظلوم ہوکر مقتول ہوا — باخرز ایک شہر ہی مضافات نیشاپور سے

ابوالرضی

ابوالرضی فضل بن منصور ظریف فارقی امیر آدمی تہا شعر اچہا کہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی اچہی اشعار مین سے اوسکی یہہ ہین ؎

ومعطف الخصر مطبوع علی صلف	عشقته ودواعی العین تعشقه
وکیف اطمع منه فی مواصلة	وکلّ یوم لنا شمل یفرقه
وقد تسامح قلبی فی مواصلتی	علی السّلو ولکن من یصدقه
اهابه وهو طلق الوجه مبتسم	وکیف یطمعنی فی السیف رونقه

درمیان ۴۳۰ھ چارسو تیس ہجری کی فوت ہوا

ابن البواب

علی ابن ہلال معروف بکنیت ابن البواب منشی مشہور ہی کوئی شخص متقدمین اور متاخرین مین سے اوسکی برابری کتابت مین نہین کرسکتا — گرچہ ابن مقلہ نے اول ہی اول خط کوفیین سے طریقہ نسخ کا نکالا اس ایجاد مین وہ اوسسے بیشک سابق ہی لیکن ابن البواب مذکور نے اوس طریقہ کو زینت اور رونق ایسی دی کہ کسی نے ایسی ترمیم نہ کی تہے — بروز جمعرات دوسری جمادی الثانی ۴۲۳ھ ہجری مین درمیان بغداد کے فوت ہوا — امام احمد بن حنبل کی قریب مدفون ہوا یہہ حال

خلکان نی لکھا ہی اور کہا ہی کہ ابن البواب سے ان دو شعرون سے مرثیہ اسکا کہا ہی وہ یہہ ہین ؎

استشعر الکتاب ذکرك سابقا وقضت نصیحة ذلك الایام
فلذاك سودة الدواة کئابه اسفا علیك وسقت الاقلام

ابن مہران

او ستاذ ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن ابراہیم بن مہران اسفراینی لقب اوسکا رکن الدین فقیہ شافعی المذہب متکلم اصول گذرا ہی — حاکم ابو عبداللہ نے اپنی تاریخ مین اوسکی حال مین یہہ لکھا ہی کہ اکثر شیوخ نیشاپور نے اس شخص سے علم اصول اور علم کلام پڑھا ہی — اور اہل خراسان اور اہل عراق سب اوسکی علم کی تقر ہین اور اوسکے تصنیفات سے بہت ہین بڑی کتابین ہین از انجملہ ایک بہت بڑی کتاب ہی جسکا نام جامع الجلی فی اصول الدین والرد علی الملحدین ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ اس کتاب کو پانچ جلدونمین مینے دیکھا ہی — اسی شخص سے قاضی ابو طیب طبری نے اصول فقہ سیکھے تہے اور اسی شخص کی واسطے نیشاپور مین مدرسہ بنایا گیا تہا — اور ابو الحسن عبد الغافر فارسی نے درمیان کتاب سیاق تاریخ نیشاپور کے اس شخص کا یہہ ذکر کیا ہی کہ یہہ شخص رتبہ اجتہاد کا بسبب تبحر علوم کی اور بسبب مجتمع ہونے تمام شرائط امامۃ کی رکھتا تہا — اور اوسکا یہہ مقولہ تہا کہ مین چاہتا ہون کہ نیشاپور مین مرون تاکہ سب باشندگان نیشاپور میری جنازہ کی نماز پڑھین چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ بروز عاشورا ۴۱۸ ہجری مین درمیان نیشاپور کے فوت ہوا وہان سے اوسکا جنازہ اسفراین مین لیجاکر شہر مین دفن کیا — جب نظام الملک نے درمیان بغداد کے ایک مدرسہ بنایا اسی کہ

کہ آپ مدرسی اس مدرسہ کی اختیار کیجیے اوسنے ہرگز قبول نہ کی جب اوسنی نامانا تب
نظام الملک ابو نصر بن صباغ مصنف کتاب شامی کو تہوڑی دنون کے واسطے
مدرس مقرر کیا پہر اوسنے مان لیا اوسوقت وہ مدرسہ متعلق اوسی مدرسہ مین تعلیم طلباء
کو دیتا رہا یہانتکہ فوت ہوا اسحال میں شیخ ابو نصر کی حالمین ابن خلکان نے بہت کچہہ لکہا ہے
جسکو منظور ہو اوسکے بیانین دیکہہ لے ـ اوسکی تصنیفات سے بہت کتابین بابرکت
اور مفیدہ ہین از انجملہ ـ کتاب مہذب مذہب ہی ـ اور کتاب تنبیہ علم فقہ مین ہی ـ اور کتاب
اللمع اور شرح اوسکی علم اصول مین ہی ـ اور کتاب النکت علم خلاف مین ـ اور کتاب
التبصرہ ـ اور معونہ ـ اور کتاب تلخیص مناظرہ مین ہی سوا اسکی اور بہی تصنیف سی
ہین لوگون کو ان کتابون سے نفع ہوا ہی خلق کثیر نے وہ کتابین پڑہی ہین
شعر بہی اس شخص کے بہت اچہی ہین از انجملہ دو شعر بطور نمونہ لکہتا ہون ؎

سالت الناس عن خلّ و فیٍّ ‏ ‏ ‏ فقالوا ما الی ھذا سبیل
تمسّک ان ظفرت بذیل حرّ ‏ ‏ ‏ فان الحرّ فی الدّنیا قلیل

عاصم

وفیات الاعیان مین ابن خلکان نے لکہا ہی کہ یہہ شخص عاصم درمیان بغداد کی گذرا ہی
اوسنی شیخ ابو اسحاق قدس سرہ کی بہت مدح کی ہی ـ یہہ لطیفہ اوسکا ہی

تراہ من الذکاء نحیف جسم ‏ ‏ ‏ علیہ من توقدہ دلیل
اذا کان الفتی ضخم المعانی ‏ ‏ ‏ فلیس یضرہ الجسم النحیل

بہت پارسا اور بڑا دیندار یہہ شخص تہا نیکیان اس شخص کی تعدادسی خارج ہین پیدا شیر
اوسنے درمیان سنہ ۴۹۳ ہجری کے فیروزآباد مین بائیس روز گذشتہ الکیوین جماد الآخر
کو فوت ہوا یہہ بیان سمعانی نے کتاب الذیل مین کیا ہی ـ اور بعضی کہتے ہین درمیان

پانچوین صدی کی شاعر

جمادی الاول سنہ ہجری مین صبح کی وقت بغداد مین دروازہ ابرز کے پاس انتقال ہوا — اور محب الدین ابن نجار نے تاریخ بغداد مین اس شخص کے حق مین یہہ لکہا ہی کہ اصحاب شافعی کا وہ امام تہا اور یہہ وہ شخص ہی جسکا علم اور فضل تمام بلاد اور شہرونمین مشہور ہوا اور اپنی اہل زمانہ پر فوقیت اوسنے حاصل کی اور اکثر علما اوس وقت کے اسکی شاگرد ہوئے تہین سے ہین فیروزآباد ایک شہر فارس مین ہی وہان پیدا اور پرورش پائی شیراز مین آکر علم فقہ ابوعبد اللہ بیضاوی اور ابو احمد عبد الوہاب سے پڑہا — بعد ازان بصرہ مین آکر جوزی سے علم تحصیل کیا پہر درمیان ماہ شوال سنہ ہجری کے بغداد مین گیا وہان ابوطیب طبری سے علم سیکہا پیدایش اوسکے درمیان سنہ ہجری کی ہوئی — اور ابوعبد اللہ حمیدی یہہ کہتا ہی کہ مینے اوسی پوچہا تہا کہ آپکا سن تولد کونسا ہی اوسنے ایسی دلایل بیان کئے کہ اونسے معلوم یہہ ہوا کہ سنہ مین پیدا ہوا اور یہہ بہی اوسنے کہا تہا کہ شیراز مین طالب علمی کرنی درمیان سنہ ہجری کی گیا تہا بعضے کہتے ہین کہ پیدایش اوسکی سنہ ۹۵ مین ہوئی واللہ اعلم صحیح کونسا قول ہی بعد اوسکے مرنے کے اوسکے یارون نے مدرسہ نظامیہ مین بیٹہہ کر اوسکا ماتم کیا جب ماتم ہوچکا اور سب کا سوگ جاتا رہا اوسوقت مؤید الملک بن نظام نے ابوسعید کو بجائی اوسکے مدرس کیا جب نظام الملک کو اس بات کی خبر پہونچی اوسنے بہت برا مانا اور اپنے بیٹی کو لکہا کہ ایسی فاضل اجل کی تونے کچہہ ماتم داری نہ کی مناسب یون ہی کہ برس روز تک اوسکی خاطر مدرسہ بند پڑا رہی اور سب اوس فاضل کی ماتم مین غمگین رہو — اور ابوسعید جو بجائی اوسکے مدرس ہوا تہا اوسکو موقوف کیا بجائی اوسکے شیخ ابونصر عبد السید بن صباغ کو مدرس بنایا اور برس روز تک ماتم داری کروائی

پانچویں صدی کی شاعر
الحصری القیروانی

ابو اسحاق ابراہیم بن علی بن تمیم معروف حصری قیروانی شاعر مشہور ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی — اور کتاب زہر الآداب — اور ثمر الالباب یہہ دو تو کتابین اوسی کی تصنیف ہین ان کتابون مین ہر ایک نادر شئی اوسنی جمع کی ہی اور ایک کتاب المصون فی سر الہوی المکنون ایک جلد مین اوسکی تصنیف ہی اس کتاب مین لطیفی اور آداب کی طور اور علم ادب کے لطایف وظرایف بہری ہوئی ہین — ابن رشیق نے اپنی کتاب انموذج مین اسکا ذکر کیا ہی اور کچہہ اخبار بہی اوسکی بیان کئی ہین وہ کہتا ہی کہ تمام جوانان قیروان اوسکے پاس جمع ہوکر اصلاح شعر کی لیا کرتے تہے وہ اون سبکا سردار اور استاذ تہا جب اوسکی تصنیفات مشہور ہوئین تمام زمانہ مین واہ واہ اور تعریف ہونے لگے اسطرح پر اسنی نام نیک پیدا کیا تہا اوسکی شعر یہہ ہین ؎

انی احبک حبا لیس یبلغہ	فہم ولا ینتہی وصفی الی صفتہ
اقصی نہایۃ علمی فیہ معرفتی	بالعجز منی عن ادراک معرفتہ

ولہ

اورد قلبی الردی	لام عذار قد بدا
اسود کالکفر بدی	فی ابیض مثل الہدی

ابو اسحاق مذکور درمیان قیروان کی ۴۱۳ھ ہجری مین فوت ہوا ابن بسام جوکہ ابو الحسن حصری کی خالہ کا بیٹا ہی درمیان ذخیرہ کی بیان کرتا ہی کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ سنہ ۴۵۳ ہجری مین وہ فوت ہوا مگر قول اول اصح ہی — قاضی رشید بن زبیر نے درمیان کتاب الجنان کے جزء اول مین یہہ لکہا ہی کہ حصری مذکور نے کتاب زہر الآداب در

پانچوین صدیکی شاعر

میان سنہ ۵ ہجری کی تالیف کی یہہ بات اوپر صحیح ہونے قول ابن ابسام کی دلالت کرتی

ابو العلاء

ابو العلاء احمد بن عبد اللہ بن سلیمان بن محمد بن سلیمان بن احمد بن سلیمان بن داود بن مطہر بن زیاد بن ربیعہ بن الحرث بن ربیعہ بن انور بن اسحم بن ارقم بن نعمان بن عدی بن غطفان بن عمرو بن بریح بن جذیمہ بن تیم اللہ بن اسد بن وبرۃ بن ثعلب بن حلوان بن عمران بن الحاف بن قضاعہ تنوخی معرّی لغوی شاعر مشہور ہی اوسکو علم ادب سب سی اچھا آتا تہا علم نحو اور علم لغت اپنی باپ سے معرّہ مین اوسنی تحصیل کیا پھر علی محمد بن عبد اللہ بن سعد نحوی سے حلب مین جاکر تحصیل علم کیا اوسکی تصانیف بہت مشہور ہین اور رسالی اوسکی منقول ہین — ایک کتاب اوسنی نظم مین لزوم مالا یلزم تصنیف کی ہی یہہ کتاب بہت اچھی نافع ہی پانچ جزو اوسکی ہین — اور سقط الزند بھی اوسکی تصنیف سی ہی اوسنی آپ ہی اوسکی شرح کی ہی اوس شرح کا نام ضوء السقط رکہا ہی ایک کتاب اوسکی الایک والغصون ہی اس کتاب کا نام ہمزہ والردف مشہور ہو گیا ہی اسکی سو جزو ہین علم ادب مین یہہ کتاب ہی — اپنی زمانہ کا علامہ تہا — اوسی سے ابو القاسم علی بن محسن تنوخی نے اور خطیب ابو زکریا تبریزی شارح کتاب حماسہ نے علم پڑہا ہی پیدا ہوا اوسکی بروز جمعہ وقت غروب آفتاب تیسری تاریخ ماہ ربیع الاول سنہ ۳۶۳ ہجری مین درمیان شہر معرّہ کی ہوئی بسبب چیچک کی اندہا ہو گیا درمیان سنہ ۳۶۷ ہجری کی اوسکی داہنی آنکہ کی سفیدی بسبب پہلی کی ڈہنک گئی تہی اور بائین آنکہ بالکل جاتی رہی تہی حافظ سلفی کہتا ہی کہ مجکو ابو عبد اللہ بن ولید بن غریب الایادی نے یہہ کہا کہ مین اپنی چچا ابو العلاء مذکور کے پاس گیا تہا اوسکو حجرہ مین اونکی مصلّی پر بیٹہی ہوئی مینے پایا وہ بڈہا تہا مجکو بلاکر میری سر پر ہاتہہ پہرا ایا اون دنون مین

پانچوین صدی کی شاعر

سمجہتا ہین ہینے اوسوقت اوسکی آنکہون کی طرف دیکہا آنکہہ بعد وم تہی اور ایک اندر گہسگئی
تہی بدن اوسکا دبلا تہا — جب ابو العلا مذکور سے کتاب لامع عزیزی شرح دیوان
متنبی کی تصنیف سی فراغت پائی اور ایک جماعت نے اوسی اوس شرح کو پڑہا اوسوقت
ابو العلا نے یہہ کہا کہ مجکو گویا متنبی غیب کی آنکہونسی دیکہہ کر میری حق مین یہہ شعر
کہا ہی وہ یہہ ہی ؎

انا الذی نظر الاعمی الی ادبی — واسمعت کلماتی من بہ صمم

اسی شاعر مذکور نے ابو تمام کی دیوان کو مختصر کر کی اوسکا نام ذکری حبیب رکہا ہی —
اور دیوان بحتری کا بہی خلاصہ کر کی اوسکا نام عبث الولید رکہا اور دیوان متنبی کا خلاصہ
کر کی اوسکا نام معجزہ احمد رکہا ان لوگون کے شعرون پر کلام بہی کئی ہین اور جو اونسی خطا
یا صواب ہوا ہی وہ سب اوسنی بیان کر دیا ہی بغداد مین درمیان ۳۹۸ سنہ ہجری کے آیا
اور دوسری دفعہ ۹۹ سنہ مین آکر ایک برس سات مہینی قیام کر کے پہر معرہ کی طرف مراجعت
کی معرہ مین آکر اپنی گہر مین بیٹہہ رہا اور کتابین تصنیف کرنی شروع کین اوسی بہت آدمیون
نے علم سیکہا اور دور دور سے طالب علمون نے اوسپر آکر ہجوم کیا اور علماء اور وزراء
اور اہل اقتدار یعنے ذی رتبہ آدمیون نے اوسی مکاتبت کی ہی — اس فاضل نے اپنا نام
بسبب خانہ نشینی کی رہین المحبسین رکہا تہا پینتالیس برس تک بسبب دینداری کے اوسنے
گوشت نہین کہایا کیونکہ اوسکا عقیدہ مثل حکماء متقدمین کے تہا کیونکہ وہ لوگ گوشت
اسواسطے نہ کہاتے تہی تاکہ لوگون کو عادت جانورون کی ذبح اور قتل کرنے
کی نہ ہو جاوی اون لوگونکا یہہ مذہب تہا کہ کسی جانور اور جاندار کو رنج
اور تکلیف نہ دیا کرتی تہی جیسا کہ ہندو لوگ اکثر یہی استعمال مین لاتے
ہین — گیارہ برس کی عمر سے شعر کہنا اس شخص نے اختیار کیا تہا یہہ شعر

در باب لزوم او سکے ہین سے

لا تطلبن بآلة لك رتبة قلم البليغ بغير جد مغزل
سكن السماء كان السماء كلاهما هذا له رمح وهذا اعزل

بروز جمعہ تیسری تاریخ ربیع الاول یا تیرہوین تاریخ کو درمیان ۴۴۹ ہجری او سینے وفات
پائی مگر مرتی وقت اوسینے یہہ وصیت کی تہی کہ میری قبر پر یہہ لکہہ دینا سے

هذا جناه ابي علي وما جنيت على احد

یہہ مضمون بہی حکماء متقدمین کی مذہب کے موافق ہی کیونکہ اونکا یہہ مقولہ ہی کہ پیدا
کرنا اور جنوانا بیٹی کا شکم عورت سے یعنے اوسے جارہ کرکے حمل رکہوانا اور پہر
پیدا کروانا یہہ بڑا گناہ ہی کیونکہ وہ پیدا ہوکر ہزارہا عذاب اور رنج مین گرفتار
ہوجاتا ہی اوسکا گناہ باپ کی گردن پر ہونا چاہیئے جسنے اوسکو جنوایا کیونکہ
وہ نہ جنوآتا نہ وہ معرض رنج والم کا ہوتا — تین دن بیمار رہا چوتہے دن وفات
پائی اوسکی پاس سوایی اوسکے چچا کی اولاد کی اور کوئی نہ تہا جب مرنے لگا
اپنی رشتہ داروں سے کہا کہ دوات قلم میری سامنے لیکر آؤ جو مین تلاوت
وہ لکہو پہ اوس نے بڑی باتین درحالت نزع جو دل مین آیا لکہوایا گیا جب مرگیا
ابوالحسن علی بن ہمام نے اوسکی مرنے کا بڑا مرثیہ لکہا تہا شعر مین اوسکا عقیدہ
یعنے جانوروں کے ایذا دینی بیان کرکے پہر اور اخلاق ذکر کیے — قبر اوسکے
بیکے اہل وکلبی کے لوگون سے ... طیار ہوئی

ابو عامر احمد

ابو عامر احمد بن مروان عبد الملک بن مروان بن ذی الوزارتین الاعلی احمد بن عبد
الملک بن عمر بن محمد بن عیسی بن شہید اشجعی اندلسی قرطبی یہہ شخص اولاد رضاح بن ازاح

کی

کی سیے ہی جو بروز مرج راہط ہمراہ ضحاک بن قیس فہری تہا — ابن بسام اوسکا ذکر در
میان ذخیرہ کی کیا ہی اور بہت تعریف اوسکی کی ہی اور بہت اوسکی نظم اور توابع اور
رسالون کا ذکر کیا ہی یہہ شخص اہل اندلس مین سب سے زیادہ عالم تہا اپنی فنون اور
علم مین نامی تہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو حزم ظاہری کے بہت ظرافت
اور لطافت اور گفتگو ہا کرتی تہے اوسکی تصانیف بہت اچہی نادر ہین انمیں سے کتاب
کشف الدک وایضاح الشک ہی اور ایک توابع اور زوابع اور ایک حانوت عطار
وغیرہ ہی باوجود ان فضلون کی کریم اور سخی بہت تہا اوسکی اسباب مین بہت
حکایات اور نوادر ہین اوسکی اچہی شعر وہین سے یہہ شعر ہین سے

وندی سباع الطیران کلما ته | اذا لقیت صید الکماة سباع
تطیر جیاعا فوقه وتردها | ظباة الی الاوکار وهی شباع

گرچہ یہہ معنی اچہی ہون اس مضمون کو شعراء جاہلیت اور اہل اسلام قبل اوسکی بہت باندہ
چکی ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچہی ہین پیدایش اوسکی درمیان ۳۸۲ ہجری مین
ہوئی — جمعہ کی روز دوپہر کی وقت سلخ جمادی الاولی ۴۲۶ ہجری کی درمیان قرطبہ
فوت ہوا دوسری روز مقبرہ ام سلمہ مین مدفون ہوا

ابو عمر

ابو عمر احمد بن محمد بن عاصی بن احمد بن سلیمان بن عیسی بن دراج اندلسی قسطلی شاعر
اور کاتب ہی — منصور ابن عامر کی سرکار مین عہدہ منشی گری اور شاعری پر
مامور تہا درمیان اندلس کے اور شعراء جید مین سی یہہ بہی شمار کیا جاتا ہی — ابو
منصور ثعالبی نے تذکرہ یتیمۃ الدہر مین اسکی حق مین یہہ لکہا ہی کہ یہہ شاعر اندلس مین
ایسا تہا جیسا متنبی شام مین گذرا ہی جو نظم وہ لکہتا تہا خالی جودت سے

پانچوین صدی کی شاعر

ہوتی ہے — ابوالحسن ابن بسام نے کتاب ذخیرہ مین بعد اوسکی تعریف اور بیان رسایل اور نظم اوسکی کی یہہ کہا ہی کہ اس شاعر کا دیوان دو جلد مین ہی — منصور بن ابی عامر نے ایک دفعہ اوسکو حکم دیا کہ قصیدہ ابونواس حکمی نے جو خضیب بن عبد الحمید حاکم مصر کی مدح مین لکہا ہی اوسکا تو معارضہ کر اوس قصیدہ کا اول یہہ ہی سے

اجارۃ بیتینا ابوک غیور — ومیسور ما یرجی لدیک عسیر

اوسنے اوسپر ایک قصیدہ بہت اچہا تصنیف کیا وہ یہہ ہی سے

الم تعلمی ان الثواء ہو التوی — وان بیوت العاجزین قبور
تخوّفنی طول السفار وانّہ — لتقبیل کف العامری سفیر
وعلینی ارد ماء المفاوز اجنا — الی حیث ماء المکرمات نمیر
وانّ خطیرات المہالک ضمّن — لراکبہا انّ الجزاء خطیر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اسکے ذکر کرنے کی کچہہ حاجت نہین — پیدایش اوسکی ماہ محرم ۳۴۷ ہجری مین ہوئی بروز یکشنبہ چودہوین جمادی الاخر ۴۲۱ مین فوت ہوا

ابو الولید

احمد بن عبد اللہ بن احمد بن غالب بن زیدون مخزومی اندلسی قرطبی شاعر مشہور ہی — ابن بسام مصنف ذخیرہ نے اوسکی حق مین یہہ کہا ہی کہ ابوالولید پر نظم اور نثر تمام ہوگئی یہہ شخص گرم وسرد زمانہ چکہا ہوا تہا بیان نظم اور نثر مین بہی سب پر فوقیت لیگیا اور اسکے دریاے علم کا کنارہ نہین پایا جاتا — اور نہ چاند قوت تالیف کو گہن لگا اور نہ اوسکی سحر بیانی کا جادو مقابلہ کرسکا اور نہ اوسکی نجوم کو اقتران ہوا قرطبہ مین جو اور فقیہہ رہتے ہتے اونمین سے یہہ سردار تہا اوسکا ادب

بہت اچھا اور شعر جید بڑی شان و شوکت کا فاضل گذرا ہی اسکی مدح مورخون نے بہت کی ہی ابن خلکان اوسکا بہت بڑا مادح ہی — قرطبہ سے معتضد بن عباد حاکم اشبیلیہ کے پاس درمیان ۴۴۱ ہجری کی گیا اوسنے اپنے خواصونمین اوسکو بہرتی کیا اوسکی پاس بڑی عزت اور شان مین رہتا تہا جو یہہ کہا کرتا وہی ہوتا خلوت مین اور اشارونمین اسکی سی باتین ہوا کرتین بہت رسالی اوسکی واسطے اسنے تحریر کئے اور نظم بہت اوسکی حق مین اوسنے تصنیف کی ہین ازانجملہ یہہ اشعار ہین —

بيني وبينك مالوشئت لم يضع	سرّ اذا ذاعت الاسرار لم يذع
يا بايعاً حظه مني ولو بذلت	لي الحيوة بحظي منه لم ابع
يكفيك انك ان حملت قلبي	ما لا يستطيع قلوب الناس يستطع
ته احتمل واستطل اصبر وعز اهن	وول اقبل وقل اسمع ومر اطع

شروع ماہ رجب ۴۶۳ ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے اوسنے وفات پائی اور وہین مدفون ہوا — اور ابن بشکوال نے کتاب الصلہ مین بعد اوسکی مدح کی یہہ کہا ہی کہ اوسکی کنیت ابوبکر تہے اور وہ بیرہ مین درمیان ۴۰۵ ہجری چارسو پانچ ہجری کے فوت ہوا جنازہ اوسکا قرطبہ مین لاکر بروز دوشنبہ چھٹی ماہ ربیع الاخر سنہ مذا کو دفن کیا پیدایش اوسکی درمیان ۳۶۴ ہجری کی ہوئی تہی

ابوجعفر

ابوجعفر احمد بن محمد خولانی اندلسی اشبیلی معروف با بن الابار شاعر مشہور ہی معتضد عباد بن محمد لخمی حاکم اشبیلیہ کی شعرا مین سے یہہ بہی ایک شاعر ہی وہ عالم و فاضل تہا اوسکو صناعت نظم مین سب پر فضل ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

لم تدر ما خلدت عيناك في خلدي	من الغرام ولا ما كابدت كبدي

افدیه من زائر رام الدنو فلم | یسطعه من غرق فی الدمع متقد
خاف العیون فوافانی علی عجل | معطلا جیده الا من الجید
عاطیته الکاس فاستحیت مدامتها | من ذلک الشنب المعسول والبرد
حتی اذا غازلت اجفانه سنة | وصیرته ید الصهباء طوع یدی
اردت توسیده خدی وقل له | فقال کفک عندی افضل الوسد
فبات فی حرم لا عذر یذعره | وبت ظمآن لم اصدر ولم ارد
بدر الم به بدر التم متحق | والافق محلولک الارجاء من جسد
تحیر اللیل منه این مطلعه | اما دری اللیل ان البدر فی عضد

اسی اسلوب پر اوسکی قطعی اور نادر لطیفہ بہت ہیں ایک دیوان بہی اسکی تصنیف سے ہی ابن بسام ذخیرہ میں کہتا ہی کہ وہ درمیان ۴۳۳ سنہ ہجری کی فوت ہوا

ابونصر

ابونصر احمد بن یوسف السلیکی منازیی بڑی فاضلوں اور شعراوںمیں سے ایک فاضل وشاعر گذرا ہی — ابونصر احمد بن مروان کردی حاکم میّافارقین و دیاربکر کے سرکار میں عہدہ وزرات پر ماسور تہا وہ فاضل جید اور شاعر کامل تہا ایک دفعہ قسطنطنیہ میں اوسنے جاکر بہت کتابیں جمع کرکے خریدکیں جب بہت بڑا کتب خانہ ہو گیا اوسوقت جامع مسجد میافارقین — اور جامع آمد پر دو کتب خانہ بناکر وہ کتابیں وہاں رکہہ کر وقف کردیں وہ کتابیں آج کی دن تک موجود ہیں دونو کتب خانوںنیز جنکو کتب منازیی کہتے ہیں — ابوالعلاء معری سے درمیان معرہ کی یہہ فاضل ملاقی ہوا ابوالعلاء نے اپنا حال اوسسے بہت بیان کیا کہ لوگ مجکو بہت ستاتی ہیں باوجودیکہ میںنے اونسے گوشہ نشینی اختیار کی ہی اوسنے جواب میں کہا کہ لوگوں کو

خبط ہوگیا ہی میتنے تو دنیا اور دین دونو اوسکے واسطے ترک کردیا ہی — ابو العلا کو

آخرت کا کلمہ سنکر بہت تعجب ہوا دسیدم ابو العلا یہہ کہتا جاتا تہا کہ ای آخرت

بہی ترک کی آخرت بہی ترک کی اور افسوس بہی کرتا جاتا تہا پہر سر نیچی کر لیا

اور اوس سے کلام نہ کیے یہانتک کہ وہ چلا گیا — وادی بزاعان میں جب یہہ

شاعر گیا وہان کے حسن اور رنگ و روپ کو دیکہہ کر سب کچہہ بہول گیا اوسوقت

یہہ شعر بناے

وقانا لفحة الرمضاء واد | وقاه مضاعف النبت العميم
نزلنا دوحة فحنا علينا | حنو المرضعات على الفطيم
وارشفنا على ظمأ زلالا | الذ من المدامة للنديم
يراعي الشمس انى قابلته | فيحجبها ويأذن للنسيم
يروع حصاه حالية العذارى | فتلمس جانب العقد النظيم

یہہ شعر بہت اچہی اور نادر ہین اس شاعر کا دیوان بہت کمیاب ہی مگر قطعی بہت پائی

جاتے ہین — ابن خلکان کہتا ہی کہ قاضی فاضل نے بغداد کی کو جو سیاح آدمی

تہے یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس شاعر کا دیوان جہان پاو لکہہ لاؤ اونہون نے

بہت شہرون مین تلاش کی کہین دستیاب نہوا — اوسنے ۵۳۳ ہجری مین وفات پائی

ابن طباطبا

ابو القاسم ابن طباطبا شریف علوی ایک سید جلیل القدر عالی حسب و نسب شاعر جید کذا ہی اسنے

ایک رقعہ اوسکو لکہا تہا جسکی جو رت مین اوسنے یہہ شعر لکہے ہین اور حال اوس بزرگوار کا میری

تا تہہ نہین آیا ارج شمیم میں یہہ شعر اوسکے بائے گئے وہ یہہ ہین ؎

وقد آن الذي كنت منا زلك | بحبي وموانسي وسميري

وغدا البال بامتزاج السطور	شاهدا بامتزاجنا فی السطور
واقتران الکلام لفظا وخطا	حاکما باقتران ود الصدور
وتبرکت باجتماع الکلامین	رجا اجتماعنا فی السرور
ونعانق بالظهور علی الواشی	نصارت احابتی فی الظهور

ابن اثیر کہتا ہی کہ یہہ شخص درمیان ۵۱۶ھ ہجری کے فوت ہوا یعنے ایک ہزار دو عیسوی مین

الوزیر ابو السعادات

محمد بن جعفر بن خرج ملقب بلقب ابو السعادات ابن قسا الخراء سکے خطوط و مکاتبات بہت اچھی ہین اور شعر بھی اچھی ہین ازانجملہ نمونہ یہہ ہین سے

اودعکم وانی ذو اکتاب	وارحل منکم والقلب آبی
وان فراقکم فی کل حال	لاوجع من مفارقة الشباب
اسر و ما دمت لکم جوار	ولا ملت منازلکم رکابی
واشکر کلما اوطیت دارا	لیالینا القصار بلا اجتنابی
واذکرکم اذا هبت جنوب	فیذکرنی عزارات التصابی
لکم منی المودة فی اغترابی	وانتم الف نفسی فی اقترابی

یہہ شخص مقتول ہوکر فوت ہوا حال اوسکا مختصر یہہ ہی کہ ابو کالیجار نے اوسکو پکڑ کر قید کیا تہا چنانچہ ابو الفدا مین اسکا حال لکہہ چکا ہون ماہ رمضان مین وہ قتل کیا گیا ــ بعضے کہتے ہین کہ قید خانہ مین لوگون کو بہیج کر قتل کروا دیا تہا عمر اوسکے اکاون برس کے تہے وہ ۴۴۱ھ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الخطاب الجبلی

ابن اثیر نے اپنے تاریخ کامل مین لکہا ہی کہ یہہ شخص یعنے ابو الخطاب جبلی شام مین جاکر معری سے

علاوہ کر جب ملک شام سے اوسنے مراجعت کی تہے اندہا ہو گیا تہا اوسکے شعر بہت اچہے ہین درمیان سنہ ۴۴۹ ہجری مین اوسنے وفات پائی تہے اوسکے یہہ دو شعر ارج الشمیم سے نقل کئے جاتے ہین ؎

ما حکم الحب فھو ممتثل — وما جناح الحبیب محتمل
تھوی وتشکوی الظباء وکل ھوی — لا تحمل الجسم فھو منتحل

ابو علی الحسن

ابو علی حسن بن رشیق مشہور قیروانی ایک فاضل ہی بلیغ اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب العمدہ ہی اس کتاب مین حال شعر کا بہت بیان کیا ہی اوسی آدمی کو اچھے اور بری شعر کے سمجھنے کے اور عیوب شعری کے جاننے کے ہو جاتے ہی — اور کتاب الانموذج بہی اسیکی تصنیف سے ہی — اور سوا اسکی اور رسالی بہت ہین اور نظم بہت اچہے ہے ابن بسام سنے کتاب ذخیرہ مین لکہا ہے کہ مجکو یہہ خبر پہونچی کہ یہہ شخص درمیان سنہ کے پیدا ہوا اوسنے علم ادب تہوڑا سا پڑہا — بعد ازان وہانسی قیروان مین درمیان سنہ ۴۰۶ ہجری کے آیا وہان علم ادب پڑہا — اور سوا اسکی اور لوگون سنے یہہ بیان کیا ہی کہ یہہ شاعر مہدیہ مین درمیان سنہ ۳۹۰ ہجری کے اوسکا باپ ایک غلام رومی غلامان ازد سے تہا اور سنہ ۴۶۳ ہجری مین اس مصنف سنے وفات پائی اوسکا باپ شہر مہدیہ مین سنار کا پیشہ کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اوسوقت اوسکی باپ سنے اوسکو علم ادب اور پیشہ اہل علم کا سکہلایا شعر کہنا اپنے وطن ہی مین سیکہا تہا لیکن اسکی نفس نے ترقی چاہی اور ارادہ کیا کہ اہل ادب مین سے شمار کیا جاؤن اسلئے وہ قیروان مین آیا وہان آکر اوسنے شہرت پائی وہان کے حاکم کے علم کی اسلئی اوسکی خدمت مین مشرف ہوا اور وہ مین رہا کیا یہان تک کہ عربون سنے قیروان پر حملہ کیا جب عرب قیروان مین

آئی اور اونہو نے وہان کے باشندون کو قتل کر کے اوس شہر کو ویران کیا اوسوقت وہ جزیرہ صقلیہ مین ایک شہر مازرین جا بسا وہین فوت ہوا او سکے یہہ شعر ہین سہ

احب اخی وان اعرضت عنہ	وقل علی مسامعہ کلامی
ولی فی وجہہ تقطیب راض	کما قطبت فی وجہ المدام
ورب تقطب من غیر بغض	وبغض کامن تحت ابتسام

اور یہہ شعر ابن بسام نے ذخیرہ مین او سکے لکھے ہین کیا اچھی شعر ہین سہ

اسلمنی حب سلیما نکم	الی ہوی ایسرہ القتل
قالت لنا جند ملاحاتہ	لما بدا ما قالت النمل
قوموا ادخلوا مسکنکم	قبل ان یحطمکم اعینہ النجل

او سکی تصنیفات سے قراضۃ الذہب ایک کتاب کرچہ چھوتی جلد کی ہی لیکن اوسمین فایدہ بڑا ہی — اور کتاب الشذوذ بہی او سکی تصنیف سے علم لغت مین ہی اس کتاب مین ہر ایک کلمہ شاذ کا ذکر ہی

الشیخ المجید

ابو علی حسن بن عبد الصمد بن شنجا عسقلانی مصنف خطبون مشہورہ کا ہی او سکی تصنیف سے رسالی بہی بہت ہین — نثر کی لکہنے مین اوستاذ کامل تہا قاضی فاضل کو اس شخص کے حافظہ اور کلام کا بڑا اعتماد تہا اور اکثر او سکے کلام قاضی مذکور کو حفظ تہے — عماد الدین اصفہانی نے اس فاضل کے حق مین درمیان کتاب خریدہ کے لکہا ہی کہ مجید مذکور مثل اپنے نام کے مجید تہا او سکو کلام کے اختراع اور ابداع کرنے کی طاقت تہے — او سکی خطبی بہت نادر اور رنگین ہین ابن بسام نے بہی درمیان ذخیرہ کے او سکا حال اچہا لکہا ہی اور یہہ شعر او سکے نقل کئے ہین سہ

ما زال یختار الزمان ملوکه | حتیٰ اصاب المصطفیٰ المتخیرا
قل للاولی ساس الوریٰ تقدموا | قدما هلموا شاهد والمتاخرا
تجدوه اوسع فی السیاسة منکم | صدرا واحمد فی العواقب مصدرا
انکان رائی شاؤ بروه احتفا | اذکان باس نازلوه عنترا
فقد صام والحسنات مل کتابه | وعلی مثال صیامه قد افطرا
ولقد تخوفک العدو بجهده | لوکان یقدر ان یرد مقدرا

یہہ شعر بہت اوسنے لکہے ہین بسبب خوف طوالت اتنی ہی پر اکتفا کیا اور یہہ بہی ابن بسام نے لکہا ہی کہ وہ درمیان خزانۃ النبود کے جو کہ درمیان قاہرہ کی ایک قید خانہ ہی بنا یا ہوا معز کا ۴۶۳ ہجری مین مقتول ہوا

ابو الجوائز

ابو الجوائز حسن بن علی بن محمد بن باری کاتب واسطی جو کہ فاضلون مین سے گذرا مدت تک بغداد مین رہا — اور خطیب اپنی تاریخ مین یہہ کہتا ہی کہ مینی اوسکی اخبار اور حکایات اور شعار اور خطوط اور مسودات ابن سکوۃ ہاشم کی پاس دیکہے تہے یہہ شخص ثقہ نہ تہا قابل اعتبار نہین ہی — مگر ابن سکرہ کہتا ہی کہ وہ ادیب اور شاعر نیک فکر آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین جو ابن سکرہ کے سامنے اوسنے خود پڑہ کر سنائی تہے ؎

دع الناس طرا واصرف الود عنهم | اذا کنت فی اخلاقهم لا تسامح
ولا تبغ من دهر تظاهر رنقه | صفاء بنیه فالطباع جوامح
وشیئان معدومان فی الارض | درهم حلال وخل فی الحقیقة ناصح

ابو الجوائز مذکور کی تالیفات بہت اچہی ہین اور خط بہی بہت خوب ہین اور شعر بہی

پانچویں صدی کی شاعر

بہت اچھی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی قطعی بہت دیکہے ہین مگر دیوان اوسکا کوئی نہین دیکہا اور یہہ بہی معلوم نہین کہ اوسکے اشعار بہی مدون ہوئی ہین یا نہین اوسنے درمیان سنہ ۴۹۶ہجری کے وفات پائی

ابو المطاع

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ ابو المطاع ذو القرنین بن ابو المظفر حمدان بن ناصر الدولہ ابو محمد حسن بن عبد اللہ بن حمدان تغلبی ملقب بلقب وجیہ الدولہ ہی یہہ شاعر خوش فکر نیک عقل آدمی تہا اوسکے یہہ شعر ہین ؎

انی لاحسد لا فی اسطر الصحف	اذا رایت اعتناق اللام للالف
وما اظنہما طال اعتناقہما	الا لما لقیا من شدة الشغف

ولہ

افدی الذی زرتہ بالسیف مشتملا	ولحظ عینیہ امضی من مضاربہ
فما خلعت نجادی فی العناق لہ	حتی لبست نجادا من ذوائبہ
فکان اسعدنا فی نیل بغیتہ	من کان فی الحب اشقانا بصاحبہ

اوسکے شعر بہت اچھی ہین درمیان سنہ ۴۲۸ہجری کی ابو المطاع مذکور فوت ہوا جن ایام مین کہ درمیان مصر کی ظاہر بن حاکم عبیدی حاکم تہا یہہ بہی اوسکی پاس گیا تہا اوسنے شہر سکندریہ کا اوسکو صوبہ دار کر دیا تہا یہہ شہر معہ مضافات ماہ رجب سنہ ۴۱۴ہجری مین اوسکے زیر حکومت ہوا برس روز تک وہان رہا پہر دمشق کو مراجعت کی یہہ حال مسبحی نے اپنی تاریخ مین لکہا ہی

ابو طیب طبری

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اس فاضل کی ابو طیب نام طاہر بیٹا عبد اللہ بن طاہر بن عمر طبری کا قاضی اور فقیہ شافعی ثقہ آدمی تہا سچ بہت بولتا تہا ادیب عارف

پانچوین صدی

اصول فقہ کا جاننے والا محقق سلیم الفکر نیک پیدایش صحیح المذہب تھا شعر بہی فقیہون کے طور پر کہتا تہا ابو طاہر احمد بن محمد سلفی کہتا ہی کہ مینے یہہ شعر ابو العلاء معری کی پاس جو درمیان بغداد کی بازار غالب مین اونرا ہوا تہا لکہہ کر بہیجے تہے

وماذات دز لا یحل لحالب | تناوله واللحم منها محلل
لمن شاء فی الحالین حیا ومیتا | ومن رام شرب الدر فہو مضلل
اذا طعنت فی السن فاللحم طیب | واکله عند الجمیع مغفل
وخرفانها للاکل فیها کزازة | فما لحصیف الرای فیهن ماکل
وما یجتنی معناه الا مبرز | علیم باسرار القلوب محصل

جب اوسکی پاس پہونچی ابو طیب طبری نے یہہ جواب لکہہ بہیجا اوسکے شعر یہہ ہین

جوابان عن هذا السوال کلاهما | صواب وبعض القائلین مضلل
فمن ظنه کرما فلیس بکاذب | ومن ظنه نخلا فلیس یجهل
لحومهما الاعناب والرطب الذی | هو الحل والدر الرحیق المسلسل
ولکن ثمار النخل وهی غضیضة | تمر وغض الکرم یجنی ویوکل
یکلفنی القاضی الجلیل مسائلا | هی النجم قدرا بل اعز واطول
ولو لم اجب عنها لکنت بجهلها | جدیرا ولکن من یودک مقبل

طبری مذکور کے عمر ایک سو دو برس کے ہوئی باوجود اس کبر سن ہونی کے اوسکی عقل یا جواس مین کچہہ تغیر نہ آیا تہا فتوی دیتا اور فقہاء کی غلطیان

پکڑتا اور خطائین نکالتا بغداد کا قاضی تہا سب فقہاء اوسکی زیر رہتے تہے یہانتک کہ اوسنے وفات پائی پیدائش آمل مین درمیان ۳۴۸ ہجری کے ہوئی ماہ ربیع الاول مین بروز ہفتہ دسوین تاریخ ۴۵۰ ہجری مین وفات پائی صبح کے وقت مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا — جامع منصور مین اوسکے جنازہ کی نماز پڑہی گئی — طبری طرف طبرستان کی منسوب ہی

ابو زید

ابوزید عبد اللہ بن عمر بن عیسی الدبوسی فقیہ حنفی بڑا دوست اور اصحابی اصحاب ابوحنیفہ مین سے شمار کیا جاتا ہی کہ آج تک ضرب المثل ہی ہر ایک کوئی در باب علم اور فقاہت کی اوسکے نام سے بطور ضرب المثل ابوزید کہا کرتا ہی — یہہ وہ شخص ہی جسنے اول ہی اول علم خلاف کی بنیاد دنیا مین ڈالکی پردہ خفا سے ظاہر کیا — اوسکی تصنیف سے کتاب الاسرار والتقویم للادلہ [illegible] اوسنے تصنیف کی ہیں — کہتے ہین کہ ایک دفعہ ابوزید مذکور کا کسی فقیہ کے ساتھہ مناظرہ ہوا جب ابوزید اوس فقیہ کو الزام دیتا تہا وہ ہنس پڑتا تہا کئی دفعہ یہی نوبت ہنسی کی ہوئی ابوزید نے اوسوقت یہہ شعر تصنیف کرکے پڑہے ؎

مالی اذا الزمتہ حجۃ ... قابلنی بالضحک والقہقہہ

ان کان ضحک المرء من فقہہ ... فالدب فی الصحراء ما افقہہ

شہر بخارا مین درمیان ۴۳۰ ہجری کے فوت ہوا

ابو محمد

ابومحمد عبد اللہ بن القاسم بن المظفر بن علی بن القاسم السہروردی مشہور بنام مرتضی

قاضی کمال الدین کا بہت دیندار اور فاضل آدمی تہا وعظ اچہے تقریر اور خوبی کے
ساتہہ کہتا تہا مدت تک بغداد مین رہکر علم حدیث اور فقہ سیکہی بعد ازان موصل
کیطرف مراجعت کرگیا وہان جاکر اوس شہر کا قاضی ہوا اور حدیث کی روایت
بہت کی اوسکی شعر بہت اچہی ہین از انجملہ ایک قصیدہ اسشخص کا طریقہ صنعت
پر بہت اچہا ہی چونکہ یہہ قصیدہ بہت کمیاب ہی اور اوسکا لکھنا ضروری
لہذا اتمامہ درج کتاب واسطے ضرورت فایدہ کے اور کمیاب ہونی کے
کرتا ہون وہ قصیدہ یہہ ہے

لمعت نارهم وقد عسعس الليل	ومل الحادي وحار الدليل
فتاملتها وفكري من البين	عليل ولحظ عيني كليل
وفوادي ذاك الفواد المعنّى	وغرامي ذاك الغرام الدخيل
ثم قابلتها وقلت لصحبي	هذه النار نار ليلى فميلوا
فرموا نحوها لحاظا صحيحا	فعادت خواسئا وهي حول
ثم مالوا الى الملام وقالوا	خلب ما رايت ام تخييل
فتجنبتهم وملت اليها	والهوى مركبي وشوقي الزميل
ومعي صاحب اتى تقتفي الآثار	والحب شرطه التطفيل
وهي تعلو ونحن ندنوا الى	ان حجزت دونها طلول محول
فدنونا من الطلول فحالت	زفرات من دونها وعليل
قلت من في الديار قالوا جريح	واسير مكبل وقتيل
ما الذي جئت تبتغي قلت ضيف	جاء يبغي القرى فاين النزول
فاشارت بالرحب دونك فاعقرها	فما عندنا لضيف رحيل

من اتانا الفتی عصی السّیر عنه | قلت من لی بها وابن السّبیل
فحططنا الی منازل قوم | صرعتهم قبل المذاق الشمول
درس الوجد منهم کلّ رسم | فهو رسم والقوم فیه حلول
منهم من عفی ولم یبق للشکوی | ولا للدّموع فیه مقیل
لیس الّا الانفاس تخبرّ عنه | وهو عنها مبرّأ معزول
ومن القوم من یشیر الی وجد | تبقی علیه منه القلیل
ولکل منهم رایت مقامًا | شرحه فی الکتاب ممّا یطول
قلت اهل الهوی سلام علیکم | لی فؤاد عنکم بکم مشغول
وجفون قد افرحتها من الدمع | حثیثا الی لقاکم سیول
لم یزل حافزی من الشوق یحدو | الیکم والحادثات تحول
واعتذاری ذنب فهل عند من | یعلم عذری فی ترک عذری قبول
جئت کی اصطلی فهل لی الی | نارکم هذه الغداة سبیل
فاجابت شواهد الحال عنهم | کلّ حدّ من دونها مفلول
لا یروقنک الرّیاض الانیقات | فمن دونها ربا ودحول
کم اتاها قوم علی غرّة منها | وراموا امرا فعزّ الوصول
وقفوا شاخصین حتّی اذا | ما لاح للوصل غرّة وحجول
وبدت رایة الوفا بید الوجد | ونادی اهل الحقائق جولوا
این من کان یدعینا فهذا الیوم | فیه صبغ الدّعاوی یحول
حملوا حملة الفحول ولا یصرع | یوم اللّقاء الّا الفحول
بذلوا انفسا سخت حین سخت | بوصال واستصغر المبذول

ثم غابوا من بعد ما افتتحوها بین امواجها وجاءت سیول
فذفتهم الی الرسوم فکل دمنة فی طلولها مطلول
نادها هذه تضیء لمن یسری بلیل لکنها لا تنیل
منتهی الحظ ما تزود منه اللحظ والمدرکون ذاک قلیل
جاءها من عرفت یبغی اقتباسًا وله البسط والمنی والسئول
فتعالت عن المنال وعزت عن دنو الیه وهو رسول
فوقفنا کما عهدت حیاری کل عزم من دونها مخذول
ندفع الوقت بالرجاء وناهیک بقلب غداوه التعلیل
کلما ذا افکا سرباس مریر جاء کاس من الرجاء معسول
فاذا سولت له النفس امرًا حید عنه وقیل صبر جمیل
هذه حالنا وما وصل العلم الیه وکل حال تحول

ابن خلکان کہتا ہی کہ کسی بزرگ نے خواب مین یہہ دیکہا کہ ایک شخص کہہ رہا تہا
کہ کوئی قصیدہ آج تک مثل اس قصیدہ کے طریقت مین نہین ہوا اور واقع مین
یہہ قول درست ہی اسیواسطے مینے بہی یہہ قصیدہ تمام لکہہ دیا کہ ہر ایک شخص کو دستیاب
ہو سکی اس قصیدہ کو موصلیہ کہتے ہین ہر چند اس شاعر کی اور اشعار بہی لوگون نے
بہت اچہے اچہے اپنی کتابون مین منتخب کرکے لکہے ہین لیکن چونکہ ایک قصیدہ بڑا
لکہہ چکا ہون اب کچہہ ضرورت اونکے لکہنے کی نہین — اکثر شعرا اوسکی اسی اسلوب پر
ہین — پیدا ایش اوسکے درمیان ماہ شعبان سنہ ۴۶۵ ہجری کی ہوئی اور ماہ ربیع الاول
سنہ ۵۱۱ ہجری مین وفات پائی درمیان موصل کے اور اوسکی قبر بنام قبر بہم آج کی
دن تک اس شہر مین مشہور رہی

پانچوین صدیکی شاعر

ابوالولید

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابوالولید عبد اللہ بن محمد بن یوسف بن نصر الازدی اندلسی قرطبی ہی
اوسکو ابن فرضی کہا کرتے تہے وہ فقیہ اور عالم جمیع فنون حدیث اور علم رجال کا
تہا علم ادب مین بڑی دست قدرت رکہتا تہا ۔ اوسکی تصنیفات سے تاریخ
علماء اندلس جسپر ابن بشکوال نے ایک کتاب تصنیف کرکے اوسکا نام صلہ رکہکر
اوس تاریخ کی ذیل مقرر کی ہی ۔ اور ایک کتاب بہت اچہی مختلف اور موتلف
حدیث کی بیانمین اوسکی تصنیف سے ہی اور ایک کتاب بیان احادیث مشتبہ النسبہ
اور ایک کتاب اخبار شعراء اندلس وغیرہ کی ہی درمیان ۳۸۲ہجری کے اندلس سے
طرف مشرق کی وہ گیا اور حج کیا بہر بہت علماء سے اوس سے علم تحصیل کیا اور اوسنے
بہی لوگون سے حدیث کی سماعت کی اور اشعار کہے بہہ اوسکے شعر مین ؎

اسیر الخطایا عند بابك واقف	علی وجل مما به انت عارف
یخاف ذنوبا لم یغب عنك غیبها	ویرجوك فیها وهو راج وخائف
ومن ذا الذي یرجو سواك ویتقي	وما لك في فصل القضاء مخالف
فیا سیدي لا تخزني في صحیفتي	اذا نشرت یوم الحساب صحائف
وکن مونسي في ظلمة القبر عندما	یصد ذوو القربی ویجفو المؤالف
لئن ضاق عني عفوك الواسع الذي	ارجي لاسرافي فاني لتالف

اوسکی بہت اشعار لوگون نے لکہے ہین بسبب خوف اطالت کلام ترک کئی گئی پیدا ئش
اوسکی ماہ ذیقعدہ ۳۵۱ہجری مین ہوئی شہر بلنسیہ کا حاکم ہو گیا تہا جب بربریون نے
قرطبہ کو فتح کیا اوسی دن اوسکو بہی شہید کیا وہ یکشنبہ چہٹی تاریخ ماہ شوال ۴۰۳
ہجری کا تہے تین دن تک گہر مین اپنی بدون غسل اور کفن کے پڑا رہا کسینے دفن نہ کیا بعد

پانچوین صدیکی شاعر

تین دن کے مدفون ہوا

حسین

بن عبد اللہ العبادو ہے باخرزی کہتا ہی کہ اوسکی شعر ہمیشہ میری پاس آئی ہین اونمین سے
مینے یہہ انتخاب کرلئی ہین وہ نظام الملک کی مدحین مین ہے ہی ؎

قد مر نقد ایادیہ بکل ید ۔۔۔ ولذ نشر معالیہ بکل فم
یمضی اوامرہ فی کل محتشم ۔۔۔ ویتبع الحق فیہم غیر محتشم
یذل کل عزیز عند سطوتہ ۔۔۔ ویکتفی منہ قبل الکلم بالکلم

محمد ابن الجراح بکری

باخرزی نے اسکی شعر دمیۃ القصر مین لکھے ہین اور حال کچھہ نہین لکھا مگر اتنا معلوم ہی
کہ نظام الملک کی وقت مین وہ موجود تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

انا لنبنی علی ما شیدتہ لنا ۔۔۔ اباؤنا العز من مجد ومن کرم
لا یرفع الضیف علینا فی منازلنا ۔۔۔ الا الی ضاحک منا ومبتسم
انی وان کان قومی فی الوری علما ۔۔۔ فاننی علم فی ذلک العلم

محمد ابن احمد

باخرزی کہتا ہی کہ وہ محمد بن احمد بن حسین شطرنجی حلبی شاعر نظام الملک کا ہی وہ یہہ
قصیدہ جسکا اول لکھتا ہون دروازہ حلب پر درمیان ۴۶۳ ہجری کی لکھہ کر لایا تہا
وہ یہہ ہین ؎

اما علاک فدونہا الجوزاء ۔۔۔ قدرا فما ذا ینظم الشعراء
یرتد عنہا الفکر وہو مہند ۔۔۔ ویضیق فیہا القول وہو فضاء
شرف اناف علی السماک وہمۃ ۔۔۔ ضاقت بمسرح عزمہا الدہناء

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

پانچوین صدی کی شاعر

سعید بن علی

یہہ شاعر بھی نظام الملک کی مداحوںمین سے ہی — دروازہ شہر قل الثور پر یہہ قصیدہ اوسنی پڑہا جب نظام الملک نے یہہ شہر ماہ ربیع الآخر سنہ ۴۹۳ ہجری مین فتح کیا وہ قصیدہ یہہ ہی ؎

الی الضیم قلب بین جنبیّ قلب — وعزم من الشهب الثواقب اثقب

وکلفنی خوض الدجی طلب العلی — ولولا المعالی ما اطبانی کرہب

فما لی وللاجی یطیل ملامتی — کانی لغیر المجد اسعی وادأب

ویوم کانفاس المشوق قطعته — وانفاسه من حرّہ تتلهب

یہہ بڑا قصیدہ ہی باخرزی نے سب لکھا ہی مینے بہی فرائد الدہر مین اوسکی نقل کی،

شریف رضی

ابو الحسن محمد بن طاہر ذی المناقب ابو محمد بن علی زین العابدین ابو الحسن ابن علی ابن ابیطالب رضی الله عنہ موسی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ صاحب دیوان ہی اس بزرگوار کا حال ثعالبی نے یتیمۃ الدہر مین خوب لکھا ہی ثعالبی کہتا ہی کہ جب وہ دس برس سے اوسکی عمر نے تجاوز کیا اوسوقت سے اوسکو شعر گوئی کا شوق دامنگیر ہوا پہر انجام کار تمام زمانہ کی شاعرون پر فوقیت لی گیا اور جتنے گذری ہین سب سے اچہا شاعر ہوا اگر اس شخص کے حالمین یہہ کہون کہ وہ ترلش کے قوم کے تمام شعراء سے اچہا تہا تو بعید نہین ہی اس دعوی پر اوسکی اشعار دال ہین کو طاقت دلیل کے نہین ہی نادر اشعار اوسکی یہہ ہین ؎

عطفا امیر المؤمنین فاننا — فی دوحة العلیاء لا نتفرق

ما بیننا یوم الفخار تفاوت — ابدا کلانا فی المعالی معرق

الالفاظ

الا الخلافة ميّتك فانني　　انا عاطل منها وانت مطوّق

دیوان اس شاعر کا بہت بڑا ہی چار جلدون مین لکھا جاتا ہی یہہ دیوان بہت مشہور ہی اور بہت دستیاب ہوتا ہی اسلیے بہت شعر لکہنے کی حاجت نہین بہت تیز ذہن اور دانا شخص تہا یہہ اشیں اوسکے سنہ ۳۵۹ ہجری مین درمیان بغداد کی ہوئی مسجد انبار کے نیچی مدفون ہوا

محمد بن عمّار

یہہ شاعر اندلسی ہی اوسکو ذو الوزارتین بہی کہتے ہین شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شخص اور ابن زیدون قرطبی دونو اپنی اس زمانہ کی شاعر بی بدل عالم فنون شعر وسخن اور علم بیان کی یگانۂ آفاق تہے — بادشاہان اندلس — اس شخص ابن عمّار سے بہت ڈرتی رہا کرتے تہے کیونکہ وہ بہت تیز زبان اور چالاک آدمی تہا خصوصاً جبکہ معتمد علی اللہ ابن عباد حاکم غرب اندلس کا جب اوسی ملگیا اور اوسکو اپنا ہم صحبت اور قصہ خوان بناکر اپنا وزیر بنایا پہر یہانتک اوس سی کہلا ملا اور مہر حکومت بہی بادشاہ نے اوسکو دیدی اور امیر کبیر بناکر شہیر اوسکی کی وہ زمانہ بہی اوس پر ایسا چین کا گذرا کہ پہر اوسکا سخت عذاب اٹہایا اوسی زمانہ مین گہوڑی اور اونٹ لشکر فوجین جہنڈی اوسکی سواری کی ہمراہ چلتے تہے غرضکہ اوسنے شہر تدمیر پر حکومت پائی مگر یہہ بیوقوفی کی کہ تخت پر جا بیٹہا اور منبر پر چڑہ کر خطبہ پڑہا یہہ اوسکی بد انتظامی اور بی تدبیری کی نشان تہے — بعد ازان رقہ مین جاکر بنگی، اور بد سلوکی سزا دی بہت غدر مچا یہی جو غرنگ مین آیا سو کیا یہہ شہ دولت کا چہایا — سلطان معتمد علی اللہ نے جب یہہ حال دیکہا کہ اسکو سمانی نہین لاچار ہو لڑا وسکی قریب اور غاسی بچ کر پکڑلیا بہت ملی وحیلہ اوسنے اپنی چہوڑ دانی کے واسطے کیا کوئی صورت خلاصی سے نہ نکلی آخر معتمد نے

اپنے محل مین اوسکو رات کی وقت قتل کیا اور راتون رات ہی کاٹ داب کی برابر کر دیا
یہہ واقعہ ۴۸۸ ہجری مین درمیان شہر اشبیلیہ کے ہوا پیدایش اوسکی ۴۲۲ ہجری مین
ہوئی تہے قصہ اوسکا مشہور ہی سب مورخون نے لکہا ہی ابوالفدا نے بہی اوسکا ذکر
کیا ہی — باوجود ان بدذاتیون کے بہر بہی اوسکے فضل اور علم کا انکار نہین ہوسکتا
— صاحب تذکرہ قلایدعقیان اسی کتاب مین اوسکی بہت تعریف کرتا ہی اور ذکاؤ
ذہن اور جودت طبع کا تو کوئی منکر نہین مسلم الثبوت اوستاذ کامل تہا یہہ غزل اوسکی
ایک رومی لڑکی کے حق مین ہی جو زرہ پہن رہا تہا — ف

لبالفتیه من دمعی فرید	واعید من ظباء الروم عاط
فظاهره وباطنه حدید	قساقلبا وسن علیه درعا
وقد یبکی من الطرب الجلید	بکیت وقد دنا ونای رضاه
واحرز رقه لفتی سعید	وان فتی تملکه بنقد

ابن حیوس

ابوالفتیان محمد بن سلطان بن محمد بن حیوس بن محمد مرتضی ابن محمد ابن ہثیم ابن عدی
عنوی ملقب بلقب صفی الدولہ شاعر مشہور ہی وہ بنام امیر مشہور تہا سب لوگ اوسکو
امیر کہہ کر پکار تے تہے ملک شام کے شاعرونمین یگانہ اور وحید تہا ایک دیوان بہی
اوسکا بڑا ہی بہت بادشاہون اور امرا اور روسا کو اوسنے دیکہا جنسی ملاقات
کی ہی اوسکی مدح کی ہی اور انعام پایا ہی مگر بنی مرداس یعنے حاکمون حلب کے خاندان
کی بہت مدح کرتا رہتا تہا اسیواسطے اکثر اوسکی بہت تحفہ قصیدہ ہی اونہین لوگونکی
مدح مین ہین اوسکا حال اسطور پر بیان کرتے ہین — کہ امیر شبل الدولہ نصر بن صالح
بن مرداس کلابی حاکم حلب کا باپ مسمی محمود جسنے کہدے اسشاعر کو بابت انعام مدح کی ایک ہزار

دینار دیتے تھے جب بجائے اپنے باپ کی قایم مقام ہوا اوسوقت ابن حیّوس نے ایک قصیدہ
اس نصر مذکور کی مدح مین کہا وہ قصیدہ یہہ ہی اسمین اوسکی باپ مسمی محمود کا ماتم بھی
کرتا جاتا ہی

كفى الدين عزّا ما قضاه لك الدهر ۔۔۔ فمن كان ذا نذر فقد وجب النّذر
ثمانية لم تفترق مذ جمعتها ۔۔۔ فلا افترقت ما ذب عن ناظر شفر
يقينك والتّقوى وجودك والغنى ۔۔۔ ولفظك والمعنى وعزمك والنصر

اور ان شعروں مین اوسکی باپ کی مرنے اور اوسکی والی ہونیکا حال بیان کرتا ہی ؎

صبرنا على حكم الزمان الذي سطا ۔۔۔ على انّه لولاك لم يكن الصّبر
عزانا بيوسى لا يماثلها الاسى ۔۔۔ يقارب نعمى لا يقابلها الشكر

یہہ شعر بھی اوسی قصیدہ کی ہین

تباعدت عنكم حرفة لا زهادة ۔۔۔ وسرت اليكم حين مسني الضّر
فلاقيت ظل الامن ما عنه حاجز ۔۔۔ يصد وباب العزّ ما دونه ستر
وطال مقامي في اسير جميلكم ۔۔۔ فدامت معاليكم ودام الى الاسر
وانجزلي ربّ السّموات وعدّه ۔۔۔ الكريم بانّ العسر يتبعه اليسر
نجاد ابن نصر لي بالف تصرّمت ۔۔۔ وانّي عليم ان سيخلفها نصر

جب تمام قصیدہ پڑھ چکا اوسوقت نصر نے کہا کہ تو اس شعر اخیر مین جو سب کے نیچی لکھا ہوا
ہی سیضعفها کہتا تو مین بیشک تجکو دو ہزار روپیہ دیتا کیونکہ مین دو چند عطا کرنیکو
موجود ہون ـــ ایک چاندی کے طبق مین رکھکر ہزار دینار دیئے اشعار اس
قصیدہ کے بہت ہین سب نادر ہین ـــ پیدایش ابن حیّوس مذکور کے درمیان سنہ ۳۹۴
ہجری کے دمشق مین ہوئی تہے اور سنہ ۴۷۳ مین فوت ہوا

پانچوین صدی کی شاعر

ابو الصقر

بن خلکان کہتا ہی کہ ابو الحسن محمد بن علی ابن عمر معروف بکنیت ابن ابو الصقر واسطی فقیہ شافعی تہا اوسنے شیخ ابو اسحاق شیرازی سے علم فقہ پڑہا تہا لیکن علم ادب اوسپر غالب آگیا تہا اور شعر کا بہت شوق غالب ہوگیا تہا اسواسطی شاعر ہی مشہور ہوگیا اوسکو جماعت مذہب شافعیہ کا بہت تعصب تہا شیخ ابو اسحاق کی حق مین اوسنے بہت مرثیہ کہے ہین بلاغت اور فصاحت اور فضل وکمال اور خوشنویسی اور جودت شعر مین اوسکی شہرت ہے ابو المعالی حظیری نے اپنی کتاب زینۃ الدہر مین اوسکا ذکر کیا ہی اور جید قطعی بہی اوسکی لکہے ہین از انجملہ ایک یہہ قطعہ ہی ؎

کل رزق ترجوہ من مرزوق	یعتریہ ضرب من التعویق
وانا قائل واستغفر اللہ	مقال المجاز لا التحقیق
لست ارضی من فعل ابلیس شیئا	غیر ترک السجود للمخلوق

اور یہہ قطعہ اوسکا بہت مشہور ہی

وحرمۃ الود مالی عنکم عوض	لانی لیس لی فی غیرکم غرض
اشتاقکم ولودی ان یواصلنی	لکم خیال ولکن لیس اغتمض
وقد شرطت علی قوم صحبتہم	بان قلبی لکم من دونکم ورضوا
ومن حدیثی بکم قالوا بہ مرض	فقلت لا زال لا زال المرض

اوسکا جو قطعہ ہی وہ بہتر ہی اوسنے یکشنبہ کی روز تیرہوین ماہ ذیقعدہ ۴۹۸ھ ہجری مین درمیان واسط کی پیدایش پائی ابن خلکان نے تاریخ وفات اسکی بہی نہین لکہی اور کسینے بہی نہین لکہی اسیواسطے ترک کی گئی

المتنبہ علی اللہ

پانچوین صدی کی شاعر

۲۵۱

ابو القاسم محمد ابن معتضد باللہ ابو عمرو عباد بن ظافر المؤید باللہ ابو القاسم محمد قاضی اشبیلیہ کا ابن ابو الولید اسماعیل ابن قریش — بن عباد — بن عمرو — بن اسلم — بن عمر — بن عطاف — بن نعیم لخمی اولاد نعمان بن منذر لخمی سے جو کہ پچھلا بادشاہ سلاطین ملک حیرۃ مین سے گذرا ہی — معتمد مذکور جسکا ہم حال لکھتے ہین ایک حاکم قرطبہ اور اشبیلیہ کا اور چند شہرون جزیرۂ اندلس کا تھا — علی ابن قطاع درمیان کتاب لمح الملح کی معتمد مذکور کے حق مین یہہ کہتا ہی کہ یہہ شخص سب بادشاہان اندلس سے زیادہ سخی گذرا ہی اسیواسطی ہر چہار طرف کی آدمیون کا اوسکے مکان پر اجتماع رہتا تھا اور شعرا زمانہ کے اور جابجا اوسکی پاس پڑی رہتے تھے اور فاضل اتنے کثرت سے اوسکی مجلس مین ہوتے تھے کہ کسی بادشاہ کے دربار مین اتنی فاضل یا شاعر نہ تھے — اور ابن بسام درمیان ذخیرہ کی لکھتا ہی معتمد مذکور کی شعر ایسی ہین جیسا کہ غلاف شگوفہ کو چیر کر کلی نکل آتا ہی یہہ دو شعر اوسکے ہین ؎

اکثرت ھجرک غیر انک ربما عطفتک احیانا علی امور
فکانما زمن التھاجر بیننا لیل وساعات الوصال بدور

اخبار معتمد کی مثل اوسکے اشعار کے بہت ہین ابو نصر خاقان مصنف قلائد عقیان نے بہت شعر لکھے ہین اور حال اوسکا مستوعب اوسنے لکھا ہی اسی سے ابن خلکان نے اپنی تاریخ مین نقل کر دیا ہی مگر حال بہت عجیب اور غریب ہی جسکا دل چاہی اوسکتابی دیکھ لے اور سوا اونکے اور تاریخون مین بھی کچھہ کچھہ حال اوسکا ذکر کیا ہی کیونکہ وہ ایک بادشاہ جلیل الشان تھا — پیدایش اوسکی ماہ ربیع الاول ۴۳۱ھ ہجری مین درمیان شہر باجہ کی جو کہ ایک شہر بلاد اندلس کا ہی ہوئی — گیارہوین شوال ۴۸۸ھ ہجری کو قیدخانہ اغمات مین قید ہوا اور وہین فوت ہوا

ابو جعفر مسعود البیاضی

پانچوین صدی کی شاعر

الشریف ابوجعفر مسعود ابن عبد العزیز ابن الحسن بن عبد الرزاق البیاضی شاعر مشہور ہی وہ شعرا جیدین مین سے تہا اوسکے شعرونکا دیوان بہت چھوٹا ہی مگر بہت اچھی مضمون لطافت کے ہین اوس دیوان مین مدایح بہت کم ہین ایک اچھی قصیدہ سکے یہہ شعر ہین ۔

ان غاض دمعك والركاب تساق | مع ما بقلبك فهو منك نفاق
لا تحبس ماء الدموع فانه | لك يا لديغ هوا هم درياق
واحذر مصاحبة العذول فانه | مغر وظاهر عذله اشفاق
لا يبعدن زمن مضت ايامه | وعلى متون غصونها اوراق
ايام نرجسنا العيون وورد نا | الغض الخدود وخمرنا الارياق
ولنا بزوراء العراق مواسم | كانت لقام لطيبها الاسواق
فلئن بكت عيني دما شوقا الى | ذاك الزمان ومثله ليشتاق

بیاضی مذکور بروز منگل سولوین ذیقعد ۴۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کی فوت ہوا اب ابیوردی کی مقبرہ مین مدفون ہوا ۔ اسکو بیاضی اسواسطی کہتے ہین کہ عباسیون کے تمام گروہ سوار اسکی ایک روز سیاہ کپڑے پہنے ہوئے تہے وہ سفید پہن رہا تہا بادشاہ نے اسکی طرف دیکھکر کہا کہ یہہ بیاضی یعنے سفید کپڑون والا کون ہی یہی نام اوسکا اوسیدن سے پڑگیا سب بیاضی کہنے لگے جب شہرت ہوگئی یہی نام مشہور رہا

الرمادی

ابو عمر یوسف بن ہرون کندی معروف بنام رمادی شاعر مشہور ہی حافظ عبد اللہ حمیدی نے اوسکا ذکر کیا ہی اور کہا ہی کہ مجکو ایسا خیال ہی کہ تمام اوسکی اجداد سب باشندہ رمادہ کی ہین یہہ شاعر قرطبی ہی وہ بہت شعر کہتا تہا اور بدیہہ گو بہی تہا ۔ اوسنے شعر وسخن مین

وہ راہ اختیار کی تھے جو سب استادون کی نزدیک پسند تہی اور اکثر اوسکی زمانہ کی استادونکا یہہ قول تہا وہ کہا کرتے تھے کہ امرأالقیس — اور متنبی — اور اس یوسف بن ہارون ان تین شخصون کی سبب کندہ مین شعر وسخن نے فروغ پایا۔ پہر حمید نے چند وقایع اور کئی قطعی اوسکی ذکر کئے ہین — جانورون کی حال مین ایک کتاب بہی اوسنے تالیف کی ہی — ابو منصور ثعالبی نے یہہ تیمۃ الدہر مین چند شعر اسکی لکہے ہین اور یہہ شعر بہی ذکر کئے ہین سے

فی ای جارحۃ بصون معذ لی　　سلمت من التعذیب والتنکیل

ان قلت فی بصری فثم مدامعی　　او قلت فی کبدی فثم علیلی

یہہ شعر اوسکے ایک توتلی لڑکے کی حقین ہین سے

لا الراء یطمع فی الوصال انا　　الہجر یجمعنا فنحن سواء

فاذا خلوت کتبتہا فی راحتی　　وبکیت منتحبا انا والراء

ابن حیان کہتا ہی کہ اوسنے درمیان ۴۳۰ سنہ ہجری کی وفات پائی

ابو نصر عبد العزیز

بن عمر بن محمد بن احمد بن نباتہ تمیمی سعدی باقی نسب اوسکا مشہور ہی وہ شاعر جید تہا اوسکی شعر و نمین خوش اسلوبی اور جودت پائی جاتی ہی بہت شہر و نمین پہرا سلاطین اور وزرا امرا اور رؤسا کی مدح کی اوسکی مدایح سیف الدولہ ابن حمدان کی حقین بہت اچہی مین ایک دفعہ اوسنے ایک گہوڑا سبزہ ابلق اوسکو دیا تہا یہہ شعر اوسنے لکہکر بہیجے

یا ایہا الملک الذی اخلاقہ　　من خلقہ وزوارہ من دائہ

قد جاءنا الطرف الذی اہدیتہ　　ہادیہ یعقد ارضہ لسمائہ

اولایۃ ولیتنا فبعثتہ　　رمحا سبیب العرف عقد لوائہ

نختال منہ علی اغر محجل　　ما الدیاجی قطرۃ من مائہ

فکاً نما لطم الصباح جبینه | فاقتص منه فخاض فی احشائه
متمهلاً والبرق من اسمائه | متبرقعا والحسن من اکفائه
ما کانت النیران یکمن حرّها | لو کان للنیران بعض ذکائه
لا تعلق الالحاظ فی اعطافه | الا اذا کفکفت من غلوائه
لا یکمل الطرف المحاسن کلها | حتی یکون الطرف من اسرائه

ابن خلکان لکہتا ہی کہ اس شاعر کا دیوان بہت بڑا ہی پیدا ہش اوسکی درمیان ۳۲۷ سنہ ہجری کے ہوئی بروز یکشنبہ بعد طلوع شمس تیسری تاریخ ماہ شوال سنہ ہجری مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ خیزران مین جانب شرقی کو مدفون ہوا

ابو القاسم عبد الصمد

ابن منصور حسن بن بابل شاعر مشہور ہی وہ بھی ایک شاعر شعراء مجیدین پُرگوون مین سی تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ دیوان اوسکا تین جلدون مین مینے دیکہا ہی اوسکا طریقہ شعر کہنے کا خوب ہی بہت شہرون مین پہرا سردارونسی ملاقات کی اونکی مدح بہی کی انعام بہی اوسنے بہت پائی جب صاحب ابن عباد کی پاس آیا اوسسی کہا کہ تو ابن بابک ہی اوسنے جواب مین کہا کہ نہین مین ابن تابک ہون پہر کہا کہ مین ابن بابک ہون مکرر اوسکا کہنا پسند آیا اور انعام دیا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

واغید معسول الشمائل زارنی | علی فرق النجم حیران طالع
فلما جلی صبغ الدجی قلت صاحب | من الصبح او قرن من الشمس لامع
الی ان دنا والسحر زاید طرفه | کما ریع ظبی بالصریمة راتع
فبادرته الصهباء واللیل لامس | رقیق حواشی البرد والفجر واقع
عقار علیها من دم الصب نقطة | ومن عبرات المستهام فواقع

ندیا اذا سمعت غیر نا کانها عیون العدا دی شف عنها البراقع

وہ درمیان سنہ ہجری کی فوت ہوا شہر بغداد مین

التہامی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابوالحسن علی بن محمد تہامی شاعر مشہور ہی صاحب دیوان ہی اکثر شعر بہت اچہی اور منتخب ہین یہہ دو شعر اوسکے بہت اچہی لطیف ہین سے

قل للخلی وثغور الربی مبتسمات وثغور الملاح
ایّهما احلی تری منظر فقال لا اعلم کل اقاح

اوسکا چہوٹا بیٹا بچہ ہی مرگیا اوسکے حق مین یہہ مرثیہ نہایت اچہا ہی ازانجملہ یہہ دو شعر ہین

انّی لارحم حاسدی لحرّ ما ضمت صدورهم من الاوغار
نظروا صنیع الله فی فعیونهم فی جنة وقلوبهم فی نار

یہہ شعر دنیا کی مذمت کی ہین سے

طبعت علی کدر وانت تریدها صفوا من الاقذاء والاکدار
ومکلف الایام ضد طباعها منطلب فی الماء جذوة نار
واذا طلبت المستحیل فانما تبنی الرجاء علی شفیر هار
ومنها
تلهب الاحشاء شیب مفرقی هذا الشعاع شواظ تلک النار

شہر قاہرہ مین مقید ہوا چوتہی ربیع الآخر سنہ ۴۱۶ ہجری کو اور نوین جمادی الاول سنہ مذکورہ کو مقتول ہوا زرد رنگ اوسکی چہرہ کا تہا

ابو محمد علی

ابن احمد بن علی معروف بابن خیران کاتب وشاعر ہی عہدہ پروانہ نویسی سرکار ظاہر جاکم حاکم مصر کے دربار مین مامور تہا اوسکا ایک دیوان شعروں کا بہت چہوٹا ہی

اوسکی اشعار مین کی یہہ دو شعر بہت مشہور ہین ؎

سعی الیک بی الواشی فلم تر نی | اهلا لتکذیب ما القی من الخبر
فلو سعی بک عندی فی الذکری | طیف الخیال لبعث النوم بالسهر

ماہ رمضان سنہ ۴۳۱ ہجری مین فوت ہوا

ابو العلی

بن عبد الواحد فقیہ بغدادی معروف بصریع الدلا - کتاب الجنان مین لکہا ہی کہ یہہ شخص بہت اچہی اسلوب شعر کہتا تہا ابو الرقمق کے طور پر چلتا تہا اوسکے قصیدہ اور غزلین مشہور ہین - یہہ ایک شعر بہت اچہا اور مطابق حال فضلا کے ہی ؎

من فاته الحظ واخطاه الغنی | فذاک والکلب فی حال سواء

درمیان سنہ ۴۱۲ ہجری کی مصر مین گیا الظاہر لاعزاز دین اللہ کی مدح غالب ظن یہہ ہی کہ وہ مصر ہی مین فوت ہوا وفات اوسکے ساتوین رجب سنہ ۴۱۲ ہجری کو بطور مرگ ناگہانے ہوئی

الصردر

رئیس ابو منصور علی ابن الحسن بن علی بن الفضل منشی مشہور بنام صردر شاعر مشہور ہی اوسکی شعر بہت جید پاکیزہ مضمون اچہے ڈہنگ کی ہوتے ہتے چہوٹا سا دیوان شعر کا اوسکا ہی وہ دیوان بہت لطیف ہی یہہ اوسکی شعر مین ؎

لو ابک ان رحل الشباب وانما | ابکی لان یتقارب المیعاد
شعر الفتی اوراقه فاذا ذوی | جفت علی آثاره الاعواد

ایک لونڈی سیاہ رنگ کی تعریف مین یہہ شعر اوسنے کہے ہین ؎

علقتها سوداء مصقو له | سواد قلبی صفته فیها

ما انکسف البدر علی تمہ ۔ ونودہ الا لیحکیہا
لاجلہا الازمان اوقاتہا ۔ مورخات بلیالیہا

اسکو صردر اسواسطے کہتے ہین کہ اوسکی باپ کا نام صربعر لسبب بخل اور خست کی مشہور ہوگیا تہا جب کہ بیٹا اوسکا ہی تابع اوسیکا ہوا اور شعر اچہے کہنے لگا اوسکو صردر کہنے لگے اپنی وقت کی شعراء کی ہجوین بہت کی ہین چنانچہ جعفر مسعود معروف بنام بیاضی شاعر مشہور کی حقمین یہہ کہا ہی ~

لان لقب الناس قدما اباکا ۔ وسموہ من شحۃ صربعرا
فانک تنثر ما صرہ ۔ عقوقا لہ وتسمیہ شعرا

کیا انصاف کیا ہی اس ہجو مین سبحان اللہ ہی چاہئے ۔ شعر اوسکی بہت نادر ہین ماہ صفر ۴۶۵ ہجری مین وفات پائی باعث اوسکی موت کا یہہ ہوا تہا کہ لوگون نے ایک گڑہا شیر کی پکڑنے کے واسطے کہود کر مٹی سی خراسان کی راہ پر ڈہانپ رکہا تہا یہہ اوسمین جا پڑا گرتے ہی فوراً مرگیا پیدائش اوسکی قبل ۴۰۰ ہجری کی ہوئی تہی اسجا ئی تمام ہوئی پانچوین صدی اب چہٹے صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصہ چہٹا

صدی چہٹی

واضح ہو کہ چہٹے صدی مین بہت شاعر نامور گذری ہین لیکن جنکی تاریخ وفات ہمکو معلوم ہی اونہین لوگونکا حال ہم اس کتاب مین لکہتے ہین اور جو لوگ زیادہ بہی ہوئے ہین

شہرزوری

ابو الفضل ابن ابو محمد بن عبد اللہ بن احمد قاسم شہرزوری ملقب بلقب کمال الدین فقیہ شافعی ہی یہہ شخص بہت ادیب کامل اور فاضل ماہر تہا پیدائش اوسکی ۴۹۲ ہجری مین درمیان موصل کے

ہوئی اوسکی شعر بہت اچھی ہیں اوسینے بروز جمعرات چھٹے محرم الحرام ۵۵۶ھ ہجری مین درمیان دمشق کی موافق بیان مصنف ارج شمیم کی وفات پائی شعر اوسکی یہہ ہین ؎

ولقد انیتک والنجوم رواکد | والفجر ولہم فی ضمیر المشرق
ورکبت ملاھواک کل عظیمۃ | شوقا الیک لعلنا ان نلتقی

ابن الدہان

ابو الفرج عبد اللہ بن اسعد بن علی ابن عیسی معروف بنام ابن دہان موصلی کی اوسکو حمص بہی کہتے ہین وہ فقیہ شافعی تہا اوسکی اخلاق کی بہت تعریف ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ فقیہ اور فاضل اور ادیب اور شاعر ایسا تہا کہ اوسکی شعر بہت لطیف ہوتے تہے ڈہانا مضمون کا اوسکو خوب آتا تہا مطلب بہی اچھی طرح بر بیان کرتا تہا مگر شعر گوئی اوسپر غالب تہی ایک دیوان چہوٹا سا اوسکا مشہور ہی مگر سب شعر اوسکی جید ہین وہ باشندہ موصل کا ہی جب تنگ ہوکر مفلس ہوگیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا اوسوقت اوسینے ارادہ کیا کہ صالح بن رزیک حاکم مصر کی خدمت مین جاؤن لیکن جورو کو ساتہہ لیجانی کے طاقت نرکہتا تہا اسلئے اوسنی یہہ شعر شریف ضیاء الدین ابو عبد اللہ زید بن محمد بن محمد بن عبد اللہ حسینی نقیب علویین کے پاس موصل مین لکہہ بہیجے وہ یہہ ہین ؎

وذات شجو اسال البین عبرتہا | کانت تؤمل بالتفنید امساکی
لجت فلما راتنی لا اصیخ لہا | بکت فاقرح قلبی جفنہا الباکی
قالت وقد راءت الاجمال محدجۃ | والبین قد جمع المشکوۃ والشاکی
من لی اذا غبت فی ذا المحل قلت لہا | اللہ وابن عبید اللہ مولاک
لا تجزعی بانحباس الغیث عنک فقد | سالت نوء الثریا جود مغناک

جب یہہ شعر شریف مذکور نے سنے حکم دیا کہ اوسکی جورو کی خرچ اور محتاج کی خبر لو جب تک کہ

چھٹی صدی کی شاعر

خاص وہ رہی خبر گیری میں کروں کا بعد ازان جب اوسکی خاطر جمع ہو گئی مت لوگیا واں صالح بن رزیک کی مدح کی اس قصیدہ سی کہ جسکا اول یہہ ہی سے

اماکفاك تلافی فی تلافیکا ۔۔۔ ولست تنقم ان افرط حبیکا

اوسنے اچھا انعام دیا بعد ازان پھر وہ شہر حمص کا مدرس ہوا اسیجا ہی اقامت کی اسیواسطی اس شہر کی طرف منسوب ہی عماد کاتب درمیان خریدہ کی کہتا ہی کہ جب سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب رح نے شہر حمص کی باہر آیا اور ڈیرا کیا ہماری پاس ابو الفرج مذکور آیا اوسکو بیٹے سلطان صلاح الدین کی روبرو لیجاکر کہا کہ ای خداوند یہہ شخص اپنی قصیدہ کافیہ میں ابن رزیک کی حق میں یہہ شعر کہتا ہی سے

املح الترك ابغی الفضل عندهم ۔۔۔ والشعر ما نال عند الترك متروکا

سلطان مذکور نے ہنسکر انعام دیا ۔ بعد ازان سلطان صلاح الدین کی قصیدہ عینیہ سی مدح کی جسکی یہہ شعر ہیں سے

قل للبخيلة بالسلام تورعا ۔۔۔ كيف استبحت دمي ولم تتورع

وزعمت ان تصلي بعام قابل ۔۔۔ هيهات ان ابقى الى ان ترجعي

ابن خلکان کہتا ہی کہ شہر حمص ہیں درمیان ماہ شعبان ۵۹۲ ہجری کی فوت ہوا اسا تہہ برس کا ہوکر مرا

الشریف عبد اللہ

یہہ شخص مذکور بڑا سخی رئیس صاحب فضیلت اور نیک خصال تھا اوسکا ذکر عماد الدین کاتب نے درمیان خریدہ کی کیا ہی اور بہت تعریف کی ہی اور کہا ہی کہ مینی ابو البدر ابن جنید کے شعر اوسکی سنے ہیں وہ شعر اس شریف عبد اللہ کی طرف لوگ منسوب کرتے ہیں از انجملہ یہہ شعر ہی ۔

یا بانة الوادي التي سفكت دمي ۔۔۔ بلحاظها بل يا فتاة الاجرع

لی ان ابث الیک ما القاه من | الہوی وعلیک ان لا تسمعی
کیف السبیل الی تناول حاجة | فصرت یدی عنها ککف الاقطع

درمیان شہر موصل کی سنہ ۶۲۳ھ مین فوت ہوا

الرفا

محمد بن غالب مشہور بنام رفا اندلسی اصافی شاعر مشہور ہی وہ اچھی جید شعرا مین سے ہی — ایک لڑکا تہوک انکہون کے نکا کر روتے شکل اپنی بنا کر اوسکی سامنے گذرا کرتا تہا اور واقع مین روتا کبہی نہ تہا اسنے یہہ شعر اوسکی واسطے کہے ــ

غدیری من خذلان یبکی کابة | واضلعه مما یجاوله صفر
یبل ماقی زهرتیه بریقه | ویحکی البکا عمدًا کما ابتسم الزهر
ویوهم ان الدمع بل جفونه | وهل عصرت یومًا من الخشب الخمر

یہہ شعر بہی اوسکی ہین ــ

ومهفهف کالغصن الا انه | تحیر الباب عند لقائه
اضحی ینام وقد تکلل خده | عرقا قلت الورد رش بمائه

ماہ رمضان ۵۷۲ھ مین درمیان شہر مالقہ کی فوت ہوا ــ رصافی منسوب طرف رصافہ کی جو کہ ایک چہوٹا شہر اندلس کا ہی

ابن الخیاط

ابو عبد اللہ احمد بن محمد بن علی بن یحیی بن صدقہ تغلبی معروف بکنیت بن الخیاط شاعر دمشقی وہ منشی تہا اوسکی شعر اور عبارت دونو اچہی ہوتے تہے بہت شہرونمین پہرا اور لوگون کی مدح کی پہر بلاد عجم مین آیا وہان آکر مدح لوگون کی کی ایک دفعہ حلب مین گیا بہت تنگ حال تہا اوسکو قدرت کسی چیز کی نہ تہی لاچار ہو کر ابن حیوس مذکور کی پاس یہہ دو شعر لکہکر بہیجی

چہٹی صدیکی شاعر

لِسبق عندي ما يباع بحبّه	وكفاك عنّي منظري عن مخبري
الا بقية ماء جه صنتها	عن ان تباع واين اين المشتري

ابن حیوس نی دیکہکر کہاکہ اگر کہتا وانت نعم المشتري اچہا ہوتا یہہ اصطلاح بجای این این المشتري کی دي اورحاجت اوسکی شعرون کی ذکر کرنیکی نہین کیونکہ دیوان اوسکا مشہور ہی پیدائش اوسکی درمیان سنہ ہجری کی دمشق مین ہوئي گیارہوین تاریخ رمضان سنہ ہجری مین درمیان دمشق کی فوت ہوا بعضی کہتے ہین کہ ستر ہوین رمضان کو فوت ہوا قول اول اصح ہی

جمال الملک

علي ابن افلح شاعر مشہور ہی یہہ شاعر بہت ماہر اور ظریف خوش اسلوب کثیر الہجا یعنی ہاجی تہا خلفاء کی اسنے بہت مدح کی ہی بہت شہرونمین پہرا ہی بڑي بڑي سردارونسی ملاقات کی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی متوسط ہی نہ بڑا ہی نہ چہوٹا یہہ دیوان آپ جمع کیا ہی اور خطبہ بہی اپنی آپ ہی اوسکا لکہا ہی یہہ تین شعر اوسکی شعر ہجائی ہجوئیہ مین ہین سے

استغفر الله من نظم القريض فقد	اقلعت عنه فما لي فيه من ارب
اذ لست انفك من نظم ذا فرغ	امسا ينغض عندي لذة الادب
اذا صدقت بهجو الناس خفتهم	وان مدحت حسبت الله من كذب

درمیان سنہ یا سنہ یا سنہ ہجری مین فوت ہوا اوسکی بہت اچہی اچہی شعر ہین

ابو الحسن بصري

اسد الله بن سنان ابن سلیمان ابو الحسن بصري اسماعیلی باطنی مدعی خلافت اور حاکم چند قلعجات اسماعلیہ کا تہا۔ ذہبي کہتا ہی کہ یہہ شخص ادیب اور متفنن اور عالم علم فلسفہ کا

چہٹی صدی کی شاعر

اخباری اور شاعر و شیطان انسانو نمین تہا اوسکی حال مین پانچ ورق درمیان تاریخ کبیر کی ہین قلعہ کیف مین درمیان محرم ۵۹۰ھ ہجری کی فوت ہوا اوسکی شعر وہ جو اوسنی ملک ناصر صلاح الدین یوسف ابن ایوب کی حقمین لکہے تہے یہہ ہین ع

ما للرجال لامر هال مفظعه | ما مر قط على قلبي توقعه
يا ذا الذي يفزع السيف هددنا | لا قام مصرع جنبي حين تصرعه
قام الحمام الى البازي يهدده | واستصرخت باسود البر اضبعه
ومن يسد فم الافعى باصبعه | فهو العليم بما يلقاه اصبعه

الحرانی

محمد بن عبد اللہ بن عباس ابن عبد الحمید ابو عبد اللہ حرانی اوسنے حدیث کی ہی سماعت کی ہی بہت لطیف و ظریف آدمی تہا اوسنے ایک کتاب مسمی روضة الادبا جمع کی ہی ابن جوزی کہتا ہی کہ اوسنے ایک روز مینی ملاقات کی بہت دیر تک بیٹہا رہا آخر کو لاچار ہوکر مینی کہا کہ بہت دیر ہوئی اب مین جاتا ہون اوسنے یہہ شعر اپنی میری سامنے پڑہی ع

لئن سميت ابراما وثقلا | زيارته رفعت بهن قدري
فما ابرمت الا حبل ودي | ولا ثقلت الا ظهر شكري

کسی مہینے ۵۶۲ھ ہجری مین فوت ہوا

الابلہ

ابو عبد اللہ محمد بن بختیار معروف بنام ابلہ شاعر بغدادی ہی وہ ادیب کامل اور ظریف اور بالاک آدمی ہی لشکریون کا سا لباس پہنا کرتا تہا اوسکی شعر بہت اچہی مشہور ہین دیوان اوسکا لوگون کی پاس موجود ہی ابلہ اوسکو بسبب فرط ذکاوت کی باعتبار مستعمل کی کہ برعکس نہہند نام زنگی کا فور کہا کرتے تہے کیونکہ کتاب کشف الحال فی وصف الخال مین

چہتی صدی کی شاعر

شیخ صلاح الدین صفدي نی کہاہی کہ آبہ اوسکو بسبب فرط ذکا اوحدة المسدي کی کہاکرتے تہی — ایک لونڈي کووہ چاہاکرتا تہا ایک روز اوسکی گہر گیا گہر مین نہ پایا اوسکی دروازہ پر یہہ شعر لکہہ آیا —

دارك يا بدر الدجى جنة · بغير ما نفسي ما تلهو ا
وقد روي في خبر انه · اكثر اهل الجنة البله

ذہبی نے کتاب عبر مین لکہاہی کہ یہہ شخص مذکور جمادي الاخر ۵۷۹ ہجری مین فوت ہوا

عماد کاتب

وزیر وعلامہ عصر ابوعبد اللہ محمد ابن محمد حامد بن محمد اصبہانی معروف بکنیت ابن اخی العزیز ذہبي کہتاہی کہ درمیان ۵۱۹ کی اصفہان مین پیدا ہوا بغداد مین علم فقہ ابن رزار سے پڑہا علم فقہ اور علم خلاف — اور عربیہ مین بہت مہارت پیدا کی — اور علي بن الصباغ سي حدیث کی سماعت کی بعد ازان انشا کی طرف توجہہ کرکے خطوط اور مراسلات ونظم لکہنے مین استعداد معقول بہم پہونچائي اسباب مین وہ فوقیت حاصل کی کہ کوئي اوسکی زمانہ مین ویسے لکہانہ کہاتا تہا بعد ۵۶۲ ہجري کی دمشق مین آیا یہہ منشي مقرر ہوا اوسکی نظم ونثر سے تمام سلطنت کو رونق حاصل ہوگئی اور اوسنے بہی بہت ترقی حاصل کی صلاح الدین کی خاندان مین بڑا مرتبہ اوسکا ہوا بعد ازان اوسنے کتاب دبیہ تصنیف کین اول تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ ہجري مین فوت ہوا قبرستان صوفیونمین مدفون ہوا اوسکی تصنیف سی خریدہ ہی جسمین اکثر شعرا کا حال لکہاہی — اور ایک کتاب برق شامی اوسمین ملک عادل کا ہی سلطان الدین کی مدح مین جو شروع رجب ۵۶۶ ہجری مین قصیدہ لکہا ہی اوسمین کی یہہ شعر مین —

لولا الجد بالروح قال الحبيبه · مات المحب من المساح نصيبه

چہٹی صدی کی شاعر

ماشئ ذو کلف علی احبابہ ۔ بالروح الا فانہ مطلوبہ
انتم عددتم من ذنوبی شکم ۔ ما کان اسعد من بعد ذنوبہ

علی ابن عبید

علی ابن عبید بن عبد الرحمن العار شکوری معروف بابن مرین اسکا ذکر سخاوی نے صور بین کیا ہی وہ کہتا ہی کہ بعد ایک قرن کی تہوڑی ہی عرصہ بعد وہ پیدا ہوا اور نظم لکہنے کا اوسکو شوق ہوا جو لکہتا تہا سوا نظم کی اور کچہہ نہ بہاتا تہا یہہ دو شعر اوسکی ہین سے

اقول لطیبۃ ملکت فوادی ۔ طوال الدھر وھی بہ مقیمہ
قتلت الصبّ بالھجران فالنت ۔ اتقتل بالجفا وانا سلیمہ

اسکی شعر بہت مشہور ہین شروع ماہ رمضان ۵۹۰ ہجری مین ستاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ابو اسحاق

ابراہیم بن ابی الفتح بن عبد اللہ بن خفاجہ اندلسی شاعر ہی اوسکا ذکر ابن بسام نے درمیان ذخیرہ کرکی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور کہا ہی کہ وہ اندلس کی شرق مین رہتا تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت اچہا ہی یہہ شعر اوسکی ہین سے

وعشیّ انس اضجعنی لنشوۃ ۔ فیہ تمہّد مضجعی وتدمّث
خلعت علیّ بہ الاراکۃ ظلّہا ۔ والغصن یصغی والحمام یحدّث
والشمس تجنح للغروب مریضۃ ۔ والرعد یرقی والغمامہ ینفث

ولہ

اقوی محلّ من شبابک اھل ۔ فوقفت انذب منہ رسما عافیا
مثل العذار ھناک نؤیا دائرا ۔ واسودّت الخیلان فیہ اثافیا

ابو اسحاق مذکور جزیرہ شقر مین جو مضافات بلنسیہ سی ہی بلاد اندلس کی متعلقات مین

چھٹی صدی کی شاعر

واقع ہی درمیان ۴۴۱ھ ہجری کی پیدایش اوسکی ہی اوسمین درمیان ۵۲۴ھ ہجری کے چوتھی ماہ شوال روز یکشنبہ کو فوت ہوا

الغزّی

ابو اسحاق بن ابراہیم بن یحیی بن عثمان بن محمد کلبی آ ہہی ہی ابن نجار نی تاریخ بغداد مین لکہا ہی کہ ابراہیم مذکور شاعر مشہور ہی — حافظ ابن عساکر نے بہی تاریخ دمشق مین اوسکا حال لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ شاعر مذکور نے دمشق مین داخل ہوکر علم فقہ نصر مقدسی سی ۴۸۱ھ مین سیکہا اور بغداد مین داخل ہوکر مدرسہ نظامیہ مین بہت برس اقامت کی وہان مرثیہ اور مدح مدرسین وغیرہ کی بہت کی ہی — پہر خراسان مین آیا وہان کی سردارون کی مدح کی اس سبب سی بہت جائی پر اوسکا شعر پہیل گیا جنید قطعی اوسکی لکہکر اور تعریف کی کی کلام تمام کی — شاعر مذکور کا ایک ایک دیوان شعر کا ہی آپ اوسنے جمع کیا ہی اور خطبہ مین بیان کیا ہی کہ ایک ہزار شعر اسمین موجود ہی — اور عماد کاتب اوسکی حال مین یہہ لکہتا ہی کہ اوسنے بہت ملکون کا سفر کیا گرد نواح خراسان کے پہرا کرمان مین گیا بہت لوگون سے ملاقات کی ناصر الدین مکرم بن علاء وزیر کرمان کی مدح قصیدہ بائیہ سی کی جسمین کا یہہ ایک شعر ہی ؎

حملنا من الایام ما لا نطیقہ ۔۔۔ کما حمل العظم الکسیر العصائبا

اور چہوٹی ہونی رات کی مین یہہ شعر بہت لطیف ہی ؎

ولیل رجونا ان یدب عذارہ ۔۔۔ فما اختط حتی اذا صار بالفجر شائبا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اوسکی قصیدی بہت اچہی اور نادر ہین از انجملہ یہہ شعر ایک قصیدہ کے بہت خوب ہین ؎

اشارۃ منک تغنینی واحسن ما ۔۔۔ رد السلام غداۃ البین بالعنم

حتی اذا طاح عنها المرط من دهش — والحل بالنظم عقد السلك فی الظلم
تبسمت فاضاء اللیل فالتقطت — حبات منتشر فی ضوء منتظم

غزہ ہی مذکور درمیان غزہ جو ایک بحر شام کی کنارہ پر اعمال فلسطین سے واقع ہی اور جسمین ہاشم
بن عبد مناف جد رسول صلعم کی قبر ہی پیدا ہوا اسنہ ۴۴۱ مین اوسکی پیدایش ہوئی اور سنہ ۵۲۴ ہجری مین درمیان مرو
اور بلخ کی جو کہ بلاد خراسان ہی فوت ہوا وہان سے اوسکا تابوت لاکر بلخ مین دفن کیا
وقت وفات کی یہہ شخص کہتا تہا کہ مین سبب سے مین اپنی مغفرت کا خداسی امیدوار ہون ایک
یہہ کہ مین ہم وطن امام شافعی کا ہون — دوسری یہہ مین پیرانا اور بڈہا استاد ہون تیسری
یہہ کہ اوسکی بخشش کا امیدوار ہون — قول مولف میری نزدیک دو دلیلین اوپر
کیا یہہ ہین البتہ تیسری وجہ صرف امیدواری کی بیشک موجب مغفرت ہی

ابن خازن

ابو الفضل احمد بن محمد بن الفضل بن عبد الخالق معروف بکنیت ابن خازن کاتب اور
شاعر دینوری ہی بغداد مین پیدا ہوا اوسی شہر مین وفات پائی یہہ شخص فاضل اور
بڑی فہمید و الا اپنی زمانہ کا یگانہ تہا وہ پیا ابو الفتح نصر اللہ کاتب مشہور کا ہی اور
مقامات کی بہت نسخی لکہی ہین وہ نسخی لوگون کے پاس موجود ہین اپنی باپ کی بہی
اوسنے شعر جمع کرکی ترتیب دیوان کی وہ بہت اچہی شعر ہین از انجملہ یہہ شعر ہین —

من یستقم یحرم مناہ ومن یزغ — یختص بالاسعاف والتمکین
انظر الی الالف استقام ففاتہ — عجم وفاز بہ اعوجاج النون

ولہ ایضاً

من لی باسمر یحبوہ بمثلہ — فی لونہ والقد والعسلان
من رامہ دلیتہ رعج صعبا — علی طرف السنان وطوقہ الوسنان

راح الصبي نثنيه لاريح الصبا سكران بي من حبه سكران

طرفي كطرف جامح مرح مني رسلت فضل عنانه عنّا

یہ شعر اوسکی صنعا ہیں نیک سی بہر ہیں اوسنے ماہ صفر ۵۸۴ھ ہجری میں وفات پائی

شعر اوسکی صنعا الیس بہ سکی تہی حافظ ابن جوزی اپنی کتاب منتظم مین کہتا ہی کہ ۵۸۳ھ ہجری

میں وہ فوت ہوا

ابوبکر احمد

ابوبکر احمد بن محمد بن حسین ارجانی ملقب بلقب ناصح الدین قاضی تستر اوس لشکر مکرم کا تہا

اوسکی شعر بہت نادر اور خوب ہوتی تہے عماد کاتب اصبہانی نے کتاب خریدہ میں اوسکا

ذکر یہ کیا ہی کہ ارجانی مذکور عنفوان شباب میں درمیان مدرسہ نظام الملک کے اصفہان

میں تہا اور شعر کہتا اوسنے آخر وقت عہد نظام الملک میں اختیار کیا شاید کہ وہ

سال حسین اوسنے شعر گوئی کی رغبت کی ۴۸۵ھ کا تہا اور اوسکی بہ موافق آخر عہد نظام

الملک تک یعنی ۵۴۴ھ ہجری تک اوسکو شوق رہا وہ عہدہ قضات پر درمیان لشکر مکرم کے

مامور تہا وہ خود بہی نیک بخت اور بڑا شریف تہا شعر اوسکی بہت ہیں وہ دیوان جو اوسکا جمع ہوا ہے

وہ دیوان حصہ بہی اوسکی اشعار میں سے نہیں ہی بیدا شیں اوسکی اوجان ہیں ہوتا ۔

مقام اوسکی بودوباش کا تستر ہی ۔ یہہ شعر اوسکی دیوان سے ابن خلکان نے نقل کی

ہی جو لکہے جاتی ہیں ؎

من النوائب ان فتی فی مثل هذا الشغل نائب

ومن العجائب ان لی صبرا علی هذی العجائب

چونکہ وہ فقیہ تہا اور شعر بہی کہتا تہا اسلئے اپنی تعریف اور بیان اوصاف کرتا ہی ؎

انا اشعر الفقهاء غیر مدافع فی العصر او انا افقه الشعراء

شعر اذا ما قلت دونه الوري — بالطبع لا يتكلف الا لقاء
كالصوت في ظلل الجبال اذا علا — للسمع هاج تجاوب الاصداء

وله ایضاً

شاور سواك اذا نابتك نائبة — يوماً وان كنت من اهل المشورات
فالعين تنظر منها ما دنا ونأى — ولا تري نفسها الا بمرآت

اوسکا ایک دیوان بہی ہی پیدایش اوسکی درمیان ۴۶۰ھ ہجری کی ہے اور وفات ماہ ربیع ۵۴۸ھ
درمیان شہر تستر کی بالشکر مکرم کی ہوئی

ابن منیر

ابو الحسین احمد بن منیر بن احمد بن مفلح طرابلسی لقب اوسکا مہذب الدین ہی یہہ شخص آئمہ زمانہ کے
اور شاعر مشہور اپنی وقت کا تہا صاحب دیوان ہی اسکا باپ غزلین بازارمین طرابلس کے
گایا کرتا تہا جب یہہ پیدا ہوا اسکو قران حفظ کروایا اور علم لغت سکہلایا اور ادب پڑہایا
اور شعر کہنا اوسنے سیکہا پہر وہ دمشق مین جاکر رہا مگر یہہ شخص عقیدہ رفض کا رکہتا
تہا ہجو بہت صحابہ کی کرتا تہا زبان اوسکی بہت گندی تہی جب یہہ اوصاف اوسکی
مشہور ہوچی بوری بن اتابک طغتکین حاکم دمشق نے اوسکو قید کیا پہر بعد مدت کی
ارادہ کیا کہ زبان اوسکی کاٹ ڈالون لوگون نے اوسکی واسطے شفاعت چاہی چنانچہ اوسنے
مان لیا اور اس حرکت سے باز رہا — درمیان اوسکی اور درمیان ابو عبد اللہ بن نصر
بن صغیر معروف بکنیت ابن قیسرانی کی مکاتبات اور مہاجات جیسی کہ برابر کی یاروں مین ہوا
کرتی ہین چہل رہتے تہے یہہ اوسکی شعر ایک قصیدہ کی ہین

واذا الكريم راى الخمول نزيله — في منزل فالحزم ان يترحلا
كالبدر لما ان تضال جسمه — في طلب الكمال فحازه متنقلا

سفها الحمك ان رضيت لشرب | رنق ورنف الله قد ملأ الملا
ساهمت عيسك مر عيشك قاعدا | افلا فليت بهن ناصية الفلا

ولہ ایضا

انكرت مقلته سفك دمى | وعلا وجنته فاعترفت
لاتخالوا خاله فى خده | قطرة من دم جفنى نطفت
ذاك من نار فؤادي جذوة | فيه ساخت وانطفت ثم طفت

اشعار اوسکی بہت لطیف اور سب سے بہتر ہین پیدایش اوسکی ۴۶۳ ہجری مین درمیان طرابلس کی ہوئی — وفات اوسکی ماہ جمادی الاخر ۵۴۸ ہجری مین ہوئی قبر اوسکی جبل جوشن ایک پہاڑ ہے اوسکی مشہد مین ہے ابن خلکان کہتا ہے کہ مینے اوسکی قبر پر یہہ شعر لکھی ہوئی دیکھے ہین —

من زار قبري فليكن موقنا | ان الذي القاه يلقاه
فيرحم الله من زارني | وقال لي يرحمك الله

قاضی رشید

قاضی رشید ابو الحسین احمد بن قاضی رشید ابو الحسن علی قاضی رشید ابو اسحاق ابراہیم بن محمد بن حسین بن زبیر غسانی اسوانی فاضل اور عالم اور رئیس آدمی تہا اوسنے ایک کتاب الجنان اور ریاض الاذہان تصنیف کی ہے اس کتاب مین بہت فضلا اور ادبا کا حال لکہا ہے —
ایک دیوان بہی اوسکا ہے وہ درمیان قاہرہ کی ۵۶۲ ہجری ماہ رجب مین فوت ہوا اوسکی بدن کا چہرہ سیاہ تہا اپنی زمانہ مین علم ہندسہ اور ریاضی اور علم شرعیہ مین اور ادب اور شعر گوئی مین اپنا نظیر نرکہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین —

جلت لدي الرزايا بل جلت هممي | وهل يضر جلاء الصارم الذكر

غیری بغیره عن حسن شیمته | صرف الزمان وما یاتی من الغیر
لو کانت النار للیاقوت محرقه | لکان یشتبه الیاقوت بالحجر
لا تغرون یا طاری وقیمتها | فانما هی اصداف علی درر
ولا تظن جفاء النجم من صغر | فالذنب فی ذاک محمول علی البصر

ابو الصلت

امیه بن عبد العزیز بن ابی الصلت اندلسی وانی فاضل علوم ادبیه اور عربیه کا گذرا ہی اوسنے ایک کتاب مسمی حدیقه اسلوب یتیمة الدهر پر تصنیف کی ہی فن حکمت چونکه بہت جانتا تہا اسلیئے اوسکو ادیب حکیم کہا کرتے تہے علوم متقدمین جانتا تہا اندلس سی نقل کر کی ثغر الاسکندریه مین جا بسا تہا اوسکی شعر ہین یہ

اذا کان اصلی من تراب فکلها | بلادی وکل العالمین اقاربی
ولا بد لی ان اسال العیس حاجة | تشق علی شم الذری والغوارب

وله

ومهفهف شرکت محاسن وجهه | ما مجه فی الکاس من ابریقه
ففعالها من مقلتیه ولونها | من وجنتیه وطعمها من ریقه

شعر اوسکی بہت اچھی ہین آخر وقت زندگی مین دریبان شہر مہدیه کی جا کر رہا اسی شہر مین بروز دوشنبه شروع سال ۵۲۹ھ دسوین ماه محرم کو فوت ہوا

تقیه

یہه عورت والده علی کی مسماة تقیه بنتی ابو الفرج غیث بن علی بن عبد السلام بن محمد بن جعفر سلمی ارمنازی صوری کی آبا و اجداد اس عورت کی رہنی والا صور کی ہین یہه عورت بڑی فاضله تہی اسکی شعر او قصاید او قطعی بہت اچھی ہین ــ وه حافظ ابو طاہر

احمد بن محمد سلفی اصفہانی کی صحبت میں مدت تک ثغر اسکندریہ میں رہی اوسینے ایک اس عورت کا ذکر کیا ہی اور اپنی مسودات میں لکھا ہی کہ ایک روز میری گھر میں وہ آئی میری اونگلی چاکو سی کٹ گئی تھی اوسمیں سے لہو نکلنے لگا ایک لونڈی سے نے جلد لیسی اپنی اوڑھنی میں سے ایک ٹکڑا کپڑ نکالا جلد لیسی پھاڑ کر مجکو دیا اوسپر وہ کپڑا مینے باندھا سماۃ تقیہ بھی دیکھہ رہی تہے اوسینے یہہ شعر بناکر فی البدیہہ پڑہی ؎

لو وجدت السبیل جدت بخدّ ي عوضا عن خمار تلك الولیدة

کیف لی ان اقبّل الیوم رجلا سلکت دهرها الطریق الحمیدة

سوا اوسکی اور بھی اوسکی شعار بہت اچھی ہیں پیدایش اوسکی ماہ صفر ۵۰۵ھ ہجری میں درمیان دمشق کی ہوئی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے حافظ مذکور کی ہاتہہ کا لکھا ہوا دیکھا ہی وہ کہتا ہی کہ ماہ محرم سنہ مذکور میں پیدا ہوئی اوائل ماہ شوال ۵۷۹ھ ہجری میں فوت ہوئی

ابو المیمون

ابو المیمون مبارک ابن کامل بن علی ابن تقلہ بن نصر ابن منقذ کنانی ملقب بلقب سیف الدولہ مجاہد الدین سلطان صلاح الدین کی وقت امرا میں سے تہا اور بڑا شاعر ماہر و ظریف تہا قلعہ شیزر میں درمیان ۵۲۶ھ ہجری کی پیدایش اوسکی ہوئی اوسکی یہہ دو شعر ہیں ؎

ومعشر یستحل الناس قتلهم کما استحلوا دم الحجاج في الحرم
اذا سفکت دما منهم فما سفکت بذاي من رحمة المسفوك غیر دم

ابن التعاویذی

ابو الفتح محمد بن عبید اللہ کاتب جوہری معروف بکنیت ابن التعاویذی باپ اوسکا ابن نظر کا غلام تہا اوسکا نام تشتکین تہا اوسکے باپ سینے اوسکا نام عبید اللہ رکہا اوسکی اشعار میں شیرین الفاظ اور رقت و باریکی مضامین اور خوش الفاظی بہت ہی تمام جہان میں اوسکی نظم مشہور ہوئی

اور سب عراق پر اوسنے نوبت حاصل کی اوایل چھٹے قرن مین درمیان عراق کی پیدا ہوا ۴۹۵ سنہ ہجری مین پینسٹھ ۶۵ کا ہوکر فوت ہوا اوسکی شعر یہہ ہین — ۹۰

لم يبق فيك لمشتاق اذا وقفا　　الا اذا كان زمان يبعث الاسفا

ونظرة ربما ارسلت رائدها　　والطرف ينكر من معناك ما عرفا

يا منزلاً باللوى اقوت معالمه　　لم يبق شوقي الى سكانه وعفا

لولاك ما هاجني نوح الحمام ولا　　هفا بي الشوق علويا اذا اخطفا

تعاویذی اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ وہ تعویذ بہت لکہا کرتا تہا اور اوسکا باپ منتر اور جادو کیا کرتا تہا ابن سمعانی کہتا ہی کہ مینے اوسسے پوچہا کہ تو کب پیدا ہوا تہا اوسنے کہا کہ درمیان ۵۱۹ سنہ ہجری کی کرج مین پیدا ہوا تہا

ابن المعلّم

یگانہ روزگار ابو الغنایم بن معلم شاعر عراق کا ہی نام اوسکا محمد بیٹا فارس واسطی کا ملقب بلقب نجم الدین وہ بہت نیک بخت تہا یہہ بہی ایک شخص اون شعرا مین سے جنکا شعر مشہور ہوکر پہیل گیا تمام عمر اوسنے نظم شعر مین ہی کہوئی اکثر غزل کہتا تہا اور مدح بہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے مشایخ بطایح سے یہہ سنا ہی کہ اس شخص کو غزلین اون فقیرون کی جنکو سید رفاعی کی فقیر کہتے ہین وہ گرز لگایا کرتے ہین یاد تہین چنانچہ یہہ حالت تہے کہ کوئی غزل ایسی نہ ہوتی تہے جو یہہ شخص کہتا تہا اور وہ یاد نہ کرتے تہے اوسکا بہت اعتقاد وہ فقیر کیا کرتے تہے — درمیان ابن معلم مذکور اور ابن تعاویذی کی ہنسی وچہل اور کہیلے اور ہجو ہوا کرتی تہے ۵۹۲ سنہ ہجری مین شاعر مذکور فوت ہوا نوی برس سے زیادہ عمر پائی پیدایش اوسکی سترہوین تاریخ جمادالآخر ۵۰۱ سنہ ہجری مین ہوئی تہے — ہرات بضم ہا ایک گانو ہی اعمال نہر جعفر سی درمیان اوسکی اور درمیان واسط کی دس فرسخ کا فاصلہ ہی وہ گانو اوسکا وطن اور مسکن تہا یہان تک کہ اوسجای مذکور مین سنہ

وفات پائی یہہ شعر اوسکے ہیں

مایرید العذال واللوام	امقلما فی العود لا مقام
مل الی رامۃ فلا الاجرع الاجرع	حسنا ولا البشام البشام
کیف یحی معالم الحب والاثار	فیہا کانہا اعلام
فلان کانت المعانی کما قیل	فاین الھوی واین الخیام
ولعمری ان الوقوف علی غیر	دیار بہا الحبیب حرام

ابو علی

ابو علی حسن بن سعید بن عبید اللہ بن بندار بن ابراہیم الشاتانی ملقب بلقب علم الدین فقیہ آدمی تہا مگر علم ادب اور شعر اوسپر غالب ہوگیا تہا اوسیکی سبب شہرت بہی پائی اپنا وطن چہوڑکر موصل میں آرہا تہا بغداد میں بہت آیا جایا کرتا تہا وزیر ابو المظفر ابن ہبیرہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کیا کرتا تہا ـ عماد کاتب نے اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی کیا ہی چند شعر اوسکی ذکر کئی ہیں اور کہا ہی کہ سلطان صلاح الدین کی مدح اوس قصیدہ کہ حبین کی یہہ شعر ہیں سے

اری النصر معقود ابرایتک الصفر	فسروا فتح الدنیا فانت بہا احری

ازانجملہ

یمینک فیہا الیمن والیسر فی الیسری	فبشری لمن یرجوا لندی منہما بشری

بعد اسکی اوسکی درمیان سنہ ۵۰۱ ہجری کی ہوئی ماہ شعبان سنہ ۵۹۹ ہجری میں درمیان موصل کے فوت ہوا

بارع

ابو عبد اللہ حسین بن محمد بن عبد الوہاب بن احمد بن محمد بن حسین بن عبد اللہ بن قاسم

بن عبید اللہ بن سلیمان بن وہب وزیر حارثی - اولاد حرث بن کعب بن عمر الدیا سے
مدری مشہور بنام بارع شاعر مشہور اور ادیب بغدادی ہی وہ نحوی اور
لغوی اور سفری ادیب بہت لوگون کو اوسکی ذات سی فایدہ ہوا خصوصًا قران شریف
پڑہانی سی وہ خاندان وزارت سی تہا کیونکہ دادا اوسکا قاسم نے وزارت خلیفہ
معتضد اور خلیفہ مکتفی بعد اوسکی کی ہی یہہ وہی شخص ہے جسنے اپنا نام ابن رومی شاعر
رکہا تہا اور عبید اللہ بہی معتضد کا وزیر تہا - اور سلیمان ابن وہب بہی وزیر تہا
اوسکی شہرت اوسکی حال کے لکہنے سے مخبر ہی اور بارع مذکور بہی فضلامین سے
گذرا ہی اوسکی تصنیفات بہت اچہی ہین اور تالیفات بہت نادر ہین ایک دیوان
شعر کا بہی بہت تحفہ ہی - درمیان اوسکی اور درمیان شریف ابو علی ہباریکی نوک
جوک رہا کرتی تہی کیونکہ وہ دونو رفیق اور ہم صحبت تہے ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ
بارع مذکور کسی امیر کی سرکار مین ملازم ہوکر حج کرنے گیا جب حج کرکی مراجعت کی
کئی دفع شریف مذکور اوسکے ملاقات کو گیا جب نہ پایا ایک بڑا قصیدہ خفگی امیز
اوسکی پاس لکہہ کر بہیجدیا اوس قصیدہ مین اگر فحش نہوتا تو ذکر کیا جاتا لیکن
صرف ایک شعر اوسکا لکہا جاتا ہی وہ یہہ ہی ؎

یا ابن ودی و ابن منی و ابن ودی   غیرت طرفہ الریاسۃ بعدی

جب بارع نے وہ قصیدہ پڑہا اوسکا جواب لکہا اوس جواب مین بہی فحش ہی لیکن اول
یہہ شعر ہین ؎

وصلت رقعۃ الشریف ابی یعلی   فحلت محل لقیاہ عندی
فتلقیتہا باہلا وسہلا   ثم الصقتہا بطرفی وخدی
فنفضت الخیام عنہا فما   ظنک بالصاب اذ یشاب بشہد

ہین

بین حلو من العتاب و مر — هو اولی به و هزل و جد

و تجن علی من غیر جرم — ملام یکاد یخرق جلدی

یدعی اننی تجنیت و قد دار — سرار احاشاه من قبیح رد

ثم دع ذا اما للریاسه والحج — این لی من ... زیف و نقد

فبماذا علمت بالله انی — قد تنکرت او تغیر عهدی

من ترانی ام عامل ام وزیر — لامیر ام عارض للجند

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی پیدایش اوسکی دسوین تاریخ ماہ صفر سنہ ٥١٩ ہجری مین ہوئی بغداد مین پیدا ہوا — بروز شنبہ ستروین تاریخ جمادی الاخر یا پہلی کو سنہ ٥٨٤ ہجری مین فوت ہوا آخر عمر مین اندہا ہوگیا تہا

العمید طغرائی

عمید فخر الکتاب ابو اسماعیل حسین بن علی بن محمد بن عبد الصمد ملقب بلقب موید الدین اصفہانی منشی معروف بنام طغرائی تہا یہہ شخص بہت فضل اور علم اور ظرافت طبع رکہتا تہا اپنی ہم عصرون پر نظم تبانی مین فوقیت لیگیا تہا اور نثر بہی خوب لکہتا تہا۔ سمعانی نے اوسکا ذکر کتاب الانساب مین کیا ہی بہت تعریف اوسکی لکہی ہی اور ایک قطعہ بہی اوسکی شعرونکا لکہا ہی وہ کہتا ہی کہ سنہ ٥١٥ ہجری مین مقتول ہوا طغرائی مذکور کا دیوان بہت اچہا ہی اچہی شعر اوسمین ہین اوسکی ایک قصیدہ اوسکا لامیۃ العجم مشہور ہی یہہ قصیدہ درمیان بغداد کی سنہ ٥٠٥ ہجری مین بنایا تہا اپنی حال کو اوسمین بیان کرتا ہی اور زمانہ کا شکوہ بہت کیا ہی اوسکا اول یہہ ہی

اصالة الرأی صانتنی عن الخطل — وحلیة الفضل زانتنی لدی العطل

یہہ بہت بڑا قصیدہ ہی ساٹہہ شعر اسمین ہین ہر ایک شعر مین بہت تحفہ کیفیت ہی اگر بڑا نہوتا تو اوسکا ذکر کیا جاتا مگر لوگون کی پاس بہت موجود ہین باریک شعر اوسکی یہہ ہین ۔

یا قلب مالك والهوى من بعد ما | طاب السلوّ واقصر العشّاق
اوما بدا لك فى الافاقة والاولى | نازعتهم كاس الغرام افاقوا
مرض النسيم وصحّ والداء الذى | تشكره لا يرجى له افراق
وهدا خفوق البرق والقلب الذى | تطوى عليه اضالعى خفّاق

و له ایضا

اجما البكايا مقلتى فاننى | على موعد للبين لا شك واقع
اذا جمع العشّاق موعدهم غدًا | فوا خجلتا ان لم تعنى المدامع

عماد کاتب نی درمیان کتاب نصرة الفترة او عصرة القطرة کی جو ایک تاریخ دولت سلجوقیہ کی ہی بیان کی ہی یہہ ذکر کیا ہی کہ طغرائی مذکور بنام استاد مشہور ہوگیا تہا اور وہ سلطان مسعود بن محمد سلجوقی کا موصل میں وزیر تہا ــ جبکہ درمیان مسعود اور اوسکی بہائی سلطان محمود کی قریب ہمدان کی لڑائی ہوئی اور محمود نی فتح پائی اول سے وزیر مذکور یعنی استاد ابو اسمٰعیل وزیر مسعود کا پکڑا گیا سلطان محمود کی وزیر کو خبر کی گئی کہ مسعود کا وزیر گرفتار ہوا اوس محمود کے وزیر کا نام نظام الدین ابو طالب علی بن احمد بن حرب سمیرمی تہا اسمی شہاب اسعد نے جو کہ اوس وقت میں بطور نیابت منشی نصیر کی کار طغرائی کرتا تہا یہہ عرض کی کہ یہہ شخص ملحد یعنی وزیر مذکور کا فر ہی ــ محمود کی وزیر نے حکم دیا کہ جو ملحد ہوا اوسکو قتل کرو چنانچہ مقتول ہوا یہہ اوسپر واقع میں ظلم ہوا کہ بدون تحقیق مارا گیا لوگ بہی بسبب اوسکی خوف کی کچہہ نہ کہہ سکے کیونکہ وہ ایسا ہی ظالم تہا یہہ واقعہ ۵۱۳ھ ہجری میں ہوا بعضے ۵۱۴ھ بیان کرتے ہیں بعضے ۵۱۵ھ ہجری کہتے ہیں بہر تقدیر اوسکی عمر ساٹھہ برس کی تھی اور ایک شعر سی اوسکی یہہ معلوم ہوتا ہی کہ ستاون برس کی عمر پائی اوسکی بچہ پیدا ہوا تہا جب کہ اوسنے یہہ شعر کہا تہا

هذا الصغير الذى وافى على كبرى | اقرّ عينى ولكن زاد فى فكرى

مسح

سبع وخمسون لو مرّت علی حجر　　لبان تاثیرہ فی ذلک الحجر

مگر یہہ نہین معلوم کہ بعد اسکی کتنے روز یا کئی برس زندہ رہا ۔ طغرائی او سکو کہتے ہین جو طغرا لکھنے پر مامور ہو ۔ کہتے ہین کہ بروز سہ شنبہ سلخ صفر ۵۱۶ ہجری مین سلطان محمود کی وزیر کو قتل کیا اوسکی ایک غلام کیونکہ اوسنے اوسکی آقا کو مروایا تہا اوسکا بدلا لی لیا

حیص بیص

ابو الفوارس سعد بیٹا محمد کا وہ بیٹا سعد بن صیفی تمیمی کا ملقب بلقب شہاب الدین معروف بنام حیص بیص شاعر مشہور ہی یہہ شخص فقیہ شافعی مذہب تہا قاضی محمد بن عبد الکریم وزان سی علم فقہ اوسنے پڑہا اور مسایل الخلاف مین بہی اوسنے کلام کئی ہین الاعلم ادب اور نظم بنانا اوسکو بہت مرغوب تہا لیکن اسمین بہی بڑا رتبہ پیدا کیا الفاظ پاکیزہ مضامین مرغوب باندہتا تہا اوسکی رسائل بہت فصیح او ربلیغ ہین حافظ ابو سعید سمعانی نی کتاب ذیل مین اوسکا ذکر کیا ہی اور تعریف بہت کی ہی وہ کہتا ہی کہ اوسسے لوگون نے بہت روایتین سُنی ہین دیوان اوسکا پڑہا ہی اور رسائل بہی لکہی ہین بہت لوگون نی علم ادب سیکہا وہ اشعار عرب بہت جانتا تہا اور اختلاف لغات کا بہی اوسکو سب یاد تہا مگر کہتے ہین کہ اس شخص کو غرور بہت تہا اپنی تئین کینچتا ہی رہتا تہا کسی سی بدون عربی کلام کی نہ بولتا تہا اور عربی ہی لباس پہنتا عربون کی ہی طور پر تلوار لٹکاتا عماد نی خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ ۵۷۴ ہجری مین فوت ہوا ابو القاسم بن فضل نے اوسکی طرز وروش مین یہہ شعر بنا کر اوسکی پاس بہیجے

کم تبادی وکم تطوّل طرطو　　رک ما فیک شعرۃ من تمیم
فکل الضب واقرط الحنظل الیابس　　واشرب ما شئت بول الظلیم
لیس ذا وجہہ من یضیف ولا　　یقرّی ولا یدفع الاذی عن حریم

جب ابو الفوارس نے یہہ شعر سنے اونکی جواب مین یہہ شعر بنائے

لا تنصح من عظیم — کنت مشارا الیہ بالتعظیم

والشریف الکریم ینقص قدرا — بالتعدی علی الشریف الکریم

ولع الخمر بالعقول رمی الخمر — بتنجیسھا وبالتحریم

شیخ نصر اللہ بن مجلی مشارف الصناعۃ جو کہ ایک ثقہ او معتبر فرقہ اہل سنت وجماعت میں سے گذرا ہی وہ کہتا ہی کہ ایک شب کو حضرت علی ابن ابیطالب رض کو مینی خواب مین دیکہا مینی کہا یا امیر المومنین جس روز تمنی مکہ فتح کیا تہا اوس روز تمنے یہہ کہا تہا کہ جو کوئی ابوسفیان کی گہر مین امن لیگا اور جا گہسیگا اوسکو امن ہوگی تمنے اونکی ساتہہ یہہ سلوک کیا اوسکی خاندان نے آپ کی بیٹی امام حسین کی ساتہہ کیا سلوک کیا حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے ارشاد کیا کہ کیا تو نے ابن صیفی کے شعر نہین سُنے جو اوسنے اسی معاملہ مین بنائی ہین مینی کہا کہ مین ضرور سنونگا اس حال مین میری آنکہ کہل گئی ہین اوسی وقت دوڑا ہوا حیص بیص کی گہر آیا اوسکو پکارا جب وہ باہر آیا سب حال اسی کہکر سنایا وہ چیخ کر رونے لگا اور یہان تک رویا کہ بیہوش ہوگیا اور قسم کہا کر مجہسے یہہ کہا کہ آج ہی کی رات یہہ شعر واللہ مینی بنائی ہین کسیکو اطلاع ان پر نہین ہوئی وہ یہہ مین ؎

ملکنا فکان العفو منا سجیۃ — فلما ملکتم سال بالدم ابطح

وحللتم قتل الاساری وطالما — غدونا علی اسری نعف ونصفح

فحسبکم ہذا التفاوت بیننا — وکل اناء بالذی فیہ ینضح

حیص بیص اسکو اسواسطی کہتے ہین کہ ایک روز اوسنے لوگون کو اضطراب مین دیکہکر یہہ کہا تہا کہ یہہ لوگ کس حیص بیص مین پہنس رہے ہین یہی لقب اوسکا ہوگیا معنے حیص کی شدت اور بیص کی اختلاط مین عرب بولا کرتے ہین کہ آدمی حیص بیص مین پڑی ہوئی ہین یہی محاورہ اردو مین مستعمل ہی بروز چہارشنبہ چہٹی تاریخ شعبان ۵۷۴ھ مین درمیان بغداد کی صبح کی وقت

چھٹی صدی کی شاعر

فوت ہوا قریش کی قبرستان مین جانب غربی مدفون ہوا

ابو المعالی

ابو المعالی سعد بن علی بن قسم بن علی بن قسم انصاری خزرجی وراق خطیری معروف کتاب فروش دانا آدمی تہا شعر بہت اچہا نظم کرتا تہا کئی مجموعہ اوسنے تالیف کئی ہین ازانجملہ ایک کتاب زینۃ الدہر اور عصرۃ اہل العصر ہی اس کتاب کو ذیل دمیۃ القصر کی اوسنے بنایا ہی اپنی معاصرین کا حال مع اشعار کی اوسمین لکہا ہی اور متقدمین کا حال بہی ہی لوگون کے اشعار اور احوال سے مطلع تہا ایک کتاب اوسکی ملح الملح ہی اسی معلوم ہوتا ہی کہ کتنا کچہہ اوسکو عبور اور مہارت علوم ادب مین تہی بہہ اوسکی شعر ہین سے

ومعذّر فی خدّہ   وردٌ فی فمّہ مدام
مالان لی حتّی تغشّی   صبح سالفہ ظلام
کالمہر یجمع تحت راکبہ   ویعطفہ اللجام

وله ایضا

احدقت ظلمۃ العذار بخدیہ   فزادت فی حبّہ حسراتی
قلت ماء الحیوۃ فی فمہ العذب   دعونی اخوض فی الظلمات

وله

شکوت هوی من شفّ قلبی بعدہ   توقّد نارٍ لیس یطفی سعیرها
فقال بعادی عنک اکثر راحۃ   ولولا بعاد الشمس احرق نورها

اوسکی سب شعر اچہی ہین بروز دوشنبہ پچیسوین یا پندرہوین ماہ صفر ۵۶۸ ہجری کو درمیان بغداد کے فوت ہوا مقبرہ باب حرب مین مدفون ہوا

ابو الغارات طلائع

چہٹی صدی کی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الغارات طلائع بن رزّیک ملقب بلقب ملک صالح وزیر مصر کا جو کہ منیہ بنی خصیب مضافات صوبہ مصر کا والی تہا — جبکہ ظافر اسماعیل مقتول ہوا اوسوقت محل کی عورتون نے صالح سے مدد طلب کی یہہ کہا تہا کہ عباس اور اوسکی بیٹی نصر کو جو دونو متفق اوسکے قتل پر تہے سزا دو اسلئی صالح مذکور قاہرہ کیطرف گیا اوسکی ہمراہ عرب کے لوگ بڑی شجاع بہت کثرت سی تہے جب شہر کی پاس پہونچا اوسوقت عباس اور اوسکا بیٹا مع متعلقین کے بہاگ گئی ہمراہ اون دونو کی اسامہ بن منقذ بہی تہا کیونکہ وہ بہی اس قتل مین شریک تہا اور صالح نی شہر مین گہس کر وزارت پر قبضہ پایا یہہ حال ایام فایز مین گذرا اور خود مستقل ہوکر تدبیر بند و بست دولت کا کرنی لگا وہ انیسوین[19] ماہ ربیع الاول سنہ ۵۴۹ ہجری مین وزیر ہوا تہا فاضل اور دلاور آدمی بڑا سخی تہا — اہل فضل سے بہت خوشی اور ہنستی پیشانی سے ملاقات کیا کرتا تہا شعر بہت جید کہتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکا دیوان دیکہا ہی دو حصّون میں ہی اوسکی یہہ شعر ہین سه

کم ذا یرینا الدهر فی احداثه — عبراً و فینا الصدّ و الاعراض

ننسی الممات ولیس یجری ذکره — فینا فتذکرنا به الامراض

وله

مشیبک قد نضا صبغ الشباب — وحل البازُ فی وکر الغراب

تنام و مقلة الحدثان یقظی — وما ناب النوائب عنک ناب

وکیف بقاء عمرک وهو کنز — وقد انفقت منه بلا حساب

بعد وفات پانی خلیفہ فایز کی جبکہ عاضد بجای اوسکی گدی نشین ہوا صالح مذکور اوسیطرح سے وزیر رہا بلکہ اور عزت اوسکی بڑہ گئی — اور عاضد نی اوسکی بیٹی سے اپنا نکاح کیا اور یہانتک

- صالح کا اقتدار بڑہا کہ عاضد اوسکی قید او قبضہ مین ہوگیا آخر عاضد نی تنگ آکر یہہ تجویز کی
کہ کسی صورت سی صالح مذکور کو قتل کرنا چاہیے چنانچہ اسلیے اوسنے چند آدمیون کو بہکا کر
گہر مین چہپا رکہا کہ جس وقت صالح گہر مین آوی یا گہر سی باہر جاوے فورًا اوسکو قتل
کرڈالنا چنانچہ وہ لوگ جو کمین مین کہات لگا کر بیٹہے تہے رات کو جاتے تہے کہ اوسپر حملہ
کرین اوسنے جلد کواڑ بند کرلیئی اوس حال سی اطلاع اوسکو نہی اور نہ ان لوگونکو غرض
صبح کو جب باہر نکلا اوسوقت اون لوگون نے چارطرف سے ہجوم لاکر چہریان مارین کئی
زخم شدید آئی ایک زخم سر مین بہی آیا تہا مجروح ہوکر آواز دی اوسکی نوکر چاکر گہس آئی
دیکہا کہ آقا کا یہہ حال ہوا اون لوگون کو جنہون نے اوسکو قتل کیا تہا سب کو مارا اور اوسکو
اوٹہا کر گہر مین لیگئی وہان تہوڑی عرصہ زندہ رہکر فوت ہوا وہ دن دوشنبہ اونیسوین تاریخ
رمضان سنہ ۵۵۶ ہجری کی تہے پیدائش سنہ ۴۹۵ ہجری مین ہوئی بعد اوسکی مرنیکے اوسکا
بیٹا محی الدین رزیک بروز سہ شنبہ یعنے دوسری روز اپنی باپ کی وفات کی وزیر ہوا جب
اوسکو خلعت وزارت ہوا اوسکا لقب عادل ناصر رکہا گیا صالح مذکور قاہرہ مین مدفون
ہوا پہر اوسکا بیٹا عادل وہان سے اوکہاڑ کر اور جائی پر لیگیا قرافہ کبری مین لیجا کر دفن
کیا اوس روز اوسکی تابوت کی ہمراہ سلطان عاضد تہا

ابو المنصور

ابن خلکان لکہتا ہی کہ ابو منصور ظافر بن قاسم بن منصور بن عبد اللہ بن خلف بن عبد الغنی جذامی
اسکندری معروف حداد شاعر مشہور ہی وہ اچھی شعرا مین شمار کیا جاتا ہی اوسکا ایک دیوان
بہی ہی شعر اوسکے بہت جید ہین مصر والون کی بہت مدح اوسنے کی ہی مشہور شعر اوسکی یہہ ہین

لو کان بالصبر الجمیل ملاذہ ‏ ‏ ‏ ما سحّ وابل دمعہ ورذاذہ

مازال جیش الحبّ یغزو قلبہ ‏ ‏ ‏ حتّی وہی وتقطّعت افلاذہ

لو یبق فیه مع الغرام بقیة — الا رسیس یحتویه جذا
من کان یرغب فی السلامة فلیکن — ابدا من الحدق المراض عیاذ
لا تخدعنک بالفتور فانه — نظر یفیق بقلبک استلذاذ
یا ایها الرشاء الذی من طرفه — سهم الی حب القلوب نفاذ
در یلوح بفیک من نظامه — خمر یجول علیه من نباذ
وقناة ذاک القد کیف تقومت — وسنانک ذاک اللحظ ما فولاذ
رفقا بجسمک لا یذوب فاننی — اخشی بان یجفو علیه لاذ

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی — اوسینے درمیان مصر کی ماہ محرم ۵۶۹ ہجری میں وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

ابو محمد کنیت نام عبد اللہ بیٹا محمد بن سارہ کا بکر اندلسی شنتری تہا شاعر مشہور ہی یہہ شاعر ناظم و ناثر تہا اگر بد نصیب تہا اوسکا ذکر مصنف قلاید عقبان اور ابن بسام نی ذخیرہ میں کر بہت تعریف اوسکی کی ہی اور ذکر کیا ہی کہ ذلیل شہرن میں بہیجا گیا کرتا تہا بعد مشقت اور محنت لسی عالم کی اوسکو کتابت نصیب ہوئی — اپنی حال میں یہہ کہتا ہی ؎

اما الوراقة فهی انکد حرفة — اوراقها وثمارها الحرمان
شبهت صاحبها بصاحب ابرة — تکسو العراة وجسمها عریان

ولہ

ومعذر رقت حواشی حسنه — وقلوبنا وجدا علیه رقاق
لم یکس عارضه السواد وانما — نفضت علیه سوادها الاحداق

کبیری انکمدہ الی اثر کی تعریف میں یہہ کہی ہیں

ومهفهف الصدغ فی اطرافه — قمر باطواق المحاسن یشرق

یفضی الی المہجات منہ صعدۃ | متالق فیہا سناق از رق

ولہ

وصاحب لی کداء البطن صحبتہ | یودنی کوداد الذیب للراعی
یثنی علی جزاہ اللہ صالحۃ | ثناء ھند علی روح بن زنباعی

یہہ ہند بیٹی نعمان بن بشیر انصاری بصری کی ہی اور روح بن زنباع جذامی یار عبد الملک بن مروان کا تہا اوسنے اس عورت سی نکاح کیا تہا وہ اوسکا بہت اکرام اور اعزاز کرتا رہتا تہا — اوسکا ایک دیوان شعر کا ہی اکثر اوسمین اچہی شعر ہین اوسینے درمیان ؁ ہجری کی شہر مرسیہ مین جو جزیرہ اندلس کا ایک شہر ہی وفات پائی

ابو محمد عبد اللہ

بن محمد بن سید بطلیوسی نحوی عالم علم ادب اور لغات کا فاضل متبحر ان دونو علمون مین بہت خوب تہا — شہر بلنسیہ مین رہتا تہا اوسکی پاس آدمی آتی جاتی تہے علم ٹہرتے سنتے وہ بہی اچہی طرح سی تعلیم کرتا تہا ثقہ آدمی تہا کتابین بہت نافع اور فایدہ مند اوسنے تالیف کی ہین از انجملہ ایک کتاب مثلث ہی دو جلد وںمین یہہ کتاب بہت اچہی تالیف کی ہی عجیب و غریب باتین اوسمین لکہی ہوئی ہین اور ایک کتاب الاقتضاب فی شرح ادب الکتاب ہے اسمین مطالب اور مقاصد کا خوب بیان کیا ہی یہہ کتاب شرح ابو العلا رصاحب دیوان سے جسکا نام سقط الزند ہے لکہا ہی بہت اچہی ہی اور ایک کتاب پانچ حروف کی بیان مین اوسنے تصنیف کی ہی — یعنے سین — اور صاد — اور ضاد اور ظا — اور دال انکی باتین لکہی ہی اس کتاب مین عجیب اور غریب باتین لکہی ہین اور ایک کتاب الحلل فی شرح ابیات الجمل ہی — اور ایک کتاب التنبیہ علی الاسباب الموجبۃ لاختلاف الامۃ ہی اور ایک کتاب شرح موطا کی اوسکی تصنیف سی ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے سنا ہی کہ دیوان متنبی

ہی اوسینے شرح کی ہی مگر دیکھنے مین نہین آئی حاصل کلام یہہ ہی کہ جو کچھہ اوسینے تصنیف کیا ہی یا کلام کہی ہین خالی جودت سے نہین اوسکی نظم بہت اچہی ہی ازانجملہ یہہ قول ہی ـ

اخو العلم حیّ خالد بعد موته — واوصاله تحت التراب رمیم

وذو الجهل میت وهو ماش علی الثری — یظن من الاحیاء وهو عدیم

درازی شب مین یہہ شعر اوسکی ہین

تری لیلنا شابت نواصیه کبرة — کما شبت ام فی الجو روض بهار

کان اللیالی السبع فی الجو جمعت — ولا فصل فیما بینها لنهار

پیدایش اوسکی ۴۹۴ سنہ ہجری ہین درمیان شہر طلیوس کی ہوئی رجب کی مہینے ۵۷۴ سنہ ہجری مین درمیان شہر بلنسیه کی فوت ہوا

ابو الحکم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو الحکم عبید اللہ بن مظفر بن عبد اللہ بن محمد باہلی حکیم وادیب معروف مغربی اصل اوسکی شہر مریه کی جو ایک شہر اندلس کا ہی جسکا اوسمین بیان ہوا اور پیدایش اوسینے بلاد یمن مین پائی — ابو شجاع محمد بن علی بن الدہان فرضی کہتا ہی کہ ابو الحکم مذکور نے درمیان بغداد کی آکر اقامت کی لڑکون کو وہان تعلیم دیتا رہا وہ علم ادب او طب اور ہندسه خوب جانتا تہا اور ایک شخص نے یہہ بیان کیا ہی کہ وہ کامل الفضیلت عارف ادب وحکمت تہا اوسکا دیوان بہت جید ہی اوسمین ظرافت اور خوش طبعی بہری ہوئی ہی — اور عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی یہہ لکہا ہی کہ ابو حکم مذکور طبیب دار الشفای لشکر سلطان محمود سلجوقی کا تہا اوسکی ہمراہ دواخانہ اتہا کچھہ سنتا تہا کہ چالیس اونٹ لدا کرتے تہے جہان خیمہ پڑتا وہان وہ بیمارون کو دوا دیتا اونکا حال دیکہتا اور یہہ بہی کہا ہی کہ اوسکی تصنیف سی ایک کتاب نہج الوضاعة

لاول الخلاعتہ ہی یہہ ابو حکم مذکور شام مین جاکر دمشق مین رہا اوسکی اخبارات اور ماجری ظریفہ اوسمین ذکر کیگئی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکی دیوان مین دیکہا ہی کہ ابو الحسین احمد بن منیر طرابلسی نزدیک امرا بنی منقذ کی قلعہ شیزر مین تہا اور ایک شاعر درمیان دمشق کی ابو الوحش نامی تہا اوسمین اور ابو الحکم مین بہت مودت و الفت و اتحاد تہا اوس ابو الوحش نے ارادہ کیا کہ شیزر مین جاکر بنی منقذ کی مدح کرون پہلی ابو الحکم مذکور سی التماس کی کہ ایک خط اپنا ابن منیر کی نام میری سفارش مین لکہہ دو ابو الحکم نے یہہ شعر لکہہ دیئے ــ ہ

ابا الحسین استمع مقال فتی	عوجل فیما یقول فارتجلا
هذا ابو الوحش جاء ممتدحا	القوم فنوّه به اذا وصلا
واتل علیهم بحسن شرحك ما	انلوح من شرح حاله جملا
وخبّر القوم انّه رجل	ما ابصر النّاس مثله رجلا
تنوب عن وصفه شمائله	لا یبتغی عاقل به بدلا
وهو علی خفّه به ابدًا	معترف انّه من الثقلا
یمتّ بالثلب والرقاعة والسخف	واما بما سواه فلا
ان انت فاتحته لتخبر	ما یصدر عنه فتحت منه خلا
فسمه ان حل حظّه الخسف	والهون ورحّب به اذا رحلا
وسقّه السمّ ان ظفرت به	وامزج له من لسانك العسلا

یہہ ابو الحکم اوسکی ۵۴۹ سنہ ہجری مین درمیان یمن کی ہوئی جیسا کہ ابن بہشتی نے اپنی ذیل مین بیان کیا ہی اور یہہ روز چہار شنبہ چوتہی ذیقعد ۵۴۹ سنہ ہجری مین وفات پائی

ابو الفرج

چہٹی صدیکی شاعر

ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو الفرج عبد الرحمن بن ابو الحسن علے بن محمد بن علی بن عبید اللہ بن
عبد اللہ بن حمادی ابن احمد بن محمد بن جعفر جوزی بن عبد اللہ بن قسم بن نضر بن
قسم بن محمد بن عبد اللہ بن عبد الرحمن بن قسم بن ابی بکر صدیق رض باقی نسب
مشہور ہی وہ قرشی تیمی بکری فقیہ حنبلی واعظ ملقب بلقب جمال الدین حافظ
تہا اپنی زمانہ کا علامہ عصر اور امام وقت تہا علم حدیث اور وعظ وغیرہ خوب جانتا تہا
چند فنون میں اوسنے کتابیں تصنیف کی ہیں از انجملہ زاد المسیر علم تفسیر میں چار حصونمیں
یہہ کتاب ہی اسمیں اشیاء عجیبہ اور غریبہ ذکر کین ہیں اور حدیث میں اوسکی تصانیف
سبے بہت ہیں — علم تاریخ میں کتاب منتظم بہت بڑی ہی اور موضوعات چار حصونمیں
ہی اس کتاب میں ہر ایک حدیث موضوع کا ذکر کیا ہی اور تلقیح فہوم الاثر ایک کتاب
اوسکی تصنیف سے ہی یہہ کتاب المعارف ابن قتیبہ کی طور پر ہی حاصل کلام یہہ ہی کہ اوسکی
تصنیف سے بہت کتابیں ہیں اور اپنی ہاتہہ سے اوسنے بہت کتابیں لکہی ہیں — کہتے ہیں کہ
اوسنے اون قلمونکے پہونسڑے جنسے حدیث رسول اللہ صلی اللہ کی لکہی تہے جمع کر رکہی تہے
اون پہونسڑونکا ڈہیر لگا ہوا تہا مرنے وقت یہہ وصیت کر دی تہی کہ اس برادہ
قلم سے میری غسل کا پانی گرم کرکے غسل دینا چنانچہ ایسا ہی کیا اوسکی اشعار بہت
لطیف ہیں اہل بغداد کو ان شعروںمیں خطاب کرتا ہی ؎

عذیری من فتیۃ بالعراق	قلوبہم بالجفا قلب
یرون العجیب کلام الغریب	وقول الغریب فلا یعجب
میازینہم ان تندت بخیر	الی غیر جیرانہم تقلب
وعذرہم عند توبیخہم	مغنیۃ الحی لا تطرب

وہ بہت حاضر جواب اور تیز ویر گو آدمی تہا اوسکی جوابات مجلس وعظ میں بہت نادر

چہٹی صدی کی شاعر

ہوئی تہے کہتے ہین کہ ایکدفعہ منبر پر بیٹہا ہوا وعظ کہہ رہا تہا بغداد مین درمیان شیعون
اور سنیون کی یہہ جہگڑا ہوا کہ خلیفہ اول ابوبکر افضل ہے حضرت علی سے یا حضرت
علی۔ شیعہ کہتے تہے کہ حضرت علی افضل ہے اور سنی کہتے تہے کہ حضرت ابوبکر افضل
ہے غرض کہ دونو فرقون کی آدمیون نے یہہ تجویز کی کہ جو ابو الفرج کہے وہ مانی
گی دونو جانب نے تسلیم کر کے عین حالت وعظ مین کہ وہ منبر پر بیٹہا ہوا درس کہہ
رہا تہا اور صدہا آدمی سن رہی تہے یہہ سوال کیا کہ آپ کسکو فضیلت دیتے ہین آیا حضرت
ابوبکر افضل ہے یا حضرت علی ابو الفرج نی یہہ خیال کیا کہ جواب ایسا دینا چاہئی تاکہ دونو
فرقی خوش رہین یہہ سوچ کر فوراً یہہ کہا کہ افضل اون دونو مین سے وہ جسکی بیٹی انکی اوسکے
یہہ کہتے ہی منبر سی اوتر کہڑا ہوا تاکہ یہہ پوچہنے نپاوین کہ اس سے مراد کون شخص ہی کیونکہ
سنیون نے اس کلام کی یہہ معنی سمجہی کہ حضرت عائشہ رض جو ابوبکر کی بیٹی پیغمبر خدا کی نکاح سے
وہ افضل ہوی حضرت علی رض سے اور شیعون نے اسکلام کی یہہ معنی سمجہی کہ حضرت پیغمبر خدا کی بیٹی
یعنی حضرت فاطمہ انکی تہے حضرت علی رض کی اسواسطی وہ افضل ہوئی ابوبکر سے یہہ معنی اس
کلام کی ہین غرضکہ دونون نی اپنی اپنی نزدیک سمجہہ لیا فیصلہ کچہہ نہوا کیونکہ اوسنے جواب ہی
مجمل دیا جسکی دونو معنی ہوسکتے ہین ایسی ایسی لطیف جواب اس فاضل کی مشہور ہین وہ بہت
اچہا آدمی تہا اوسکی خوبیان بہت ہین جنکی شرح بہت بڑی ہی پیدائش اوسکی ۵۱۰ پانسو دس
ہجری مین ہوئی — اور جمعہ کی رات کو بارہوین تاریخ ماہ رمضان ۵۹۷ مین درمیان بغداد کی
وفات پائی باب حرب کی باہر مدفون ہوا

ابو القاسم

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم و ابو زید دو کنیت رکہتا تہا نام اوسکا عبد الرحمن بن خطیب
ابی محمد عبداللہ بن خطیب ابو عمر احمد بن ابو الحسن اصبع بن حسین بن سعدون بن رضوان بن فتوح

و فیر اندلس ہی اوسکی تصنیف سی کتاب التعریف والاعلام فیما ابہم فی القرآن من الاسماء الاعلام اور کتاب نتایج الفکر و مسئلہ رویتہ اللہ فی المنام وہ کہا کرتا تہا کہ کوئی سوال میرا جواب پایا بغیر [illegible] نہین کیا ہی جو مانگا سو دیا ہی اور ایسا ہی وہ شخص جو ان شعرون کو صحیح پڑہا کری وہ شخص ہی [illegible] الدعوات ہوجاوے وہ یہہ ہین

یا من یری ما فی الضمیر و یسمع — انت المعد لکل ما یتوقع
یا من یرجی للشدائد کلہا — یا من الیہ المشتکی و المفزع
یا من خزائن رزقہ فی قول کن — امنن فان الخیر عندک اجمع
ما لی سوی فقری الیک وسیلۃ — فبالافتقار الیک فقری ادفع
ما لی سوی قرعی لبابک حیلۃ — فلئن رددت فای باب اقرع
ومن الذی ادعو واہتف باسمہ — ان کان فضلک عن فقیرک یمنع
حاشا لمجدک ان تقنط عاصیا — الفضل اجزل والمواہب اوسع

اشعار اوسنے بہت کہی ہین اور تصانیف اوسکی بہت مفیدہ ہین وہ ایک شہر مین پرہیزگاری رہا کرتا تہا یہان تک کہ خبر اوسکی حاکم مراکش کو پہونچی اوسنے اوسکو بلوایا اور بہت احسان اوسپر کیا تین برس تک وہان مقیم رہا پیدایش اوسکی ۵۰۸ہجری مین درمیان شہر مالقہ کی ہوئی مراکش مین بروز جمعرات فوت ہوا ظہر کی وقت چھبیسوین ماہ شعبان ۵۸۱ہجری مین

ابو محمد سعید

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو محمد بن مبارک بن علی بن عبد اللہ بن سعید بن محمد بن نصر بن عاصم بن عباد بن عصام بن فضل بن ظفر بن علاب بن حمد بن شاکر بن عیاض بن حصن بن رجا بن ابی بن شبیل بن ابی الیسر کعب انصاری ہی مشہور معروف ابن الدہان نحوی بغدادی ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن حصین سے حدیث کی روایت سماعت کی یہہ شخص اپنی زمانہ کا سیبویہ تہا اوسکی

تصانیف نحو مین بہت مفید ہی از انجملہ ایک کتاب شرح الایضاح اور تکملہ ہی تینتالیس جلدین اس کتاب کی ہین اور ایک فصول کبری — اور ایک فصول صغری — اور ایک شرح کتاب اللمع کی جو ابن جنی کی تصنیف سی ہی اوسکی شرح اسینی کی ہی اوسکی دو جلدین ہین اوس کتاب کا نام اوسنے غرہ رکہا ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ باوجود بہت دیکہنی شروح اس کتاب کے اس جیسی شرح نہین دیکہی — اور ایک کتاب البروض ہی ایک جلد مین — اور ایک کتاب الدروس علم نحو مین ہی اور ایک کتاب رسالہ سعیدیہ ہی ماخذ کندیہ کی بیانمین اس کتاب مین متنبی کی چوریان اور سرقات کا بیان ہی ایک تذکرہ مسمی زہر الریاض سات جلدونمین ہی اور ایک کتاب الغنیہ بیان ضاد اور ظاء مین اور ایک کتاب العفو د مقصور اور محدود کی بیانمین ابو محمد مذکور کی وقت مین درمیان بغداد کی یہہ نحوی مشہور تہی یعنی ابن جوالیقی — اور ابن خشاب اور ابن شجری مگران سب پر ترجیح ابو محمد مذکور کو لوگ دیتی تہی باوجودیکہ نحویون مذکورہ مین سی ہر ایک شخص اپنی وقت کا امام تہا لیکن سب آدمی ان پر اسکو فوقیت اور ترجیح دیتی تہی — پہر ابو محمد مذکور بغداد کو چہوڑ کر موصل مین پاس وزیر جمال الدین اصفہانی کی آیا اوسنے بہت جاہ و عزت اور تواضع کی مدت تک اوسکی پاس رہا — ابن خلکان کہتا ہی کہ بہت طالب علم اوسکا کتابین موصل مین پڑہنی لگی تہی اور مینی دیکہا کہ داخل درس اوسکی تصنیفات ہوگئی تہی اوسنی اتوار کی دن ماہ شوال ۵۶۹ھ ہجری مین درمیان موصل کی وفات پائی اور مقبرہ معافی مین مدفون ہوا پیدایش اوسکی جمعرات کی شام کو چہبیسوین رجب ۴۹۰ھ مین درمیان بغداد کی محلہ نہر طابق مین ہوئی تہی اوسکی نظم بہی اچہی ہی

وہ یہہ ہی —

لا تجعل الهزل دابا وهو منقصة   والجد يعلو به بين الورى القيم
ولا يغرنك من ملك تبسمه   ما انتهی السحب الا حين يبتسم

وله ايضا

لا تحسبن ان بالشعر   مثلنا ستصير
فللدجاجة ريش   لكنها لا تطير

وله ايضا

لا اغزوان اخشى فرا   قكرو تخشاني الليوث
او ما ترى الثوب الجديد   من التفرق يستغيث

عماد کاتب نی درمیان خریدہ کی اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی اور حال بہی مع اشعار کی لکہا ہی

الابوردي

ابو محمد بن مظفر محمد بن احمد بن محمد الامام محمد بن اسحاق ابو الفتیان بن الحسن بن ابی عروبہ منصور بن معویہ الاصغر محمد بن عثمان ابن عتبہ اصغر بن عتبہ بن اشرف بن عثمان بن عنبسہ بن ابی سفیان بن صخر بن حرب بن امیہ بن عبد الشمس بن عبد مناف قرشی اموی معاوی ابیوردی شاعر مشہور ہی یہہ شخص ادبا و مشاہیر میں سے تہا شاعر ظریف گذرا ہی اوسنے اپنی دیوان کی کئی قسمیں کی ہیں — ایک قسم کا نام عراقیات — ایک نجدیات — ایک وجدیات متاخرین شعرا میں سے تہا علم انساب خوب جانتا تہا چند علوم میں اپنی زمانہ میں یکتا تہا نظیر اپنی نرکہتا تہا تصنیف کتب میں حاذق عقلمند فاضل تہا مگر غرور اور نفس پروری نے اوسکو خراب کیا تہا جب نماز پڑہکر فراغت ہوتا یہہ دعا مانگا کرتا کہ الہی مجکو مشرق سے مغرب تک حکومت اور بادشاہی دی اوسکی

یہہ شعر ہیں ؎

ملکنا اقالیم البلاد فاذعنت لنا رغبة اور ہبة عظماؤھا
فلما انتھت امالنا علقت بذا شدائدا یام قلیل رخاؤھا
وکان الینا فی السرور ابتسامھا فصار علینا فی الھموم بکاؤھا
وصرنا نلاقی النائبات باوجہ رقاق الحواشی کا یقطر ماؤھا
اذا ماھممنا ان نبوح بما جنت علینا اللیالی لو یدعنا حیاؤھا

ولہ ایضا

تنکر لی دھری ولم یدر اننی اعز واحداث الزمان تھون
فبات یرینی الدھر کیف اعتداوہ وبت اریہ الصبر کان یکون

اوسکی تصانیف بہت ہیں از انجملہ تاریخ ابیورد — اور نسا — اور مختلف مؤتلف — اور طبقات کل فن — ما اختلف و ایتلف فی انساب العرب لغت ہیں بہی اوسکی تصنیف ایسی ہیں کہ اوسسے پہلے کوئی کتاب ایسی تالیف نہیں ہوئی نیک خو خوبصورت آدمی تہا اوسکی وفات جمعرات کی روز بین الصلاتین دسوین ماہ ربیع الاول ۵۰۷؁ ہجری کو درمیان اصفہان کی اسطور پر ہوئی کہ کسینے زہر کہلا کر مار ڈالا تہا — ابیورد اوسکو باورد — اور اباوردی بہی کہتے ہیں وہ ایک چہوٹا سا شہر خراسان میں سی ہی وہان بہت علما پیدا ہوتی ہیں

ابن الہباریہ

شریف ابو علی محمد بن محمد بن صالح الہاشمی عباسی معروف ابن الہباریہ ملقب بلقب نظام الدین بغدادی شاعر مشہور ہی وہ شاعر جید نیک گفتار پر گو تہا لیکن زبان اوسکی بہت خبیث ہاجی بہت تہا لوگون سے لڑتا رہتا تہا کوئی شخص اوسکی زبان سے نہین

ہجا تہا اوسکا ذکر عماد نے بہی خریدہ مین کیا ہی اور کہا ہی کہ وہ شعراء نظام الملک مین سی تہا
اوسکی شعر مین ہجو اور غزل غالب ہتے اور واہیات بہت بکتا تہا ابن حجاج کی اسلوب پر اوسکی
شعر مین بلکہ اوسی بہی دو چار قدم آگی بڑہا ہوا ہی تمام ہوئی کلام عماد کی — نظام الملک
کی سرکار مین ملازم تہا — کہتے ہین کہ نظام الملک اور تاج الملک ابو الغنایم بن دارست کے
درمیان بہت چہیڑ چہاڑ اور نوک جہوک رہا کرتے تہے — ایک روز ابو الغنایم نی ابن ہباریہ
سے کہا کہ اگر نظام الملک کی تو ہجو کری تو مین تجہکو انعام کچہہ انعام دونگا یہہ وعدہ اوسنے
کیا ابن ہباریہ نے کہا کہ کسطرح مین ایسی شخص کی ہجو کرون جسکی تمام اشیاء میری گہر مین
موجود ہین اور کوئی چیز میرے گہر مین ایسی نہین ہی جو اوسکی دی ہوئی ہو پہر
کسطرح ہجو کرون اوسنے کہا کہ ہم تم کو انعام ہی دیتی ہین اور آخر کو انعام ہی عمدہ دیتی
ہین آخر کو طمع انعام غالب ہوئی اوسنے یہہ شعر نظام الملک کی ہجو مین کہے

وہ یہہ ہین —

لا غرو ان ملک ابن — اسحاق و ساعده القدر
وصفت له الدنیا و خص — ابا الغنائم بالکدر
فالدهر کالدولاب — لیس یدور الا بالبقر

جب یہہ شعر نظام الملک نے سنی کچہہ برا نہ مانا بلکہ یہہ کہا کہ وہ سچا ہی کیونکہ یہہ بات
مشہور ہی کہ اہل طوس کی لقب مین اس محاورہ مشہور کی موافق وہ کہتا ہی اسکی کچہہ برائی
نہین ہی نظام الملک یعنی والا طوس ہی کا تہا باوجود اس ہجو کی نظام الملک نے
اوسکے اعزاز و اکرام مین کچہہ کمی نہ کی بلکہ اور زیادہ اوسکی خاطر کی یہہ بات نظام
الملک کی ایسے تہے — یہہ اشعار غریبہ اوسکے اس قول کی رد مین ہین
جو کہا کرتا — بین السفر وسیلۃ الظفر —

چھٹی صدی کی شاعر

قالوا اقمت وما رزقت وانّما | بالاسباب یکتسب اللبیب ویرزق
فاجبتهم ما کل سعی نافعًا | الحظ ینفع لا الوحیل للمفلق
کم سفرة نفعت واخری مثلها | ضرت ویکتسب الحریص ویخفق

خوبیان اوسکی بہت ہین اوسکی ایک کتاب سایح القطنة درمیان نظم کلیلہ ودمنہ کی ہی اوسکی اشعار کا دیوان بہت بڑا ہی اور ایک کتاب صارح وباغم ہی اوسکو بہی کلیلہ ودمنہ کی طور پر نظم کیا ہی اوسمین ارجوزی مین گنتے کی ایک ہزار شعر اس برس کے عرصہ مین یہہ کتاب اوسنے منظوم کی تہے — ابن ہباریہ درمیان کرمان کی ۵۰۴ ہجری مین فوت ہوا

ابن قیسرانی

ابوعبد اللہ محمد بن نصر بن صغیر ابن داغر ابن محمد بن خالد بن نصر بن داغر بن عبد الرحمن المهاجر بن ولید مخزومی خالدی حلبی ملقب بہ شرف معالی عدة الدین معروف ابن قیسرانی شاعر مشہور ہی وہ ادبا جید اور شعرا نامی ہی سے گذرا ہی وہ اور ابن منیر ملک شام مین اپنی زمانہ کی شاعر یکتا مشہور تہے ان دونونمین بہت ماجری اور وقایع اور نوادر اور لطائف وظرایف گذرتے رہتی تہے — ابن منیر مذہب شیعہ رکہتا تہا اسلئے ایکدفعہ خالد مذکور نے یہہ شعر اوسکی طرف لکہہ کر بہیجے وہ یہہ ہین سو

ابن منیر هجوت منّی | خیرا افاد الوری صوابه
ولم یضق بذاك صدری | فانّ لی اسوة الصحابه

ولہ ایضا

کم لیلة بت من کاسی وریقته | نشوان امزج سلسالا بسلسال
وبات لاتحتمی عنّی مراشفه | کانّما ثغره ثغر بلا والی

ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا دیوان دیکہا تہا اوسیکی ہاتہہ کا سب لکہا ہوا تہا اون ایام مین

درمیان حلب کی تہا اوس دیوان سی مینے بہت کچھ نقل کیا — ولادت خالد مذکور کی ۴۷۸ سنہ ہجری مین درمیان عکا کی ہوئی — اکیسوین شعبان ۵۴۸ سنہ ہجری کو درمیان دمشق کی فوت ہوا

ابن کیزانی

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو عبد اللہ نام محمد بیٹا ابراہیم ثابت بن فرج کنانی کا مقری ادیب شافعی مصری معروف بابن کیزانی شاعر مشہور ہی وہ زاہد اور پارسا درمیان مصر کی تہا ایک طایفہ اوسکی طرف منسوب ہی وہ لوگ اوسکا بہت اعتقاد رکہتے تہے اوسکا دیوان شعر کا ہی مینے نہین دیکہا ہی ایک بیت اوسکی مینے سنے ہی اوسیا سے مجکو تعجب آرہا ہی وہ یہہ ہی —

اذا لاق بالمحب غرام فکذا الوصل بالحبیب یلیق

اوسکی شعر بہت اچہی ہین بروز سہ شنبہ نوین ماہ ربیع الاول کو فوت ہوا — بعضے کہتے ہین کہ محرم مین ۵۶۲ سنہ ہجری مین فوت ہوا درمیان قبرستان امام شافعی اوسی قبہ کے نزدیک جسمین امام شافعی کی قبر ہی مدفون ہوا پہر وہانسی اوکہاڑکر قریب حوض کی جوکہ معروف بنام ہودود کی ہی وہان لیجاکر گاڑا آج کی دن تک اوسکی قبر کی زیارت لوگ کرتے ہین — کیزان اوسکو اسواسطی کہتے ہین کہ اوسکا دادا کوزے بناکر بیچاکرتا تہا ہندی مین جسکو کوزہ کر کہتے ہین اسطور سے کوزہ کیطرف اوسکو منسوب کرکی کیزانی کہنے لگی

شہاب الدین سہروردی

ابو الغدا اسمعیل

بن خلکان سے نقل کرکے کہتا ہی کہ درمیان ۵۸۷ سنہ ہجری کی ابو الفتح یحیی بن حبش بن امیرک ملقب بلقب شہاب الدین سہروردی حکیم فیلسوف زمانہ قلعہ حلب مین حالت قید مین فوت ہوا ملک ظاہر غازی نے بموجب امر والد سلطان صلاح الدین کی اوسکا گلا گہنٹواکی مار ڈالا تہا مستی

مذکور نے اصول اور حکمت درمیان شہر مراغہ کی مجد الدین جیلی شیخ الاسلام فخر الدین سے پڑہا تہا
سہروردی مذکور نے طرف حلب کے سفر کیا اوسکو علم بسبب عقل کی بہت تہا اسواسطی اوسکو
مذہب فلاسفہ کی اعتقاد کا متہم لوگون نے کر دیا تہا فقیہون نے فتوی دیا کہ اوسکو قتل کرنا چاہیے
کیونکہ اوسکی بد دینی اور سوء مذہبی ظاہر ہو گئی — زین الدین اور مجد الدین جو دو بیٹے جیلی کے
تہے بہہ بہت تشدد اور جلدی اوسکی قتل کی کرتے تہے شیخ سیف الدین آمدی کہتا ہے
کہ ایک دفعہ سہروردی کی پاس درمیان حلب کی مین جمع ہوا اوسنے مجہسے کہا کہ ضرور
ہی کہ تمام زمین پر ایک دفعہ میرا راج ہو جاوے مینے کہا یہ الہام ہی یا خبر آپ کو
کہان سے ہوا اوسنے کہا کہ مینے ایک خواب ایسا ہی دیکہا ہی اوسکی تعبیر یہی ہی کہ مین بادشاہ ہونگا
مین نے کہا فرمایئے تو سہی مین بہی مستفید ہون اوسنے کہا مین نے خواب مین دیکہا ہی کہ دریا
کا پانی مین ہاتہہ مین بہر کر لے رہا ہون مینے کہا اسکی اور بہی تعبیر ہو سکتی ہی کہ آپکا علم اور
تبحر مشہور ہو اوسنے ہرگز نہ مانا جو تعبیر آپ دے چکا تہا وہی اوسکی دلمین راسخ ہو گئی اور
ہرگز نہ نکلی جب سے مین نے جانا اسکو علم زیادہ مگر عقل کم ہی بروقت مقتول ہونے
کے اوسکی عمر اڑتیس ۳۸ برس کی تہی چند کتابین اوسکی تصنیف سے حکمت مین ہین از انجملہ
تلویحات اور تنقیحات اور شارع اور مطارحات اور کتاب الہیاکل اور حکمۃ الاشراق اس
شخصکو لوگ کہا کرتے تہے کہ وہ کیمیا بنانی جانتا ہی نظم اوسکی بیشک کیمیا تہی وہ یہہ ہی

ابدا تحن الیکم الارواح — ووصالکم ریحانہا والراح
وقلوب اهل ودادکم تشتاقکم — والی لذیذ لقائکم ترتاح
وارحمتا للعاشقین تکلفوا — ستر المحبة والهوی فضاح
واذا هم کتموا تحدث عنهم — عند الوشاة المدمع السحاح
لا ذنب علی العشاق ان غلب الهوی — کتمانهم فنمی الغرام وباحوا

چھٹی صدی کی شاعر

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اتنے ہی پر اکتفا کیا جاتا ہی

ابو عبد اللہ

محمد بن یوسف بن محمد بن قاید ملقب بلقب موفق الدین اربلی الاصل کا نجرانی از روی مولد انکی اشعار کے شاعر مشہور ہی وہ علم عربیہ مین امام اور انواع شعر کا فاضل تہا سب آدمیون سے زیادہ وہ علم عروض و قافیہ جانتا تہا شعر کا علم اوسکو بہت تہا جید اور ردی کی تمیز خوب کرتا تہا باریک مین اور علم متقدمین کا جاننے والا تہا — اوسنے کتاب اقلیدس کو حل کیا اور بچپن ہی سے شعر کہنا سیکہا — شہرون مین سفر کرکی گیا مدت تک وہان اقامت کی پہر طرف دمشق کی گیا وہان جاکر سلطان صلاح الدین کی مدح مین ایک بڑا قصیدہ کہا اوسکا دیوان بہت اچہا ہی اور رسالی بہت خوب ہین شیخ زین الدین حاکم اربل کی مدح مین ایک قصیدہ اوسنے کہا ہی جسکی اول کی شعر یہہ لکہتا ہون ؎

رب دار بالغضا طال بلاها	عکف الرکب علیها فبکاها
درست الا بقایا اسطر	سمح الدهر بها ثم محاها
کان لی فیها زمان وانقضی	فسقی الله زمانی وسقاها
وقفت فیها الغوانی وقفة	الصقت حر ثراها بحشاها
وبکت اطلالها نائبة	عن جفونی احسن الله جزاها
قل لجیران مواثیقهم	کلما احکمتها رثت قواها
کنت مشغوفا بکم اذ کنتم	شجرا لا یبلغ الطیر ذراها
لاست اللیل الا حولها	حرس یرتشح بالموت ظباها
واذا مدت الی اغصانها	کف جان قطعت دون جناها

یہہ بڑا قصیدہ ہی بہت اچہا کہا ہی اوسکا باپ رہنی والا اربل کا تہا تجارت کیا کرتا تہا بحرین مین

جاکر

باکر غوطہ لگواکر موتی لایا تہا اتفاق سے یہہ لڑکا موفق ہی اوسکی وہان ہی پیدا ہوا وہانسی اربل مین آیا اسیواسطی وہ بحرین کی طرف منسوب ہی بروز یکشنبہ تیسری ماہ ربیع الآخر کو ۶۰۶ ہجری مین درمیان اربل کی فوت ہوا اپنی قبرستان مین مدفون ہوا

ابو سعید

المؤید بن محمد الوسی شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ اپنی زمانہ کی اعیان مین سے گذرا ہی غزل اور ہجو بہت کہتا تہا شاعرون کی اکثر رئیسون کی اوسنے مدح کی ہی اوسکا ایک دیوان بہی ہی وزیر عون الدین یحیی بن بہیرہ کی پاس وہ رہا کرتا تہا اوسکی حق مین اوسنے اچہی مدح کی ہی عماد کاتب نی اوسکا ذکر درمیان خریدہ کی اسطور پر کیا ہی کہ وہ ذی قدر اور ذیشان تہا شعر اوسکا بہت مقبول ہوتا تہا اوسنے بدولت شعر کی بہت کچہہ پیدا کیا املاک اور جاگیر اوسکا نات بنائی جب بہت پیر لگ گئے اوڑنی لگا زمانہ نے ایک چوٹ اوسکو ایسی دی کہ چوتڑون کی بل بیٹہہ گیا کیونکہ دس برس تک امام مقتفی کی قید مین رہا اول ایام خلافت مستنجد کی مین خلاصی پائی یعنے سنہ ۵۵۵ ہجری مین قید سے چہوٹا چونکہ اتنی دن تک اوسنے زمانہ کو نہ دیکہا تہا ایک گڑہی تاریک مین قید تہا انکہین جاتی رہین تہین اوسکا لباس جنگیون اور لشکریون کا سا تہا پہر موصل کی طرف سفر کیا اوسکا شعر اچہا ہوتا تہا یہہ شعر صنعت قلم مین ہین

ومثقف یفنی ویغنی دائما	فی طوری المیعاد والابعاد
قلم یفل الجیش وھو عرمرم	والبیض ما سلت من الاغماد
وھبت له الاجام حین نشا بھا	کرم السیول وھیبة الاساد

ابن خلکان کہتا ہی کہ یہہ شعر بعضے کسی اور کی طرف منسوب پائی مین واللہ اعلم بالصواب پیدایش اوسکی سنہ ۴۹۵ ہجری مین درمیان الوس کی ہوئی وہین پرورش پائی جمعرات کے

چھٹی صدی کی شاعر

چونبیولین ماہ رمضان ۵۵۵ھ کو درمیان موصل کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہیں سے

رحلوا فما فنیت الدموع تحرقا | ومن بعدهم وعجبت اذ انا باقي
وعلمت ان العود یقطر ماؤه | عند الوقود لفرقة الاوراق
لا تنکروا البلوي سوار مفارقي | فالحرق بحکم صبغة الحراق

وہ بغداد سی ۵۶۰ھ ہجری مین نکلا تہا

ابو مرہف شاعر

نصر بن منصور ابن حسن بن جوشن اولاد نزار بن سعد بن عدنان سی نحوی ضریر شاعر مشہور ہی ابن خلکان کہتا ہی کہ بچہ پن ہی مین درمیان بغداد کی آکر رہا تا وقت وفات اوسیجا ہی اقامت کی قران شریف حفظ کیا امام احمد بن حنبل کی مذہب کی فقہ پڑہی سن قاضی ابوبکر محمد بن عبد الباقي انصاري سے حدیث کی سماعت کی اور ابو البرکات عبد الوہاب بن مبارک انماطی سے اور ابو الفضل محمد بن ناصر وغیرہ سی علم حدیث پڑہا شعر کہا خلفا اور وزراء کی مدح کی وہ زاہد اور پارسا نیک مقاصد اچہی مضمون کی شعر کہنے والا صاحب دیوان گذرا ہی اور اوسمین اور جریر مین نوک جوک اور ہجو رہا کرتے تہے اوسکی انکہین بسبب چیچک کی جاتے رہین تہین عمر اوسکی جب چودہ برسکی تہے یہہ قطعہ اوسکا ہی

تری یتالف الشمل الصدیع | وامن من زمان ما یروع
وتانس بعد وحشتنا بنجد | منازلنا القدیمة والربوع
ذکرت بامین العالمین عصرا | مضی والشمل ملتئم جمیع
فلم املک لدمعي رد غرب | وعند الشوق تعصیک الدموع
ینازعنی الی خنساء قلبی | ودون لقاها بلد شسوع

واخوف ما اخاف علی فؤادی اذا اخذ البرق اللموع

لقد حملت من طول التنائی عن الاحباب ما لا استطیع

شعر اوسکی بہت باریک و نادر ہوتے ہیں وہ درمیان بغداد کی سرکار وزیر عون الدین ابن ہبیرہ کی مین نوکر تہا اوسکی اوسنے بہت مدحین کی ہین اوسنے بروز سہ شنبہ بعد عصر تیرہوین جمادی الآخر ۵۱۰ سنہ ہجری کی ولادت پائی بروز شنبہ اٹہائیسوین ماہ ربیع الآخر ۵۸۰ سنہ ہجری کہہ درمیان بغداد کی فوت ہوا

قاضی اعز

ابن خلکان کہتا ہی کہ کنیت اوسکی ابو الفتح نام نصر اللہ بن مخلوق بن علی بن عبد القوی بن قلاقس لخمی ازہری اسکندری لقب قاضی اعز شاعر مشہور گذرا ہی وہ فاضل جید اور عالم کامل تہا — ابو طاہر سلفی کی صحبت مین بہت رہا اوسسے اوسکو نفع بہی بہت ہوا اوسکی حقین شعر بہی بہت نادر اوسنے کہے ہین اوسکی دیوان مین ہین ابو طاہر مذکور بہت خوب آدمی تہا — آخیر اپنی وقت مین بلاد یمن مین آیا وہان اکثر بہت سرواروں اور رئیسون کی مدح کی سبا بن سعود ازیغ بن عباس نامی حاکم بلاد یمن کی تعریف کے اوسنے بہت احسان اوسپر کیا اور اچہا صلہ دیا دولتمند ہوکر دریا کی راہ سوار ہوا راہ مین کشتی ٹوٹ کر دریا برد ہو گئی مال سب ڈوب گیا آپ ایک تختی پر جان بچاکر بروز جمعہ پانچوین ذیقعد ۵۶۳ سنہ کو مراجعت کرآیا مگر ننگا بحالت خراب و پریشان آیا اور یہہ قصیدہ جسکا اول شعر یہہ ہی پڑہا ہے

صدرنا وقد نادی بزمان بنا ردوا نعد نا الی مغناک والعود احمد

یہہ قصیدہ بہت اچہا ہی اگر اور کوئی شعر بدون اس بیت کی اوسمین نہ ہوتا تو بہی کافی تہا یہہ حال اپنا بیان گیا مال ڈوب جانیکی کی واردات مین ہی اوسکا

اول شعر یہہ ہی

والماء یکتب ما جری طیبا و تخبث ما استقر

یہہ بہی اوسیکے ہین

للیلة او الدار النفیسه بذلت بالبحر فخرا

با داو یا عن با سر خبر و لو یعز به خبرا

اقراء بعزة وجهه صحف المنی ان کنت تقرا

والثم سنان یمینه وقل السلام علیک بحرا

وغلطت فی تشبیهه بالبحر فاللهم غفرا

اولیس نلت بذا غنی جما و نلت بذاک فقرا

وعهدت هذا لم یزل مدا و ذاک یعود جزرا

یہہ بڑا قصیدہ ہی جسمین بہت خوبی سی اپنا حال اوسنے بیان کیا ہی اور ابن قلاقس کے خوبیان بہی خوب طرح سے بیان کی ہین پیدایش اوسکی ثغر اسکندریہ مین بروز چہارشنبہ چوتہی ربیع الاول ۵۳۲ سنہ ہجری کو ہوے ماہ شوال ۵۶۷ سنہ ہجری مین عیذاب مین وفات پائی

البدیع الاسطرلابی

ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ ابو القاسم بن هبة الله ابن حسین بن یوسف با احمد مشہور بنام بدیع اسطرلابی شاعر مشہور ہی وہ ایک ادیب اور کامل اور فاضل فضلا ماہر سے یگانہ آفاق اپنی زمانہ مین آلات فلکیہ کا اوستاد گذرا ہی درمیان خلافت مسترشد بالله کی بسبب اپنی عمل اور علم کے بہت مال اوسنے جمع کیا تہا اوسکے شعر مین سے یہہ قول اوسکا ہی

اهدی لمجلسه الکریم وانما | اهدی له ما حزت من نعمائه
کالبحر یمطره السحاب وما له | فضل علیه لانه من مائه

وله ایضاً

اذا فتی حمزة المنایا | لما اکتسی حضرة العذار
وقد تبدی السوار فیه | وکاد نعبد فی العبار

وله ایضا

قال قوم عشقته امرد الخد | وقد قیل انه نکرلش
قلت فرخ الطاوس احسن ما | کان اذا ما علاه علیه الریش

نکرلش لفظ عجمی ہی اوسکی معنی داڑھی بڑی کی ہین — وہ اپنی اشعار مین الفاظ ظرافت امیز کہا کرتا تہا یہا نتک کہ بعضے جا یی الفاظ فحش بہی لکہتا تہا اسی شخص نے ابن حجاج کی دیوان کو اکتالیس بابون پر مرتب کیا ہی اور ایک باب کو فن فنون شعر ابن حجاج سے مقرر کیا ہی وہ بڑا ظریف تہا اوسنے ۵۴۷ھ مین بعلت فالج انتقال کیا مقبرہ وردیہ مین مدفون ہوا

ابن القطان

ابو القاسم ہبۃ اللہ ابن الفضل بن عبد العزیز بن محمد بن حسین بن علی بن احمد بن فضل بن یعقوب بن یوسف بن سالم معروف بابن قطان شاعر مشہور بغدادی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ ابو القاسم مذکور نے حدیث کی سماعت بڑی بڑی اصلون سے کی تہی اور وہ نہایت تیز اور ظریف آدمی تہا ہنسی اور مزاح اور ہجو کی طرف بہت مایل تہا حیص بیص شاعر مذکورہ بالا کی ہمراہ بہت چھیڑ چھاڑ اوسکی رہتی تہی ایک دفعہ کا ذکر ہی کہ وزیر کی مجلس مین حیص بیص بیٹھا ہوا تہا ابن الفضل مذکور گیا اور کہا

کہ وہ شعر مینے ایسے بنائی ہین کوئی آگی انکی نہین بنا سکتا کیونکہ مین نے سب مضمون انہین بھر دیا ہی وزیر نے کہا کہ پڑہو اوسنے یہہ شعر پڑہی ؎

زار الخیال بخیلاً مثل مرسله | فما شفانی منه الضم والقبل
ما زارنی قط الا کی یوافقنی | علی الرقاد فینفیه ویرتحل

وزیر نے حیص بیص کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اوسکی دعوی ہی تم کیا کہتے ہو حیص بیص نے فی البدیہہ شعر بنا کر پڑہا وزیر نے بہت تعریف کی اخبار اوسکی بہت ہین بعد ابن اوسکی ۵۷۴ ہجری مین ہوئی — بروز ہفتہ اٹھائیسوین ماہ رمضان کو یا بروز عید الفطر ۵۵۴ مین درمیان بغداد کی فوت ہوا مقبرہ معروف کرخی مین مدفون ہوا

ابن خطیب تبریزی

بوزکریا یحیی ابن علی بن محمد بن حسن بن بسطام شیبانی تبریزی معروف با بن خطیب ایک امام ائمہ لغت سی گذرا ہی وہ علم ادب اور نحو وغیرہ خوب جانتا تہا — شہر صور مین اوسنے علم حدیث پڑہا فقیہ ابو الفتح سلیم بن ایوب رازی — اور ابو القاسم عبد الکریم بن محمد بن عبد اللہ بن یوسف دلال ساوی بغدادی وغیرہ سی پڑہا اور بہت لوگون نے اوسکی پاس جاکر علم سیکہا شاگردی اوسکی اختیار کی علم لغت مین ثقہ تہا علم ادب مین اوسنے کئی کتابین مفید تصنیف کی ہین از انجملہ کتاب شرح حماسہ اول مین اوسکی شرح اوسنی چہوٹی ایک کیے تہے — پہر دوسری شرح جامع الفاظ شعر بلکہ ہر ایک بیت کی معنی کو جو محیط تہے وہ کئی — بعد ازان پہر تیسری شرح مطول کی ہر ایک لفظ اور معنی کی تفصیل و تطویل ہی مینے یہہ شرح چہاپی ہوئی تمام من اولہ الی آخرہ دیکھی ہی وہ شہر بن مین درمیان ۱۲۶۳ ہجری کی چہپی ہی بالفعل مدرسہ دہلی مین داخل درس ہو گئی ہی — اور ایک کتاب شرح دیوان متنبی ہی اوسکی تصنیف سی — اور ایک کتاب شرح سقط الزند وہ کتاب سقط الزند ابو

العلاء معري کا ديوان ہي اوسکي اوسنے شرح کي ہي — اور ايک شرح معلقات — اور شرح مفضليات اور ايک کتاب تہذيب نادرات لغت کي بيان مين ہي اور ايک تہذيب اصلاح المنطق اور نحو مين ايک مقدمہ اوسکا بہت اچہا ہي وہ عزيزة الوجود ہي کم پايا جاتا ہي وہ قابل اسکي ہي کہ داخل درس ہو مگر ہندوستان مين نہين ملتا اور ايک کتاب کافي علم عروض مين اوسکي تصنيف سي ہي — اور ايک کتاب اعراب قران کے بيان مين ہي اوسکو ملخص کہتے ہين مينے اوسکو چار جلدونمين ديکہي ہي اور سوا اوسکي اور کتابين بہي اوسکي تصنيف سي ہين مدرسہ نظاميہ مين اوسنے علم لوگون کو پڑہايا

اوسکي يہہ شعر ہين —

خليلي ما احلي صبوحي بدجلة	واطيب منه في الصباح غبوقي
شربت علي الماءين من ماء كرمة	فكان كدر ذائب وعقيق
علي قمري افق وارض تقابلا	فمن شائق حلو الهوي ومشوق
فما زلت اسقيه واشرب ريقه	وما زال يسقيني واشرب ريقي
وقلت لبدر التم تعرف ذا الفتي	فقال نعم هذا اخي وشقيقي (برادر حقيقي)

يہہ اشعار بہت نمکين اور شيرين اور ظريف ہين اوسنے سنہ ۴۲۱ ہجري مين ولادت پائي — مرگ ناگہاني مين گرفتار ہوکر دوسري تاريخ جمادي الاخر سنہ ۵۰۲ کين درميان بغداد کي بروز سہ شنبہ فوت ہوا مقبرہ باب ابرز مين مدفون ہوا

ابو بكر يحيي

ابن بقي اندلسي مشہور ہي مصنف موشحات بديعہ کا بزرگ خصلت نيک انتظام کثير الارتباط نيک خو بہت محسن آدمي تہا مگر زمانہ ہي نے اوسي بہت عداوت کي اوسکي اميد منقطع کردي اوسنے شعر گوئي کي طريق اور عروض و قافيہ کي نئي بہت ڈہنگ مقرر کئي تہي

جب نظم لکہتا تہا تو نظم عقود کو شرمندہ کرتا تہا مگر افسوس کہ کبہی زمانہ نے اوسکی حاجت پوری نہ کی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

بابی غزال عازلتہ مقلتی	بین العذیب وبین شطی بارق
وسالت منہ زیارۃ تشفی الجوی	فاجابنی منہا بوعد صادق
بتنا ونحن من الدجی فی لجۃ	ومن النجوم الزہر تحت سرادق
عاطیتہ واللیل یسحب ذیلہ	صہباء کالمسک الفتیق لناشق
وضممتہ ضم الکمی لسیفہ	وذوائبہ حمایل فی عاتقی
حتی اذا مالت بہ سنۃ الکری	وخرجتہ عنی فکان معانق
ابعدتہ عن اضلع تشتاقہ	کیلا ینام علی فواد خافق
لما رایت اللیل آخر عمرہ	قد شاب فی لمم لہ ومفارق
ودعت من اھوی وقلت تاسفا	اعزز علی بان اراک مفارق

درمیان ۵۰ سنہ ہجری کی فوت ہوا

الخطیب حصنکفی

ابو الفضل یحیی بن سلامہ بن حسین بن محمد لقب اوسکا معین الدین معروف خطیب حصنکفی صاحب دیوان ہی اوسکی خطبی اور رسالی بہت ہین طبرتیہ مین پیدا ہوا قلعہ کیفا مین پرورش پائی بغداد مین اکثر علم ادب پڑہا خطیب ابو زکریا تبریزی اوسکا استاذ ہی — علم فقہ شافعی کی خوب پڑہا پہر بعد اوسکی فضیلت پاکر اپنی بلاد کیطرف مراجعت کرگیا میافارقین مین جاکر اوترا اوسکو اپنا وطن بنایا وہان لوگون نے اوسسے پڑہنا شروع کیا بہت نفع اوسسے پایا — عماد خریدہ مین کہتا ہی وہ علامۂ زمان تہا نظم اور نثر اپنی زمانہ مین اچہی لکہتا تہا کوئی نظیر اور ثانی اوسکا مفقود تہا عماد کہتا ہی کہ مجکو بہت اشتیاق ملاقات اوسکا تہا

تہا موصل کی پاس ملاقات ہوئی اوسکا یہہ قطعہ ہی ؎

وخلیع بت اعذله ویری عذلی من العبث
قلت ان الخمر مخبثة قال حاشا من الخبث
قلت منها القی قال اجل عرفت عن مخرج الحدث
وسابعوها فقلت متی فقال عند الکون فی الحدث
قلت فالارفاث یتبعها قال طیب العیش فی الرفث

یہہ شعر اوسکی بہت مشہور ہیں ؎

ولایم لامنی فی الخمر قلت له انی لاشربها حیا وفی جدث
قم فاسقنی حمراء صافیه صرفا حراما فانی غیر مکترث
فان یکن حللوا بالطبیخ ففی احشای نار سقیها علی الثلث
قالوا فکم تتقیاها فقلت لهم انی انزهها عن مخرج الحدث

اکثر شعر اوسکی بہت لطافت اور جودت کی ہیں مذہب اوسکا شیعہ تہا یہہ اوسکی شعروں سی بہی معلوم ہوتا ہی اوسکی خطبی اور رسالی ابتک مشہور ہیں ہمیشہ اپنی ریاست اور جلالت قدر اور افادہ علماء کی اشتغال میں رہا یہانتک کہ درمیان سنہ ۵۵۱ یا سنہ ۵۵۳ میں فوت ہوا ولادت اوسکی درمیان سنہ ۴۶۰ ہجری کی ہوئی تہی ــ حصنکفی اوسکو لسبب منسوب ہونی طرف حصن کیفا کی کہتی ہیں ــ حصن بمعنی قلعه کیفا اوس قلعه کا نام ہی

ابن سکرہ

ابو الحسن محمد بن عبد اللہ بن محمد معروف ابن سکرہ ہاشمی بغدادی شاعر مشہور ہی وہ علی بن مہدی بن ابی جعفر منصور خلیفہ عباسی کی اولاد میں سے ثعالبی کہتا ہی کہ وہ شاعر بڑی دست قدرت انواع ابداع غزل ظریف وتمکین گفتار میں رکہتا تہا ظرافت اور واہیات

سبب یکتا تہا کہتے ہین کہ ابن سکرہ کی دیوان مین پچاس ہزار شعر ہین یہہ شعر ایک لڑکی کی حقمین کہے ہین جسکی ہاتہہ مین ایک چہڑی تہے اوسکی اوپر ایک کلی پہول کی تہے ـــ

غصن بدا وفی الید منہ | غصن فیہ لؤلؤ منظوم
فتحیرت بین غصنین | فی ذا قمر طالع وفی ذا نجوم

ولہ ایضاً

قالوا التحی وستسلوا عنہ قلت لهم | هل یحسن الروض مالم یطلع الزهر
هل التحی طرفه الساجی فاهجره | ام هل تزحزح عن اجفانه الحور

اور ایک لنگری غلام کی حقمین لکہی ہین

قالوا بلیت باعرج فاجبتهم | العیب یحدث فی غصون البان
انی احب حدیثه وارید | للنوم لا للجری فی المیدان

ابن مہیار تاریخ شمیم مین لکہتا ہی کہ یہہ دو شعر قاضی ابن خلکان کی ہین اوسنے اپنی معشوق کے حقمین کہے ہین اور ابن خلکان اپنی تاریخ مین لکہتا ہی کہ ابن سکرہ کی یہہ شعر ہین ـــ میری نزدیک یہہ ہی کہ ابن سکرہ کی شعر ابن خلکان نے اوس لونڈی کی حقمین جسکو وہ چاہتا تہا پڑہدی ہون گے حقیقت مین اوسکی طبع زاد نہین ہین ابن سکرہ کی خوبیان بہت ہین درمیان سنہ ۳۸۵ ہجری کی وہ فوت ہوا عماد کہتا ہی کہ مین اوسسے دمشق مین ملا تہا درمیان اسی سال مذکورہ کی بعد ازان تہوڑے عرصہ بعد وہ فوت ہوا

ابو محمد قاسم حریری

ابو محمد قاسم بن علی بن عثمان حریری بصری مصنف مقامات حریری کا یہہ شخص فن ادب خوب جانتا تہا اور سوا اسکی اور فنون سے بہی آگاہ تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے کسی مجموعہ مین دیکہا ہی کہ جب حریری نے چالیس مقامہ مقامات مذکورہ کی تصنیف کرلئے جب بصرہ

سے بغداد مین آیا اور دعوی کیا کہ یہہ کتاب میری تصنیف سی ہی بغداد کی فضلا نے
اوسکی دعوی کی تصدیق نہ کی کسیکو یقین نہ آیا کہ یہہ مقامات اوسکی تصنیفات سی ہی بلکہ
اون لوگون نی انکار کیا اور کہا کہ یہہ تمہاری تصنیف سی نہین ہی بلکہ ایک شخص مغربی اہل بلاد غرب
سے تہا اوسنے تصنیف کی تہی بصرہ مین وہ مرگیا تہا اوسکی تصنیف سے یہی تیری ہاتہہ
یہہ ورق لگ گئی تب یہہ دعوی کیا کہ میری تصنیف سے ہی واقع مین خلاف ہی — وزیر
بغداد نے اوسکو دربار مین بلوایا اور اوس سے پوچہا کہ کیا پیشہ کیا کرتا ہی صاحب مقامات
حریری نے کہا کہ مین ایک منشی ہون یہی میرا پیشہ ہی وزیر نے ایک حال معین کرکی اوس سے
کہدیا کہ اچہا اس واقعہ کو تم لکہو اور حکم دیا کہ ایک کونی مین دربار کی بیٹہہ جاؤ اوسنے
دوات و قلم لیکر بارادہ لکہنے کی گوشہ نشینی کی بہت دیر تک سوچا کیا وہ واقعہ نہ لکہا گیا
کچہہ بہی نہ لکہہ سکا آخر کو شرمندہ ہوکر اوٹہہ کہڑا ہوا انتہی — بعد ازان اوسنے دس
مقامہ اور کہکر اس مقامات مین ملائی جب پچاس مقامہ ہوئی یہہ کتاب تمام ملکون اور
شہرون مین مشہور ہو گئی علماء نے اوسکی بہت شرحین کی ہین بعضون نے بہت طویل
شرح کی ہی بعضون نے مختصر لکہی ہی سب سے بڑی شرح شرح شریشی ہی
اور سب سی اچہی شرح — شرح العلوی الزبیدی الیمنی ہی مطرزی کی بہی بہت اچہی شرح
ہی اس شرح کا خلاصہ ایک جلد مین ڈاکٹر اسپنجر صاحب پرنسپل مدرسہ دہلی کی پاس ہے
— ایک شرح ولایت مین کئی شروح سے منتخب کرکے چہاپی گئی ہی یقینا یہہ کتاب بہت
مفید ہوگی — ایک شرح ابو البقا ہی اور ایک شرح مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول
مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مگر اوسکا نام مجکو معلوم نہین وہ شرح بہی بہت مطول ہی مینے
دیکہی ہی — مولفات حریری سے ایک کتاب ملحۃ الاعراب ہی نظم مین درمیان علم نحو کی
اوسنے خود ہی شرح اوسکی کی ہی وہ طلباء کی حق مین بہت مفید ہی — دیباچہ مین طالب علم

چھٹی صدی کی شاعر

اسکی کتاب منظوم کو حفظ کرتے ہیں ہندوستان میں داخل تحصیل نہیں ہی اگر ہو جاوی تو بہت بہتر ہوگا — سوا اسکی حریری کی تصنیف سے بہت رسالی ہیں اور شعر بہت اچھے ہیں — حریری اوسکو اسواسطی کہتے ہیں کہ وہ حریر بنایا کرتا تھا اور بیچا کرتا تھا ۵۱۶ھ ہجری میں درمیان بصرہ کی فوت ہوا اوسکی یہہ دو شعر کافی ہیں کیونکہ مقامات اوسکی جو مشہور ہیں وہ کافی ہیں ؎

قال العواذل ما هذا الغرام به ‌ ‌ ‌ اما ترى الشعر في خديه قد نبتا

ومن اقام بارض وهي مجدبة ‌ ‌ ‌ فكيف يرحل عنها والربيع اتى

ابو الحسن علی

بن ابو الوفا سعد بن حسن بن علی بن عبد الواحد ابن عبد القاہر بن احمد بن مسہر موصلی لقب اوسکا مہذب الدین وہ شاعر حاذق اور رئیس و سردار تھا اکثر شہروں موصل میں پھرا خلفاء اور ملوک اور امراء کی مدح کی ہی — ابن خلکان کہتا ہی کہ میں اوسکا دیوان دو جلد و نمیں دیکھا ہی اوسنے اپنی دیوان میں ذکر کیا ہی کہ وہ شہر آمد میں پیدا ہوا یہہ شعر چیتے کی تعریف میں اوسکی ہیں

والشمس مذ لقبوها بالغزالة ‌ ‌ ‌ اعطته الرشا حدا من لونها اليقق

ونقطته حياء كي نسابها ‌ ‌ ‌ على المنايا بيعاج الرمل بالحدق

وهذا اولويبز امع سلم جانبه ‌ ‌ ‌ يوما الناظره الا على فرق

اسی قصیدہ کی شعر کبوتری کی تعریف میں یہہ ہیں ؎

سود حوافرها بعض حجافلها ‌ ‌ ‌ صبح تولد بين الصبح والغسق

ماطول ماطويت ظهر الدجى ‌ ‌ ‌ وطول ما كرعت من منهل الفرق

درمیان آخر ماہ صفر ۶۱۳ھ ہجری میں فوت ہوا

عمارہ

ابو محمد عمارہ ابن ابو الحسن علی بن زیدان بن احمد بن محمد بن سلیمان بن ایوب حکمی یمنی لقب نجم الدین شاعر مشہور

مشہور ہی یہہ شاعر قحطان کی نسل سے ہی پیدایش اوسکی تہامہ الیمن مین ہوئی اوسی جائی پرورش پاکر ۵۲۹ھ مین بالغ ہوا ۵۳۱ھ ہجری مین درمیان زبید کی آیا و انہی قاسم بن ہاشم ابن فلیتہ حاکم مکہ شرفہا اللہ تعالی فی دیار مصر کو اوسکو بہیج دیا ماہ ربیع الاول ۵۵۰ھ ہجری مین وہان داخل ہوا اون ایام مین وہان کا حاکم فایز بن ظافر اور وزیر صالح بن رزیک تہا اوسکی مدح مین قصیدہ میمیہ اوسنے پڑہا اون دونون نے اچہا صلہ اوسکو دیا ۵۵۰ھ ماہ شوال تک وہان رہا اوسی تاریخ مین مصر چہوڑکر مکہ کی طرف آیا پہر طرف زبید کی ماہ صفر ۵۵۲ھ مین گیا پہر حج کیا پہر اوسکو قاسم حاکم مکہ نے دوسری دفعہ مصر مین قاصد بناکر بہیجا پہر اوسنے وہان جاکر مصر مین وطن اختیار کرکی رہنا شروع کیا پہر نہ چہوڑا — ابن خلکان کہتا ہی کہ مینی اوسکی تاریخ یمن مین دیکہا ہی کہ اوسنے اپنی شہر ماہ شعبان ۵۵۲ھ ہجری مین چہوڑی تہی وہ فقیہ اور شافعی المذہب شدید التعصب تہا سنت رسول اللہ پر بہت تعصب کرتا تہا ادیب ماہر اور شاعر جید تہا — صالح اور اوسکی بیٹون نے اوسپر بہت احسان کیا اور باوجود اختلاف عقیدہ کی اوسکو صحبت مین رکہا کیونکہ وہ شخص بہت ظریف اور لائق صحبت تہا اوسنے صالح اور اوسکی بیٹی کی بہت تعریفین کی ہین — اوسکی تصنیف سے تاریخ یمینی ہی یہہ شعر اوسنے کامل بن شاور کی حق مین کہے ہین جب وہ وزیر ہوا

اذا لم یسالمک الزمان فحارب	وباعد اذا لم تنتفع بالاقارب
ولا تحتقر کید الضعیف فربما	تموت الافاعی من سموم العقارب
اذا کان راس المال عمرک فاحترز	علیہ من التضییع فی غیر واجب
فبین اختلاف اللیل والصبح معرک	یکر علینا جیشہ بالعجائب

اور جب سلطان صلاح الدین رح بادشاہ ہوا اوسکی مدح کی اوسنے اور اوسکی اہلبیت کی بہی

مدح کی اوسکی دیوان مین اوسکی مدحین بہت ہین اکثر شعر اوسکی بہت اچھی ہین — بعد ازان اوسنے چند مفسدون سے اتفاق کرکے یہہ ارادہ کیا کہ پہر مصر والون کو سلطنت نصیب ہووی اور اندیشہ ہین اسباب جمع کرنے اور تدبیر کرنے شروع کی یہہ خبر سلطان صلاح کو ہوگئی آٹہہ آدمی سردار اس تجویز مین تہے ازانجملہ ایک عمارہ یمنی بہی تہا یہہ حال تاریخ ابوالفدا کی ترجمہ مین خوب لکہہ چکا ہون غرضکہ بروز ہفتہ دوسری تاریخ رمضان سنہ ۵۶۹ کو قاہرہ مین اوسکو سولی دیگئی اوسکی تالیفات سی تاریخ یمنی — اورنکت عصریہ فی اخبار وزراء مصریہ وغیرہ ہین

ابن السوادی

ابوالفرج علاء بن علی بن محمد بن علی بن احمد بن عبید اللہ واسطی معروف بابن سوادی شاعر وکاتب اور فاضل اور ظریف اور مشہور اور خاندانی آدمی تہا وہ بڑی خاندان کا آدمی ہی اوسنے اپنی شہر مشہور کتابہ مین علم پڑہا شعر کہنا سیکہا یہہ ایک شعر اوسکا ہی —

یعینا بماضم المصلی وماحوت | رحاب منا انی الیک مشوق

تین سو شعر کا یہہ قصیدہ ہی ولادت ابن سوادکی واسط مین درمیان سنہ ۴۴۰ ہجری کی بیچ ربیع الاخر کی بروز چہارشنبہ سنہ ۵۰۶ ہجری مین ہوئے

فخر الدین

ابومنصور عیسی بن مودود بن علی بن عبد الملک بن شعیب لقب فخر الدین حاکم تکریت کا و ملک شام کی ترکو نسل سے ہی وہ بہت فاضل اور نیک خو اور صاحب دیوان گذرا ہی اوسکی بہت رسالی اور شعر مشہور مین دو بیت اوسکی ہی جو تہی یہہ اوسکی شعر ہین —

وماذات طوق فی فروع اراکة | لہا رنة تحت الدجی وصدوح
ترامت بہا ایدی النوی وتمکنت | بہا فرقة من اہلہا ونزوح

فخلت بزوراء العراق وعيها | بعسفان باق منهم وطليح
لحن اليهم كلما ذر شارق | وتسجح في جنح الدجى وتنوح
اذا ذكرتهم هيجت في ابلابل | وكادت لمكتوم الغرام تبوح
يابرح من وجد لذكراكو ستتى | تالق برق او تنسم ريح

پیدائش اوسکی شہر حمات مین ہوئی اوسجائی قتل ہوا درمیان ۵۹۶ھ ہجری کی

ابو محمد عبد الجبار

بن ابی بکر بن محمد بن حمدیس صقلی علامہ شاعر مشہور ہی وہ شاعر ماہر گذرا ہی معانی بدیعہ کو الفاظ لطیفہ مین پروتا تہا یہہ شعر اوسکی صفت نہر مین ہین

ومطرد الاجزاء يصقل متنه | صفا اعلنت للعين ما في ضميره
جريح باطراف الحصى كلما جرى | عليها شكى اوجاعه بخريره

۴۷۱ھ ہجری مین درمیان اندلس کی داخل ہوا معتمد ابن عباد کی مدح کی اوسنے اچہا انعام اوسکو دیا اوسکا دیوان بہت بڑا ہی سب شعر جید ہین ۵۲۷ھ ہجری مین جزیرہ ورقہ مین فوت ہوا

ابو نصر الفتح

بن محمد بن عبد اللہ قیسی مصنف قلاید عقبان کا اوسکی چند تصانیف ہین ازانجملہ تذکرہ قلاید عقبان ہی اس کتاب مین شعراء عرب شعر معہ اونکی حال کی ہر ایک شخص کا حال مستوعب اور بخوبی بیان کیا ہی عبارت بہت اچہی مسجع و مقفہ یہہ تذکرہ مولوی مملوک العلی مدرس اول مدرسہ دہلی کی پاس موجود ہی مینے بہی دیکہا ہی بہت اچہی عبارت اوسکی ہی یا داخل درس ہو تو قابل اسکی ہی کہ طلبا اوسکو پڑہا کرین — ایک کتاب مطمح الانفس ہی اس کتاب مین نوادرات اہل اندلس کے اوسنے جمع کئی ہین اس کتاب کے تین نسخے ہین — ایک کبری — دوسرا صغری — تیسرا اوسطی وہ کتاب بہت مفید ہی لیکن افسوس کہ پائی نہین جاتی قلیل الوجود ہی ان کتابون اوسکی استعداد اور ملکہ معلوم ہوتا ہی کہ کیسا کچہہ ملکہ رکہتا تہا ۵۲۹ھ ہجری مین درمیان شہر

مراکش کی مقتول ہوا — حافظ ابو الخطاب بن وحیہ اپنی کتاب مین مسمی المطرب فی اشعار اہل المغرب مین لکہتا ہی کہ مینے اوسکی بہت دوستون سے ملاقات کی ہی اونہون نے مجہسی اوسکی تصانیف عجیبہ اور غریبہ کا حال بخوبی بیان کیا اور کہا کہ تالیف اوسکی مثل سحر اور آب شیرین کی تاثیر رکہتی تہی وہ خندق مین اپنی گہر کی ذبح کیا گیا ۵۲۹ھ مین اوسکو امیر المومنین مذکور یعنے بہائی اسحاق بن یوسف تاشفین نے قتل کروایا تہا جسکا ذکر ابو نصر مذکور نے قلاید عقبان مین درمیان دیباچہ کتاب کی کیا ہی یہہ کتاب اوسیکے واسطے اوسینے تالیف کی ہی —

تمام ہوئی چہٹی صدی اب ساتوین صدی شروع ہوتی ہی انشاء اللہ تعالی

حصّہ ساتوان

صدی ساتوین

اس صدی مین اون شاعرون کا بیان ہی جو ساتوین صدی مین فوت ہوئی

ابراہیم بن سہل

اسرائیلی اشبیلی یہودی اپنی زمانہ مین شاعر اندلس کا تہا وہ دریا مین سقر کالیس درمیان ۶۵۹ھ ہجری کی فوت ہوا یہہ بیان ذہبی نے کتاب العبر مین کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین —

سل فی الظلام اخاک البدر عن سہری | تدری النجوم کما تدری الوری خبری
ابیت اہتف بالشکوی واشرب من | دمعی وانشق ریاہ ذکرک العطر
حتی اخیل انی شارب ثمل | بین الریاض وبین الکاس والوتر

المہذب

اسعد بن مماتی ابن حصین لقب اوسکا مہذب وہ دیار مصر مین دربار بادشاہی کا ناظر تہا شعر اچہا کہتا تہا صلاح الدین بن ایوب کی تاریخ منظوم لکہی ہی اور کلیلہ دمنہ بہی نظم مین اوسینے تصنیف کی ہی صاحب دیوان ہی وہ دیوان لوگون کی پاس اون ملکون مین بہت ہی

پہر اوسکی شعر ہیں سے

تبکی قوافی الشعر لامیة	بیضتها جهلا فسود تها
لما علی وسوا من الفاظها	طنتها حیث قصیدتها

۶۰۶ ہجری میں فوت ہوا عمر اوسکی ۶۲ باسٹھہ برس کی تھے اسنے ایک کتاب مسمّی فاشوش احوال قراقوش میں لکھے ہی اوسمیں ایسی اشیاء ذکر کی ہیں کہ اوس طرح بہت مشکل سے ہوتی ہی بلکہ ممکن نہیں کہ وقوع میں آویں اسلئے ظاہر اسلوم ہوتا ہی کہ وہ باتیں بنائی ہوئیں مبالغۃً ہیں کیونکہ صلاح الدین کو بیشک رائی قراقوش پر بہت اعتماد تہا قراقوش ایک خادم سلطان شیرکوہ کا تہا وہ ۵۹۶ سنہ میں فوت ہوا تہا

ابن عنین

ابو المحاسن محمد بن نصر بن حسین بن عنین انصاری لقب اوسکا شرف الدین دمشق کا رہنے والا ادیب ہی اوسکا ایک دیوان شعر کا بہت مشہور ہی شعر اوسکی بہت اچھی ہجو بہت بڑی ہیں اوسکی شعر ایک اسلوب پر نہیں ہیں ہجو کہنے کا اوسکو بہت شوق تہا عزت آدمیوں کی بی ادبی کرتا تہا ایک قصیدہ اوسنے تمام خلفا اور رؤسا دمشق کی ہجو میں لکھہ کر اوسکا نام مقراض الاعراض رکہا ہی سلطان صلاح الدین نے اوسکو دمشق سی نکالدیا تہا کیونکہ وہ ہر ایک بہلے مانس سی بہڑ جاتا تہا اور اوسکی ہجو لکہتا تہا جب وہانسی نکالا گیا شہر کی باہر نکلکر یہہ شعر اوسنے بنائی ہیں

فعلام ابعد تم اخا ثقة	لم یجترم دنبا ولا سرقا
انفوا المؤذن من بلادکم	ان کان ینفی کل من صدقا

بہت شہروں میں پہرا عراق اور جزیرہ آذربیجان ــ خراسان ــ غزنہ ــ خوارزم ماوراء النہر شہروں میں پہر کر ہندوستان ہو گیا پہر یمن میں آیا مدت تک وہاں رہا پہر حجاز کی راستی

ساتوین صدی کی شاعر

مصر مین گیا پہر دمشق مین چلا آیا جہان سے نکالا گیا تہا اوسکا یہی دستور تہا ایک شہر سے دوسری شہر مین دوسری سے تیسری مین پہرا کرتا تہا ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکو اربل مین درمیان ۶۲۶ ہجری کی دیکہا تہا — علم لغت خوب جانتا تہا اوسکو شعر جمع کرنے سے کچہہ غرض نہ تہی اسیواسطی اوسنے اپنی دیوان کی تدوین نہین کی کسی باشندی دمشق نے اوسکا دیوان جمع بہی کیا ہی مگر چہوٹا ہی دسوان حصہ بہی اوسکی نظم اور اشعار کی مقابل نہین ہی سب لوگون سے بہت ظریف اور خوبصورت اور نیک فکر اور بڑا ہاجی تہا ایک شعر اوسکا یہہ بہت خوب ہی آمیز اپنی سفر کا جو جانب مشرق کی گیا تہا ذکر کرتا ہی وہ یہہ ہی ~

اشقق قلب الشرق حتی کاننی   افتش فی سودآئہ عن سنا الفجر

یعنی کہتا ہی کہ اوسکی دینداری مین شک ہی کیونکہ کفر ہی اصل اوسکی زرع کی ہی یہہ ایک کا بو بلا دحوران مین ہی دمشق مین بروز دوشنبہ نوین شعبان ۵۴۹ ہجری مین پیدا ہوا اور بروز دوشنبہ مشبون ربیع الاول ۶۳۰ ہجری کو دمشق ہی مین فوت ہوا اوسکی بہت شعر مینے اصل تذکرہ مین یعنی فرائد الدہر مین لکہے ہین

البہا زہیر

بن محمد بن علی ابن یحیی صاحب منشی ابو الفضل او ابو العلی ازدی مہلبی کا یہہ شخص منشی تہا اوسکا دیوان مشہور ہی پیدایش اوسنے درمیان ۵۸۱ ہجری کی مکہ مین پائی — ملک صالح نجم الدین کی واسطی بلاد شرق مین انشا لکہے جب وہ متسلط اور مالک سلطنت ہوا اوسکی بڑی عزت اور قدر کی پہر اوسکو ایلچی بنایا جب بیمار ہوا اوسپر خفا ہوگیا اور نکلوا دیا کیونکہ وہ وہی آدمی تہا اوسکو خیال فاسد بہت جلد آتی تہے اور وہم پر آدمی کو سزا دیتا تہا جلد غصہ ہو جاتا تہا پہر وہ ملک ناصر حاکم شام کی خدمت مین گیا اوسنے وہان جاکر اوسکی مدح مین بہت کچہہ لکہا ہی وہ شخص صاحب مروت اور خوبیو نکا آدمی تہا ماہ ذیقعدہ ۶۵۶ ہجری مین

سانون صید بکی شاعر

رمیان مصر کے فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سے

وعد الزیارة طرفه المتملق ✽ وبلا قلبی من جفون تنطق
انی لاهوی الحسن حیث وجدته ✽ واهم بالقد الرشیق واعشق
یا عاذلی اما من سمعت حدیثه ✽ فعساك تجنوا ولعلك ترفق
لوکنت منا حیث نسمع او تری ✽ لرایت ثوب الصبر کیف یمزق
ورایت الطف عاشقین تشاکیا ✽ وعجبت ممن لا یحب ویعشق
اتسوی منی العذال عنك تصبرا ✽ وحیاته قلبی ارق واشفق

ابن الساعاتی

شاعر مشہور ہی اوسکا لقب بہاء الدین اور نام علی بن محمد بن ابراہیم بن ہرو ور دمشقی ہی حاجی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر اور ذیقدر آدمی تہا اوسکا ایک دیوان ہی بہت مشہور ہی دو جلدونمین ہی لوگون کی پاس بہت پایا جاتا ہی اوسمین بہت اچھی اچھی شعر لکہے ہین اور ایک اور دیوان ہی اوسکا نام مقطعات نیل رکہا ہی شعر اوسکی یہہ ہین سے

لا تجزعن لامر سوف تدرکه ✽ فلیس فی کل حین یبحح الامل
والبدر فی کل شهر لا لمنقصة ✽ به یصیبه الا ثم یکتمل

ماه رمضان سنه ۶۰۴ ہجری مین درمیان قاہرہ کی فوت ہوا سفح مقطم مین دفن ہوا اکاون برس چہہ مہینے دس دن کی عمر پائی وہ قاہرہ مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

لله یوم فی سیوط ولیلة ✽ صرف الزمان باختها لا یغلط
وبتنا وعمر اللیل فی غلوائه ✽ وله بنور البدر فرع اشمط
والظل فی سلك الغصون کلؤلؤ ✽ رطب یصافحه النسیم فیسقط
والطیر یقرأ والغدیر صحیفة ✽ والریح یکتب والغمام ینقط

ساتوین صدی کی شاعر

ابن فارض

ابو حفص عمر بن فارضی ابو القاسم اوسکی کنیت ہی او شرف الدین لقب عمر نام بیٹا علی ابن مرشد
حموی مصری الاصل ہی وہ ایک بڑا صوفی تہا نظم اوسکی بہت اچھی ہی اوسکا دیوان
بہت مشہور ہی لوگون کی پاس موجود ہی ایک نسخہ قلمی میری ہاتہہ کا میری پاس بہی ہی
۔ اور ایک نسخہ میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب مدرس اول مدرسہ کی
کی پاس ہی ۔ اور ایک نسخہ بد خط مگر صحیح اور محشی آخون شیر محمد صاحب نے اپنی ہاتھہ
سے شاید لکہا تہا وہ حکیم یوسف خانصاحب کی پاس موجود ہی جو دریبان کوچہ چیلون کے
رہتی ہین اوسنے اپنی قصاید مین صوفیہ کل مضمون لکہے ہین یہہ دیوان بہت جا بجا
دستیاب ہوتا ہی اول قصیدہ اوسکی دیوان کا یہہ ہی اول کی شعر لکہتا ہون سے

ارج النسیم سری من الزوراء	سحرا فاحیا میت الاحیاء
اہدی لنا ارواح نجد عرفہ	فالجو منہ معنبر الارجاء
وروی احادیث الاحبۃ مسندا	عن اذخر باذاخر وسخاء
فسکوت من ریا حواشی بردہ	وسرت حمیا البرد فی اد واء

چونکہ یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور دیوان ہی اوسکا بہت جا بجا ملتا ہی لہذا زیادہ شعر لکہنی کچہہ
ضرور نہین ایک شرح اوسکی قصیدہ تائیہ کی جناب مولوی مملوک العلی مدرس اول کی پاس
موجود ہی لیکن اور شرح اوسکی مینی کوئی نہین دیکہی گرچہ سننے مین آیا ہی کہ اوسکی
دیوان کی بہت شرحین لوگون نے لکہے ہین ۔ ابن فارض ماہ جمادالاول سنہ ۶۳۲ ہجری
مین چہپن ۵۶ برس ایک مہینے کم کا ہوکر فوت ہوا

شیخ الشیوخ

شیخ شرف الدین عبد العزیز بن محمد بن عبد المحسن انصاری دمشقی پہر حموی شافعی ادیب گذرا ہی

— ذہبی کہتا ہی کہ باپ اوسکا قاضی حماۃ کا تہا وہ ابن رفا مشہور تہا دمشق مین درمیان ۵۶۶ سنہ ہجری کی پیدا ہوا علوم اور ادب وہین سیکہا وہ بہت ذکی آدمی تہا حافظ ہی اوسکا ذہن بہت کچہہ اوسکو یاد تہا اوسکی یہہ شعر ہین —

سروری بساقیہ جاریہ ووجدی بجاریہ ساقیہ
مہات نشات علی حبہا کما ھی فی حسنہا ناشیہ
علی الجسم حاکمۃ بالضنا وفی القلب امرۃ ناہیہ
یطیب بہ الند والغالیہ

واولت من الوصل اضعاف مارجوت ولم تکفنی کافیہ
فوادی علی رقیب لہا یطالعہا عینی الصافیہ
تقرب قلبی فارجو العلا واجلس فی الدست والحاشیہ

ذہبی عبر مین کہتا ہی کہ رمضان کی مہینے سنہ ۶۶۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن نبیہ

شاعر مشہور ہی نام اوسکا علی بن محمد بن نبیہ یہہ شاعر ماہر ظریف اور خوش گفتار تہا نصیبین مین درمیان سنہ ۶۲۱ ہجری چہہ سو اکیس کی فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین شعر اول بیجا الالباب سے لکہتا ہون وہ یہہ ہی — یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

وردنی الی بطرفہ فکانما اھدی السقام لمدنف من مدنف

ارج نسیم مین یہہ شعر اوسکی لکہے ہین —

باکر صبوحک اھنی العیش باکرہ فقد ترنم فوق الایک طائرہ
اللیل تجری الدراری فی مجرتہ کالروض یطفو علی نہر ازاہرہ

ملک افضل

ساتوین صدی کی شاعر

نام اوسکا علی لقب ملک افضل یعنے نور الدین بن سلطان صلاح الدین یوسف ابن نجم الدین ایوب
بن شادی بن مروان بن یعقوب پیدایش اوسکی تکریت مین ہوئی ملک افضل بڑا بیٹا سلطان
صلاح الدین کا تہا بعد مرنی سلطان صلاح الدین افضل مذکور مملکت شام پر حکومت کرنی لگا
اور چہوٹا بہائی اوسکا عزیز عثمان مملکت مصر پر قابض ہوا — اور ظاہر سلطنت حلب دبا بیٹہا صلاح
الدین ۵۸۹ھ مین فوت ہوا تہا جب ملک افضل نے دمشق مین بندوبست خوب کرلیا اوسوقت مسمی
عزیز اپنی بہائی سے پرخاش کا ارادہ کیا اسلئے عزیز مذکور مصر سی ۵۹۱ھ مین واسطی معاملہ حوران
تک اسمی بہائی سی دمشق لینے آیا اس واقعہ مین ملک عادل یعنے چچا ان دونو کا بیچ مین آگیا
— اور قاضی فاضل کو سمجہا کر دونو کی صلح کروائی — عماد کاتب کتاب برق شامی مین
لکہتا ہی کہ جب ان دونو بہائیون مین صلح ہوگئی اور عزیز نے کوچ کیا محاصرہ دمشق کا چہوڑ دیا
اوسوقت مین ملک افضل کی خدمت مین گیا مسمی مذکور ایک کرسی پر بیٹہا ہوا تہا مجہسی کہنے لگا
کہ ای عماد مینے چند شعر منظوم کئی ہین چاہتا ہون اپنی بہائی عزیز کی تالیف قلوب کے واسطی لکہون
نو برس سی ہماری اوسکی مفارقت ہی اس اثنا مین ملاقات نہین ہوئی اس سالمین ہووی تو یہہ
شعر لکہہ دو وہ یہہ ہین —

نظرتك نظرة من بعد تسع	تقضت بالتفرق من سنين
وغض الدهر منها طرف عذر	مسافة قرب طرف من جفين
وعاد الى سجيته فاجرى	تفرقنا العيون من العيون
نريح الدهر لم نسمح لوصل	لعبد الى الحشا عدم السكون
ولا تندى جيوش الفرق حتى	ترتب جيش لعد في الكمين

عماد کاتب نے کہا کہ واہ واہ جناب عالی بہت ہی خوب شعر کہتے ہین تاریخ اس شخص کی مستوعب
ابو الفدا الکلمہ چکا ہی لہذا اب حال چہوڑ کر ایک سانحہ تصور کر کی مثل اور شاعرون کی حال ضرور

ساتوین صدی کی شاعر

لکہا جاتا ہی ملک افضل نے عبد اللہ بن بری کی سماعت کی خط اچہا لکہتا تہا قلعہ سمیساط فتح کیا یہہ قلعہ شام مین دریا فرات پر بلاد روم کی طرف واقع ہی مدت تک وہان رہا وہ شخص بہت عادل اور حلیم اور سخی اور ادیب تہا مگر مذہب شیعہ رکہتا تہا سنہ ۶۲۲ ہجری مین درمیان ماہ صفر سنہ المذکور کی فوت ہوا اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا جن ایام مین کہ ملک عادل اوسکی چچا اور عثمان عزیز اوسکی بہائی سے نے دمشق اوسسے چہین لیا اونہین ایام مین ملک ناصر کو یہہ شعر لکہے تہے ؎

مولای ان ابابکر وصاحبہ	عثمان قد اخذا بالسیف حق علیّ
فانظر الی حظ ھذا الاسم کیف لقی	من الاواخر ما لاقی من الاول

مگر اوسنے بہی بہت اچہا جواب ان شعرونکا لکہا وہ یہہ ہین ؎

وافا کتابک یا ابن یوسف معلنا	بالودّ یخبر ان اصلک طاہر
غصبوا علیّا حقہ اذ لم یکن	بعد النبیّ لہ بیثرب ناصر
فاصبر فان غدا علیہ حسابہم	وابشر فناصرک الامام الناصر

ملک ناصر

داؤد بن معظم بن عادل حاکم کوہستان مشہور بنام صلاح الدین ابو المفاخر وہی کہتا ہی کہ اوسنے بغداد مین ابو الحسن قطیعی سی حدیث کی سماعت کی وہ حنفی المذہب فاضل آدمی تہا مناظرہ کرا رہتا اور ذکی بڑے سری کا تہا نظم بہت اچہی بناتا سب خوبیان اوسمین تہین بعد اپنی باپ کے دمشق کا مالک ہوا بعد ازان اوسکی چچا اشرف نی اوسسی لی لیا بہر کئی برس تک سلطنت وہان کی ماہ جماد الاول سنہ ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا باہر دمشق کی ایک گانون مین جسکو بویضا کہتے ہین پاس اپنی والد کی مدفون ہوا یہہ شعر اوسکی ہین شرح حال کی مین جو خلیفہ کے سامنے بیان کرتا ہی

ساتوین صدیکی شاعر

الحسن فی شرع المعالی و دینها	وانت الذی یعزی الیه مواهبه
بالی اخوض الدو و الدو مفقر	ساریته مغیرة و سیاسبه
و یاتیک عنی من بلاد قریبه	له الامن فیها صاحب لا یجانبه
فیاتی دونک لم یلق مثله	و یحظی و لا یخطی بما انا طالبه
و ینظر من لالا ق‌دسک نظره	فترجع و النقد الامانی صاحبه

قاضی فاضل

ابو علی عبد الرحیم بن قاضی اشرف ابن حسن علی ابن حسین بن حسن بن احمد ابن مزح ابن احمد لخمی عسقلانی
مولد اوسکا مصر معروف بنام قاضی فاضل لقب محی الدین ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ وزیر ملک ناصر
صلاح الدین کا تہا صناعت انشا کی بہت خوب جانتا تہا متقدمین سے فوقیت لیگیا اوسکی
غرائب اور نوادر بہت ہیں — عماد اصفہانی نے کتاب خریدہ کی درمیان اس شخص کے
حقمین یہہ لکہا ہی کہ وہ مالک قلم اور بیان گفتگو اور زبان کا تہا طبیعت بہت تیز دانائی
پر کہنے والا تہا بدیہہ گوئی میں اعجاز کرتا تہا فضل اوسمین جتنا پایا جاتا تہا بجز و اول کے
اور کسی میں نہیں سنا اگر وایل اوسکی زمانہ مین جیتا ہوتا تو وہ بہی اوسکی طبیعت کی
غبار مین روندا جاتا وہ مثل شریعت محمدیہ کی ناسخ جمیع شرایع نثر و نظم کا تہا
قیس سے زیادہ فصیح تہا — حاتم — اور عمر سی زیادہ جوانمرد سخی تہا اوسنے بروز
دوشنبہ پندرہوین ماہ جمادی الاخر ۵۲۹ھ ہجری کو شہر عسقلان میں ولادت پائی
— اور جس روز ملک عادل مصر میں ایلیعنی بروز چہارشنبہ ساتوین ماہ ربیع الاخر ۵۹۶ھ
ہجری میں وفات پائی درمیان قاہرہ کے — اس شاعر کا ذکر اس صدی میں اسواسطی کیا گیا
کہ وہ قریب اسکی تہا کیونکہ ایک برس کا کچہہ فرق نہیں صدی اول جیب جلکی تہے وہ
لوگ انکہا نے مین مبتلا ہوکر فوت ہوا یہہ شعر اوسکے ہیں سہ

بالله قل للنیل عنّی اننی — لم اشف من ماء الفرات غلیلا
وسل الفواد فانّه لی شاهدٌ — ان کان جفنی بالدّموع بخیلا

وله ایضا

واذا السّعادة لاحظتك عیونها — نم فالمخاوف کلهن امان
واضبط بها العنقاء فهی حبائل — واقتد بها الجوزاء فهی عنان

عوف ابن ملحم شیبانی

عبداللہ ابن معتز کہتا ہی کہ یہہ عوف قبیلہ بنی سعد سے تہا اور شیبانی سواء اوسکی ولا تہا عوف مذکور ایک ادیب معدود شعراء وظرفاء متاخرین سے گذرا ہی وہ صاحب اخبار اور نوادر کا اور جاننی والا اخبار ایام عرب کی — طاہر ابن حسین بن مصعب نے اپنی صحبت کے واسطے خاص اوسکو خاص کرلیا تہا سفر اور حضر دونوں مین اپنی ساتہہ رکہتا تہا جب سفر کرتا اوسکو ساتہہ لیتا وہ قصہ اور کہانی اوسکی ہمراہ سفر مین کہا کرتا اور جب کہیں اقامت کرتا وہ مصاحبت مین رہتا علم اور درس وتدریس کا بازار گرم رکہتا طاہر ابن حسین ادیب اور شاعر تہا علم ادب کو بہت دوست رکہتا تہا اہل ادب کی بہی بڑی عزت کرتا تہا وہ باشندہ حران کا تہا اور بعضے کہتے ہین کہ راس عین کا تہا تیس برس تک ہمراہ طاہر کے وہ رہا اوسنے اوسکو نہ چہوڑا اگرچہ کئی دفعہ اوسنے اپنی وطن جانی کی درخواست کی طاہر اوسکو بہت انعام دیا کرتا تہا یہان تک کہ وہ بڑا مالدار ہوگیا جب طاہر نے وفات پائی شاعر مذکور نے جانا کہ اب میری مخلصی ہوئی اپنی کہنی اور رشتہ دارون مین چلا جاؤنگا لیکن عبداللہ بن طاہر جب بجائی اوسکی گدّی نشین ہوا اوسنے بہی مثل اپنی باپ کے اپنی صحبت مین ہر دم رکہنا شروع کیا اور اپنی باپ کی وقت سے بہی زیادہ اوسکو رتبہ دیا عبداللہ مذکور اخبار ایام عرب خوب جانتا تہا علم ادب بہی اوسکو بہت تہا ہر چند شاعر

مذکور نے بہت نظر پیر اپنی چھٹنے اور خلاصی کی کی کچہہ پیش رفت نہ گئی یہانتک کہ عبداللہ بن طاہر
عراق سے خراسان کو چلا ہمراہ اوسکے عوف مذکور موافق عادت کی تہا جب رے کی اوپر
گئے اوسجا نے ایک درخت پر قمری درد ناک آواز سے بول رہی تہے عبداللہ مذکور نے
عوف سے کہا کہ اے ابن ملحم کیا خوب قمری بولتی ہے اسکی آواز تو نے نہ سنے پہر ایک شعر
ہذلی کا عبداللہ کی یاد آیا وہ پڑہا اور کہا کہ اسی پر شعر اے عوف تو بہی بنا اوسنے کہا
کہ میں بوڈہا مسن ہوں فی البدیہہ مجہسے کیا تم کہلاتے ہو میں ہذلی کا مقابلہ نہیں کر سکتا
عبداللہ نے کہا کہ تجکو میری باپ طاہر کی قسم تو شعر کہہ اوسوقت عوف نے یہہ شعر کہے
ان شعروں میں اپنے وطن اور احباب کو یاد کر کے اونکی مہاجرت اور مفارقت بیان کی اور
خوب رویا وہ یہہ ہیں سے

افی کل یوم غربۃ و نزوح	اما للنوی من ونیۃ فتریح
لقد طلح البین المشت رکابی	فہل ارین البین وہو طلیح
وارقنی بالری نوح حمامۃ	فنحت وذوالنوح الحزین ینوح
علی انہا ناحت ولم تذر عبرۃ	ونحت واسراب الدموع سفوح

یہہ شعر بہت ہیں ارج شمیم میں تمام لکہے ہوئے ہیں جسکا دل چاہے اوس کتاب میں دیکہہ لیوے بعد
سننے ان اشعار کی عبداللہ کی بہی آنسو بہر آئے جب یہہ شعر سنے ۔ فوراً حکم دیا کہ اے ابن ملحم
تو اپنے کنبے اور وطن میں جا جبتک تو نہ آویگا میں اسی جا مقیم رہونگا کیونکہ مجکو تجہسے
بہت محبت ہے اب میں تجکو روک نہیں سکتا اور حکم دیا تیس ہزار درہم اوسکو دو اس حال میں
بہی اوسنے شعر کہے ہیں لیکن عجب بدنصیب تہا کہ ابہی اپنی وطن کو نہ پہونچا تہا کہ راہ ہی میں
فوت ہوا

عبدالحکم

ساتویں صدی کی شاعر

ابو محمد عبد الحکم ابن ابی اسحاق ابراہیم بن منصور بن مسلم خطیب جامع مصر کا بعد وفات اپنی والد کی اس عہدہ پر مشرف ہوا اوسکی خطبی بہت اچھی اور شعر لطیف ہیں عماد بن جبریل معروف ابن اخی کی حقیں اون نے بہت اچھی شعر کہے ہیں وہ بیت المال کا منشی تہا مصر میں کسی مقام سی کوئی بڑا تہا ہتہہ اوسکا ٹوٹ گیا تہا یہہ شعر اوسینے کہے تہے سے

ان العماد بن جبریل اخی علم ۔۔۔ لہ بدا اصبحت مذمومۃ الاثر

تاخر القطع عنہا وھی سارقۃ ۔۔۔ فجاءھا الکسر لیستقصی عن الجبر

سوا اسکی اور شعر بہی اوسکی بہت نادر ہیں ۔ جب وزیر صفی الدین ابو محمد عبد اللہ بن علی معروف ابن شکر وزیر ملک عادل ابن ایوب نی اوسکو عہدہ خطابت سی موقوف کیا اوسوقت یہہ شعر اوسینے کہے سے

فلای باب غیر بابك ارجع ۔۔۔ وبای جود غیر جودك اطمع

سدت علی مسالکی ومذاھبی ۔۔۔ الا الیك فدلنی ما اصنع

فکانما الابواب بابك وحدہ ۔۔۔ وکانما انت الخلیقۃ اجمع

یہہ اپنی جورو کی حقیں کہے ہیں سے

ستوف وجہہا بکف علیہ ۔۔۔ شبك النقش وھو تجلی عروسا

قلت لم یغن عنك سترك شیئاً ۔۔۔ وحتی غطت الشباك الشموسا

ولہ

ومادبۃ بتنا بہا فی لذاذۃ ۔۔۔ یخیل لی انا علی الماء نوم

فمن فوقنا الافلاك والفلك تحتنا ۔۔۔ ففی تلك اقمار وفی تیك انجم

ولہ

علی مہل ففی الاحوال ریث ۔۔۔ اتخشی ان تضام وانت لیث

بمصر ان اقمت فانت نیل | وان سرت الشام فانت غیث

ولادت اوسکی رات کو اتوار کی اکیسویں جمادی الاخر سنہ ۶۲۳ ہجری کو ہوئی ۔ اٹھائیسوں شعبان سنہ ۶۱۳ ہجری کو مصر میں فوت ہوا سفح مقطم میں مدفون ہوا

ابو اسحاق

ابو اسحاق ابراہیم بن نصر بن عسکر لقب اوسکا ظہیر الدین قاضی سلامیہ کا فقیہ شافعی موصلی ہی ۔ ابن ذہبی نے اپنی تاریخ میں اوسکا ذکر یوں کیا ہی کہ وہ باشندہ کان موصل سی ہا ۔ قاضی ابو عبد اللہ حسین بن نصر بن خمیس موصلی سی علم فقہ اوسنے موصل میں پڑہا اور حدیث کی بہی اوسی سے سماعت کی بغداد میں آکر بہت لوگوں سے سماعت کی بہر اپنے شہر کیطرف مراجعت کر گیا وہاں جاکر ایک گانو سلامیہ کا قاضی ہوا یہہ ایک گانو دیہات موصل سی ہی وہ فقیہ فاضل تہا اصل اوسکی عراق ہی مدرسہ نظامیہ میں درمیان بغداد کی علم تحصیل کیا اور حدیث کی سماعت کی اور روایت بہی حدیث کی بہت کی لیکن نظم اور شعر گوئی اوسپر غالب تہے یہہ شعر اوسکی ہیں ؎

لا تنسبوني باثقاتي سالی	عذر فلیس العذر من شیمتی
اقسمت بالذاهب من عیشنا	وبالمسرات التی ولت
انی علی عهد کم لم احل	وعقد تو المیثاق ما حلت

وله ایضا

جود الکریم اذا ما کان من عدة	وقد تاخر لم یسلم من الکدر
ان السحائب لا تجدی بوارقها	نفعا اذا هی لم تمطر علی الاثر
وما طل الوعد مذموم وان سمحت	یداه من بعد طول المطل بالبدر
یا دوحة الجود لا عتب علی رجل	یهزها وهو محتاج الی الثمر

ابوالبرکات ابن مستوفی نے تاریخ اربل مین اوسکا ذکر کیا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور چند قطعی اور مکاتبات جو اون دونون مین جاری تہے وہ بہنسے لکہے ہین اور عماد کاتب خریدہ مین کہتا ہی کہ وہ جوان فاضل تہا اوسکی یہہ شعر ہین ؎

اقول له صلني فيصرف وجهه	كأنّي ادعوه لفعل محرّم
فان كان خوف الاثم يكره وصلتي	فمن اعظم الآثام قتلة مسلم

بروز جمعرات تیسری تاریخ ماہ ربیع الآخر ۶۱۰ ہجری کو سلامیہ مین فوت ہوا

ابوالعبّاس

۶۵۱ ابوالعباس احمد بن ابو القاسم عبد الغنی بن احمد بن عبد الرحمن بن خلف بن مسلم لخمی مالکی قطرسی مشہور بنام نفیس وہ ادیب تہا اوسکا ایک دیوان بہی ہی بہت اچہی مضامین اوسمین ہین اس قصیدہ سے امیر شجاع الدین والی دمیاط کی مدح کرتا ہی ؎

قل للحبيب اطلت صدّك	وجعلت قتلي فيه وكدك
ان شئت ان اسلو	فردّ عليّ قلبي فهو عندك
اخلفت حتى في زيارتنا	بطيف منك وعدك
وانا عليك كما عهدت	وان نقضت عليّ عهدك
احرقت يا ثغر الحبيب	حشاي لمّا ذقت بردك
وشهدت انّي ظامٍ لم	لما طلبت اليك شهدك
انظنّ غصن البان يحكي	وقد عاينت قدّك
ام يخدع التفّاح لاحظي	وقد شاهدت خدّك
ام خلت اس عذارك المنشور	يحمي منك وردك
لا والذي حبل الهوى	مولاي حتّى صرت عبدك

یا قلب من لانت معاطفه علینا ما اشد لک

اظننی جلد الهوی اوان لی عزمات جلدک

یہہ قصیدہ بہت بڑا اور اچہا ہی نفیس مذکور نے بہت شہرونکا سفر کیا اور لوگون کی مدح کی ہی عماد کاتب نے خریدہ مین ذکر کیا ہی کہ وہ فقیہہ مالکی مذہب تہا اوسکو بڑی دست قدرت علوم متفقہ مین تہی اور ادب بہی خوب جانتا تہا یہہ اوسکے شعر مین سے

یسر بالعید اقوام بہم سعة من الثراء واما المقترون فلا

هل سرنی وثیابی فیه قوم سبا اوراقنی وعلی راسی به این جلا

عماد نے بہی اوسکا ذکر کتاب سیل مین یہہ لکہا ہی کہ وہ ایک فقیہہ فقہاء مصر مین سے تہا اور قاضی فاضل میرے سامنے اوسکی بہت تعریف کی تہے ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے اوسکا ایک قصیدہ دیکہا ہی جو مصر مین اوسنے میرے پاس لکہہ بہیجا تہا وہ یہہ ہی سے

یا راحلا وجمیل الصبر یتبعه هل من سبیل الی لقیاک یتفق

ما انصفتک جفونی وهی دامیه ولا وفالک قلبی وهو محترق

چوبیسوین ماہ ربیع الاول سنہ ۶۰۳ ہجری مین درمیان شہر قوص کی نشتر رسکا ہوکر فوت ہوا

قاضی اسعد

قاضی اسعد ابو المکارم اسعد بن خطیر ابو سعید مہذب بن مینا بن زکریا بن ابی قدامه بن ابی ملیح مماتی مصری ہی وہ منشی اور شاعر تہا دیار مصریہ کا ناظر تہا بہت خوبیون کا آدمی تہا اوسکی تصنیفات سے چند کتابین ہین تاریخ سلطان صلاح الدین کی اوسنے نظم مین لکہی ہی اور کلیلہ و دمنہ کو بہی نظم مین لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکی بیٹی کی ہاتہہ کا لکہا ہوا تہا مینے دیکہا ہی چند قطعے اوسکی مینے نقل کئے ہین از انجملہ یہہ شعر ہین سے

تعاتبنی وتنهی عن امور سبیل الناس ان ینهوک عنها

انفدر ان تکون کمثل عینی | وحقک ما علی اضنّ منها

وله

لنیرانه فی اللیل اتی تعرّق | علی الضیف ان الطا وایّ تلّهب
وما ضرّ من یعشو الی الضوء ناره | اذا هو لم ینزل بال المهلّب

عماد کاتب کہتا ہی کہ مین اوسی قاہرہ مین ملا تہا اون ایام مین ملک ناصر کی لشکر کا منشی تہا اور یہ وہ سعد اپنی گروہ کی مذہب نصارانی رکہتا تہا ابتداء سلطنت سلطان صلاح الدین مین مسلمان ہوا اسعد مذکور اپنی جان بچاکر وزیر صفی الدین کی ڈر کر پوشیدہ مصر سی بہاگ کر شہر حلب مین چلا آیا تہا سلطان ملک ظاہر کی پاس باوقات یعنے سلخ جمادی الاول سنہ ۶۰۶ تک مقیم رہا اسی تاریخ مین بروز یکشنبہ باسٹھ برس کا سوکر فوت ہوا

البہا

ابو السعادات اسعد بن یحیی بن موسی بن منصور بن عبد العزیز بن وہب بن ہبان بن سوار ابن عبد الله بن رفیع بن ربیعہ بن ہبان سلمی سنجاوی ملقب شافعی معروف بنام بہا رفقیہ تہا اس شخص نے علم خلاف مین بہی کلام کئی ہین مگر اوسپر علم ادب اور شعر غالب تہا اوسکی سبب سے مشہور ہوا ملوک کی خدمت کی اور انعام اچہے پائی ملکون مین پہرا بزرگون کی مدح کی اوسکی شعر لوگون نے سکی پاس بہت مین قصیدی اور قطعی بہت اوسکی موجود ہین مگر معلوم نہین کہ اوسکا دیوان بہی جمع ہوا ہی یا اشعار متفرقہ پڑی رہی ابن خلکان کہتا ہی کہ مینے دمشق کی کتب خانہ مین ایک دیوان بہت بڑی جلد کا دیکہا ہی شاید اوسکا ہو یہہ اوسکی شعر قاضی کمال الدین شہر وزیری کی مدح مین ہین

وھواک ما خطر السلوّ ببا له | ولانت اعلم فی الغرام بحاله
ومتی وشی واش الیک بانّه | سال ھواک فذاک من عذاله
اولیس للکلف المعنّی شاھد | من حاله یغنیک عن تسا له

هتکت ثوب سقامه وهتکت	ستر غرامه وصرمت حبل وصاله
افزلة سبقت له ام خلة	مالوفة من تيهه ودلاله
يا للعجائب من اسير دابه	يفدي الطليق بنفسه وبماله
بابي واحي نابل بلحاظه	لا يتقي بالدرع حد نباله
ريان من ماء الشبيبة والصبا	شرقت معاطفه بطيب زلاله
تسري النواظر في مراكب حسنه	فتكاد تغرق في بحار جماله
فكفاه عين الكمال في نفسه	وكفى كمال الدين عين كماله
كتب العذار على صحيفة خده	نونا واعجمها بنقطة خاله
فسواد طرته كليل صدوده	وبياض غرته كيوم وصاله

اوسکی اچھی اچھی شعر مشہور ہین ولادت اوسکی ۵۴۳ھ مین ہوئی اور اوایل ۶۲۳ھ ہجری مین درمیان سنجار کی فوت ہوا

ابن خلکان

قاضی القضات مصر کا ابو العباس احمد بن محمد بن ابراہیم بن ابی بکر ابن خلکان بن باوک ابن عبد الله بن شاکل بن حسین ابن الملک بن جعفر بن یحیی ابن خالد بن برمک قوم سی برمکی تہا۔ اسکی حال میں اسنوی نے طبقات مین لکہا ہی کہ وہ فقیہہ تہا اربل مین درمیان ۶۰۸ھ ہجری کی پیدا ہوا بد انتقال بانی اپنی والد کی موصل مین آیا۔ شیخ کمال الدین ابو یونس کے درس مین موجود ہوا قاضی حلب سی علم فقہ پڑہا۔ ابن یعیش سے علم نحو سیکہا پہر دمشق مین آیا ابن صلاح سی کچہہ علم سیکہا پہر درمیان ۶۵۹ھ ہجری کی دمشق کا قاضی ہوا پہر معزول ہوا پہر قاضی ہوا پہر معزول ہوا دوسری دفعہ معزول ہی رہا مدرسہ ارمینیہ کا مدرس ہو گیا۔ حافظ ذہبی نے عبر میں اوسکا حال لکہا ہی بہت تعریف اوسکی کی ہی اور لکہا ہی کہ وہ شخص نیک اور دیندار سخی

ساتوین صدی کے شاعر

ذی وقر آدمی تہا اوسکی تالیفات سی ایک تاریخ وفیات الاعیان بہت مشہور ہی یہہ کتاب ہندوستان
مین بہت جاگہ پر موجود ہی اب ولایت مین چہاپی بہی گئی ہی چنانچہ ایک نسخہ چہاپہ کا
ڈاکٹر اسپنجر صاحب کی پاس موجود ہی — ابن حجہ نی کتاب ثمرات الاوراق مین لکہا ہی
کہ شیخ ابو العباس حُسن پرست تہا کسی لڑکی بادشاہ کی کو وہ چاہا کرتا تہا
یہہ عشق اوسکا بہت مشہور ہوگیا تہا جب یہہ بات بہوت نکلی اوس بادشاہ زادی کو
حکم ہوا کہ سوار نہوا کری اوسوقت ابن خلکان نی اوس لڑکی کی واسطی یہہ شعر لکہکر
بہیجے وہ یہہ ہین —

یا سادتی انی قنعت وحقکم	فی حبکم منکم بایسر مطلب
ان لم تجودوا بالوصال تعطفا	ورأیتم ہجری وفرط تجنبی
لا تمنعوا عینی القریحۃ ان تری	یوم الخمیس جمالکم فی المرکب
لو کنت تعلم یا حبیبی ما الذی	القاہ من کمد اذا لم ترکب
لرحمتنی ورثیت لی من حالۃ	لولاک لم یک حملہا من مذہبی
قسما بوجہک وہو بدر طالع	وبلیل طرتک التی کالغیہب
وبقامۃ لک کالقضیب رکبت من	اخطارہا فی الحب اصعب مرکب
لو لم اکن فی رتبۃ ارعی لہا	العہد القدیم صیانۃ للمنصب
لہتکت ستری فی ہواک ولذلی	خلع العذار وان الح ... بی
لکن خشیت بان یقول عواذلی	قد جن ہذا الشیخ فی ہذا الصبی
فارحم فدیتک مہجۃ قد تادبت	کشف القناع بحق ذیالک النبی

قاضی جمال الدین ابن عبد القاہر تبریزی کہتا ہی کہ جس بادشاہ زادی کو قاضی شمس الدین
ابن خلکان چاہا کرتا تہا وہ ملک مسعود بن ملک زاہر تہا اوسکی محبت مین تمام ہوگیا تہا اکثر کہتا ہی

که ایک شب مین شمس الدین ابن خلکان کی پاس رہا اوسنے اپنے معشوق مذکور کا حال اپنا کہنا شروع کیا کہ سب آدمی چلی ہی گئی رات بہت ہو چکی مگر اوسکا قصہ ہی تمام نہوا آخر کو اپنا پوستین مجکو اوڑہا دیا اور کہا کہ آج کی شب میری پاس تم رہو اور آپ ایک حوض کی گرد پہو ستا جاتا تہا اور یہہ شعر پڑہتا جاتا تہا ــه

اناو الله هالك	الیس من سلا منی
اوادی القامة اقلی	قلاقامت قیامتی

یہان تک کہ صبح ہوگئی اوس بہلی مانس نے نیند ایک لحظہ نہ لی اسطرح کا اوس لڑکی کی عشق مین جو ہو رہا تہا استوی کہتا ہی کہ ابن خلکان مذکور بروز ہفتہ شام کی وقت چہبیسوین ماہ رجب سنہ ۶۸۱ ہجری مین فوت ہوا مدرسہ جیبیہ مین

ابن اسرائیل

نجم الدین محمد بن سوار بن اسرائیل بن حصر ابن اسرائیل شیبانی دمشقی وہ ادیب بارع اور فقیہ کامل تہا یہہ شخص مصنف مقامات حریری کا دوست تہا اگر اوسمین یہہ عیب نہوتا کہ کبہی ملحد ہو جاتا تہا اور کبہی مسلمان تو بیشک بڑی قدر کا آدمی تہا چودہوین ماہ ربیع الآخر سنہ ۶۷۷ ہجری مین چوہتر برس کا ہو کر فوت ہوا اوسکی یہہ نظم ہی ــه

ماضر طیفك من زار وسادتی	لو كان سامح مقلتی بوفاء

وله

ماذا الهوی الیوم مما كنت اعهده	قد صار تخبرنی عنه وتنهانی
هذا هوی كان عقلی فیه لا بصری	فلا لحسن تلاقینا هو الجانی

السید یوسف ابن لولو

شاعر مشہور ہی ذہبی کہتا ہی کہ وہ بڑا شاعر شعرا دولت ناصریہ کا تہا اوسکا شعر بہت اچہا اور معانی ظریفہ مین ــه

ومن التعلل انني ارجو الصبا | بعد وتبیت تحیتي و تروح
او اطلب الاحباب بین معاهد | قد ضاع فیها رندها والشیح

وله

فعاطني الصهباء مشمولة | عذرا فالواشون نوام
واکثر احادیث الهوی بیننا | ففي خلال الروض نمام

وله

وشادن کلما مررت به | یخفق قلبي له ویضطرب
قد قمت بالقلب في هواه ظنا | ذا انما قمت بالذي یجب

وه ماه شعبان ۵۰۸ ہجري مین ستر برس سی زیاده کا ہوکر فوت ہوا

سیف الدین

سیف الدین ابن مستیا امیر کبیر کنیت اوسکی ابوالحسن نام علی ابن عمر بن قزل ترکمانی صاحب دیوان مشہور کاہی اوسکی نظم بہت اچھی ہی ۶۰۲ ہجری مین پیدا ہوا درمیان مصر کی یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہین

وافا الی وکاس الراح في یده | تخلت من لطفه ان الغبیر سري
لا یدرك الراح معنی من شمائله | والشمس لا ینبغي ان یدرك القمرا

دمشق مین دسوین محرم ۶۵۶ ہجری مین فوت ہوا پہاڑ قاسیون کی نیچی مدفون ہوا

ابن سنا

ملک قاضي ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن جعفر مصري ادیب وشاعر دیوان مشہور کا ہی علم ادب مین اوسکی تصنیفات بہت ہین اوسنی کتاب الحیوان جاحظ کا اختصار کرکی اوسکا نام روح الحیوان رکہا ہی یہہ نام بہت لطیف ہی لحلی ابن ردي سے علم نحو پڑہا اور شریف خطیب ابي جاحظ سلفی سے

علم حدیث سیکہا مدت تک منشی گری کرتا رہا خطوط اوسکے بہت اچہی ہوتے تہے شعر بہت خوب اوسکی تہے اور نظم اوسکی سب اچہی ہوتے تہے رمضان معظم ۶۵۶ہجری مین ساٹہہ برسکا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

ان کنت ترغب فی لقانا فالقنا ... یوم الهیاج اذا تشاجرت القنا

لا یشربون سوی الدماء مدامة ... اذ ینشعون من الاسنة سوسنا

واذا الحسام عصرت عنا لهم ... خلعوا نفوسهم علی ذاك العنا

متنور عاین فان بدت شمس الضحی ... جعلوا العجاج لها رداء ادکنا

تشکو النهار جنوبهم من نفعها ... واللیل یشکوا من وجوههم السنا

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی

ابو دریا قوت

رومی پہر بغدادی صاحب تصانیف ادیبہ کا اوسنے تاریخ اور علم انساب اور جغرافیہ مین تصنیف بہت کتابین کی ہین اوسکا شعر بہت اچہا ہوتا تہا

یا قمرا اجد رحتی استوی ... فزاده حسنا وزادت هموم

کانما عینی لشمس الضحی ... فنقطة طربا بالنجوم

وله

هذا الیك خلاصتی ومودتی ... قبل اللقاء تعارف الارواح

ومن القلوب علی القلوب شواهد ... یشهدن قبل تشاهد الاشباح

ذہبی کتاب عبر مین لکہتا ہی کہ ابو دریا قوت ماہ رمضان ۶۲۲ ہجری مین فوت ہوا

ابن تمیمی

شہاب الدین محمد بن عبد المنعم بن محمد انصاری تمیمی بصری شاعر مشہور ہی وہ اپنی وقت کا

علم پردار نظم کا تصور کیا جاتا ہی — ذہبی کہتا ہی کہ اوسنے جامع ترمذی حدیث میں علی ابن البنا سے
پڑھی ماہ رجب ۶۶۸ ہجری مین بیاسی برس کا ہوکر فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین —

مامطلبا لیس لی فی غیرہ ارب	الیک آل التقصی وانتهی الطلب
وماطمحت لمرای اولمستمع	الا لمعنی الی علیاک ینتسب
وما ارانی اہلا ان تواصلنی	حسبی علوا بانی فیک مکتئب
لکن تنازع شوقی تارۃ ادبی	فاطلب الوصل لما تضعف الادب
ولست ابرح فی الحالین ذا قلق	نادٍ وشوق له فی اضلعی لهب

ابو فضل زہیر

ابو الفضل زہیر بن محمد بن علی بن یحیی بن حسن بن جعفر بن منصور بن عاصم مہلبی عتکی لقب اوسکا بہاء الدین کاتب اپنی وقت کی فضلا مین سے شمار کیا جاتا ہی اور سب سی اچہی نظم اور نثر اور خط لکہتا تہا سب سی زیادہ مروت مین تہا ملک صالح نجم الدین ابو الفتح ایوب بن ملک بن کامل کی خدمت مین درمیان بلاد مصر کی تہا اوسکی خدمت مین بلاد شرقیہ کو کوچ کیا وہان اقامت کی جب تک کہ ملک صالح نے شہر دمشق فتح کیا پہر اوسکی پاس چلا گیا اوسکی پاس جبتک رہا کہ وہ حال جو ملک صالح پر گذرا لشکر اوسکا پہر گیا اور دمشق اوسکی ہاتہہ سی نکل گئی وہ نابلس مین تہا اور اوسکی چچا کی بیٹی ملک ناصر داود حاکم کرجستان نی اوسکو پکڑ کر قلعہ کرک مین قید کیا اون ایام مین بہاء الدین زہیر مذکور نابلس مین اکر اپنی صاحب کی حفاظت امور کی واسطے مقیم ہوا کسی سیے نہ ملا اوسی حال پر وہ رہا یہانتک کہ ملک صالح نے قید سی مخلصی پائی پہر مصر کے شہر فتح کئی پہر اوسکی خدمت مین جا موجود ہوا یہہ حال آخر ماہ ذیقعد ۶۳۶ ہجری مین ہوا —
ابن خلکان کہتا ہی کہ اون ایام مین قاہرہ مین موجود تہا اور مجکو بڑا اشتیاق اوسکی شعر سنے اور ملاپ کا تہا اتفاق سے میری اوسکی ملاقات ہوئی جو کچہہ کہ مینے اوسکی خوبیا سنے تہین

ساتوین صدی کی شاعر

اور انسی زیادہ یا وہ بہت ریاضت کرتا تہا اپنی آقا کی بات کو بہت چہپاتا تہا کوئی واقف نہ ہو سکتا تہا اوسنے بہت شعر مجکو سنائے از انجملہ یہہ ہیں —

یا روضۃ الحسن صلی	فما علیک ضیر
فہل رایت روضۃ	لیس بہا زہیر
کیف خلاصی من ہوی	مازج روحی واختلط
وتائہ اقبض فی	حبی لہ وما انبسط
یا بدر ان رمت بہ	تشبہا رمت شطط
ودعہ یا غصن النقا	ما انت من ذاک النمط
قام بعذری وجہہ	عند عذولی وبسط
للہ ای قلم	لو او ذاک الصدغ خط
ویا لہ من عجب	فی خدہ کیف نقط
یمر بی ملتفتا	فہل رایت الظبی قط
ما فیہ من عیب سوی	فتور جفنیہ فقط
یا قمر السعد الذی	نجمی لدیہ قد ہبط
یا مانعی حلو الرضی	وما نحی مر السخط
حاشاک ان ترضی بان	امر ت فی الحب غلط

یہہ شعر اوسنے خود پڑھ کر سنائے

انا ذا انہیک لیس	الا جود کفک لی مزینہ
اہوی جمیل الذکر عنک	کانما ہو لی بثینہ
فاسا اضیک عن	وداد ی انہ فیہ جہینہ

ولہ ایضا

وانت یا من حسن عینیہ کم تشرب من قلبی وما آذ ملک
مالک فی حسنک من مشبہ ماتم فی العالم ماتم لک

شعر اوسکی بہت لطیف ہین اوسنے اپنی دیوان کی پڑہائی کی اجازت دی وہ بیت جائی موجود ہی - ابن خلکان یہہ بہی کہتا ہی کہ بہاء الدین مذکور سنے مجکو کہا کہ مین پانچوین ماہ ذیحجہ سنہ ۵۸۱ ہجری مین درمیان مکہ کے پیدا ہوا اور ایک دفعہ کہا کہ وادی قری مین مین پیدا ہوا تہا وہ بہی قریب مکہ کی واقع ہی ابن خلکان کہتا ہی جو نکہ یہہ شخص زندہ تہا اسلئے مین تاریخ وفات نہین لکہہ سکا مگر اتنا معلوم ہی کہ وہ قاہرہ مین جب تہا اوسکو ایسا مرض عظیم ہوا تہا جسمین آدمی کی زندگی کی توقع نہین رہتی یہہ مرض بروز جمعرات چوبیسوین ماہ شوال سنہ ۶۵۶ ہجری مین اوسکو شروع ہوا تہا باقی حال معلوم نہین فقط

شاعر غیلانی

ابو العز مظفر ابن ابراہیم بن جماعہ بن علی بن سامی بن احمد بن ناہض بن عبد الرزاق شاعر غیلانی حنبلی مذہب کا لقب اوسکا موفق الدین شاعر مشہور مصر کا ہی وہ ادیب اور عروضی اور شاعر جید تہا اوسنے علم عروض مین ایک کتاب مختصر بہت اچہی تصنیف کی ہی اوسکا دیوان بہی ہی مگر اکہو پنی اندہا تہا یہہ شعر اوسکے ہین ؎

قالوا عشقت وانت اعمی ظبیا کحیل الطرف المی
وحلاہ ما عاینتہا فتقول قد شغلتک وہما
فاجبت انی موسی سوئے العشق الصیانا وفہما
اہوی بجارحہ السماع ولا اری ذات المسما

جب وزیر صفی الدین ملک شام سی عود کرکی طرف مصر کی آیا بہت اوسکے دوست بطور استقبال اور

اور ملاقات کی اوسی لیئی گویا ایک مقام مسمی خشبی پر گئی اس شاعر اندہی نے یہہ شعر لکہہ بہیجے جنمین اپنی نہ حاضر ہونیکا معقول عذر بیان کیا ہی ـــ

قالوا الى الخشبي سرنا على عجل ‌ ‌ نلقى الوزير جميعاً من ذوي الرتب

ولم تسر ايها الاعمى فقلت لهم ‌ ‌ لم اخش من تعب القى ولا نصب

وانما النار في قلبي لوحشته ‌ ‌ فخفت اجمع بين النار والخشب

پیدایش اوسکی پانچوین تاریخ ماہ جمادی الاخر ۵۴۲ ہجری مین ہوئی بوقت صبح ہفتہ کی روز نوین محرم کو ۶۳۴ ہجری مین فوت ہوا فقط

ابو یوسف یعقوب

ابن صابر بن برکات بن عمار بن علی بن حسین بن علی بن جوشرہ لقب اوسکا نجم الدین شاعر مشہوری گوہین بانی اوسکو خوب آتی تہے اس صنعت مین اوسکو سب پر فوقیت تہی یہہ اوسکی شعر ہین

قبلت وجنته فالوى جيده ‌ ‌ خجلاً ومال بعطفه المياس

فانهل من خديه فوق عذاره ‌ ‌ عرق يحاكي الطل فوق الاس

فكانني استقطرت ورد خدوده ‌ ‌ بتصاعد الزفرات لمن انفاسي

جب اوسکی ولادت کا حال پوچہا گیا کہنے لگا کہ دوپہر کی وقت بروز دوشنبہ چودہوی محرم ۵۵۴ ہجری مین پیدا ہوا تہا ـ اور اٹہائیسوین تاریخ ماہ صفر ۶۲۶ ہجری مین درمیان بغداد کے بروز جمعہ فوت ہوا

ابو المحاسن یوسف

بن اسماعیل بن علی بن احمد بن حسین ابن ابراہیم معروف الشوا لقب اوسکا شہاب الدین کوفہ کا رہنی والا حلب مین پیدا ہوا وہین پرورش پائی وہ ادیب اور فاضل عالم علم عروض اور قافیہ کا تہا عجب شاعر تہا اوسکی جو شعر ہوا ہی نادر ہوا ہی دو بیتہ اور مثلث کہتا تہا اوسکا دیوان

شعر کا بہت بڑا ہی چار جلدونمین لکہا جاتا ہی حلب کی باشندون کا سا لباس پہنا کرتا تہا

شیخ تاج الدین ابو القاسم احمد بن ہبتہ اللہ بن سعد اللہ بن سعید بن سعد بن مقلد معروف ابن جرانی حلبی نحوی لغوی کی صحبت مین بہت رہا کرتا تہا اوسی سی علم ادب اوسنے سیکہا اور بہت نفع پایا ابن خلکان کہتا ہی کہ وہ میرا یار تہا ایک مجلس مین ہم اور وہ بیٹہہ کرادہر اور اودہر کی قصہ کہانی علم ادب کی گفتگو کیا کرتے تہے اول دفعہ اوسنے مجکو اپنی یہہ شعر سنایۓ سہ

هاتيك يا صاح ربا لعلع — فاشد تلك الله فعرج معي
وانزل بنا بين بيوت النقا — فقد عدت اهلة المربع
حتى نطيل اليوم وقفا على — الساكن او عطفا على الموضع

اشعار اوسکی ابن خلکان نے بہت لکہے ہین جو چاہی اوسکو مطالعہ کری یہہ شاعر بڑا غلو مذہب تشیع مین رکہتا تہا پیدایش اوسکی بروز چہارشنبہ بائیسوین شوال ۵۶۱ ہجری مین ہوئی بروز دوشنبہ ساتوین رجب ۶۲۳ ہجری مین درمیان حلب کی فوت ہوا

نصر اللہ

نصر اللہ بن ہبتہ اللہ بن عبد الباقی بن ہبتہ اللہ بن حسن بن یحیی بن علی فخر القضاۃ ابو الفتح غفاری حنفی کاتب معروف بکنیت ابن لصاقہ ادیب اور ظریف فقیہ اور متکلم تہا اوسکی شعر بہت اچہی ہین یہہ شعر ظرافت کی ہین سہ

وعلق نعيش تعلقته — قرارا على خلوة وارتياع
ولو يبق في الم رد الا كما — يقال على كله والوداع
فعاجلته عن دخول الكنيف — بشيئم مطاع ورائي مضاع

ساتوین صدیکی شاعر

اپنی زمانہ کی اکابر مین گنے گئے ہین بروز جمعہ آٹھوین جمادی الآخر سنہ ۶۰۵ ہجری مین فوت ہوا

ابو یحیی علیسی

ابو یحیی اور ابو الفضل عیسی ابن سنجر بن بہرام بن جبرائیل بن خمارتکین بن طاشتکین اربلی معروف حاجری لقب اوسکا حسام الدین ایک لشکری آدمی تہا اوسکا ایک دیوان شعر کا بہی ہی بہت باریک مضمون اور جید کہتا تہا اوسکی دیوان مین شعر اور دو بیت اچہی ہین ابن خلکان کہتا ہی کہ اکثر بار اوسنے اپنی شعر مجکو سنائی ہین ازانجملہ یہہ ہین ؎

ومهفهف من شعره وجبينه ... امسى الورى فى ظلمة وضياء

لا تنكروا الخال الذى فى خده ... كل الشقيق بنقطة سوداء

یہہ شعر جو اپنی بہائیکو جو اربل مین تہا سنہ ۶۱۹ ہجری مین اوسنی لکہی تہے

الله اعلم ما القى سوى رمق ... منى فراقك يا من قربه الامل

فابعث كتابك واستودعه تعزية ... فربما مت شوقا قبل ما يصل

ابن خلکان کہتا ہی کہ جب مین اربل سی آخر ماہ رمضان سنہ ۶۲۶ ہجری مین نکلا وہ قلعہ اربل مین قید تہا اوسکا حال طویل ہی اوسکی شرح بہت لنبی چوڑی ہی اسلئے ذکر کرنا مناسب نہین پہر مجکو خبر پہونچی کہ وہ مخلصی پاکر ملک مظفر حاکم اربل کی پاس گیا اور ملازم ہوا اور لباس اوسنے اپنا بدلکر صوفیہ کا لباس پہنا بعد وفات مظفر الدین کی اربل سی کوچ کر گیا تہا پہر وہین آرہا بعد ازان بروز جمعرات دوسری شوال سنہ ۶۳۲ ہجری مین فوت ہوا باب المیدان مین مدفون ہوا

فتیان

بن علی بن ثمال حنفی دمشقی معروف شاغوری وہ فاضل اور شاعر ماہر تہا بادشاہون کی خدمت مین بہت رہا اونکی اولاد کو تعلیم کی اوسکا ایک دیوان بہی ہی اوسمین قطعی بہت اچہی ہین

ساتوین صدی کی شعرا

زاہد اپنی ایک زمین ہی وہان مدت تک وہ رہا اوسنے قطعی ہی اوسکی مدح مین لکھی ہین یہہ اوسکے شعر ہین

قد اخم الخمر کانون بکل قدح — واخمد الجمر فی الکانون حین فلح
یا جنة الزیدان انت مسفرة — بحسن وجه اذ اوجه الزما کلح
کالثلج قطن علیک السحب تندفه — والجو لجلجة والقوس قوس قزح

جب حمام مین شدت حرارت سی گیا یہہ کہا

اری ماء حامکم کالحمیم — نکابد منه عناء و بوسا
وعهدی بکم تسمطون الجدی — فیا بالکم تسمطون التیوسا

غیاث مذکور چھبیسوین محرم سنہ ۶۱۳ ہجری مین فوت ہوا باب صغیر مین دفن کیا گیا

سعدی شیرازی

شیخ سعدی شیرازی سعید خط اور نیک طالع شہر شیراز مین پیدا ہوا اوسکی ظاہر ہونی سی ادب کی رونق ہوئی ہر ایک ملک مین اوسکی تصانیف نی رواج پایا نظم اور نثر دونوں اوسکی بہت اچھی ہین — اوسکی تصنیفات سی ایک کتاب گلستان نثر ہی جو ہندوستان مین اور ایران وغیرہ مین داخل درس اور بوستان نظم مین ہی — اور ایک دیوان فارسی کا بہت اچھا ہی اشعار اوسکی بہت پاکیزہ ایک دیوان عربی ہی اوسمین قصاید بہت اچھی عربی زبان مین لکھی ہین غزلین عربی بہی تصنیف کی ہین — کہتی ہین کہ سعدی مذکور واسطی ملاقات خسرو طوطی ہند کی ہندوستان مین آیا تہا اور شیخ مذکور نی اردو مین بہی شعر کہی ہین لیکن وہ شعر جو اردو سعدی کی طرف منسوب کرتی ہین واقع مین سعدی دکہنی کی ہین اوسکی نہین شیخ کی کلام وہ نہین یہہ غلطی تذکرہ نویسون کی ہی وہ شعر یہہ ہین —

ساتوین صدی کی شاعر

عشقہ چو دیدم بر رخش گفتم کہ یہہ کیا دیت ہی — گفتا کہ در زہی با وری اس شہر کی یہہ ریت ہے
ہمنے تمہیں کر دل دیا تم دل لیا اور دکہہ دیا — ہم یہہ کہا تم وہ کہا ایسے بہلے یہہ ریت ہی
سعدی بگفتا ریختہ در ریختہ در ریختہ — شیر و شکر ہم ریختہ ہم ریختہ ہم گیت ہی

واقع میں ایک سعدی دکہنے گذرا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سعدی شیرازی نے اردو مین شعر نہین کہا الا آنا سعدی کا ہندوستا نہین اور سوار اسکی اور ملکونمین سفر کرنا ثابت ہی اوسکی کتابون سی لوگون کو بہت نفع ہوا ہی واقع مین وہ کتابین بہت مفید ہین اور صاف صاف زبان شستہ فارسی ایسی لکہی ہی کہ ایسی لطافت اور پاکیزہ گی سی کوئی نہین لکہہ سکتا غرض اسکہائی ہماری صرف عربی شاعرونکا بیان کرنا جو نکہ منظور ہی اس کلام سی باز ہوکر یہہ بیان کرتے ہین کہ سعد کا ایک دیوان عربی بہت اچہا اور لطیف ہی جیسی فارسی اشعار اوسکی خالی مزاق اور کیفیت سی نہین ویسی ہی اوسکی عربی اشعار و نمین حلاوت سو جود ہی سعدی شیرازی درمیان سنہ ۶۹۱ ہجری کی فوت ہوا اوسکی قبر شیراز مین ہی یہہ شعر اوسکی ہین سعدی مدرسہ نظامیہ مین ابو الفرج سی علم سیکہا چودہ حج کئی عمر اوسکی ایک سو دو یا ایک سو بیس برس کی ہوئی

فاح نشر الحمی وهب النسیم — وتناءی من فرط وجدی اهیم
ان لیل الوصال صبح منیر — ونهار الفراق لیل بهیم
رواح الحبیب خطب جزیل — وفراق الانیس داء الیم
فتن العابدین صد تروسیم — آه لو کان نیة قلب رحیم
یا وحید الجمال انی وحید — یا عدیم [illegible] قلبی کلیم
سلوتی عنکم احتمال بعید — واقتضاحی بکم ضلال قدیم
معشر اللائمین فیما جهلتم — لو رایتم حاله لم تلوموا
ان نار الهوی لدی کل صب — مع ذکر الحبیب روض نعیم

ساتوین صدی کی شاعر

کلّ من یدّعی المحبۃ فیکم | ثم یخشی الملام فہو ملیم

یہہ شعر بہت اچھی ہین

یا ندیمی فہو سنہ	واسقنی واسق الندامی
خلّنی اسہر للیلی	ودع النّاس نیاما
اسقیانی وہدیر	الرّعد قد ابکی الغماما
فی زمان سجع الطّیر	علی الغصن وحاما
واوان کشف الوردُ	عن الوجہ اللثاما
ایّہا المصغی الی الزہاد	دع عنک الملاما
قم بہا من قبل ان	یجعلک الدہر عظاما
قل لمن عیّر اہل	الحبّ بالجہل ولاما
لا عرفت الحب ہیہات	ولا ذقت الغراما
لا تلمنی فی غلام	اودع القلب سقاما
نداء الحب کم	من سید امسی غلاما

جمال القرشی

ابو الفضل محمد بن عمر بن خالد معروف بجمال قرشی مصنف کتاب صراح اللغۃ کا وہ کہتا ہی کہ مدت سے مجکو صحاح جوہری کی تلاش تہے یہہ خیال تہا کہ اگر کہین سے بکتی پاؤن تو خریدون یا لکہہ لون [illegible] ایک نسخہ اس کتاب کا مدرسہ صاحبیہ برہانیہ مسعودیہ مین درمیان کاشغر کی ملتی یا وہ جا چاہو [illegible] مجکو یہہ شوق ہوا کہ اسکو مختصر کرون مگر پہر کبہی ارادہ کرتا تہا اور کبہی اس خیال سے باز آتا تہا آخر کو اوس نسخہ کا انتخاب کیا جو اوسمین اطالۃ الاطناب تہا وہ چہوڑ دیا یعنے اشعار عرب جو بطور تمثیل اوسمین داخل کئی تہے وہ چہوڑ دیئے مگر آثار اور آیات کی گواہی ورسطی مثال لے

ساتوین صدیکی شاعر

رہتی دي اورچند اشعار بہی جہان اونکی بہت حاجت تہے لکہے اور حروف تعریف حذف کرکی مفردات کا ترجمہ فارسي زبانمین کیا اور مثل صحاح جوہري کی ترتیب اوسکی کی اور نام اوس کتاب کا صراح من الصحاح رکہا اور یہہ شعر اوسنے جوہری کی تعریف مین اور اس تصنیف مین لکہے ہین

لله درّ الجوهري فانّه	لعلى اذ دي التصنيف احسن مرتق
عمل الصحاح وحاز في ترتيبه	قصب السباق لما به لم يسبق
هذا الصراح من الصحاح مروّق	يصفو لشاربه وما بمرنّق
يسقى به القرشيّ ندمان النّهى	كاسي فوائد مطرف ومعتّق
فاشرب لتحظى كاسه اذ كيّس	يحظى بها لا احظ منه لاحمق

دوشنبہ کی دوپہر کو تیسوین ذي القعدہ سنہ ۶۸۰ ہجری مین نسخہ صراح کا وہ مصنف لکہہ چکا تہا اور تسویدسي بروز سہ شنبہ سولوین ماہ صفر سنہ ۶۸۱ ہجری کو فراغت درمیان کاشغر کی پائي اور تاریخ وفات اوسکی معلوم نہین ہوئي

ابو الحسن علی

بن عبد الغنی الفہري المقري نابینا حصوي قیرواني شاعر مشہور ہی — ابن لبسام صاحب ذخیرہ [illegible] عالم متبحر اوسنے قران شریف لوگون کو بہت پڑہایا ہی ایک قصیدہ دوسو نو ۲۰۹ شعر کا قرات نافع مین اوسنے لکہا ہی ایک دیوان شعر کا ہی اوسکا صفحہ ہستی پر یادگار ہی یہہ شعر اوسکے ہین جو مشہور ہین ــه

يا ليل الصب متى غده	اقيام الساعة موعده
رقد السمّار فارّقه	اسف للبين يردده

ولہ

قد ملّ مريضك عوده	ورثى لاسيرك حسده

لم یبق حفاک سوی نفس زفرات الشوق تصعده
ها روت یعیص علم السحر الی عینیک ولیسده

یمن کو جاتی ہوئی آخر ماہ صفر سنہ ۷۱۵ ہجری مین وفات پائی — تمام ہوئی صدی ساتوین
اب آٹھوین صدی کی شاعرون کا بیان کرتا ہون

حصہ آٹھوان

صدی آٹھوین

اس آٹھوین صدی مین اون شاعرونکا بیان ہی جو اس صدی مین فوت ہوئی یا زندہ تہی

شہاب الدین

محمد بن خطیب بن نباتت اپنی کتاب مین لکہتا ہی کہ وہ شیخ اور امام زمانہ یکانہ روزگار شہاب الدین محمود بن سلمان بن فہد حلبی منشی تہا شریف دمشق کی دربار مین کار انشا کا اوسکو تفویض تہا اوسکا یہہ حال ہی کہ وہ دریا تہا اپنی نظم اور نثر کی عجیب و غریب موتی لیکہا فکر مین غوطہ لگاکر نکالتا تہا ادیب اور عالم اور لغوی صاحب رسالون اور قصاید کا گذرا ہی اوسکی یہہ دو شعر ہین سہ

فالدین منتصر بیوم جلاده بشبا أسنته ویوم جداله
والملک منتظم بما نثرته من هام الاعادي مرهفات نصاله

یہہ ادیب میان سنہ ۷۶۸ ہجری کے موجود تہا تاریخ وفات اوسکی نہین پائی

بدر الدین

محمد بن خطیب اپنی کتاب مین کہتا ہی کہ وہ صدر کبیر اور عالم بی نظیر بدر الدین محمد بن صدر الکبیر احمد شیبانی معروف ابن عطار ہی وہ سردار اور بڑا منشی ادیب کامل تہا خلیب مذکور اوسکی حق مین کہتا ہی کہ اب تک کوئی شخص دمشق مین اوسکی برابر نسب بارا در شاعر

آٹھوین صدیکی شاعر

اور تہوڑ لیا نہین ظاہر ہوا بابت تعریف اوسکی کی ہی یہہ شعر اوسکی ہین جو کتاب سجع مطوق بیچ لکہے گئے ہے

یزینہا سما جتہا — کالغیث عم و لیس ضرر

سبحان من للجود صوره — ملکا کریما من البشر

وله صنایع ابدیت کرما — تتلی اوامره من السور

و کمثل ما شرف الزمان بہا — فیہا حبال الکتب والسیر

آٹھوین صدی مین درمیان دمشق کی وہ تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہین ہوئی

علاوالدّین

محمد بن خطیب لکہتا ہی کی وہ صدر کبیر فاضل بارع علاوالدین علی بن صدر کبیر شمس الدین محمد بن غانم غشی سے شریف ملک شام کا تہا ان بلاد اور شہر دمین غشی اور شاعر مشہور تہا اوسکی حق مین درمیان کتاب سجع مطوق کی لکہا ہی کہ اگر وہ چاہتا ہر روز ایک دیوان تصنیف کرسکتا تہا کیونکہ اوسکو شعر گوئی کی بڑی دست قدرت تہی یہہ شعر ایک نامہ مین خطیب مذکور کو اوسنے لکہکر بہیجے تہے جو داخل سجع مطوق اوسنے کئے ہے

ملکا اذا وافاه کل مؤمّل — ادنی علی الاطماع منه وزاد

شاد العلی وحقه ساد الوری — افدیه اذ ساد الانام وشاد

نامی فضله — وعلی وفود محله کرجاد

واذا اتی ابوابه مستصرخ — یلقی بہ الاسعاف والاسعاد

ویدی علوم الدین عنه وکیف — لا اذ کان للدین الحنیف عمادا

کم قد ازال لسیفه من مارد — ولبشیبه کم قد انال مرادا

من حل نادیه فنادی معلنا — منه الندا لیاه حین تنادا

مستفهو

مستظهر هو فی الجدال بفضله ونبصله یردي العدا وجلادا

لا زالی بالقهر الشدید بکید من عاد ویکتب للحسادا

درمیان ٦٦٦ھ ہجری کی وہ زندہ تہا اوسکی تاریخ وفات کی مجکو اطلاع نہین ہی

تاج الدین

شیخ تاج الدین ابو المحاسن عبد الباقی بن عبد المجید بن عبد اللہ یمانی اچہا شعر کہتا تہا وہ درمیان قاہرہ کے ٧٤٣ھ ہجري مین فوت ہوا اوسکے یہہ شعر ہین سہ

لا اعرف النوم فی لیلی ضنًا وجفا کان جفنی مطبوع علی السّهد

قلیلة الوصل تغضی کلها سهرا ولیلة الهجر لا اعنق من الکمد

طنبغا جاولی

اچہا شعر کہتا تہا بیماري استسقا کی سبب ٧٤٤ھ ہجري مین فوت ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

شنبح فقد لاح برق الثغر بالبرد واستقش کاس الطلا من کف ذي غنبد

مستعرب اللفظ للاتراک نسبته له علی کل صب صولة الاسد

یا عاذلي خلني فالحسن قلده عقدا من الدر لا حبلا من المسد

ابو حیان

شیخ اور امام وعالم اثیر الدین ابو حیان محمد بن یوسف بن علی بن یوسف بن حیان اندلسی غرناطی وہ بہی شعر کہتا تہا ٧٤٥ھ ہجري مین ماہ صفر کی بارہوین تاریخ ہفتہ کی دن فوت ہوا یہہ دو شعر کسی اون پوش کے ہجو مین اسکے ہین سہ

ایا کاسیا من جبة الصوف نفسه ویا عاریا من کل فضل ومن کیس

اتزهي بصوف وهو بالامس مقبح علی نعجة والیوم اضحی علی تیس

ابن جبلی

آٹھویں صدی کے شاعر

محمد بن محمد مشہور و معروف ابن جلی بہت اچھا شعر کہتا تھا کسی شاعر کی ہجو میں کہتا ہی

وشاعر یزعم من غرّۃ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ وفرط جهل انّه یشعر

یصنف الشعر ولکنّه ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ یحدث من فیه ولا یشعر

۷۳۴ھ ہجری میں پچیسویں محرم کو فوت ہوا

الحسن

حسن بن ہبۃ الله بن عبد السید ادفوی معروف بنام شمس شاعر مشہور ہی وہ شاعر ظریف اور سبک روح تھا کہتے ہیں کہ وہ ایکدفعہ اصول بن معطی کے پڑھتا تھا پڑھتی پڑھتی تنگ آگیا اوسوقت بیاض ہاتھہ میں لیکر یہہ شعر لکہے

انّ الملیحة والملیح کلاهما ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ حضر ومن مات هناك وعوم

والروض فتحت الصبا اکمامه ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ فکانّه مسك یفوح وعوم

شہر خوص میں درمیان ۷۴۲ھ ہجری کی فوت ہوا

ابن حلیب

طاہر بن حسین عمر بن حلیب الرحمن ابو المعز ابن بدر ابن محمد حلبی حنفی معروف بابن حلیب ہی سخاوی کہتا ہی کہ ۷۴۳ھ ہجری میں درمیان حلب کے پیدا ہوا نحو اور لغت اور فقہ تحصیل کی شراب پیتا تھا اور شعر کہتا تھا نظم اور نثر اچھی کہتا تھا اوسکی سود شعر ہہ

الملك الظاهر فی عزّۃ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ قد دل من طل ومن طاشا

ورد فی قبضته طایعًا ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ ‏ بیاز العاصی ومن طاشا

ناظم منہاج

امام شمس الدین محمد بن عبد الکریم بن رضوان موصلی ناظم منہاج ہی ذہبی کے حقیقین

آٹھوین صدی کی شاعر

یہہ شعر اوسینے کہے ہین سہ

ما زلت بالطبع اهوا کم وما ذکرت | صفا بکم قط الاهمت من طرب
ولا عجبت اذا ما ملت نحوکم | فالناس بالطبع قد مالوا الی الذهب

سخاوی کہتا ہی کہ وہ ایک امام ائمہ ادب سی گذرا ہی منہاج کی نظم کی لغت اور فقہ سیکہی ۷۰۸ ہجری مین فوت ہوا

جعبری

علی بن محمد ابن ابراہیم علا ابو الحسن جعبری نابلسی حنبلی یہہ شعر اوسکے ہین سہ

عجبت لاصوات الحمام اذا علت | عنا المسر ودونوحا لمحزون
وبدنا لمفقود وسجوالعاشق | وشوقا لمشتاق وتسهید لمفتون

سخاوی کہتا ہی درمیان کتاب ضوء کی کہ ۷۳۰ ہجر مین پیدا ہوا تاریخ وفات کی ذکر نہین کی

الفخر عبد الرحمن

ابن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کاتب وزارت دمشق کا والی قاہرہ مین اوسکو بلایا تہا راہ مین کسینی زہر کہلاکر مارڈالا منشی گری خوب جانتا تہا فن حساب سی خوب ماہر تہا ذکی بڑا تہا شعر اچہا کہتا تہا یہہ اوسکی شعر ہین سہ

علقتها معشوقة حسنها | قد عمها بالحسن بل خصصا
یا وصلها الغالي وبا مهجتی | لله ما اغلا وما ارخصا

درمیان ۷۹۵ ہجری کی فوت ہوا

المجد فضل اللہ

وہ بیٹا عبد الرحمن بن عبد الرزاق ابن ابراہیم ابن مکانس کا درمیان ماہ شعبان ۷۶۷

ہجری کی پیدا ہوا لاڈ اور چاؤ اور نعمت مین پلا پہر گہر سے نکلکر علم ادب سیکہا شعر کہنے لگا شعر اوسکی بہت اچھے ہین اپنی باپ کی تنبیہہ مین جو وقت اوسنے سفر کے کہتا ہی سہ

هنيت يا ابتی بعودك سالمًا	وبقيت ما طرق الظلام نهار
ملئت بطون الكتب فيك مدائحًا	حتی لقد عظمت بك الاسفار

عفیف تلمسانی

وہ سلیمان ابن علی ابن عبداللہ ادیب شاعر ہی ذہبی درمیان عبر کی کہتا ہی کہ وہ ایک کافر صوفیون مین سے گذرا ہی اور شعر اوسکے بڑی رتبہ کے ہین بلاغت اور بیان اوسمین گویا بہرا ہوا ہی مگر الحاد بہی اون مین بہت ہی پانچوین رجب ۶۹۰ ہجری کو فوت ہوا اوسکی اسّی برس کی عمر تہے یہہ اوسکی شعر ایک غزل کے ہین سہ

يا ديار الاحباب لا زالت الا	دمع فی ترب ساحتكم منداله
ويمشی النسيم وهو عليل	فی معانيك ساحبًا اذياله
ای عيش مضی لنا فيك ما اسرع	ما كان كالخيال زواله
من فتاة بديعة الحسن تزنو	بجفون لحاظها منباله
ورحيم الدلال حلو المعانی	تنثنی اعطافه القتاله
ظبية يبهر العقول جمالًا	وغزال لا تغار منه الغزاله
فرعی الله ذلك الغصن حفظًا	وسقاه من الوفی سباله

عمر ابن علیمی

عمر ابن علیمی بن نصر بن محمد بن علی بن احمد بن حسن بن حسین بن احمد بن عمر بن حریث بن جعفر بن عبدالرحمن بن شافع بن ثابت بن تیم بن عمر بن عبداللہ بن معمر بن عثمان بن عمر بن کعب بن سعد بن تیم تیمی امیر مجدالدین ملطی عوصی ادیب اور فاضل و نحوی و شاعر تہا

یہہ اوسکی شعر ہین سے

وما الشعر مما ارتضی کنیتي بہ لعمري ولا وصفي بہ في المحافل

ولا قلتہ کی ابتغي عقبا لہ هنالك ان اجزي عليه بنايل

ولٰکن دعتني شمۃ مصيرۃ الی قوله معروفۃ في قبايل

فابديت ما قد جال في النفس سالکا يا بدا ما ابديت سبل الافاضل

فلا تنکروا اما ابرزتہ سجيۃ طبعت عليها من سجايا الاوايل

فلا تنکر الاقوام سجع حمامۃ اذا هتفت في صبحها والاصايل

ماہ شوال ۷۵۳ سنہ ہجري مین فوت ہوا

جمال الدين

جمال الدين ذو الکنی محمد بن شمس محمد بن محمد بن حسن فاروقي حيرت مين پیدا ہوا وہین فوت ہوا وہین پرورش پائی دمشق مین آکر ابن نباتہ کی نام سے مشہور ہی سخاوي کہتا ہی وہ علامہ اور امام اہل ادب کا گذرا ہی اوسنے ابو الفدا اسماعیل صاحب کتاب المختصر في احوال البشر مورخ مذکور کی تعریف بہت کی ہی یعنی یہہ دیباچہ مین ابو الفدا کی ترجمہ کی اوسکا ذکر کیا ہی اوسکی یہہ شعر ہین سے

ان انت صدقت ما جاء الحديث بہ وبالقدير کتاب اللہ في الازل

وحيث في الحشر مطلوبا بك احد ليشکوا عليك ولو في اصغر الزلل

رايت في الحال ما تقضي بہ عجبا ولو اتيت نظلم النفس کالجبل

درمیان قاہرہ کی ماہ صفر ۷۶۸ سنہ ہجري مین اسی برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا باب النصر کي قبرستان مین مدفون ہوا

مطرزي

اٹھویں صدیکی شاعر

شاعر مطرزی ہی اوسکی ابو القاسم نام عبد الواحد محمد بن یحیی بن ایوب کا مطرزی ہی وہ شاعر مشہور ہی اوسکی تصنیف سی کئی کتابین علم ادب مین ہین شعر بہی اچہا کہتا ہی ایک شرح مقامات حریری کی اسکی شاعری لکہی ہی جسے بہی دیکہی ہی وہ ہندوستان مین بہی بہت موجود ہی اوسکی یہہ شعر ہین

وکل نار علی العشاق مضرمة	من نار قلبي او من ليلة الصدف
نار تجلت بها الظلماء واشتبهت	بسد فيه الليل فيها غرة الفلق
وزادت الشمس فيها البدر واصطلحا	على الكواكب بعد الغيظ والحنق
مدت على الارض بسطا من جواهرها	ما بين مجتمع وار ومفترق
مثل المصابيح الا انها نزلت	من السما بلا رجم ولا حرق

۶۱۰ ہجری مین فوت ہوا

صلاح الدین خلیل

صلاح الدین ابن ایبک صفدی کنیت اوسکی ابو الصفا مصنف کتاب وافی والوفیات کا بہہ حروف معجم کی ترتیب پر تیتس جلد و مین ہی وہ ادیب اور شاعر اچہا نظم اور نثر اوسکی بہت خوب ہے سخاوی کہتا ہی کہ وہ علامہ عصر اور جمیع فنون ادب کا جاننی والا تہا اوسکی تعریف اوسنے کی ہی یہہ اوسکی شعر ہین سے

ان لم تواصلني تصدق بالكرى	ليزورني فيه الخيال الزائل
وانظر الى نفري لوصلك واغتنم	اخرى وقل للدمع قف يا سائل

ابن سقطی

علی ابن احمد بن خلیل بن ناصر بن علی بن نطی نور الدین اسکندری الاصل قاہری شافعی ہی ابن سقطی اوسکو کہتے ہین درمیان ماہ محرم ۷۳۰ ہجری کی پیدا ہوا اوسکی شعار ہیں ہیں

آیا کرنی تہی کیونکہ وہ مزخرفات بہت کہتا تہا از انجملہ یہہ شعر منارہ موئدیہ کی کر پڑنی پر اوسنی کہی تہی

بنی سلطاننا المؤید جامعاً	حوی حسنا و بہجتہ ذونق
سمی بہا ککل جامع مصر	لہ منارۃ بنیت فوق برج عقیق
مالت من ثقل الحجار بہا	علی سفل یقول بلسان الحال ما حاق

جمال الدین

جمال الدین ابو الحسن بغدادی اور شاعر اور ادیب اور ماہر تہا بارہوین ربیع الاول ۶۴۲ھ ہجری مین پیدا ہوا اوسکی یہہ شعر ہین سہ

لیت العواذل للعشاق ما خلقوا	کم عذبوا بالیم اللوم مشتاقا
امیاہ نوح حمامات فصاح لہا	من اسود الدمع یوم البین اطواقا

شعر بہت اچہا کہتا تہا دیوان بہی صخیم ہستی موجود ہی انتیسوین تاریخ جمادالاخر ۷۲۶ھ ہجری مین فوت ہوا تمام ہوئی آٹہوین صدی اب نوین صدی ہوتی ہی شروع

نوان حصہ

نوین صدی

جو ادیب یا مصنف یا شاعر اس صدی مین فوت ہوا اونکا بیان ہوتا ہی

نہرمسی

نورالدین علی بن محمد بن عبد اللہ ابو محمد نہرمسی مجلی بن سخاوی کہتا ہی کہ ۷۶۰ھ ہجری مین تقریبا یہہ شخص پیدا ہوا علوم محصلہ اور ادب حاصل کرکے فاضل ہوا چند کتابین اوسنی تالیف کین از انجملہ ایک کتاب کا نام قلاید النحور ظہور المحور ہی سوا اسکی ادبہی اوسکی تالیف نظم اوسکی یہہ ہی سہ

جاءنی حبیب قلبی کتاب	عجب الناس اذ اذ ارسالہ

نویں صدی کے شاعر

قلت لا تعجبوا فانّ حبیبی ... مالکی وهو مختفی بالرساله

بروز ہفتہ دوسری تاریخ جماد الآخر ۸۷۲ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن شحنه

قاضی محب الدین ابو الولید محمد بن محمد بن محمود حلبی معروف ابن شحنه سخاوی کہتا ہے کہ وہ کثیر الدعوات اور صاحب استحضار اور عالی ہمت آدمی تھا بہت کچھ اوسکو یاد تھا ایک تاریخ بہت لطیف اوسنے تالیف کی ہے شعر اوسکے اچھے ہیں سه

اسیر بالجرعا اسیر ومن ... همی لا اعرف کیف الطریق

فی منحنی الاضلع وادی الغضا ... وفوق سفح الخد وادی العقیق

۸۹۰ھ ہجری میں فوت ہوا

ابن ابو الوفا

ابو الفضل ابن ابو الوفا سخاوی کہتا ہے کہ اوسکو عبد الرحمن اور محمد بھی کہا کرتے ہیں وہ علی احمد بن محمد بن محمد بن وفا ابو الفضل ابن شہاب ابو العباس بن عبد الله اسکندری الاصل مصری مالکی شاذلی ہے وہ بہت اچھا طریقہ استعمال میں لاتا تھا نظم کا اوسکو بہت شوق تھا اپنی باپ اور چچا کا مرثیہ اوسنے کہا ہے قطعے بہت اچھے طریقہ نباتیہ پر کہے ہیں ایک اپنی محبوبہ کی مرثیہ میں شعر اوسنے کہے ہیں سه

مضت فاملہ کانت الیفه مضجعی ... فلله الحافظ لها ومراشف

ولله اصداغ حکین عقاربا ... فهن علی حکم المضی سوالف

وما کنت اخشی امس لامن الحیا ... فانی علی ذالک الجفا الیوم اسف

ابو الفضل مذکور ذکی نیک خلق تھا لطیف طبیعت رکھتا تھا دریاے نیل میں ڈوب کر فوت ہوا وہ ہمراہ چند شخصوں مفصله الذیل یعنے محمد بن عبد الله لشکاسی — اور عبد الله ابن احمد

نویں صدی کی شاعر

بن محمد عقیبسی قاضی مالکیہ — اور اونکی قاضی کی بیٹی کی ساتہہ درمیان ۸۴۱ھ ہجری کی دریا نیل
مین ڈوب گیا ہرچند اونکی لاشونکی تلاش کی مگر نہ ملے وہ دن عاشوریکا تہا جس روز
یہہ لوگ ڈوبے تہے

ابن عناق

احمد بن عرس خلیل بن عناق اوسکو عرس الدین یا صلاح الدین بہی کہتے
تہے وہ قاہری اور حنفی تہا ابن عزیز اوسکو کہا کرتے تہے ماہ رجب ۸۰۰ھ ہجری
درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہین پرورش پائی علم نحو اور فقہ وغیرہ پڑہی تدریس
تشتکی کی پاس پائی علم ادب بہت پڑہا یہانتک کہ فاضل ہوگیا وہ دانا اور ظریف
وعقلمند خوش آواز آدمی تہا قران شریف بہت اچہی آواز سی پڑہا کرتا تہا
لشکریونکا سا لباس پہنا کرتا تہا یہہ دو شعر سخاوی نے لکہے ہین

خلیلی السطالی الالسن انف	نفیر مت فی حب الغوانی
ان تجدا مدامًا اوقیاما	خذانی للمدامة والقیانی

جمعرات ۸ شعبان ۸۶۰ھ قاہرہ مین فوت ہوا

عمر ابن محمد زہری

عمر بن محمد بن تغلب بن علی بن محمود ضمری حلبی حکیم ہی سخاوی کہتا ہی کہ اوسنے ایک
قصیدہ علم عروض مین منظوم کیا ہی یہہ دو شعر اوسکی مین سے

احب ابن انثی ولا اشتہی	ادی قط انثی بدادی تلوح
لانی اذا اشئت فارقتہ	وذی مانقاد قفنی عمر نوح

سخاوی کہتا ہی کہ یہہ شعر ۸۵۰ھ ہجری مین میری سامنے پڑہی تہے

سمیط

علی ابن محمد لقب اوسکا سمیط بیٹا تہا کہ جسکا لقب سبیع تہا وہ قاہری ہی حریری ہے

اوسکو کہتے ہین سخاوی کہتا ہی کہ درمیان ۶۹۔؁ ہجری کی قاہرہ کی پیدا ہوا اور وہاں پرورش پائی شہاب عباری کا شاگرد تہا ؎

یا باعثا شعرہ انتطارا	لفاقۃ ما لہا نظیرا
الموت من ناظریک لکن	من شعرک البعث والنشور

اوسکی وفات کی تاریخ شیخ جاراللہ ابن فہد نے اور سخاوی نے یہہ دونوں نے نہین لکہے

ابن الادمی

علی بن محمد بن احمد صدر ابوالحسن ابن امیر دمشقی حسینی معروف بکنیت ابن ادمی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۶۷؁ ہجری مین درمیان دمشق کی پیدا ہوا اوسیجائی پرورش پائی اوسی شہر مین انواع علوم اور اداب کی تحصیل کیے اور شعر کہنے کا شوق کامل کیا اوسکو مرگی کی بیماری تہے جسکی ساتہہ قولنج بہی تہا اوسی بیماری مین درمیان ماہ رمضان ۸۱۶؁ ہجری کے فوت ہوا یہہ اوسکی شعر ہین ؎

یا مشتہی بالصبر کن منجدی	ولا تطل دفضی فانی علیل
انت خلیلی فبحق الہوی	کن لشجونی راحما یا خلیل

عبد القادر

عبد القادر بن محمد بن محمد بن احمد بن ابی الفتح ابن شمس انصاری حجازی شاعر مشہور ہی سخاوی کہتا ہی کہ بعد نماز جمعہ عشرہ آخر ذیقعد ۸۳۹؁ ہجری مین پیدا ہوا سب علم پڑہنے لگا نحو اور ادب سیکہا شعر بنائی ایک مجموعہ مسمی المنتہی فی الادب المستہی جمع کیا اوسمین خصایل نیک تہے اور بڑی نصیبہ کا آدمی تہا کئی دفعہ حج کیا ملک شام کی طرف سفر کیا اوسیجائی وطن اختیار کیا

یہانتک کہ بارہوین تاریخ ربیع الاول سنہ ۹۳ ہجری مین انتقال پایا یہہ اوسکی شعر ہین

دمشق کی مدح مین

قالوا دمشق جنة لانها	اعینها تسقی بها الجنان
قلت نعم عیونها کثیرة	لکنها لیس بها انسان

دمشق کی ہجو مین

دمشق عدي بها حالي عسیرا	وفیها ضاع مالي مع قماشي
واسهاك بیطني مستمر	فخالي واقف والبطن ماشي

عبد الرحمن

بن عماد الدین شامي حنفي ملک شام کا مفتي تہا علوم متقدمین کے لوگون کو پڑہایا کرتا تہا بہت رہت کو نیک صفات آدمي تہا اچہا منشي اور شاعر تہا شہاب الدین خفاجي نے ریحانة الالباء مین اوسکی بہت مدح کی ہی جو کہ وہ خالی مبالغہ سے نہین ہی اسلئے اوسکا ترجمہ چہوڑ کر یہہ کہا جاتا ہی کہ نظم اوسکی بہت اچہی ہی یہہ اشعار اوسکی ہین

قد شاب فودي حین تاب فوادي	فکانما کانا علی میعاد
حسن الخواتم ارتجي من محسن	قد من لي قدما بحسن بوادي
وعماد التوحید فهو وسیلتي	في نیل ما ارجوه عند معادي
ان قیل اي سفینة تجري بلا	ماء ولیس لاهلها انشاد
قل رحمة الرحمن من انا عبده	تسع العباد فمن هو بن عماد

وله

فلو صائدات القلب اقبلن کالمها	وقبلن راسي ما قبلت مزارها

نوبن صیدیکی شاعر

وقد کنت اذ دعت الحجی واستوذنه — الی النفس شیب قد اما دوقانها

وکان شبابی سب نارصبابتی — فمذلاح نور المشیب اخمد نارها

احمد بن شاہین شامی

شہاب الدین افندی کہتا ہی کہ وہ میرا دوست تہا اپنی خوبیون اور محاسن مین مستغرق تہا ادیب دانا فاضل خوش وشیرین گفتار آدمی تہا نظم اور نثر دونو اوسکی بہت اچہی تہے جب شہاب الدین مذکور نے شام کا سفر کیا یہہ قصیدہ بوقت ملاقات آدینے سنایا تہا جسکی اول کی یہہ شعر ہین ۔۔۔۔

ای دھر قد حا دلی بابتہاج — وصباح قد لاح لی بابتلاج

وزمان قد مرّ لی بنعیم — وقران دانا باسعد ناج

واذ یا رٍ من غیر وعدحبیب — کشفاء من غیر سبق علاج

واجتماع لنا بغیر اتفاق — کغنی جاء طالبا ذا احتیاج

وشفاء من الزمان باھنی — نعمة قد اتتك لاجوح راجی

لقدوم المولی الامام المفدّا — احمد السید الھمام الخفاجی

الشہاب الذی اضا فضائت — شامنا من سراجة الوھاج

زار نافی دمشق عیث ردیٌ — عیث علم من طبعه الثجاج

یہہ قصیدہ بہت بڑا ہی اختصار اول لی ہی

ابو طیب

ابو طیب بن رضی الدین نزیل شام اچہا فاضل اور ادیب تہا کثرت علم کی اور فنون کے اوسکو جنون ہو گیا تہا ہر ایک چیز سی وسوسہ کرتا تہا محبت اور عشق کا تخم اوسکی دل مین پیدا ہو کر بڑا درخت ثمر دار ہو گیا پہر لوگون کو چہوڑ کر بہاگنے لگا عرصہ تک سودائیون کیطرح

نویں صدی کی شاعر

پہر لگیا اوسکا یہہ دستور تہا کہ ہر ایک آدمی سے خوف اور وسوسہ کرتا تہا طبع اوسکی بہت نازک تہی اور شعر باریک مضمون کے کہتا تہا خوش خط بہی تہا ہر وقت مصافحہ کرنیکے اوسنے کہے تہے وہ یہہ شعر ہیں

صادفتہ والحسن حلیتہ — کالریم لا دعثا و لا قلبا

والبعد للالحاظ ابرزہ — والبدر اقرب منہ الی قربا

اهوی لنؤ نیتی و مدّا یدًا — وفق المنی فتناول القلبا

یہہ چند اشعار اوسکی ایک قصیدہ کی ہیں جو ریحانۃ الالباء میں لکہے ہیں

مؤنبی لا ترحت فی عذلی — فحبذا حبۃ علی و لی

غصن دلال اغرّ طلعتہ — شمس الضحی فوق ناعم خضل

یجول فی عطفہ الدلال اذا — یحل لفوبہ فترۃ الکسل

رقمت فی طرس خدّہ قبلا — فظل یمحو بنانہ قبلی

واخجل الورد فی نظارتہ — شقیق خد فی وردتی خجل

ابن الخراط

سلمان بن عبد اللہ الزین ابو الفضل بن العاصی علامۃ الشمس مروزی الاصل حموی مولد حلب اوسیجا ئی پرورش اور بڑا ہوا شافعی مذہب تہا چند علوم پڑہی علم ادب سیکہا شعر نادر کہے ادبا سے مناظرہ کرتا رہا بزرگون کی بہت مدح کی خصوصًا صاحب حلب میں آیا حاکم حلب کی مدح میں ایک نثر قطعی کہکر ایک کتاب مسمی الفیہ ابن مالک جمع کرکی نذر اوسکی گذرانی یوسف ابن مالک اوس حاکم کا نام تہا یہہ شعر اوسکی ہیں سہ

ولما ابدا الدجی لابن مالک — تغشاہ دون الصحب منہ سناہ

فقلت وتداوی الیہ لیکرو — اذا یوسف اوا الیہ اخاہ

ولہ

ان مات والدی الشفیق فان لی — دمعا یسیل علیه فی وجنات
ولربما اکف الحزین دموعه — صونا لهمته من الهفوات
حیف الوقیعة قبل ابن وقوعها — فاذا استقرت ما هوا تی

سخاوی درمیان ضوء لامع کی کہتا ہی کہ شروع محرم ۸۴۷ ہجری مین ستّا تہہ برس سی زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

خزرجی مورخ

علی ابن حسن ابن ابی بکر ابن حسن بن علی ابن وہاس موفق الدین ابو الحسن خزرجی زبیدی یمنی مورخ ہی سخاوی درمیان کتاب ضوء کی لکہتا ہی کہ اوسینے علم ادب اور تاریخ پڑہنی شروع کی الیسا ماہران دونون علمون مین ہوا کہ مورخ ہو گیا ایک تاریخ اوسینے برسون پر مرتب کی ہی اور ایک اسماء پر اوسکا نام جو برسون پر مرتب ہی طراز اعلام الزمن فی طبقات اعیان الیمن — اور العقد الفاخر الحسن فی طبقات اکابر الیمن یہہ بہی تاریخ ہی نظم اور نثر اچہی لکہتا تہا آخر ماہ ذالحجہ ۸۱۲ ہجری مین ستّر برس سی زیادہ ہوکر فوت ہوا

علی ابن عمر

علی بن عمر ابن عبد العزیز بن سعود ابن ابراہیم بن عرار بن احمد النور سعاسی قاہری ازہری درمیان گانو سعاس کی پیدا ہوا یہہ ایک گانون دیہات مصر کا ہی ستر ہوین تاریخ ماہ رجب ۸۲۵ ہجری مین ولادت پائی اوسکی شعر اچہے ہین یہہ شعر اوسینے اوسوقت کہے ہین جب شہاب الدین نے اوسکو مدرسہ سی معزول کیا ہی سہ

ال الشهاب فجاءنا الشیاطین — وغایة الاسد واعتز السراحین
وقد تواصوا علی ما لا به سدد — ففی وصیتهم ضاع المساکین

سخاوی درمیان ضوء کی کہتا ہی کہ دہ ماہ جمادالاولی ۸۹۰ ہجری مین فوت ہوا

نوین صدی کی شاعر

ابن خطیب داریا

ایک شاعر مشہور ہی نام اوسکا محمد ابن محمد ابن سلمان ابن یعقوب بن علی بن سلامہ ابن عساکر بن حسین ابن قاسم ابن محمد ابن جعفر ابو المعالی ابن الشہاب. انصاری مشہور ابن خطیب داریا بروز چہارشنبہ تیسری تاریخ ربیع الاول ۷۴۵ھ ہجری مین پیدا ہوا علم فقہ سیکھا علوم عقلیہ تحصیل کی کتابین بہت اچھی تصنیف کین از ان جملہ ایک کتاب الاستاع بالاتباع ہی یہہ لغت مین ہی حروف کہ ترتیب پر مرتب ہے — ایک کتاب محبوب القلوب ہی — ایک طرح الخصاصہ شرح خلاصہ اس کتاب مین نثر اور نظم دونو اوسنے لکہے ہین اپنی وقت مین درمیان شام کی شاعر بی نظیر تہا اوسکی یہہ شعر ہین ۔

یاعین ان بعد الحبیب و داره	و بات منازله وسط مزاره
فلک الهنا فقد ظفرت لطایل	ان لم تریه لهذه الاثار

ولہ

هات اسقنی الصهباء یا مونسی	قد فاح نشر الورد و النرجس
و الوقت قد راق و رق الهوی	و جاد بالعطف الزمان المسی
و الروض قد وافا بازهاره	یلبسه فی نازره من الملبس
کانما الاغصان عید وقد	لبس اثوابا من الاطلس
کانما سحرورها راهب	بردد الانجیل فی برنس
کانما منثورها عاشق	صب باثواب الضنا مکتسی
کانما غصن البان قد الذی	اهواه فی ملبوسه السندسی
کان بدر التم تحت الدجی	جبینه الباهر فی الحندس

یہ قصیدہ بہت بڑا ہی

سخاوی کہتا ہے خطیب دریا مذکور بڑا عقلمند اور ذکی اور نیک فکر مشہور تھا حاصل کلام یہہ ہے کہ وہ اعجوبہ روزگار کا او عقل میں تھا ماہ ربیع الاول یا صفر میں درمیان سال ..۸ کی ساٹھہ برس سے زیادہ کا ہوکر فوت ہوا

نواجی

شمس محمد بن حسن علی بن عثمان نواجی پہر قاہری شافعی ایک فاضل تھا جسنے لوگوں کو بڑا اٹھایا اور کتب تصنیف کیں نظم اور نثر اوسکی اچھی ہے مدح اور ہجو دونو لکھتا تھا فنون ادب کے خوب جانتا تھا باوجود اس فضیلت کی خوشخط تھا یادبت کچھہ رکھتا تھا

لمجد بنی اشیر اشیر فضل | لبلسلة الرواة ذوی العنایة
بجامعة الاصول علت منارا | وفی الغریب له النهایة

سخاوی کہتا ہی کہ ماہ جمادی الاول ۸۵۹ ہجری میں فوت ہوا اوسکی عمر ستر برس سے زیادہ تھی

سلمونی

شاعر مشہور عبید الله ابن محمد بن یونس بن حامد سلمونی کا رہنی والا قاہری ازہری شافعی شاعر ہی ماہ رجب ۸۳۵ ہجری میں درمیان سلمون کے پیدا ہوا قاہرہ میں آکر تہوڑی روز شغل کیا صوفیوں کے کلمات بہت یاد کئی پہر شعر کہنے پر متوجہ ہوا بہت دیوانوں کا مطالعہ کیا پہر مدح اور ذم لکہنے لگا یہہ اوسکی شعر ہیں ۔

وملزمی بالعروض اتقنه | وذاك مالا اراه لی اربا
فقلت دعنی مما یکلفنی | فالطبع لاشك یغلب الادبا

المجد ابو الفدا

المجد ابو الفدا اسماعیل ابن ابراہیم بن محمد بن علی کنانی تمیمی قاہری ہی شہر حنفیہ کا قاضی تہا اوسکی تصنیفات علم فرایض میں بہت ہیں اوسمیں اکثر فنون کا ذکر ہی اوسکی نظم اور نثر

دونوں اچھی ہیں قصیدہ بردہ کا اوسنے خمسہ کیا ہی یہہ دو شعر صناعت شعر گوئی کی فن میں اوسنے لکھے ہیں ؎

لا تحسبن الشعر فضلا بارعا ⁂ ما الشعر الا محنة وخيال
الهجو وزن والرثا تناحة ⁂ والعتب ضغن والمديح سوال

ماہ ربیع اول ۸۰۲ھ ہجری میں فوت ہوا

سراج ابن عبد اللہ

عمر ابن عبد اللہ السراج اوسکو زین کہتے ہیں انصاری اسوانی تھا اسوان میں در میان ۷۶۲ھ ہجری کی پیدا ہوا ماہ ربیع الاول ۸۲۶ھ ہجری میں فوت ہوا یہہ شعر اوسکی ہیں

ان تحسدوني لما اعطيت من ادب ⁂ فذاك اعقبهم ما اعقب الواري
كذاك ابليس لما راح من حسد

وله

سئمت حياتي بين من لا احبه ⁂ ومن عاشق ما بين الاراذل ليسام
فلو كان جهدي ارتقاه لسلم ⁂ الى غاية فيهم رقيت بسلم

ابن ابو اسحاق

عمر ابن اسحاق التاج سميري ۸۶۶ھ ہجری میں فوت ہوا یہہ اوسکی دو شعر ہیں ؎

ومن رام في شرع الهوى ⁂ ويحلوله وصل الحبيب ويعذب
يطالع ديوان الصبابة انه ⁂ وفي ما تهوى النفوس وتطرب

شہاب ابو الفضل

شیخ و امام علامہ عصر امام مشرق اور مغرب کا شہاب ابو الفضل احمد بن علی ابن محمد بن محمد ابن علی بن احمد کنانی عسقلانی معروف ابن حجر اصل اوسکی عسقلان کی مستقر کا رہنی والا

قاہری شارح بخاری شریف کا اوسکی چند کتابیں علم حدیث میں اور تاریخ وغیرہ میں تصنیف سی ہیں یہہ اوسکی شعر ہیں ؎

ثلاث من الدنیا اذا ہی خصلت لشخص فلم یخشی من الضر والضر
غنی عن بنیہا والسلامة منهم وصحة جسم ثم خاتمة الخیر

ہفتہ کی رات اٹھائیسوین ماہ ذوالحجہ ۸۵۲؁ ہجری میں فوت ہوا

علیسی ابن حجاج

علیسی ابن حجاج بن علیسی بن شداد شرف سعدی قاہری شاعر شطرنجی اوسکو عوسیا اور عالیہ بہی کہتے ہیں سخاوی کہتا ہی کہ وہ ۷۳۰؁ ہجری میں درمیان قاہرہ کی پیدا ہوا وہ شاعر ماہر تہا ملک شام میں گیا صلاح صفدی سے ملا اوسی علم سیکہا کہتے ہیں کہ صفی حلی سے بہی اوسنے علم پڑہا تہا یہہ دو شعر ہجو میں اوسکی ہیں ؎

التشتکی السدر له لحیة کلحیة الراهب منفور
قال انا اشعر هذی الورییة قلنا له فاستعمل النور

کہتے ہیں کہ ترکی زبان اوسکو خوب آتی تہی مجد نے اوسکا دیوان بہی مرتب کیا ہی بعد مرنے عولیس کے اوسکا دیوان ۲۰۰ دینار کو فروخت ہوا ماہ شعبان ۸۰۷؁ ہجری میں فوت ہوا

الصدر علی

الصدر علی ابن محمد بن محمد دمشقی حنفی ازدی ہی سخاوی کہتا ہی کہ علم ادب وغیرہ وہ جانتا تہا خط اوسکا اچہا تہا نائب حاکم دمشق اور قاہرہ کا تہا یہہ شخص نہ پارسا تہا اور نہ گناہ سے بچا ہوا تہا شعر اوسکی اچہے تہے ؎

یا منتهی بالصب کن مغذي ولا بطل رفضني فاني علی لي

انت خلیلی فبحق الهوی ‫ کن لشجونی راحما یا خلیلی

بیماری قولنج کی سبب ماہ رمضان ۸۶۱ھ ہجری مین فوت ہوا ۷۷۶ یا ۷۸۸ ہجری مین اوسنی ولادت پائی

فضل اللہ

فضل اللہ بن عبد الرحمن بن عبد الرزاق بن ابراہیم بن مکانس مجدی الفخر مصری قبطی حنفی تہا سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ شعبان ۷۹۸ھ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب پڑہا اچہا ماہر ہوا شعر خوب کہتا تہا

بحق اللہ دع ظلم المعنی ‫ او منعہ کما یہوی بالشک

وکف یا مولای عن من ‫ بیومک صرت تہجرہ وامسک

بیماری طاعون مین بروز یکشنبہ بندرہوین ماہ ربیع الآخر ۸۲۲ھ مین فوت ہوا

عبد اللہ عوفی

عبد اللہ بن محمد ابن عیسی بن محمد جلال الدین جمال ابو محمد عوفی قاہری شافعی ہی اوسکو عبد الرحمن بن عوف کی طرف منسوب کرکے عوفی کہتے ہین — ابن جلال کی نام مشہور تہا ابن زیتونی بہی اوسکو کہا کرتے تہے عالم او فقیہ بی نظیر قاضی تہا شعر اچہے بناتا تہا ماہ رجب ۸۴۵ھ ہجری مین فوت ہوا

ووعدتنی وعدا حسبتک صادقا ‫ ومن انتظاری کا دلبی یذہب

فلمن رانا ان یقول منادیا ‫ ہذی مسیلمۃ وہذی اشعب

شہاب حجازی

امام یگانہ روزگار ائمہ ادب کا شہاب الدین ابو الطیب احمد ابن محمد بن علی بن حسن الصباری قاہری شافعی معروف حجازی ہی اوسنے حدیث کی بہت روایت کی ہی اور لوگونکو پڑہایا ہی

اور نظم و نثر بہت تصنیف کی ہی خوشخط بہی تہا چند فنون سیکہی تہی فن ادب او سپر غالب تہا بزرگون نی اوسکی مدح کی ہی وہ شیرین کلام تہا یہہ شعر اوسکی ہین سہ

قالوا اذا لم تخلف مثبتا ذکرا ۔۔۔ نسیی فقلت لهم فی بعض اشعاری
بعد الممات اصحابی ستذکرنی ۔۔۔ بما اخلف من اولاد افکاری

ماہ رمضان ۸۰۸ ہجری مین پچاسی برس کا ہوکر فوت ہوا

ماہ

صاحب قاموس

محمد ابو طاہر محمد بن یعقوب بن محمد شیرازی فیروزابادی سخاوی کہتا ہی کہ وہ زبید مین قاضی تہا مقدمات فیصل کیا کرتا تہا اوسنی علم لغت خوب سیکہا تمام لغت دانون مین امام تہا ایک کتاب قاموس عربی کی لغت کی اوسنی تصنیف کی ہی یہہ کتاب اصل مین اوسکی تالیف سی ہی کیونکہ ایک کتاب لامع ۶۰ مین ساٹہہ جلد مین لغت کی تہی اوسنی اوسکا اختصار کیا ہی اپنی طور پر قاموس لکہی ہی مگر ماخذ اوسکا وہ کتاب لامع ہی اوسکی یہہ شعر ہین سہ

احلا نا الاماجد ان رحلنا ۔۔۔ ولو یرعوا النا عهدا والا
یودعکو دیو دعکم قلوبا ۔۔۔ لعل الله یجمعنا والا

ماہ شوال ۸۱۷ ہجری مین نوی برس کا ہوکر فوت ہوا

تکروزی

عمر محمد بن احمد ابن عثمان بن عبد اللہ تکروزی الاصل فاروقی قاہری مالکی معروف تکروزی ہی سخاوی کہتا ہی درمیان ضوء لامع کی کہ وہ بہت صاحب تواضع اور ذکی عقل تہا شعر اوسکی اچہی ہین سہ

سفکت القلب یا رحمة ۔۔۔ ولی من عذلی عمه
فان لاموا فلا تدع ۔۔۔ فما فی قلبهم رحمة

نوین صدی کی شاعر

جمادی الاول سنہ ۸۵۷ ہجری مین فوت ہوا

حسین ابن عُلَیف

حسین بن محمد بن حسن بن عیسی ابن محمد بن احمد بن مسلم بن محمد بن علیف بدر الدین ابو علی جمال
شرا جبلی عکی سعدانی حلوی ہی وہ شہر حلو کا رہنیوالا تہا پہر مکہ مین جاکر رہا مذہب کا شافعی
ہی احمد ابن علی کا والد ہی معروف ابن علیف ہی سنہ ۸۴۹ ہجری مین درمیان مکہ کی
پیدا ہوا وہین پرورش پائی قران شریف حفظ کیا مقامات اور نحو اور لغت پڑہا
فنون ادب مین سب سے زیادہ فوقیت حاصل کی شعر اچہی کہتا تہا علماء مکہ کی اور سیفیات
کی ہی لوگون سے بہت ملتا جلتا نہ تہا اکابر رؤسا عرب سے ملتا رہتا تہا سخزجی نے
اوسکا ذکر کیا ہی سخاوی کہتا ہی کہ وہ ماہ محرم سنہ ہجری مین فوت ہوا معلات مین
مدفون ہوا یہہ اوسکی شعر ہین سے

عزۃ النّفس شیمۃ الکرماء — والتحلّی بحلیۃ الادباء
وادعاء الکمال بالجہل نقص — معرب عن جہالۃ الاغبیاء
وامتہان العزیز بالذل داء — کامتحان الکریم باللؤماء
لا تجازي السفیہ بالجہل حلمًا — کل شرط لا بدّ ۃ من جزاء

ابن عَلَیف

علی ابن محمد بن حسن ابن عیسی یمنی پہر مکی شاعر مشہور ہی سنہ ہجری مین پیدا ہوا یمن سے
ہمراہ اپنی والدہ کی مکہ مین جاکر رہا وہانکی باشندون کی اور امرا کی مدح کی اوسکی یہہ
شعر ہین سے

ان نام بعد فراق الحیّ النائي — فما اقل مراعاتي وانسائي

وله

حملتني والمدح فود المهارا | وامتطينا نطو علیها القفارا
یا ابی محمدي عدو لك اللیالي | ولیبقی بك العد والمرارا
ما تمخضت بین نحد لکاع | من بواف ولا رضعت الحوارا

یہہ شعر اپنی مخدوم برکات حسن امیر مکہ چہٹی چہاڑ میں اوسنے کہے تہے جب اوس امیر مکہ مذکور کو خبر ہوگئی اوسوقت امیر مکہ برکات ابن حسن ابن عجلان مذکور سے ڈرکر فارس کیطرف گیا پہر بغداد کو چلا گیا اور خراسان میں گیا پہر ہندوستان میں آیا او ۸۰۰ سنہ ہجری میں فوت ہوا وہ ہندوستانمیں فوت ہوا تہا فقط

ابیوردي

عبد اللہ ابن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عبد اللہ ابیوردي معروف بنام حافظ اوسنے علا بن عفیف الدین کی خدمت کی اوسی کی شاگردي میں رہا ہمراہ اوسکی قاہرہ مین آیا وہاں ظرافت اور خوش خطی سیکہی اور ادب پڑہا او نظم بنانی لگا یہہ اوسکی شعر میں سے

ما لاح لاح فیکم اوفقدا | الا هدي من ذکرکم اوفی الندی
ان الذین یبلوا المادا و | محراب حاجبه اصابوا مسجدا
یا عازلي خل الملام ولم تکن | ممن قد اشتروا الضلاله بالهدی
فکما شهدت بان ربي واحد | لا شك فیك شهدت انك اوحدا

۸۶۵ سنہ ہجری میں درمیان مکہ کی فوت ہوا یہہ سخاوي نے بیان کیا ہی

علی ابن ایبک قیضباري

بن عبد اللہ ناصري دمشقی ادیب ہی ۷۲۸ سنہ ہجری میں پیدا ہوا شعر کہنے لگا ادبا سی مناظرہ کرتا اکابر و روسائی کی مدح کی وہ ادیب ماہر بلیغ اور اچہا شاعر تہا اوسکی نظم بہت اچہی ہی سخاوي نے ضوء لامع میں اوسکا ذکر معہ اشعار کیا ہی سے

اشرف الوری فیه تاثرا   الکرم المغصون فی الوریع قد
اوراقه کقد دناتیرا   لماانی النهر سائلا ملائت

تقی الدین

ابوبکر بن حجہ حموی اوسکا مقدم ہونا اہل علم پر مسلم الثبوت ہی اور فضل اوسکا ارباب فضل اور بیان پر بیشک مثل سلطان مشارالیہ کی ہی حافظ سخاوی ضوءلامع مین بیان کرتا ہی کہ وہ امام اور عارف فنون ادبیہ کا ناظم و ناثر تہا نیک خلق صاحب مروت شاعر کامل تہا اس دو شعر سی بدر لشبعلی کی ہجو کرتا ہی ؎

ویخطی الصواب ولا یشعر   صبیغ دعاویه لا تنتهی
فلم ادر ایهما احمر   تفکرت فیه وفی ذقنه

اوسکی تصانیف سی ایک کتاب شرح لامیة العجم ہی اور ایک کشف اللثام عن وجه التوریة والاستخدام ہی — اور ایک قہوة الانشاء دو جلد و مین ہی — اور ایک ثمرات الشہیه من الفواکه الحمویه ہی — اور ایک کتاب امان الخائفین من الامة سید المرسلین سوا اسکی اور بہی اوسکی تصانیف سی ہین ایک دیوان شعر کا بہی ہی یہہ اوسکی شعر ہین ؎

برشیق نظم لفظه مستعذب   دیوان شعری جاء وهو مشرد
وحیو تکرفیه الکثیر الطیب   فاذابذا لا تنتقلوا جمه

وہ ماہ رجب ۸۳۷ ہجری مین درمیان حمات کی فوت ہوا اوسکو تپ جاڑے کی بیماری ہو تہی اوسی حال مین یہہ شعر اوسنے کہے مین ؎

معجونة الفتها قدرة الباری   مرجیة تردف عظمی وطابقها
یاذا المؤلف بین الثلج والنار   وامنن تنفرقة الضدین من جسدی

الحامی

ملا عبدالرحمن شیرازی معروف جامی شارح کافیہ کا جسکی تصنیف سی فواید ضیائیہ جسکو مشہور نام شرح ملا کر رکھا ہی یہہ شخص علوم دینیہ کا شمس اور مجالس عارفین کا نور تہا کتابیں اوسکی طلبار کی حق مین بہت مفید ہین دو نور یا نون ہین یعنی فارسی اور عربی دو نوںمین اوسینے تصنیف کی ہین ایک کتاب زلیخا فارسی مین حضرت یوسف علیہ السلام کی قصہ مین بہت اچہی اوسنے تصنیف کی ہی جو داخل درس فارسی ہی — ایک کتاب شرح مائۃ عامل فارسی نظم لکہی ہی — ایک دیوان جامی فارسی مین مشہور ہی عربی اشعار بہی اوسکی بہت ہین گرچہ یہہ معلوم نہین کہ دیوان جامی عربی ہی یا نہین اصل اوسکی اصفہان کی پیدایش اوسینے جام مین پائی اوسکی تاریخ وفات ایک شاعر فارسی نے کیا اچہے لکہی ہی —

کاشف سر الہی بود بیشک زان سبب گشت تاریخ وفاتش کاشف سر الہ

بہت کتابین تصنیف و تالیف سی اوسکی ہین درمیان ۸۹۸ ہجری کی فوت ہوا —

اسی سالمین شرح ملا کی تبیض اس شخص نے کی تہے — کسی فاضل کیطرف یہہ شعر عربی اوسینے لکہے تہے —

شمس الذکا طود العلی زین الہدی کہف الوری بمکارم و رسوم
حلت فرائد ملاحہ ان تنطوی فی طی منثور و فی منظوم
لازال فی حل الامور و عقدہا متایدا بالواحد القیوم
وحباہ فیاض العلوم بفضلہ علما یؤدیہ الی المعلوم

ولہ ایضا

کتاب اتی من سماء العلی الی مستہام حزین کئیب
فالقاہ مستجمعا للمنی کوصل الحبیب و فقد الرقیب

فارسی اور عربی امیز یہہ شعر اوسکی ہین

متی بعد اطال اشتیاقی — صحیفہ حکمۃ من ارض یونان
خطابی ناشیے از محض للطف — کتابی منبعث از فرط احسان
شمیم القتش فایح ز مضمون — فروغ دولتش لایح زعنوان

تمام ہوئی نوی صدی اب دسوین شروع کرتا ہون انشاء اللہ تعالی

حصہ دسوان

صدی دسوین

جو شاعر اس صدی مین فوت ہوئی اونکا حال لکہا جاتا ہی

حصنکفی

علی بن محمد بن علی بن منصور العلاء ابو الفضل بن عبد اللطیف حصنکفی عشرہ اول ماہ جمادی ۸۵۳ ہجری مین پیدا ہوا علم ادب مین کامل تہا سخاوی کہتا ہی کہ قاہرہ مین مجسی ملاقات اوسکی ہوئی تہے یہہ دو شعر اوسکی ہین سہ

قال الرفاق استعذرا — من اجل اہل ومال
فقلت من عظم بالی — یا اکرم الخلق مالی

شام مین درمیان سنہ ۹۳۴ ہجری کی فوت ہوا

ابن شداد

عبد الغنی ابن احمد بن عمر محلی پہر قاہری حنفی مذہب شرفی تہا اوسکو شرف بن قاسم کی طرف منسوب کرتے ہین اور شرفی کہتے ہین معروف ابن شداد تہا وہ ۸۳۰ یا ۸۴۰ ہجری مین درمیان محلہ کی پیدا ہوا پہر درمیان دمشق کی اکر علم و ادب سیکہا اور کئی دفعہ از سر نے حج کیا ایک دفعہ ۸۹۰ اور ایک بعد موسم ۹۰۰ ہجری مین یمن کے جانب جاکر حج کیا پہر اوسنے ایک خط اول تاریخ ربیع الثانی شہر زبید سی لکہہ کر بہیجا

اوسمین یہہ دو شعر لکھے ہوئے ہی تہے

واذا اراد الله ان یشقی امرء | واراد ان یحییه غیر سعیده
اغراه بالترحال من مصر | بلا سبب واسکنه بارض زبیده

اوسیجائی فوت ہوا درمیان ماہ جمادی الاول سنہ ہجری مین

شہاب الدین

احمد خفاجی افندی اوسینے ایک کتاب ریحانۃ الالبا تصنیف کی ہی ایناسجال آپ اوسمین لکہاہی لہذا اوسیکا ترجمہ کرتاہون وہ اول اس کتابکے دیباچہ مین کہتا ہی کہ زندہ کرنیوالی مردہ ون کی اور ہدایان اٹھہرنیوالی مردون کی مصنف علاید عقیان — اور مصنف دمیۃ القصر — وریحانۃ العصر وعقود الجمال کا مصنف وغیرہ تہے یعنے اونہون نے اون لوگون کا حال لکہاہی کہ مرگئی ہین مین زندونکی حال کی ایک کتاب یعنے اپنے معاصرین کا تذکرہ لکہتاہون اوس کتاب کا نام ریحانۃ الالبا وزہرۃ الحیوۃ الدنیا رکہاہی یہہ کتاب بنسخ خط بہت صحیح میری اوستاذ مولوی مملوک العلی صاحب کی پاس موجود ہی بروقت جانے کعبۃ الله الحرام کی وہان سی خرید کرلائی تہے چند ادبا اور شعرا کا حال اوسمین لکہاہی وہ خوب نسخہ ہی مگر کسی کے سنہ یا سال کا ذکر نہین کیا یہہ شخص حجاز مین پیدا مدینہ منورہ مین پلکر بڑا ہوا پہر اوسینے سیر اطراف وبلادکی کی چنانچہ روم اور مصر اور شام اور یمن غیرہ مین پہرا علوم عربیہ اوسینے اپنی ماموں سیبویہ سے پڑہا یہہ وہ سیبویہ نہین ہی جو معروف نحوی گذرا ہی بعد ازان معانی اور منطق اور باقی بارہ علوم پڑہی امام شافعی اور امام ابوحنیفہ دونونکی مذہب کی کتابین اوسنے دیکہین اور کچہہ مسلم شیخ الاسلام بن شیخ الاسلام رملی سے پڑہی — اور قاضی زکریا کی تمام مولفات کے اجازت حاصل کی — علم حدیث علی بن غانم مقدسی حنفی سے پڑہا — اور علامہ ابراہیم علقمی سے

دسویں صدی کی شاعر

تمام وکمال شفا پڑہی لے اور شیخ احمد علقمی سی علم ادب پڑہا — اور شیخ محمد مغربی المعروف ابن کروک سی علم عروض سیکہا — اور شیخ داؤد بصیر سے علم طب پڑہی اور پہر ہمراہ والدے حرمین شریفین مین آیا اوسیجا ای بہی شیخ علی بن جار الله اور حفید عصامی وغیرہ سی علم پڑہا پہر قسطنطنیہ مین گیا اوسیجائی بہت فاضلون اور مصنفون سے استفادہ پایا اون ایام مین درمیان اس شہر کی بہت فاضل اور ذکی مثل عبد الغنی اور مصطفی بن عربی اور الجرداو دوغیرہ کی بہی ہوتی تہے اونسے تحریر اقلیدس اور ریاضی پڑہی — اوسکی تالیفات سے یہہ کتابین ہین رسایل اربعون — حاشیہ تفسیر قاضی کا چند جلد و نمین — حاشیہ شرح فرایض کا شرح الدرہ — طراز المجالس — حدیقۃ السحر — کتاب السوانح والرحلہ حواشی رضی اور جامی کی — شرح شفا کی وغیرہ اور ایک دیوان شعر کا بہی ہی اور ایک تذکرہ مسمی ریحانۃ الالباء اور ایک مقامات ہی یہہ کتابین اوسکی تصنیف سی ہین یہہ

اوسکی شعر ہین ؎

تناهی عنده الا مل — وقصّر دونه العذل
رشا يفترّ عن برد — يكاد بذيبه الفتل
نجا مر عطفه ثمل — يميل به ويعتدل
بمثل ما يروقه — بصبحة خدّه الخجل
فليت به كما اتّصلت — حشاى الطرف يتّصل
اذا ما الخد رابرزه — تناهب حسنه المقل
لقد اعزاه فى تلفى — شباب ناضر خضل
وقد حشوه هيف — وطرف ملأه كحل
فما الخطى غير قنا — قوام زانه الميل

ومنها الهند ي غير ظبيا — هواه الناظر الغزل
سقى حلسا بذى اضم — مضيف الصيب الهطل
عيينًا حين اذكره — اميل كانني ثمل
وربعًا كنت اعهده — وآنسني فيه مقتبل
بكيت دمًا على زمن — لدي تودعيه الاجل
ليال كلها سحر — ودهر كله اصل

یہہ قصیدہ اوسنے عالم مرحوم شیخ احمد مقری مغربی فقیہ کی حق مین کہا ہی سه

فخر ادمشق على كل البلاد بمن — اولى البرية معروفا وعرفانا
المقرى الذي في بعض البسر ما — جوى من الفضل راح الكل حيرانا
شمس من الغرب قبلي كانت مشارقها — بل دونها الشمس يوم الفخر برهانا
اغر ماجدفت ايدى القطام به — الاواضحى بماء المجد ريانا
تكاد تقرأ في لألاء غرته — من سورة الغرة القعساء عنوانا
له من الفكر ما يجنوا الميسرة — توافت الفكر ارشادوا اذعانا
وسيرة عن ابي حفص تلقنها — الى وقار يضاحى هدى سلمانا
مصاحب حسن فعل الخير يعشقه — مراقب ربه سرا الى علانا
تقضى النهار باراء مسددة — وتقطع الليل تسبيحا وقرانا
لاى ورد تولى النوم وجهتنا — وقد غدا الجرة الطامي مرجانا
لئن منحنا بلحظ من هواهيه — نلنا الثريا وكان الخير عقبانا

یہہ قصیدہ بڑا ہی ریحانہ مین تمام لکہا ہوا ہی

تمام ہوئی دسوین صدی اب انشاء اللہ تعالی گیارہوین صدی شروع ہوتی ہی

گیارویں صدی کی شاعر

اس صدی میں بجز ایک شاعر کی اور کوئی دستیاب نہیں ہوا

حصّہ گیاروان

صدی گیارویں

بہاء الدین عاملی

شیخ علامہ لوذعی بہاء الدین بن حسین عاملی صاحب سلافۃ العصر لکھتا ہی کہ وہ ائمہ اعلام کا سردار اور علماء اسلام کا جہنڈا تہا اوسکی علم کا دریا متلاطم فضیلت کی موجوں مین رہتا اتنا کچہہ علم اوسکو تہا کہ اوسکی تعداد اور محاصرہ نہیں کیا جاتا ریاست مذہب اور ملت اہل شیعہ کی اوسپر منتہی تہے تمام فنون جانتا تہا اجماع سب اہل اسلام کا اوسکی فضیلت پر ہے کوئی السابق نہین جسمین وہ بڑی دست قدرت نرکہتا ہو اوسکی تصنیفات سی یہہ کتابیں مین — ایک تفسیر جسکو عروۃ الوثقی اور حبل المتین کہتے ہیں — اور شرح اربعین — اور جامع عباسی فارسی مین اور مفتاح الفلاح اور زبدہ علم اصول میں — خلاصۃ الحساب حاشیہ مخلاۃ اور کشکول اور تشریح الافلاک ہیئۃ مین — اور حاشیہ کشاف کا اور حاشیہ بیضاوی کا تفسیر مین — اور فوائد صمدیہ علم عربیہ مین سواء اوسکی اور رسالی اوسکی تالیف سیے مین یہہ اوسکی ابیات اور شعرہین سو

الا یا خائضا بحر الامانی	هداک الله ما هذا التوانی
اضعت العمر عصیانا وجهلا	فمهلا ایها المغرور مهلا
مضی عصر الشباب وانت غافل	وفی ثوب العمی والغی رافل
الی کم کالبهائم انت هائم	وفی وقت الغنائم انت نائم
وطرفک لا یری الا طموحا	ونفسک لم تزل ابدا جموحا
وقلبک لا یفیق عن المعاصی	فویلک یوم یوخذ بالنواصی

گیارہویں صدی کی شاعر

بلالُ الشیب نادي فی المفارق | یجیّ علی الذهاب وانت غارق
بحرِ الاثمِ لا تصغي لواعظ | وان اطريي واطنب فی المواعظ
وقلبك هائم فی کل وادي | وجهلك کلّ یوم وازدیادي
علی تحصیل دنیاك الدّنیّه | مجدًّا فی الصباح وفی العشیّه
وجهد المرء فی الدّنیا شدیده | ولیس ینال منها ما یریدُه
وکیف ینال فی الاخری مرامه | ولم یجهد لمطلبها قلامه

یہہ اشعار اوس شخص کی حالین جسکو کتابونکی جمع کرنیکا اور کتب خانہ بنانی کا بہت شوق ہو

علی کتب العلوم صرفت مالك | وفی تصحیحها اتعبت بالك
وانفقت البیاض مع السواد | الی ما لیس ینفع فی المعاد
تظلّ من المساء الی الصّباح | تطالعها وقلبك غیر صاحی
وتصبح مولعًا فی غیر طائل | بتحریر المقاصد والدلائل
وتوضیح الخفا فی کلّ باب | وتوجیه السّوال مع الجواب
لعمری قد اضلتك الهدایه | ضلالًا ما له ابدًا نهایه
وبالمحصول حاصلك النّدامه | وحرمان الی یوم القیامه
وتذکرة المواقف والمراصد | تسدّ علیك ابواب المقاصد
فلا یجدی النجاة من الضلاله | ولا یشفی الشفاء من الجهاله
وبالارشاد لم یحصل رشاد | وبالتّبیان ما بان السداد
وبالایضاح اشکلت المدارك | وبالمصباح اظلمت المسالك
وبالتّلویح ما لاح الدلیل | وبالتوضیح ما اتضح السّبیل
صرفت خلاصة العمر العزیز | علی تنقیح ابحاث الوجیز

گیارویں صدی کی شاعر

بهذا الامر ضر العمر جهل — فقم واجهد فما فی الوقت مهل
ودع عنك الشروح مع الحواشی — فهن على البصائر كالغواشی

یہہ شعر اوسکی بہت اچھی ہیں سفر مجاز میں کہی تہی

یا ندیمی ضاع عمری وانقضی — قم لاستدراك وقت قد مضی
واغسل الادناس عنی بالمدام — واملأ الاقداح منها یا غلام
واسقنی کاسا فقد لاح الصباح — والثریا غیبت والدیك صاح
زوج الصهباء بالماء الزلال — واجعلن عقلی لها مهرا حلال
هاتها من غیر مهل یا ندیم — خمرة یحیی بها العظم الرمیم
بنت کرم تجعل الشیخ شاب — من یذق منها من الکونین غاب
خمرة من نار موسی نورها — دنّها قلبی وصدری طورها
قم فلا تمهل فما فی العمر مهل — لا تصعّب شربها فالامر سهل
قل لشیخ قلبه منها نفور — لا تخف فالله توّاب غفور
یا مغنی انّ عندی کل غمّ — قم والق الناي فينا بالنغم
غنّ لي دورا فقد دار القدح — والصبا قد فاح والقمری صدح
واذکرن عندی احادیث الحبیب — انّ عیشی لسواها لا یطیب
واحذرن ذکری احادیث الفراق — ان ذکر البعد مما لا یطاق
روّحن روحی باشعار العرب — کی یتم الانس فینا والطرب
وافتتح منها بنظم مستطاب — قلته فی بعض ایام الشباب
قد صرفت العمر فی قیل وقال — یا ندیمی قم فقد ضاق المجال
ثم اطربنی باشعار العجم — واطردن همّا علی قلبی هجم

قم وخاطبني بكل الانسه | على قلبي نيتبه من ذي السنه
انه في غفلة عن حاله | خابط في فيله مع قاله
كل آن وهو في نبذ جديد | قائلاً من جهله هل من مزيد
تايه في الغي قد ضل الطريق | قط من سكر الهوى لا يستفيق
عاكف دهرا على اصنامه | تهزاء الكفار من اسلامه
كم انادي وهو لا يصغي التناد | يا فؤادي يا فؤادي يا فؤاد
يا بهاى لتخذ قلبا سواه | فهو ما معبوده الا هواه

سنہ ۱۰۳۰ ایک ہزار تیس ہجری مین انتقال پایا — تمام ہوئی گیارہوین صدی

اب بارہوین صدی شروع ہوتے ہے

حصہ بارہوان

بارہوین صدی

اس صدی مین وہ شاعر بیان کئی جاتے ہین جو اس صدی مین موجود تہی گرچہ اونکا انتقال اس صدی مین نہوا یا اگلہ ہوا ہو کیونکہ بعضون کی تاریخ وفات نہین معلوم ہوئی واضح ہو کہ عجمی اور ہندوستانی شعرا کا ذکر اس صدی مین اور تیرہوین صدی مین بجز دو شاعر مصریون کی کیا جاتا ہی کیونکہ حال اون شعرا کا جو بالفعل عرب مین ہین یا اگلہ گرد نواح مین عرب کی بود و باش رکہتے ہین معلوم ہونا متعذر ہی لہذا ہندوستانیونکا حال جنہون نے عربی شعر کہی ہین اور وہ بڑی استاد کامل اور عالم بی بدل گذری ہین لکہتا ہون

شیخ احمد ولی اللہ

بن

بارہوین صدی کی شعراء

بن شیخ عبد الرحیم دہلوی — اس شیخ اور استاذ کامل اور عالم اجل پر اللہ تعالی کی بڑی عنایت
اور نوازش تہی کیونکہ اوسکو فیض علوم کثیرہ اور فنون عدیدہ کا ایسا ہوا اور ایسا بابرکت
وہ شخص تہا کہ آج کی دن تک بسبب تصانیف تفاسیر اور کتب حدیث اور اوراد و ظیفہ
وغیرہ کی تمام ہندوستان مین فیض عام اوسی ہوا اس فاضل کی تصنیفات سے بہتیرے
اور فاضلون کو رہنمائی ہوئی اوسکو اگر امام ائمہ منقول کہون تو بجا ہی اور اگر فضلاء
معقول کہون تو سزا ہی اونہون نے درمیان شاہجہان آباد کی پیدایش پائی اصل اونکی سرہندی
شیخ ظہور الدین حاتم جو کہ ایک شاعر اردو گو گذرا ہی وہ اونکا ہم عصر تہا یہہ شخص
مرد متوکل پارسا عالم عامل مشغول بحق تہے چونکہ طبیعت موزون اور سلیم رکہتے تہے
اس لئے اکثر قصاید عربی اور عبارت عربیہ نثر اور نظم اور کبہی کبہی اشعار
اردو بہی کہتے تہے اشعار اردو مین اشتیاق اونکا تخلص ہی آج کی زمانہ تک بسبب علم
تفسیر اور حدیث اور فضیلت کی اونکی نام کی ہندوستان مین رونق ہی احمد عربی اپنی کتاب مین لکہتا ہی
کہ شیخ ولی اللہ صاحب کی تصنیف سی ایک کتاب قرۃ العین فی ابطال شہادت حسین ہی
— دوسری جنت العالیہ فی مناقب معاویہ مگر مجکو یقین نہین آتا کہ ایسی فاضل بردست
نے یہہ کتابین مسطور کی تصنیف کی ہون گرچہ دیکہنے مین نہین آئین مگر چند لوگون نے
یہہ حال لکہا ہی بہی اور زبانی اکثر عوام و خواص کی سننے مین آیا چنانچہ لطف نے
بہی اپنی تذکرہ مین بہی لکہا ہی واللہ اعلم بالصواب ایک ترجمہ قران شریف کا فارسی
بہت اچہا اونکی تصنیف سی ہی محمد شاہ بادشاہ کی عملداری اونہون دیکہی تہی یہی جناب
مولوی شاہ عبد العزیز دہلوی قدس سرہ کی والد ماجد ہین اور کتابین بہی اونکی تصنیف
سے دہلی مین موجود ہین یہہ قصیدہ مدح نبی صلی اللہ علیہ والہ وسلم مین اونہون نے لکہا ہی
اس قصیدہ کا چہپنا بسبب ضرورت کی بہت مناسب ہی لہذا تمام لکہا جاتا ہی سہ

كأنّ نجومًا اومضت فی الغیاهب ‏ عیون الافاعی او رؤس العقارب

اذا كان قلب المرء فی الامر حائرا ‏ فاضیق من تسعین رحب السباسب

وتشغلنی عنّی وعن كل راحتی ‏ مصائب تقفوا مثلها من مصائب

اذا ما اتتنی ازمّة مدلهمّة ‏ تحیط بنفسی من جمیع جوانب

تطلّبت هل من ناصر او مساعد ‏ الوذ به من خوف سوء العواقب

فلست اری الّا الحبیب محمّدًا ‏ رسول اله الخلق جمّ المناقب

معتصم المكروب فی كلّ غمرة ‏ ومنتجع الغفران من كلّ تائب

ملاذ عباد الله ملجاء خوفهم ‏ اذا جاء یوم فیه شیب الذوائب

اذا ما اتوا نوحًا وموسى وادمًا ‏ وقد حال بهم ابصار تلك النوائب

فما كان یغنی عنهم عند هذه ‏ نبیّ ولم یظفرهم بالمارب

هناك رسول الله ینحو لربّه ‏ شفیعًا وفتاحًا لباب المواهب

فیرجع مسرورًا بنیل طلابه ‏ اصاب من الرّحمن اعلى المراتب

سُلالة اسماعیل والعرق نازع ‏ واشرف بیت من لویّ ابن غالب

بشارة عیسى والذی عنه عبّروا ‏ لشدّة باس بالضحوك المحارب

ومن اخبروا عنه بان لیس خلقه ‏ بفظٍّ وفی الاسواق لیس بصاخب

ودعوة ابراهیم عند بنائه ‏ بمكّة بیتًا فیه نیل الرّغائب

جمیل المحیّا ابیض الوجه ربعة ‏ جلیل كرادیس ازجّ الحواجب

صبیح ملیح ادعج العینین اشكل ‏ فصیح له الاعجام لیس بشائب

واحسن خلق الله خلقًا وخلقة ‏ وانفعهم للناس عند النوائب

واجود خلق الله صدرًا ونائلًا ‏ وابسطهم كفًّا علی كلّ طالب

واعظ

واعظم حرّ للمعالی نهوضه — الی المجد سامی العطا ثم خاطب

تری اشجع الفرسان لاذ یظهره — اذا احمرّ باس بئس المواجب

واذاه قوم من سفاهة عقلهم — ولم ینتهوا من ذنبه بمذاهب

فما زال یدعوا ربه الهدی لهم — وان کان قد قاسی اشدّ المتاعب

وما زال یعفو قادراً عن مسیئهم — کما کان منه عند جبّة جاذب

وما زال طول العمر لله معرضاً — عن البسط فی الدنیا وعیش المرازب

بدیع کمال فی المعانی فلا امرء — یکون له مثلا ولا عقارب

اتانا مقیم الدین من بعد فترة — وتحریف ادیان وطول مشاغب

فیا ویل قوم یشرکون بربهم — وفیهم صنوف من وخیم المثالب

ودینهم ما یفترون برأیهم — کتحریم حام واحتواء السوائب

ویا ویل قوم حرّفوا دین ربهم — وافتوا بمصنوع لحفظ المناصب

ویا ویل من اطری بوصف نبیّه — فسمّاه رب الخلق اطراء خائب

ویا ویل قوم قد ابار نفوسهم — تکلّف تزویق وحبّ الملاعب

ویا ویل قوم قد اخفّ عقولهم — تجبّر کسری واصطلام الضرائب

فاذکرهم فی ذاک رحمة ربنا — وقد اوجبوا منه اشدّ المعاتب

فارسل من علیا قریش نبیّه — ولم یک فیما قد بلوه بکاذب

ومن قبل هذا لم یخالط مدارس — الیهود ولم یقبس الیهم خط کاتب

فاوضح منهاج الهدی لمن اهتدی — ومن نبعه لم عن کل راغب

واخبر عن بدء السماء لهم — وعن مقام مخوف بین ایدی المحاسب

وعن حکم رب العرش فیما یعمهم — وعن حکم تزری بحکم التجارب

واعطى اصناف الخنا وابادهم ... واصناف بغي للعقوبة جالب
يبشر من اعطى الرسول قياده ... بجنة تنعيم وحور كواعب
واوعد من يابى عبادة ربه ... عقوبة نيران وعيشة واطب
وانجى به من شاء منا نجاته ... ومن خاب فلتند به شتى النوادب
واشهد ان الله ارسل عبده ... بحق ولا شئ هنالك برائب
وقد كان نور الله نبينا المهتد ... وصمصام تدمير على كل ناكب
واقوى دليل عند من تم عقله ... على ان شرب الشرع اصفى المشارب
نواطي عقول في سلامة فكرة ... على كل ما ياتي به من مطالب
سماحة شرع في رزانة شرعة ... وتحقيق حق في اشارة حاجب
مكارم اخلاق واتمام نعمة ... نبوة تاليف وسلطان غالب
نصدق دين المصطفى بقلوبنا ... على بينات فهمها من غرائب
براهين حق اوضحت صدق قوله ... رواها ويروي كل شب وشائب
من الغيب كم اعطى الطعام لجائع ... وكم مرة اسقى الشراب لشارب
وكم من مريض قد شفاه دعاءه ... وان كان قد اشفى لوجبة واجب
ودرت له شاة لدى ام معبد ... حليبا ولا تستطاع حلبة حالب
وقد ساخ في ارض حصان سراقة ... وفيه حديث عن براء بن عازب
وقد فاح طيبا كف من مس كفه ... وما حل راسا حسن شيب الذوائب
والفى بتشقى قرب جنز ورهم ... على ظهره والله ليس بعازب
فاقوا بيد يسفى تقليب محثث ... وعم جميع القوم شوم المذاهب
واصغر ان اعطاه مولاه نصرة ... ورعبا الى شهر مسيرة سارب

فاوفاه وعد النصر والرعب عاجلا — واعطى له فتح التبوك ومارب
واخبر عنه ان سيبلغ ملكه — الى ما اري من مشارق ومغارب
فاسبل رب الارض بعد نبيه — فتوحا نوادي ما لها من مناكب
وكلمه الاحجار والعجم والحصى — وتكليم هذا النوع ليس براتب
وحن له الجذع القديم تحزنا — وان فراق الحب ادهى المصائب
واعجب تلك البدر ينشق عنده — وما هو في اعجازه من اعاجائب
وشق له جبرئيل باطن صدره — بغسل سواد بالسويداء لازب
واسرى على متن البراق الى السما — فيا خير مركوب ويا خير راكب
وشاهد ارواح النبيين جملة — لدى الصخرة العظمى وفوق الكواكب
وشاهد فوق الفوق انوار ربه — كمثل فراش وافر متراكب
وراعت بليغ الاي كل مجادل — خصيم تمادي في مراء المطالب
براعة اسلوب وعجز معارض — بلاغة اقوال واخبار غائب
وسماه رب العرش اسماء مدحة — تبين ما اعطى له من مناقب
رؤف رحيم احمد ومحمد — مقفي ومفضال يسمى بعاقب
اذا ما اثار وافتنة جاهلية — تقود بجر زاخر من كتائب
يقوم لدفع الباس اسرع قومه — بجيش من الابطال غر السلاهب
اشداء يوم الباس من كل باسل — ومن كل قوم بالاسنة لاعب
توارث اقداما ونبلا وجراة — نفوسهم من امهات نجائب
جزى الله اصحاب النبي محمد — جميعا كما كانوا له خير صاحب
وال رسول الله لا زال امرهم — قويما على ارغام انف النواصب

ثلاث خصال من تعاجیب ربنا | یجانة اعقاب لوالد طالب
خلافة عباس ودین نبیّنا | تزاید فی الاقطار من کل جانب
یؤید دین الله فی کل دورة | عصائب تتلوا مثلها من عصائب
فمنهم رجال یدفعون عدوّهم | بسمر القنا والمرهفات القواضب
ومنهم رجال یغلبون عدوّهم | باقوی دلیل مفحم للمغاضب
ومنهم رجال بیّنوا شرع ربنا | وما کان من حرام وواجب
ومنهم رجال یدرسون کتابه | بتجوید ترتیل وحفظ مراتب
ومنهم رجال بالحدیث تولعوا | وما کان منه من صحیح وذاهب
ومنهم رجال مخلصون لربهم | بانفاسهم خصب البلاد الاجادب
ومنهم رجال یهتدی بعظاتهم | فیأمر الی دین من الله واصب
علی الله رب الناس حسن جزائهم | بما لا یوافی عدّة ذهن حاسب
فمن شاء فلیذکر جمال بثینة | ومن شاء فلیغزل بحب الربائب
ساذکر حبّی للحبیب محمد | اذا وصف العشاق حب الحبائب
واذکر وجدا قد تقادم عهده | حواه فوادی قبل کون الکواکب
ویبدو محیّاه لعینی فی الکری | بنفسی افدیه اذا والاقارب
وتدرکنی فی ذکره قشعریرة | من الوجد لا یحویه علم الاجانب
والفی لروحی عند ذلک هزّة | وانسا وروحا دون وثبة واثب
وصلّی علیک الله یا خیر خلقه | ویا خیر مامول ویا خیر واهب
ویا خیر من یرجی لکشف رزیّة | ومن جوده قد فاق جود السحائب
فاشهد ان الله راحم خلقه | وانّک مفتاح لکنز المواهب

بارہویں صدی کی شاعر

وانک اعلی المرسلین مکانۃ — وانت لھم شمس وھم کالنواقب
وانت شفیع یوم لاذو شفاعۃ — بمغنی کما انتی سواد بن قارب
وانت مجیری من ھجوم مسلمۃ — اذا انشبت فی القلب شر المخالب
فما انا اخشی زمۃ مدلھمۃ — ولا انا من ریب الزمان براھب
فانی منکو فی قلاع حصینۃ — وحدِ حدید من سیوف المحارب
ولیس ملوما عی صب اصابہ — غلیل الھوی فی الارمین الاطائب

آرزو

سراج الدین علیخان آرزو اکبرآبادی بسبب شہرت علوم اور فنون والی اس شخص کے اوسکی حال لکہنے کی کچھ حاجت نہیں گاہی گاہی بمقتضیٔ موزونی طبع کی فکر شعر عربی اور اردو کا بہی کرتا تہا فارسی بہت کہتا تہا بہت کتابیں اوسکی تصنیف سی ہیں یہہ شاعر نکتہ سنج شیرین زبان ظریف الطبع تہا کتب متداولہ علوم رسمیہ پر بہی بدرجہ کمال عبور رکہتا تہا ایک دیوان بیچ جواب بابا فغانی کی — اور ایک دیوان جواب میں کمال اجمید کی بحر خفیف میں اوسنے لکہا ہی اور ایک بہت بڑا اوسکا دیوان مشتمل انواع سخن پر ہی علاوہ ازیں اور تصانیف اوسکی بہت بعض بعض شروح کہیں فارسی مثل شرح گلستان شرح زلیخا شرح سکندرنامہ یہہ اوسکی یادگار صفحہ ہستی پر ہیں — مرزا محمد رفیع السودا — اور خواجہ میر درد اور محمد تقی میر منجملہ فیض اندوزان اوس یہان خدیو سخن پردازی کی ہیں آرزو کو بارہ برس کی عمر سی شعر کہنے کی آرزو ہوے چوبیس برس کی عمر تک سب علوم درسیہ سی فراغت پائی بعد حصول مہارت فنون مذکورہ کی قاضی القضاۃ درمیان گوالیار کی ابتدای عملداری سلطان محمد فرخ سیر کی بیچ ممتاز ہوا تہا وہ سنہ ۱۱۳۶ ہجری میں درمیان دہلی کی آیا اسحاقی لیاقت نظم و نثر اپنی ظاہر کی

بارہوین صدی کی شاعری

بعد ازان درمیان ایک ہزار ایک سو سنتالیس ہجری کی جبکہ شیخ محمد علی حزین فارس سے
وارد دہلی ہوا ہر ایک شخص دیوانہ وار اوسکی ملاقات کو گیا آرزو کو اوسکی ملاقات سے
کچھہ آرزو نہوئی بلکہ آرزو نے ایک کتاب اوسکی خوردہ گیری مین مسمی تنبیہ الغافلین
تصنیف کی آرزو بڑا مستعد شاعر گذرا ہی اور ذہن اس رتبہ کا تہا کہ اکثر انہی طبیعت سے
اختراع کرتا تہا اور خوش کلام بہی بہت تہا بروقت بربادی قدیم دہلی کی آرزو لکہنئو کو گیا
اوسی شہر مین درمیان سنہ ۱۱۶۹ ہجری کی رحلت پائی لیکن نواب سالار جنگ نے
موافق اوسکی وصیت کی جنازہ اوسکا دہلی کو روانہ کر دیا چنانچہ وہ دہلی مین مدفون ہوا
وہ کتابین جو آرزو کی تصنیف سی مشہور ہین یہہ ہین — محیط اعظم — عطیہ کبری
— سراج اللغت — چراغ ہدایت — خیابان — تذکرہ شعرا — میرزا احمد عرفی
کہتا ہی کہ یہہ شعر آرزوئی مذکور کی عربی زبان کی میری دستیاب ہوئی ہین وہ یہہ ہین

یا اول الاوائل یا مبدأ البدایه　　یا آخر الاواخر یا منتهی النهایه
لما افضت نورا تهدی به الاضله　　نجیتنی واهلی من غیهب الغوایه
انی ندمت لان موسوء اختیاری　　ارجو من التفاتك اللطف والعنایه
منی خلوص ود بالقلب فی خبایه　　منه العناد والجود والغمز والسعایه
مازلت فی رضاك ما انفك فی هواك　　لا اعلم خلیلی ما الشکر ما الشکایه
ما اشتکی الیکم یا معشر المحبین　　من سورة المحبة من شدة النکایه
یا هادی الخلائق یا کاشف الدقائق　　افض علی حبیا الکشف والهدایه
والله انت مشهود والخلق فیك معقول　　لکنك بری من وسمة السرایه
من جودك وجودی فی ظلك شهودی　　یا کافی المهمات لی نبضات کفایه
یا مبدع البدایع یا صانع الصنایع　　یا مودع الودایع منك لنا وقایه

تیروین صدیکی شاعر

مافی الوجود غیرک یا موجد الحقایق   من لطفک الروایة من فضلک الله ایه

حزین

شیخ محمد علی جیلانی معروف تخلص حزین غزیل نہارس ایک عالم تہا جسکو اللہ نے فضل وکمالات کا نہیا نہا وہ عابد اور ادیب اور ناظم اور ناثر تہا ایک دیوان اوسکا فارسی مسمی نزہتہ الابصار بہت بلیغ اور لطیف تہا اوسکی یہہ شعر عربی ہین اسم علی مرتضی کرم اللہ وجہہ کی مدح کرتا ہی

ولیس عنک سواد العین منصرفا	مہما تشاهد بالتدعیج والکحل
اسمع کلامي ودع لامیة سلفت	الشمس طالعة تغنیک عن زحل
فمن امنی جام لا یک فی طرب	قد اقتدی بزفیري واقتفی رتلی
مني الانین ومنکم ما یلیق بکم	بذلت جهدی لکم لا بد من بدل
والذي حجت الزوار کعبته	وکم هنالک من داع ومبتهل
حیری مجاري دمعي حب حضرته	واشرق الشوق فی صدري بلا الطفل
لیس اصطباري ببعد ار عن سکن	بل الخو لی یا غوثي وصن فشلی
دکر دعوتک یا کهفی ومعتمدي	مستنصرا فاتی بالنصر عن عجل

یہہ شخص سراج الدین علیخان آرزو کی معاصرین مین سی ہی خان مذکور سی بہت مناظرہ اور مشاجرہ کرتا رہتا تہا خان مذکور نے ایک کتاب تنبیہ الغافلین اوسکی غلطیون مین طیار کی ہی

حصہ تیرداں

صدی تیروین

اس صدي مین وہ شاعر ہین جو تیروین صدی مین بالفعل موجود ہین یا انکہ فوت ہوئی

تیروین صدکی شاعر ۱۳

مولوی حمید الدین بلگرامی

یہہ شخص اپنی زمانہ کا یکانہ روزگار اور بلیغ اور فصیح سب اقران سی ہی اوسکی انشا اور عبارت سبے معلوم ہوتا ہی کہ وہ اس فن مین بہت سبقت اور یاد وشت رکہتا تہا اوسکو اچہا طریقہ نظم کا آتا تہا اوسکی یہہ شعر ہین سے

مذ تعارت نجوم اللیل فی الافق — وماس فاختفت الاغصان فی الورق

لاغر وان قتل العشاق ناظره — فکم سبا مهج الاساد بالحدق

واسوء حظی وحالی مذ شغفت به — فالجسم فی الورد والقلب فی قلق

لولا مناه بقتل الصب ما لبست — خدوده حلة من حمرة الشفق

یا لائمی لا تلمنی فی هوی رشاء — ذ ربی فقلبی اسیر غیر منطلق

الوجه صبح بلیل الشعر مستتر — یفوق حسنا ضیاء البدر فی الغسق

انشاء اللہ خان

انشاء اللہ خان بیٹا میر ماشاء اللہ خان کا ایک امیر اور بڑا شاعر فصحاء ہندوستان سے گذرا ہی علوم عربیہ مین بہی اوسکو دست رس تہے گرچہ فنون مستعملہ ہندوستان کی کتابین جو متاخرین نی داخل تحصیل کی ہین اوسنے سب پڑہین تہین الا شعر گوئی کی طرف اور دیگانہ روزشہر پر مایل تہا افسوس کہہ اوسکی شعر عربی بہت دستیاب نہین ہوئی صرف یہہ دو شعر احمد عربی کی کتاب مین لکہے پائے ہین اس شاعر بی بدل کا حال تذکرہ اردو مین بہت کچہہ بیان کرچکا ہون لہذا اس جائی اتنا ہی لکہنا ضروری کہ وہ شعر فارسی بہی کہتا تہا اور عربی بہی کبہی کبہی بنالیتا تہا گرچہ اوسکو استعداد کامل اوسمین اتنی نہ تہے اور اردو کا اگر بادشاہ کہون یا امام کی لفظ سی تعبیر کرون تو کچہہ مضایقہ نہین اوسکی بہت چوچلی کی شعر ہوتے ہین اور کبہی کبہی اردو اور فارسی

ملاکر کہتا ایک مصرعہ اردو ایک مصرعہ فارسی لکہتا وہ درمیان سنہ ۱۲۳۱ ہجری کی فوت ہوا اور مرشد آباد مین پیدا ہوا تہا اوسکی یہہ دو شعر عربی ہین سہ

سکت الحبیب متانۃ   بقی التلذذ ساریا
سمعائہ لا یتخللون   ویزعمون محاکیا

مولوی الہی بخش

بڑا فاضل متبحر شاعر اور پر گو واعظ اور ادیب اور نیک بخت گذرا ہی اپنی سب اقران اور اتراب سے فوقیت رکہتا تہا نثر بہی بہت اچہی لکہتا تہا ایک خط عربی زبان مین قاضی القضاۃ محمد نجم الدین خان کو اوسنے لکہا تہا جسکے اول کی یہہ دو شعر اوسکے لکہی ہوئی تہے سہ

صبا بلغ ریاحین السلام   بذل وابتہال والتحامی
الی من فاق جم الخلق فضلا   الی نجم الہدی بدر الظلام

وہ قصبہ کاندلہ مین سکونت پذیر تہا بہت کتابین اور چہوٹے چہوٹے رسالے اردو زبان کے اور فارسی اور عربیہ مین بہہ ترویج مذہب امام ابو حنیفہ مین اوسکی مشہور ہین اردو بیت اچہی پاکیزہ وہ لکہتا تہا چند رسالی اوسکی نظم مین بہی مشہور ہین مینی اپنی اوستاذ عالم خفی وجلی جناب مولوی مملوک العلی مرحوم سے یہہ سنا ہی کہ مولوی الہی بخش مذکور سنہ ۱۲ ہجری کی اوسی عدد مین فوت ہوئے

مولوی اکبر شاہ کابلی

یہہ شاہ مشہور بہت فنون اور علوم مین مہارت رکہتا تہا علم نحو اوسکو خوب آتی تہے اور بہت کثرت سی اوسکو تبحر علم مین تہا شعر عربی زبان مین لکہتا تہا یہہ شعر احمد عرب کو بعد اوسکی پہونچنے کی درمیان کلکتہ کی اوسنے لکہے تہے سہ

مازال قلب الصب فی حر الجوی　　وعیونه دون الکآبة ما تری

هجع الانام باسرها وجفونه　　فکما رایت ولم یذق طعم الکری

خضبت اکف جفونها عن مهجتی　　لما رنت نحوی الغزالة من حمی

مازال قلبی مغرما ویذیبه　　حر الصبابة والکآبة والنوی

لما دنوت عن الفتاة لقبلة　　ولان تسربت عن الخد ودلالها

فتحیرت وعلی الفراز تهیأت　　وتقاطرت من خدها عرق الحیا

فسالت هات بقبلة فتبسمت　　ودنت الی کما دنا ظبی الحمی

ثم اطرقت من بعده وتفحصت　　ارایت من طلب العذوبة فی الهوی

ان الهوی نار الجحیم فمن له　　هذا النصیب فکیف یلتذ خدنا

فاجبت کلا اسمحی بوصالک　　والی متی ابکی بدمع من ضنی

یہہ شعر تمام نفحۃ الیمن میں مندرج ہیں یعنی بہی اصل تذکرہ میں لکہے ہیں ہمیں اتنی ہی
کافی ہیں یہہ شاعر درمیان ۱۲۲۱ھ کی موجود تہا اوسکی وفات کی تاریخ معلوم نہیں ہونے آئی

مفتی امر اللہ خان

یہہ فاضل اجل اور خان مشہور واقع میں خوان معارف اور فضایل کا تہا اوسکی بڑی دست
قدرت نظم اور نثر عربی لکہنے کی تہی ایک قصیدہ اوسنے متنبی کی اوس قصیدہ مشہور کی
مقابل پر لکہا ہی جسکا اول مصرعہ یہہ ہی ۔ کفرندی فرند سیفی الجراز
وہ قصیدہ خان مذکور کا یہہ ہی ۔

اللیث مخلب ا . . .

بل هلا . . . . .　　ومثال للحظ طنا ز

احمد عرب نے اس شعر اخیر پر یہہ اعتراض کیا ہی کہ عنیہ قربان سی شاید اس مصنف کی مراد

عید النحر ہی کیونکہ عرب میں عید قربان نہیں کہتے یا عید النحر - یا عید الاضحی یا عید الحج یہہ کہتے ہیں اگر کوئی یہہ اعتراض کرے کہ مصنف نے عید قربان کی کیا معنی لیے ہیں کیونکہ عید قربان عربی محاورہ میں نہیں ہی اور شعر عربی ہی بلکہ تمنی کی مقابلہ پر تو اوسکو یہہ جواب دینا چاہیے کہ جب معنی اوسکی سمجھہ لیے تو حاجت لفظ کی نہیں گرچہ عربی محاورہ نہو اور اگرچہ خلاف استعمال جمہور ہو

حاجب زان عین محبوبۃ لغلوب الصّباب بجرّاز
برق سیناء حجّۃ قطعًا کدلیل لفخرنا للرّازی

احمد عرب کہتا ہی کہ ان دو شعروں سے مجکو معلوم ہوا کہ یہہ خان اعجوبہ ہندوستان ہی

لجبال الورید مفصاد لقتال العنید محرزا
مستقیم العراک معوّج مستقام لہمّۃ الغازی

سبحان اللہ مفصاد کا رفع اور محرزا اور جرار پر کسرہ پڑہنا یہہ دلائل اعجاز خوان موصوف پر دلالت کرتا ہی لایق اسکی ہی کہ تعظیم خان مذکور کی کیجا وے غرضکہ احمد عرب نے اسکو خوب بنایا ہی تاریخ وفات اور حیات اوسکی معلوم نہیں

مولوی حسین احمد لکھنوی

علوم متداولہ اور فنون درسیہ اوسکو یاد ہیں یہہ شخص کی اچھی نظر ہی نظم اور نثر وہ سب سے بہتر جانتا تہا علم منطق اوسکو اچھی آتی تھی احمد عرب کی مدح میں اوسنے بروقت خبر پانے تصنیف نفحۃ الیمن کی جبکہ احمد عرب نے کعبۃ اللہ کا ارادہ کیا تہا کہی ہی وہ شعر یہہ ہیں ؎

بانت سلیمی فانی ھجرھا بدنی ولا لحبیبی لذی الاشواق لم ترنی
کسیت بردًا الی الاحزان قد نسجت ان مت یوم النوی ناھیک عن کفنی

بلا بسیط شجی قلبی بفرقتها الا الکلام البلیغ الکاشف الحزن
لکنّنی لا اری ارکان مربعه لم الف فی عصرنا منها سوی الدمن
قوما نرق دمعنا حزنا علی طلل عفته ایدی البلی من وابل المحن
قفا خلیلیّ نبک دمعنا آسفا علی انطماس رسوم العلم فی زمنی
انّ البلاغة طرّا بحها رکدت ونارها خمدت کالجمر فی الیقن
لم یبق فی الدهر جزء من تمامتها اطفی بمنهله الاحلی لظی شجنی
فبینما نحن نبکی من تذکرهم رفقه هم عن بلاد بینها وطنی
اذ طیّبت مسمعی اوصاف من برع الاقران فی العلم والآداب اللسن
ربّ البلاغة بحر العلم ذو ادب من نظمه عن لآل فاق فی الثمن
علامة لا یجاری فضله احد فهّامة لا یدانیه اخو فطن
سامی الفخار نبیه القدر ذو شرف حاو لاقصی معالی السر والعلن
اعنی الامام الهمام الشیخ احمد من شاعت فضائله فی الهند والیمن
تالیفه روضة الاذهان عبهرها یطیّب الرّوح یدعی نفحة الیمن
نهی ذوی اللبّ فی اثناء بدائعه بهیم نحو فواد الصّبّ فی الذقن
اعجب بها نسخة الباب خطفت ویا له من کتاب رائق حسن
فاذهب الله حزنی اذ رمقت به فالحمد لله ذی الانعام والمنن

یہہ معلوم ہوتا ہے کہ ۱۲۲۵ ہجری میں یہہ شخص موجود تہا

شیخ عبد العزیز

شیخ عبد العزیز بن احمد ولی اللہ دہلوی سلطان اقلیم معانی کا اور مالک ازمنہ بیان کا اور بدیع ثانی اِس فاضل بزرگ کی تعریف میں جتنا کچہہ لکہوں بہت کم ہی اگرچہ کہوں کہ وہ

سب دکیہوین اور عالمون کا بادشاہ تہا تو بجا ہی اگر یہہ کہون کہ عابد اور متقی اور پارسا
اور نیک اوسکی دروازہ کی چوکہٹ چومنی والی ہو جاتے تہے تو سزا ہی تصنیفات
اس فاضل بی نظیر کی تعداد سی باہر ہین ایک دیوان عربی اس فاضل کا موجود ہی اکثر لوگون
کی پاس شاہجہان آباد مین ہی رسالی اوسکی بی انتہا مشہور ہین نظم و نثر کا ٹہکانا
نہین کہ کتنے کچہہ مسودات پڑی ہوئی ہین ایک کتاب تحفہ در روافض مین اسی فاضل کے
تالیف سی ہی اس کتاب کو فارسی زبانین اور کتب عربیہ وغیرہ اور اپنی یاد داشتہی تصنیف
کر کی لکہی ہی جسکی جواب شیعہ لوگ اج تک لکہہ رہی ہین جسکا ارادہ اوس کتاب کی دیکہنے
کا ہو مطالعہ کری بالفعل کلکتہ مین چہپ ہی گئی ہی ہر ہفتہ مین دو دفعہ یعنی منگل اور جمعہ کو
درمیان دہلی کی کوچہ چیلونمین پرانی مدرسہ مین وعظ اور نصیحت کیا کرتے تہے بہت فاضل
دہلی کی داخل درس ہوتے اور اشارے اور نکات قران عظیم کی سنکر فایدہ اوٹہاتے
بہت کتابین اونہونی درباب مذہب امام ابو حنیفہ کی تصنیف کی ہین انشاء عربی بہی
اونکی بہت اچہی ہی ایک خط سید علامہ حسین کو جو لندن مین رہتا تہا اس فاضل
بی عدیل نے درمیان ١٢٢٩ ہجری کی لکہا تہا وہ داخل کتاب عجب العجائب
ہی جسکا جی چاہی دیکہہ لی اوسکی اول کی یہہ شعر ہین چونکہ اونکی شعر بہت مشہور ہین اسلئے
بہت لکہنے کی کچہہ ضرور نہین ہے

هنيئا قد اقر الله عيني	باخبار اتتني من حسين
فتى ان عدت الاعيان قالت	له الاعيان انك انت عيني
فدام بقاؤه ما لاح برق	واطرب صوت قمري وعين

سید غلام علی آزاد

بن سید نوح حسینی واسطی بلگرامی اوسکو سحبان ہندوستان اور حسان ہند کہا جاتا ہی

تیرہویں صدی کی شاعر

اوسکی برابر ہندوستان مین کوئی صاحب تصانیف ادیبہ نہین گذرا کلام اوسکی بہت ستین
وواوین نظم اوسکی جواہر فنون اور لآلی علوم سی بہرین اوسینے ایک تذکرہ عربی
تصنیف کیا ہی جسکو سبحۃ المرجان کہتے ہین — اور ایک رسالہ غزلان ہند مشہور ہی
نوزادہ شیفتہ خان کی کتب خانہ مین یہہ رسالہ موجود ہی یہہ اشعار اوسکی ہین تاریخ وفات
کی معلوم نہین ہی

مرّ المتیّم مرّة برکیّة	حفّت بها فتیة من الفتیات
وطلبت من تلک المراد شعریة	فشتمنی بعجائب الکلمات
فی شتمهن المرّ ای حلاوة	فکانهن سقیننی خمرات
یاظبیة الرعساء مسک ضائع	اهدی الیّ سواطع النفحات
لم تغمضین من المشرق تغیّظا	ما منیه الراجی سوی النظرات
لاتصبرین وتعرضین هنیئة	ان تشعری بتتابع الزفرات
هل تستطیع فراشة عذریة	ان لاتحوم حوالی القبسات
ارادعبد مخلص ودجاوة	صدق المنی من اشرف الحضرات

احمد عرب

احمد بن محمّد بن علی بن ابراہیم انصاری یمنی شروانی ہی اوسنی بہت سفر کئی ہین چنانچہ
حجاز اور یمن کو پہرتا ہوا ہندوستان مین آیا اس ملک کی بہی بہت شہرونمین پہرا
چند تالیفات اور مجموعی اوسکی چہپ کر مشہور ہوئی ہندوستانی مدرسون مین داخل درس ہین
ازانجملہ ایک کتاب نفحۃ الیمن ہی — اور ایک حدیقۃ الافراح اور ایک عجب العجاب انشا ہی
— اور ایک مناقب حیدریہ جو سلطان حیدر بادشاہ لکہنو کی مدح مین لکہی ہی اور قصائد
اور خطوط اوسکی بہت مشہور ومعروف ہین اونکی یہہ شعر ہین جو اسد اللہ خان کو لکہی

هيّج الاشواق للصّبّ الكئيب ذكر هندٍ ربّة الحسن الغريب

من توارت في حجاب البعد عن مستهامٍ شفّه الوجد المذيب

فاذكري يا هند صبًّا دمعه مذ خفرت العهد يا عيني صبيب

هجرك السّقّاك ابكى مقلتي والجفا اضحك من يلحو الحبيب

كيف ارضاك الذي ارضى العدى انّ هذا منك يا روحي عجيب

يہہ قصیدہ بہت بڑا ہی چونکہ آخر کتاب حدیقۃ الافراح مین جو کہ اوسکی تالیف سی ہی مندرج ہو گیا اور وہ کتاب چہپ بہی چکی ہی لہذا اوسکی تمامہ لکہنے کے کچہہ حاجت نہین جو شخص اوسپر مطلع ہونا چاہی اوس کتاب کو دیکہہ لی وہ سنہ ۱۲۴۰ ہجری مین موجود تہا تاریخ وفات کی معلوم نہین ہی

محمد تونسی

یہہ شخص بالفعل درمیان مصر کی محمد علی پادشاہ کیطرف سے کتب طب لکہنے پر مامور ہی چنانچہ کتاب التشخیص و معالج الامراض بموجب حکم محمد علی پادشاہ والی مصر کی اس شخص نے اب عربی مین لکہہ کر چہپوائی ہی اس کتاب کا ترجمہ محمد شافعی افندی نے زبان عربی مین فرانس زبان سی کیا ہی یہہ مترجم بموجب حکم محمد علی پادشاہ کی واسطی سیکہنے علوم و فنون کی پارس مین جو کہ دار السلطنت ملک فرانس کی ہی گیا تہا وہان جاکر اوسنے علم طب اور فن ڈاکتری خوب سیکہی جب یہہ فن سیکہ کر اپنی ملک مصر کو مراجعت کی اوسکی انعام مین محمد علی پاشا نی اوسکو مدرسہ مین مدرس مقرر کیا چنانچہ بالفعل وہ علم طب مصر مین پڑہاتا ہی اس کتاب کی دو قسمین مین ایک قسم تشخیص امراض مین اور ایک قسم معالجہ امراض مین ہی — محمد تونسی مذکور کہتا ہی کہ جب محمد علی پاشا کا حکم واسطی اوس کتاب کے چہپوائی کا ہوا میني اوسکی مترجم کی ساتہہ اصل کتاب فرانسیس سے مقابلہ کر کے اوسکو صحیح کیا

اور چند ماہرین اوس فن کو خوب دکہلا کر صحیح کی بروز چہار شنبہ اکیسوین ماہ رمضان سنہ ۱۲۵۹
ہجری کو تالیف اس کتاب کی پوری ہوئی تھے جب وہ کتاب چہپ کر طیار ہوئی محمد تونسی
نے یہہ تاریخ طبع لکہی اس کتاب کا ترجمہ اردو مین نہین کیا ہی سے

انظر كتابا قد حوى	حسنا بديعا يسبي
معناه سهل سائغ	كالسلسل المنصب
ولفظه كلؤلؤ	يزيل رين القلب
يعشقه ناظره	كعشقه للحب
قد حاز من فن الشفا	احسن ما في الطب
وهو بسعد الداودي	فيه شفاء اللب
وكان من قبل سبا	سقم عظيم الخطب
ان اله الله به	وكل امر صعب
لاسيما لما بدا	هذا الكتاب المنبي
تاليف شاب ماجد	مهذب مربي
بالشافعي قد دعي	وباسم خير العرب
مذ تم طبعا قلت في	التاريخ بيتا يسبي
الداودي امره	يحيي رفاة الطب
۲۵۲ ۶۴۶	۲۸ ۶۹۱ ۴۲

جمع ۱۲۵۹

ابو السعود

اس مصنف نے بموجب حکم محمد علی پاشا کی ایک تاریخ فرانس اور مصر کی تصنیف کی ہی اوسکا نام
نظم اللآلی فی السلوک فیمن حکم فرانسا من الملوک رکہا ہی یہہ شعر اوسکی محمد علی پاشا کی

مدح مثنی مین سہ

ضحکت ثغور العز والاقبال | وتبدل الادبار بالاقبال
وبدت ریاض العلم یانعة الجنا | فی مصرنا فخلت من الجهال
قد تیض الرحمان انقاذ الها | من جهلها هذا الامیر العالی
ودعاه باسم محمد لصفاته | وهو العلی علا علی الامثال
وبعزمه مصر تبدت جنة | من بعد انکانت من الاطلال
وبها بلاد المسلمین جمیعها | نالت جزیل الفخر والاجلال
تسعی الیها جیشه الجرار فی | لجر ومن سهل وفوق جبال
حتی له انقادت وقد کانت علی | من رامها اقصی مدا ومنال
ومرامه من ذاک حسن تمدن | وسیاسة ورياسة وكمال
قوی باتهاه العلوم دیارنا | فزهت وکانت قبل فی اضمحلال
لیث لسطوته الخطوب رواحل | اوما تراه طیب الاشبال
لاسیما الضرغام قائد جیشه | بنجابة ومهابة وجلال
ما طالما فتح البلاد بعزمه | واباد ضد یدا من الابطال
فیه البلاد الشام صارت شامة | من عدله فی جنة وظلال
والله یحفظهم ویبقی ملکهم | ویدیمهم لا زالة الامال
فالدهر منهم باسم وجودهم | حصن الوری من طارق الاهوال

ابو السعود مذکور رفاعه افندی مدرس اول مدرسہ مصر کا شاگرد ہی وہ کتاب مین بیچ دیکھی بہت مختصر اور اچھی کتاب تاریخ مین اوسنے جمع کی ہی وہ درمیان ۱۲۷۰ ہجری کی بولاق مصر درمیان ماہ ربیع الآخر کی چھپ کر مصنف کی روبرو صحیح ہوکر طیار ہوئی بالفعل

ایک نسخہ مدرسہ دہلی مین موجود ہی ۲۶

آزردہ صدر اعلی

شفیقنا و استاذنا و ہادینا و مرشدنا و حاکمنا مفتی محمد صدر الدین خان بہادر ابقاہ اللہ
الی یوم الدین گنجینۂ علم و کان حلم و بحر سخا مخزن لطف و جود عطا لبید دوران حسان
ہندوستان عالم کامل فاضل اجل فقیہ بی مثل حاکم دہر مصداق این شعر

شیخ جہان پناہ کہ از روی مکرمت — بر سروران عالم تحقیق سرور است
دارائی ملک لطف و کرم ہادی امم — کاوصاف ذات پاکش از اندیشہ برتر است

اس عالم باعمل اور فاضل اجل کی مدح مین جو لکھون سو کم ہی — کیونکہ وہ ایسا ہی عالم
ہی سحبان اور حسان اور لبید اور متنبی اور امراء القیس یہہ نام بہت کتابون مین مثل لفظ
عنقا لکھے ہوے دیکھے پر آج تک کوئی مصداق ان الفاظ کا نہ پایا جب بہت تجسس
کیا تو اوس ذات گرامی کو کئی رتبہ اونسے بڑہا ہوا پایا — بندگان تذکرہ ہذا کی
واسطے اس فاضل بی بدل کی کوئی تمثیل دیگر سمجھانا چاہیے مگر افسوس کہ نظیر اوسکا معدوم
ہی اب مناسب یون ہی کہ یہہ کہون کہ کوئی فاضل ہماری زمانہ مین اوس ذات گرامی
کی سا نہی دیکھا اور ذہن اور عالی طبیعت اور فکر اور تبحر مین رتبہ نہایت رکھتا یہہ سب سی
بہتر ہی

آنکہ راشد در شرف اوصاف ذات کاملش — برتر از درک خرد بالاتر از وہم و گمان
نفحۂ اخلاق او را روح قدسی در پناہ — جوہر انفاس او با عقل کلی توامان

بالفعل ہماری زمانہ مین کہ سنہ ۱۸۴۷ عیسوی ہی عہدہ صدر الصدوری شاہجہان آباد
نیک بنیاد پر مامور ہین باوجودیکہ کاری سرکاری سی اونکو فرصت بہت کم ہوتی
ہی مگر پہر بہی بسبب اونکی طبیعت فیض رسان اشاعت علم کی خواہان رہتی ہین

اسلئی اوس کم فرصتی مین بہی طلبا اطراف واقطار کو جو اونکی گہر پر پڑی رہتی ہین
پڑہاتی ہین بہت فاضل میری زمانی کی اونکی شاگردون مین ہین کوئی علم یا ہنر
ایسا نہین ہی کہ اوسکی موجد سی زیادہ نہ جانتی ہون کتابین اونکی پاس
ہر طرح کی اور ہر فن کی موجود ہین ــ سننی مین آیا ہی کہ یہہ حضرت میان عبد القادر
برادر کلان مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کی شاگردون مین ہین اور میان علوم نقلیہ
کی ہین جنکا ایک ترجمہ اردو قران شریف کا کئی دفعہ چہپ چکا ہی اور ہندوستان مین
مشہور ہی شاہ عبد العزیز صاحب سی بہی اونہون نی علم تحصیل کیا ہی
جو کہ علامہ زمان گذری ہین مولوی فضل امام صاحب سی علوم عقلیہ مثل منطق و فلاسفہ
کی اونہون نی تحصیل کئی ہین ــ مقدمہ کو ایسی پہنچتی ہین کہ حقیقت حال
اوسکی آئینہ وار کہول لیتی ہین بات یہہ ہی کہ اس عہدہ نی اونسی زینت پائی اور
وہ بہی اسی عہدہ کی لایق تہی شاہجہان آباد مین جو کہ کہان فضلا کی ہی ایسا ہی
عالم لایق اس عہدہ صدر الصدوری کی تہا اس امر مین کچہہ مبالغہ نہین مین درست
راست اور کما حقہ بیان کرتا ہون کہ یہہ عہدہ اوس شخص کی ہی واسطی زیبا تہا
اور در واقع مین ہر ایک مقدمہ کی وہ ایسی تحقیق کرتی ہین کہ یقینا کوئی فیصلہ اونکا
خالی حق سی نہین ہوتا حق دار کو حق پہچاتی ہین اسلئی اب مین یہہ کہتا ہون کہ خدا اپنا
تا قیام قیامت اس شخص کو اس عہدہ پر قایم رکہی تا کہ ظلم جہان سی یک قلم موقوف
ہو ــ اونکی تصنیفات سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی اگر وہ ایام طالب علمی کی
شاید تصنیف سی ہی کیونکہ ایسا ہی اونکی زبانی سننی مین آیا ہی اور اکثر رسالی
اور فتوی اونکی تصنیف سی ہین اور ہر روز جو مسایل لکہی جاتی ہین اونکی کچہہ
شمار نہین ــ ایک کتاب صنایع اور بدایع مین اونہون نی تصنیف کرنی

نیرین صد کی شاع

شروع کی تھی مگر معلوم نہیں کہ تمام ہوئی یا نہیں اگر یہہ کتاب تمام ہو کر چھپ جائیگی تو تمام
خاص اور عام کو فایدہ کثیر حاصل ہوگا فارسی مین وہ شعر کہتے ہین کہ سعدی کی کچھہ حقیقت
نہین اردو مین بہی اونکی اشعار بہت ہین جیسے تذکرہ اردو مین مندرج کئی ہین عربی مین
عبارت نثر اور نظم ایسی لکہتے ہین کہ اس زمانہ مین دوسری سے ویسی ہونی معلوم
عرضکہ یہہ صفات موصوف مین بندہ نے یہہ کتاب صدرا علم فلسفہ مین اونسے پڑہا
تہا لیکن اونکی تبحر کے سامنے سب بہول جاتا تہا جو کچہہ مین دیکہہ کر جاتا تہا وہ سب بیان
کر دیتے تہے اور رد و قدح اون پر کرکے سب حاشیون کو مخدوش کر ڈالتے تہے
اوسوقت اپنی آپ تقریر صاف مثل سلسلہ موتیون کی فرماکر تشفی فرماتے تہے — میر زاہد
امور عامہ بہی مینے اونسے پڑہا ہی یہی حال دس کتاب مین بہی پایا ایسی ایسی کتابین یا
جو انتہائی فضیلت کی ہین اونکی سامنے ایسی ہین جیسی آمدنامہ یا خالق باری ایک
بڑی فاضل کے سامنے ہون ہرچند کہ اوصاف اس فاضل بے بدل کی بہت ہین
اور یہہ کتاب مختصر متحمل اسکی نہین ہوسکتے لہذا اب یہہ مناسب ہی کہ کچہہ کلام یا عبارت
اوس فاضل اجل کی لکہہ کر مردون کے تنون مین جان ڈالدون

ولو سلّطت نار التفرق والنوی — علی سقر یوماً لذاب لهیبها

اشد جحیم النار ابرد موقع — علی کبدی من نار بین اصیبها

انّ احسن ما وشّی به الیراع فازدی ببرود وشّیت بالدرر واعجب ما تزینت
به الطروس فازهی علی حدیقة منمنمة الاطراف والطروس سلام افتن من
نواظر المهوات واحلی من ضرب رضاب الممکنات والذ من شعث اللمی والثم الخدود
واأنق من هیف الخصور وثنی القدود وثناء ازکی من النشر فی ادراج النسیم
العبید النواعم وابهج من حدیقة جادتها الغمائم اهدیهما الی ما الفت الیه

العلوم مقالیدها ومالک من التحقیقات الفکریة طارفها وتلیدها بلغ من
البلاغة مانیله ابن المراغة قد حظی من الفضل برتبة دونها مناط الثریا وباهی
الکون بوجوده فاصبح مبلج المحیا صارم فهمه مانبا وجواد علمه فی میدان
النفائس ماکبا فارس میدان البیان وفخر العلماء الذین شمخ بهم
انف الزمان جلیل القدر والمحل سارت بدائعه فی سائر
الاقطار سیر المثل جمع من بضائع الادب ماراق صنعا وحسدته لرقة
نثره برود صنعا هو العین المجد قرة ولوجه المکارم غرة ولقلب الدهر
قرة ومسرة اوحد البلغاء العظام واجل من تفوه بالنثار والنظام عین
الزمان ویمینه لوحلف الدهر لیاتین بمثله حنثت یمینه ان ذکر فصاحته
فما ابونواس اوحدة ذکائه فما ایاس اوبلاغته فما قدامه ولبید اوادبه فما
مسلم بن الولید وبعد فلا یخفی علی المولی الرفیع الجناب لازال غیث
افاداته علی المستفیدین متوالی الانسکاب انه قد سبق الیکم کتاب وفیه
مایغنی عن اعادة الخطاب بطی مکتوب صنوکم المحترم سامی الاسم و
الالقاب فما شمت من تلقاء سماء المکارم برق الجواب فلم ادر انه ماجری
منی یوجب الصد ودعنی والعجب کل العجب ان شلک انها المصدع المجید
یضن بما یشفی علیل صدر العمید فانی بصب لایزال مکررا ذکراک بالمدح
الانیق لسانه هذا ولقد عاق عن ارسال المراسلات الاشتغال بامور مجهت
علی المستهام الذی لاتمر علیه ساعة الا بذکر محاسن خلقک فان
تعف فمن فضلک وان تواخذ فبحقک والمسئول من الملک الخلاق جعل
للتنائی مدة ویعقبها ایام التلاق ان یطوی شقة البین ویقطع دابر الفراق

۴۰۰

تبر و بن صد رکی شاعر

والمأمول من انضا الکرام ان لا تقطعوا علی المراسلة فانها تنوب عن المواصلة

والسلام خیر ختام نمقه العبد المسکین محمد صدر الدین نهار التاسع عشر

من شهر سوال سنه ۱۲۴۹ هجری

ولہ ایضا

وکنا کغصنی بانة قد تالفا ۔ علی دوحة حتی استطالا وابنعا

یغنیهما صدح الحمام مرجعا ۔ ویسقیهما کاس السحائب مترعا

سلیمین من خطب الزمان اذا سطا ۔ خلیین من قول الحسود اذا سعا

ففارقنی من غیر ذنب جنیته ۔ والقی بقلبی حرقة وتوجعا

عفا الله عنه ما جناه فاننی ۔ حفظت له العهد القدیم مضیعا

فاضل رشید

مولوی محمد رشید الدین خان فاضل کامل اور عالم باعمل گذری ہین وہ مدرس اول مدرسہ دہلی

عربی کی تھے اونہون نے مولوی شاہ عبد العزیز قدس سرہ سے تعلیم پائی اور

ہر ایک علم پر بہت قادر تھے خصوصاً علم ریاضی مین بڑی دست قدرت تھی

او معقولات کے امام تھے اونکی تالیفات سے کئی کتابین ہین ازانجملہ ایک

شرح تشریح الافلاک کی علم ہیئت مین اونہون لکھی ہے بندہ نے بہی خوب سیر اوسکی

کی معلوم ہوتا ہی کہ یہہ شرح خلاصہ شرح مولوی عصمت سہارنپوری کا ہی جو بہت بڑی

ایک شرح ہی بعد تطبیق عبارت سے معلوم ہوا کہ یہہ شرح عصمت سے فاضل مختصر کی

ہی ۔ اور ایک رد روافض علم کلام مین مولوی دلدار علی کی اور لکہنو والون کے جواب مین

اونہون نے لکہی ہی جو تحفہ کی جواب مین اہل شیعہ نے جواب لکہے ہین اس کتاب

مین اصل متن تحفہ کا معہ اوسکی اعتراضات کی لکھکر اپنی جوابات ثبت کئی ہین

تیرہوین صدی کی شاعر

— ایک رو شعر مین کتاب تصنیف کی ہی جسکا نام صولة الصنیع رکہا ہی یہہ کتاب مولوی مبارک
العلی مدرس اول حال مدرسہ دہلی کی پاس خاطری تصنیف کی تہے اور مسودات
اونکی بہت ہین اور اونکی ہاتہہ کی کتابین بہی بہت لکہی ہوئی ہین اسکی آدمی کی عقل
حیران ہوتی ہی کہ باوجود اس کثرت علم اور شغل درس و تدریس اور تصنیف و تالیف
کی کتابین سب اونہون نے لکہے ہین مدت سے دلمین وہ ارادہ حج کعبة اللہ کا
رکہتے تہے مگر افسوس کہ نصیب نہوا جب جانے لگے اونکو بیماری مہلک عارض
ہوئی ویڑہ مہینے تخمیناً بیمار رہے بیس برسکا عرصہ گذرتا ہی کہ اس جہان فانی سے
رحلت کی درمیان سنہ ۱۲۶۱ کی اونکی تصنیف سے ایک خط عربی زبان کا
میری ہاتہہ آیا ہی جو کہ اونہون نے مفتی صدر الدینخان بہادر صدر الصدور دہلی کو
لکہا تہا بطور یادداشت کی لکہتا ہون وہ یہہ ہی

اسرب القطا هل من یعیر جناحه
لعلّی الی من قد هویت اطیرُ

من جویٍّ اوقده البعدُ وشجیّ اکمده الوجدُ الی جانب الحبیب الّذی
تنزه قدحه المعلی عن القدح والنسیب الذی استوعب لسانه صنوف
المدح الذی اذا نظم خجل قلائد القلائد واذا نثر غبط فرائد الفرائد
ذو خلق عظیم وطبع کریم وسجیة سنیة علیة ذوهمة اما من علم الادب
مشکلاته وما من الاغماض فی بحار تحقیقاته اما الادب فقد
شیّد ارکانه واما الفقه فقد ابرم بنیانه واما المعقول
فمنه والیه ومعقول ارباب الصناعة الیه ذخر الفضائل فخر الاماثل
صدر الافاضل زین المحافل مولانا المولوي محمد صدر الدین لازال

ظل افاضته علی روس المستفیدین اما بعد اهداء هدایا السلام واداء مناسک الاحترام والاعظام فینهی ورود مشرقه هبت عند فتحها نسائم مصریه وتجلت کلمات بیض الوجوه الا انها دریه فقبلتها مرارا وقابلتها بالاجلال واکثارا واستنشقت منها روائح سحیق الصندل ونظرت الی معانیها فاذا هی لالی رطبه وما سواها من المعانی حبندل واما ما فیها من الالفاظ فهو انق من غمزات الالحاظ هذا ثم ما اصف من شدائد الزمان مذ صطلیت نیران الهجران فوالذی حبانا بحبک وجعلنا من صفوة احبتک انی مذ فارقتک ما اطبقت مقلتی بالنوم وما لاقت لیلی عن الیوم یسرلنا الله لقیاک ویسرک للحسنی فی اخرتک ودنیاک والسلام بالوف الاکرام

مولوی مملوک العلی

مولانا واولانا واستاذنا وما دنیا وشیخنا جناب مولوی مملوک العلی عالم الخفی والجلی مدرس اول مدرسه دہلی رہنی والی نانوتہ کی قدوہ متاخرین امام متجرین متقدمین اوس ذات حمیدہ صفات کا شمہ سا یہہ حال ہی کہ ایسا فاضل کامل وزاہد وعابد پابند شرع شریف مرتضوی بہت کم دیکہنے مین آیا ہی نظیر اوسکا خطہ ہند سی مفقود — ہرفن وعلم کا سامان اوسکی پاس ہروقت موجود — اوسکی فیض عام سی عقل فیاض نہ لہ ربا — جسنی اوسکی شغل تعلیم سے روشنے نہین پائی وہ عقل اور بصیرت سی نابینا — گہر اوسکا محط رجال طلبا — مدرسہ اوسکا مجمع علماء وفضلا صدہا شاگرد اوس ذات بابرکات سی فیض اوٹہا کر اطراف واقطار ہندوستان مین فاضل ہوکر گئے درمیان اکثر بلاد افغانستان کی اور ہندوستان کے

تیرہوین صدی کی شاعر

اپنا نام پیدا کر گئی بالفعل عہدہ اول مدرسی اول عربی پر مدرسہ دہلی مین مامور ہین سوا درس (۳۴۴)

طلباء مدرسہ کی اپنی گہر پر بہی لوگون کو ہر ایک علم کی کتابین پڑہاتے ہین تمام علوم

درسیہ متاخرین و متقدمین پر دو عبور ہی — کہ عقل اول بہی اونکی فیض رسانی کے

مقابلہ مین مجبور ہی — تمام اوقات گرامی اونکی تعلیم طلباء مین نصف شب تک

منقسم ہین حلیہ اونکا یہہ ہی کہ پیشانی خندہ رو سفید ریش صورت نور لینے

مثل عالمون ربانی کہ ہمارے زمانہ مین اونکی ذات سے ہندوستان مین علم نے

ترقی اور رفعت پائی سچ ہی اس قول کا شفی کا مصداق وہی ہی — آن فاضل زمانہ

کہ از مین درس اوست ہم عقل در ترفع ہم علم در کمال متواضع اور حلیم اور بردبار اور

صاف اور منکسر اور مدبر اور دانشمند ہین غرضکہ جتنی تعریف اور جتنے اوصاف اخلاق

کے تبلاشی تمام پیدا کئی جا ہین اوسمین سب موجود ہین معارض کو چاہئے کہ دو چار گہڑی اونکی

خدمت مین بیٹہہ کران اوصاف کو ملاحظہ کرے اوسوقت میرے قول کی تصدیق بحلف کریگا

اور کہیگا کہ سچ ہی بلی مبالغہ اور قطع نظر تعریف کی امر واقعی اس شخص نے بیان کیا

تمام عمر مین باوجود اس کثرت علم اور فضل کی وعظ عام نہین کیا اور تصانیف کتب پر

مایل نہین ہوئی باعث اوسکا یہہ ہی کہ چونکہ اونکی خدمت مین صدہا طالب علم اطراف

وجوانب سے واسطے تعلیم اپنی علوم کے حاضر ہوتے ہین اور اونکی حسن اخلاق

سے یہہ بعید ہی کہ کسی طالب علم کی خاطر رنجیدہ کرین پہر اس صورت مین فرصت واسطے

تصانیف کی ہو سنے معلوم لہذا اپنا حرج گوارا کیا دل شکنی کسی کی منظور نہ کی مگر ان

ایک کتاب تحریر اقلیدس کا جو عربی زبان تہے بموجب حکم پرنسپل مدرسہ دہلی کے

سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین ترجمہ اردو زبان مین کرکے پایہ کر دیا اور بہت اچہی طرح سے ہر ایک

شکل کو حل کیا ہی یہہ ترجمہ سنہ ۱۸۴۴ عیسوی مین دو دفعہ چہپ چکا ہی — یہی باعث مذکورہ

نیر جوشن صد ملکی شاعر

بالا نہ منظوم کرنے افکارات شعریہ کا ہی اور سوا اسکی یہہ ہی کہ شعر گوئی پیشہ اسکا نہیں ہے بلکہ پایہ تحقیق و تدقیق کو مستحضر ہی ۔ مگر ایک مسودہ عربی خط کا جو مسمی فیروز بادشاہ زادی کو انہوں نے ایام طالب علمی میں بی نقط لکھا تہا دہونڈلا یا ہوں تیمنا و تبرکا اپنی کتاب میں لکھتا ہوں وہ یہہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله المحمود المالك الودود الواحد السرمد الملك الصمد
سماك صرح السماء ولا دعام وكل ما سواه هالك وله الدوام
ادراكه كما هو محال ما ادركه اهل الحال ولا علمه اهل الكمال
مسلكه سهل لكل سالك عداه مهلك لكل هالك امره امر و
حكمه احكم وحلاله حلال ومحرمه محرم مطروده مردود
ومودوده مسعود [illegible] حصل حرا
وحرورا لا امد لدوامه ولا راد لاحكامه ما سعد الا مسعوده
وما رد الا مردوده اكرم السعداء واعلم العلماء مراده معمول
ومعموله حاصل لا احد للاماء حكمه ولا ساحل عالم الاسرار مالك الاحرار
مسعر الاسعار محصل الاوطار ممصر الامصار مكرم الآصال
والاسحار ما امله مؤمل الا وصل ما موله وما سال سائل الا وما اخرم
مسئوله اللهم اكرم محل محمد المودود اسمه احمد ومسماه محمود
مادحه ممدوح لكل واحد ومحموده محمود لكل حامد علوه سماك و
لولاك طوره سماء وكرمه عطاء حامل لواء الحمد ومالك ممالك
الاكرام . الك مسالك العدل ومهدها دار الاسلام وادحر اله الكرما

ودهطه الكمال واوداءه السعداء اسلموا لله واطاعوا رسوله للود

وسدده والاسلام ودمر واهل الصدود هو اهم دواء لكل داء و

ودهم محصل لكل مراد واهواء رحمهم الله وروح ارواحهم و

اكرمهم واعلا اسمائهم وصل طرس سطوره ام دوح مصدق

سواده علا المسك العطر وسطوره عطل سمط اللؤلؤ وسلك الدرر

مطلعه مهو الاراح مراه كاس الهموم كراح رحراح مملحه

مصلح الكلام كالملح للطعام لملك الكامل الحلاحل العالم العامل سما

العلم والعمل المعلم للمعلم الاول كرم لا عد لا لا له سمح

لاحد لعطائه كلامه وكلام الصحاح الاعلام كالهطل والرهام

او المدره والعوام لولا وكلام الملوك ملوك الكلام ملك عطاؤه

مطرهامر وسماحه سمر ساير كلامه حلو وسلامه سلو لله

درك ما احلا كلامك ودعاك الله ما اعلا املامك صدر

امرك المحكم لاسطر الطرس عاطلا كرسومك الاكرم

وها املاك العصر امله كما هو الامر واحرر لك الحال كما هو امرك

الامام اهل الكمال حال مملوكك حال مسرور لا او دلسداده

والحمد لمالك الامور وصالح حال اهله واولاده ودهطه

وسواده امله حاصل وسروره كامل حساده حصدوا واعداؤه كمدوا

الا هو حر ولولاك مملوك — ودرهمه لوسم ودك مسلوك الا واساءه

لعدم وصالك الساد واساءه مراك المروح للروح والكاس الهموم

سلام الامر ادعوك اسحارا واصالا واسال لك علوا وكمالا

اطاح اللہ حسادک وسدد عمادک ومد عمرک وطولہ واعطا مرادک وحصلہ مادام رعد وسما ومطر وھما ومارد وکلاء دورد وسلاء والمدرس الاول حلہ ما حل مسۃ کسرمنی لو ودھماھم مدلھم رحم لسوء حالہ الاسود والاحمر والکدہ الدھر کذا وھوادھی وامرہ والحال سدد اودہ ومعلمہ دکمدہ واطرد امرہ وحلامرہ والسود محمد المکرم الاسعد عادل الاحوال سالم الاوصال واعع لاسرار کلامک وطالع لمطالع مراسلک والملوک اوصل لہ سلام الملک الھمام وھو اعاد السلام مع الاکرام ودعا السلو کلمک ولسمو اعلام حکمک سلمک اللہ واوصلک مدی الکمال واعلاہ والسلام مع الاکرام للہ

اس بی نقطہ رقعہ کے لکھنے سے اوس فاضل کی ایام طالب علمی کی جودت طبع اور حال استعداد خوب طرح پر واضح ہوتا ہی جہ جایی کہ کئی سال درس دہی طلاب اور شق اور ادب مین گذر گئی ہون اب حال بہی اسی پر قیاس کر لیا جاے فقط

فضل حق

مولوی فضل حق فرزند ارجمند مولوی فضل امام صاحب کے جنکی تصنیف سے چند رسالہ اور حاشیہ علم منطق مین مشہور ومعروف داخل تحصیل ہین مولانا فضل امام بڑی فاضل کامل اور محقق مدقق گذری ہین اونکی تصانیف اونہین کی نام سے مشہور ہی چنانچہ ایک حاشیہ میر زاہد رسالہ پر بنام حاشیہ مولوی فضل امام دوسرا میرزاہد جلالیہ پر بہی اسی نام سے مشہور ہی اول مین وہ صدر الصدور شاہجہان آباد کی تہے جنکی جا نئی پر مولوی صدر الدین

تیرہویں صدی کے شاعر

بہادر بالفعل رونق افروز ہیں اونکی اشعار اور عبارات عربی بہت ہیں اور بڑے فاضل تھے
اونہون نے درمیان سنہ ۱۲۴۴ ہجری کی وفات پائی جسکی تاریخ میں میرزا نوشہ غالب نے
یہہ چند شعر کہے ہین ؎

ای دریغا قدوۂ ارباب فضل — کرد سوی جنت الماوا خرام
کار آگاہی ز پرکار اوفتاد — گشت دار الملک معنی بی نظام
چون ارادت زپی کسب شرف — جست سال فوت آن عالی مقام
تا نبائی سخرجہ گردد تمام
گفتم اندر سایۂ لطف نبی — بادا راشگہ فضل امام (۱۲۴۴)

چونکہ کلام اس فاضل کے میری ہاتہہ نہین آیا لہذا اونکا ذکر چھوڑ کر اونکی فرزند دلبند
مولوی فضل حق صاحب کا بیان کرتا ہون واضح ہو کہ یہہ فاضل اجل بڑا عالم
ہندوستان میں ہی اوسی صدہا لوگون کو فیض ہوا اور صدہا فاضل اوسکی شاگرد ہونیکی ناز
میں ہیں علوم عربیہ میں اس شخص کو بڑا رتبہ حاصل ہی خصوصًا علم منطق اور فلسفہ اوسکے
خدمتگارون کو یاد ہی پہر اونکا کیا کہنا میری زبان میں کہان طلاقت اور قلم میں طاقت کہ اوسکے
تعریف لکھون یا کچھہ کہون وہ شاگرد رشید اپنی والد کی ہیں اور ہمراہ مولوی صدر الدین
خان بہادر جنسے کمال ربط واتحاد رکھتے ہیں مولوی عبد القادر صاحب اور شاہ
عبد العزیز صاحب سے بڑہا ہی قصاید اونکی زبان عربی اور فارسی کے مشہور و
معروف ہیں نثر عبارت اسطرح کی لکہتے ہیں کہ اچھے عرب کو اونکی مقابلہ کی طاقت نہین
اونکی تصنیف سی ایک حاشیہ قاضی مبارک کا ہی یہہ حاشیہ میں نے بھی مولوی
نور الحق صاحب کی پاس دیکہا تہا بہت اچہا ہی تفصیل اور تطویل بہت ہی باعث
اسکا تبحر اور ملکہ اور استعداد مصنف مذکور کا ہی یہہ ایک رقعہ اونکا میری ہاتہہ آیا

تیمرویں صدی کی نثر

ہ: مفتی محمد صدر الدین خاں بہادر کو لکھا تھا وہ یہ ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اُقبل ارضا حضا ہا درر الواح الافلاک وحصباہا تباہی فرائد الاسلاک بہا
ویبثر رباہا ولا کنثر عطر الطین ویسجد علیہا جباہ الفراعنہ
والاساطین بین یدی المجید النجید الفرید الجرید الادیب الاریب
الحسیب النسیب الحصی الذی لا یحصی ماثرہ وان یحصی حصی البطحاء
ولا یستقصی مفاخرہ وان یستقصی رمال الدہناء الذکی الذی
فتح بین اہل التشکیک واہل التحقیق من الافاضل الحفی الذی
فتح ابواب الالطاف والاعطاف والفضائل الانیق الذی لا ندلہ
فی الآفاق الشفیق الذی لیس لمودداشفاقہ من اشفاق جامع
ضروب الافضال التی لا یحد بہا قیاس نتیجۃ الاکارم الذی لا
یرسم مناقبہ فی القرطاس الباقر من المناقب بین صغراہا وکبراہا الجامع
من المعالی بین اعلاہا وادناہا تالی صحایف اللطایف التی لا تتلوا
احد تلوہ المقدم فی فرسان الفراسۃ الذی ما من عالم الا ویتبع خطوہ
الذی کل ادیب الی مارب ادبہ مفتقر وکل عالم باثر قدمہ
مقتفر مقدام العالمین فی العالمین مولانا محمد صدر الدین حمہ
حافدہ ولا حد حاسدہ ونلتمس منہ بعد سلام الذی من ظلم الحبیب
واحلی من شکوی الصبیب ؎

تحیۃ فاقت نسیم الصبا	لہا فوادی بارتیاح صبا
اریجہا طاب وانفاسہا	فاقت علی انفاس زہر الربا

انّه قد بلغت الیّ النّسیم کتابین متکانفین یغبط بهما تعانق
جنبین متحالفین – ولا یضاهیه احتشاد النّوهرین فی برج ٗ وانتفاد
الدرین فی درج – ویباهی بهما فتق زهرین من کم وعبق نورین فی کم
وارفول الصباح فی حللها – ولمح الملاح من کللها یا عجب من التفافهما
وما لمع الدرین فی سناها وبهاءها – ولمح الدراری فی سناءها وضیاءها
– باز هی وابهی من احتفافهما – وما البرق بلمحاته والشرق بلمعاته
– بالمع والمح من مضامینهما التی تلمح من ستور السطور – بل هو نور من
شاطی الوادی الایمن حین تجلی لموسیٰ فی الطور – فلا لفوح الترائب
ودعج النواظر ما تی من سوادها وبیاضها ولا المتادبة بالاتراب و
الملاعبه بالاضراب ادوق من سحر طوف الطرف فی ریاضها –
ادمجت فیهما اسارات یحسدها اشارات الهیف من وصوص الحجب
– وادرجت فیهما اسارات البیض بتقلیب حدقهن وهن فی اللعب
– وما اصف ما فی المنثور والاشعار من الاسعار – لعلو الکعب
وطول الباع وجولان جواد الجودة فی ذالک المضمار – فابدعت حجة
الحریری والبدیع – لما ابدعت فیهما من صنایع – فارسلته
جوابه وعسی الله ان یبلغه الیک – وارتجلت فیه باشعار ونثور
ولکنی لا اتنفس فی البلاغه لدیک – وانا اعلم ان الرخیص لیس
کالثمین – ولا الغث کالسمین – ولا المستقلر کالصحاح – وان یدم
سجالک ضرب الحدید البارد وقدح الزناد الشحاح – وراکب البغلة
لا یسبق راکب السمندٗ ولا یستوی حالب الصبر وحالب القند ٗ

یا مولانا ارسل الی جواب ہذہ الرقیمة — ودا و بالکلم کلم القلوب السقیمة — لیکون لی عوذة من سطوات الدہر — وخوذة من تسلطات القہر — واما احادیث الشوق فلا ادریہ وانما مثلی کمثل طائر قص جناحاہ ویستطیر ولا یقدر علی الطیران — فقاتل اللہ زمان البعاد والہجران — والسلام واخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین ؂

عالم رفیع

مولوی رفیع الدین فرزند ارجمند مولوی شیخ عبد الرحیم بہائی مولوی شاہ عبد العزیز صاحب کے یہہ شخص بہت ذہن رسا اور طاقت عربیہ اور ادب مین بی انتہا رکہتا تہا بڑا عالم گذرا ہی اونہون نے اکثر قصیدہ اور خمسہ اور مسدس عربی مین لکہے ہین ایک ترجمہ قران شریف کا بہی اونکا ہی فایدہ اوسکی بہت مشہور ہین اس فاضل نے اپنی اوقات اکثر کاروبار دنیا مین اور عبادت اور درس وتدریس مین تقسیم کر رکہی تہے تمام ہمسائی ان فاضل کی بہت شکر گذار اوسکی تہے علم بہی اوسکو بہت تہا اکثر قصایدہ شیخ عبد الرحیم کی خمسی اس فاضل نے کئی ہین چنانچہ یہہ ایک خمسہ اسی فاضل کا کیا ہوا ہی اوس قصیدہ پر جو شیخ عبد الرحیم نے شیخ بو علی سینا کی قصیدہ کی جواب مین لکہا ہی شیخ ابو علی سینا نے ایک قصیدہ اس باب مین لکہا کہ نفس کیا شئی ہی اسکی حقیقت کیا ہی اس فاضل نے اوسکا جواب دیا ہی مولوی محمد رفیع الدین صاحب نے اوسکا خمسہ کیا ہی وہ خمسہ یہہ ہی ؎

سال الحکیم عن النفوس الوضع — وقعت فطارت لم تفز بالمطمع
فاجبت اکشف سرہا عن مبنع — ہبط الوجود من المحل الارفع
متلذذا بتجنس وتنوع

قد حلّ فی اطلاق غیب هویّة عن وصمة التقیید فی انیته

حتی اکتسی من نسبة علمیة لوجبت حقایق اولاً لحقیقه

تصوی کحال الزوج عند الاربع

فهناک کل کان اسما سامیا عن کسوة التخلیط خلوا عاریا

لصنوف اثار التمثل حاویا ثم اکتست تلک الحقایق ثانیا

بحقایق الاعراض کالمتقنع

فی اللوح قد ظلت تظل بجملة مما استکن بروزها فی وحدة

من کلّ معنی تقتضیه وصورة ثم استقرت کلها بهویة

فیها تشخصت الشیون بمجمع

اوفت لها النّاسوت حدا حاصرا وتنجز الاثار فعلا حاضرا

ما قد حوته وافرا او قاصرا متنکرا تلک الحقائق ظاهرا

متوحدا عند اللبیب الاروع

فیدور امر واحد فی دورة بشهادة او برزخ او غیبة

وقیام عین او تلاحق هیئة والنفس عقد جامع لمشتة

والنفس باطن جثّة المتجمع

وکذا لها الشخصی یوفی نسبة دنیا وقبر المحشر او جنّة

وتری له نوعا وصنفا وسعة اتظنّها ابت الاقامة برهة

ثم استقرت بالدّیار البلقع

اوقاتها امر تخصّص اسمه اتری الحکیم البرّ سوّغ بؤسه

کلا فانّ الوهم نکّس راسه اتظن انّ الشیٔ یکره نفسه

تمت بعون صمد یکتا

هیهات ذلک من المحال الاشنع

قریب اٹھارہ برس نہیں ہو سکی ہوئی کہ اسجہان سی کوچ فرماکر جنت الماوا کو تشریف لیگئی
شکر ہی اوس قادر متعال کا جسکے اعانت اور عنایت سی یہہ تذکرہ تاریخ
تیسوین جون سنہ ۱۸۴۸ عیسوی کو تمام ہوا الحمد للہ علی ذلک حمداً کثیراً کثیرا — واضح
ہو کہ بعد اس کتاب کی اب یہہ ارادہ کہ ایک فہرست مشتمل اسماء مصنفین مندرجین
کتاب ہذا کی طیار کرکے اس کتاب کی پیچھی لگاؤن تاکہ ہر ایک شخص کو آسانی
تمام حال ہر ایک کا جو اسمین مندرج ہی جلد مل سکے اور جو شاعر یا مصنف کہ اوسکا
حال بھول گیا ہون یا اوسکا پتا اور کتاب سی پاؤن اوسی فہرست مین اوسکو مندرج کرکی
مختصر تمام حال اوسکا لکھکر اس کتاب کے پیچھی لگاؤن تاکہ وہ فہرست مصداق تکملے
بھی ہووے — امید مطالعہ اور ملاحظہ فرمانی والون کتاب سی یہہ ہی کہ اس بندہ کمترین کریم
الدین کی کوشش پر ملاحظہ کرکے بعین چورہ اغماض خیال فرماوین کیونکہ جس زبان مین ایک کتاب
نئی طیار ہوتے ہے تو بیشک اوسمین کچھہ لغزش و زلل واقع
ہوا کرتی ہین مگر اب کی بار ایک تذکرہ جامع اگرچہ
کتنا ہی طویل ہو جاوی بندہ ضرور انشاء اللہ تعالے
طیار کریگا وعلی اللہ التکلان
وبیدہ ازمۃ التحقیق
حسان
الان

رفاعه

رفاعہ افندی ایک مولوی درمیان مصر کی ہی یہہ شخص مدرس اول مدرسہ محمد علی پاشا کا ہی اسنے بہت کتابین اکثر فنون کی جو زبان فرنچ سے زبان عرب مین ترجمہ ہو کر چہپی مین صحیح کی ہین اور چند خطبی بطور امتحان اوسنے محمد علی بادشاہ کی مدح مین ہ ہین اوسکی حال کے ہین لکہی ہین یہہ شخص بہت سعد نام ہی ایک بیت جو زبان فرنچ مین بہت مشہور ہی اور اوسکو انگریز لوگ بہت شوق سے گاتے ہین اوسکا ترجمہ اس شخص نے عربی زبان مین کیا ہی اوس گیت مین دشمنوں کر لوس بادشاہ فرنچ کا حال ہی جو تابع قوانین نہین تہا اور جسپر رعایا نے لسبب اوسکی بی قوفی کے خروج کرکے حملہ کیا تہا چونکہ وہ تمامہ قابل لکہنے کے ہی اسواسطی سب لکہتا ہون وہ دو قصیدے ہین ایک قصیدہ کا نام پارسیہ ہی دوسری کو مرسیلیہ کہتے ہین

قصیدہ پارسیہ یہہ ہے

یا اهل فرانسة الغرا
یا شجعانا بشهامتکم
عشتم فی الرق وورطته
والآن خذوا احربتکم

ما احسن یوم فخار کم — بتوافقکم فی کلمتکم
کروا کرا للظفر بهم — النصر حلیف شجاعتکم

الدولة تطلب رفقکم
وتروم ذهاب حلالتکم

جند يهز وجراء تكم
ياريس الان لقد وجدت
ماثور الفخر بهمتكم

هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم
كروا كرا الظفر بهم — النصر حليف شجاعتكم
هيا التحموا تبعا و نكم — هيا اتحدوا الحرابتكم
وليهدى كل فتى منكم — فشكا اهلى لمدينتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم

كراوا كرا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم
ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم فى كلمتكم

ان قيل لكم علم من ذا — ينشر فى الغارة رايتكم
تولوذو راس مشتعل — شيبا الفيت عصا
فله فضل اذا اعتق اهـ — ل جميع الارض بسطوتكم
ما احسن يوم فخاركم — بتوافقكم فى كلمتكم

كروا كرا الظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

فلذات مدافعهم سعرت — لكن لا تضعف قوتكم
فيها يزداد عديد كم — وبها تتقوى فتيتكم
وتشد تهابيد و لكم — امراء الغزو ببلدتكم
في الحرب شيوخ تجربة — وهم شبان بدايتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

ومثلثة الالوان بدت — علما انشرت لحمايتكم
وعمود النصر له شمم — نادى بلسان مقالتكم
يا قوس قزح حريتنا — اذ كان شعار سعادتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافقكم في كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

وطبول الحزن لها طرب — وتزف جنازة ميتكم
ونوابيت الاموات بها — ازهار النصر علامتكم
وهيا كل اعظمهم شهرت — بتيت المهد القرافتكم
هي ماوي المجد لسكنا — ومقام عظام اجلتكم

ما احسن يوم فخاركم

بتوافق كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

يا امواتاً في رمسهم — كونوا احيا لسيرتكم
انتم شهدا بفخاركم — شهدا شهدا بنجابتكم
يا منطوقاً بعساكرنا — يا من سدتم بامارتكم
يا ذا العلم الحربي ومن — صرنا نهدي بهدايتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم
نيرانهم ومدافعهم — لا تنقذهم من صولتكم

ما احسن يوم فخاركم
بتوافق كلمتكم
كروا كرا للظفر بهم
النصر حليف شجاعتكم

افليب المجد ورونقه — يا من فزنا بعنايتكم
ودماء الحرب بنا امتزجت — بدمائكم في غارتكم
يا غالي الفخر اصدح طربا — وكما هو قد ما عادتكم
هيا اقتحموا صف الاعدا — واغزوا فيهم ببسالتكم

نيرانهم ومدافعهم
لا تنقذهم من صولتكم

النصر حلیف شجاعتکم

یہہ قصیدہ تمام ہوا اب دوسرا قصیدہ مرسلیہ لکھتا ہوں وہ یہہ ہی

فہیّا یا بنی الاوطان ہیّا ، فوقت فخارکم لکم تہیا

اقیموا الرایۃ العظمی سویا ، وسنّوا غارۃ الھیجا ملیّا

علیکم بالسلاح ایا اہالی

ونظم صفوفکم مثل اللالی

وخوضوا فی دماء اولی الوبال

فہم اعداءکم فی کل حال

وجورہم غدا فیکم جلیا

نبا خوضوا دماء اولی الوبال

اما تصغون اصوات العساکر ، کوحش قاطع البیداء کاسر

تحت طور ، ذبیح بنیکم نطنا البوا تر

ولا یبقون فیکم قط حیا

علیکم بالسلاح ایا اہالی ، ونظم صفوفکم مثل اللالی

وخوضوا فی دماء اولی الوبال ، فہم اعداءکم فی کل حال

وجورہم غدا فیکم جلیا ، نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فما ذا تبتغی منا الجنود

وہم ہمج واخلاط عبید

کذا اہل الخیانۃ والوعود

كذاك ملوك نجى ابن لبسودوا
تعصبهم لنا لم يجد شيئا

عليكم بالسلاح ايا اهالى	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولي الوبال	فهم اعداءكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولى الوبال

لمن جعلوا السلاسل والقيودا
واغلالا واطواقا حديدا
لاهل فرانسا ليروا عبيدا
وليس جرامهم هذا جديدا
اما هذا عجيب يا اخيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال	فهم اعداؤكم فى كل حال
وجورهم غدا فيكم جليا	بنا خوضوا دماء اولى الوبال

وكيف يسوغ ان نرضى رعاعا
من الاعراب يبغون ارتفاعا
ويجرى شرعهم فينا شراعا
واننا لا لديهم لا تراعى
رعاما بل تكب على المحيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي	ونظم صفوفكم مثل اللآلي
وخوضوا فى دماء اولى الوبال	فهم اعداؤكم فى كل حال

دیورج

وجوه‌هم عدا فیکم جلیا نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فلو یا سلام من المذلة
فما نرضی بان نبقی اذلة
ویاسرنا وقتیتنا اجله
نریق بالدراهم قد تو له
فکیف وقد دنا اضحی علیا

علیکم بالسلاح ایا اهالی ونظم صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال فهم اعداؤکم فی کل حال
وجوه‌هم عدا فیکم جلیا نبا خوضوا دماء اولی الوبال

الهی کیف یقهرنا ملوک
لسبل العدل لیس لهم سلوک
واندال للاستعباد حیکوا
ومانی الفخر یشرکنا شریک
ولا احد به ابدا حریا

علیکم بالسلاح ایا اهالی صفوفکم مثل اللالی
وخوضوا فی دماء اولی الوبال فهم اعداءکم فی کل حال
وجوه‌هم عدا فیکم جلیا نبا خوضوا دماء اولی الوبال

فقل لهم ایا اهل المظالم
وارباب الجرائم والماثم
اما تخشون من تلک المحارم

كذا اهل الخيانة للمكارم
وظلمهم لقد بلغ الثريا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
وجودهم غدا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللآلي
فهم اعدائكم في كل حال
نبا خوضوا دماء اولى الوبال

احلوا الخوف نحوكم اماما
وخلوا العدل عندكم اماما
ونقضنكم لموطنكم زماما
به تجزون ذلا وانتقاما
وتكتسبون عند القوم خزيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال
وجودهم غدا فيكم جليا

ونظم صفوفكم مثل اللالي
فهم اعدائكم في كل حال
نبا خوضوا دماء اولى الوبال

فهاكم قد تعسكرت الاهالي
وسارت كلها نحو القتال
لتفتح المهالك لاتبالي
اذا ما مات ليث في الغزال
تولد ارضنا شبلا صبيا

عليكم بالسلاح ابا اهالي
وخوضوا في دماء اولى الوبال

ونظم صفوفكم مثل اللآلي
فهم اعدائكم في كل حال

جده؟

وجورهم عدا فيكم جليبا   نبا خوضوا دماء اولي الوبال

صغير القوم منا والكبير
يجيب قتالكم فرحا يطير
نحاربكم وليس لكم نصير
وليس لحربنا اصلا نظير
وحاشى نخولنا يلقون عيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي   ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال   فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم عدا فيكم جليبا   نبا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا وطن به همنا غراما
به تقوى عزائمنا دواما
نمانعه ونخشى ان نضاما
ونأخذ ثأره ممن تعامى
وجاروا ان يكن منكا عتيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي   ونظم صفوفكم مثل اللالي
وخوضوا في دماء اولي الوبال   فهم اعداؤكم في كل حال
وجورهم عدا فيكم جليبا   نبا خوضوا دماء اولي الوبال

لنا حرية في الكون تسمو
تزيد اوالحروب بدت وتنمو
يمانع عن بنيها ما يهم

بها ثمرات نصر تهمر

علی نغم المثالي والحمیّـا

علیکم بالسلاح ایا اهالي — ونظم صفوفکم مثل اللآلي

وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعدائکم فی کل حال

وجورهم عذا فیکم جلیا — بنا خوضوا دماء اولی الوبال

تموت عداتها موتاً شنیعا

اذا ما الصبروا غرا منیعا

یحوز حماتها مجدا رفیعا

فویل للذی یبغی الرجوعا

لرق یکتسی خطأ وغیا

علیکم بالسلاح ایا اهالي — ونظم صفوفکم مثل اللآلي

وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعداءکم فی کل حال

وجورهم عذا فیکم جلیا — بنا خوضوا دماء اولی الوبال

سندخل سلک ارباب الجهاد

کاسلاف لهم طول الایادي

ونحوا نحوهم فی کل ناد

ونقفوا فضلهم فی کل واد

ونبلغ فضلهم شأواً قصیّا

علیکم بالسلاح ایا اهالي — ونظم صفوفکم مثل اللآلي

وخوضوا فی دماء اولی الوبال — فهم اعدائکم فی کل حال

وجورهم عذا فيكم جليا
بنا خوضوا دماء اولي الوبال

نؤمل ان نكون لهم فداء
وكل فتى نفجر النفس باء
وإن لا نبدهم نبقى مساء
اذا لم ننتقم لهم العداء
ويأخذ ثارهم من كان حيا

عليكم بالسلاح ايا اهالي
ونظم صفوفكم مثل اللآلي

وخوضوا في دماء اولي الوبال
فهم اعداؤكم في كل حال

وجورهم عذا فيكم جليا
بنا خوضوا دماء اولي الوبال

تمت القصيدتان
للرفاعة